تحریکِ ختمِ نبوّت

ڈاکٹر محمد بہاؤالدین

www.KitaboSunnat.com

احیاء التراث پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

انه من سلیما ن و انه بسم الله الرحمن الر حیم

تحریک ختم نبوت

حصہ پنجاہ و ہشتم (۵۸)

حجۃ الجبار

اصغر علی روحی اور ان کا قصیدہ

پیسہ اخبار لاہور سے چند مضامین

قادیانی مشن اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۹۳۲،۱۹۳۳ء (۱۹)

شہادات مرزا

ڈاکٹر محمد بہاء الدین

احیاء التراث پبلی کیشنز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب	تحریک ختم نبوت حصہ پنجاہ وہشتم (۵۸)
	حجۃ الجبار
	اصغر علی روحی اوران کا قصیدہ
	پیسہ اخبار لاہور سے چند مضامین
	قادیانی مشن اہل حدیث امرتسر۱۹۳۲، ۱۹۳۳ء(۱۹)
	شہادات مرزا
مولف	ڈاکٹر محمد بہاء الدین حفظہ اللہ
صفحات	۳۱۳
سال طباعت	۲۰۱۹ء
زیراہتمام	احیاء التراث پبلی کیشنز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست عناوین

عنوان | صفحہ نمبر

عنوان	صفحہ نمبر
فاتحۃ الکتاب	۹
حجۃ الجبار	۱۱
اصغر علی روحی اور ان کا قصیدہ	۲۲
پیسہ اخبار لاہور سے چند مضامین	۵۴
جناب مرزا غلام احمد صاحب	۵۴
جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لاہور میں	۵۵
پنڈت لیکھرام اور مرزا قادیانی کی تصانیف	۵۶
پیشن گوئی جناب مرزا صاحب قادیانی	۵۸
پادری آتھم کے متعلق قادیانی پیشگوئی	۵۹
منکوحہ آسمانی کے شوہر کے متعلق قادیانی پیش گوئی	۶۰
سلطان محمد اور مرزا غلام احمد کی پیش گوئی	۶۱
آئندہ رمضان کے کسوف وخسوف	۶۲
پنجاب میں طاعون اور میرزا صاحب کا اعلان	۶۶
اس تحریر سے گورنمنٹ کو یا پبلک کو دھوکہ دینا منظور ہے	۷۲
چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد	۷۷

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

غایۃ المقصود	۷۸
پیر صاحب گولڑوی و مرزائے قادیانی	۷۹
سید مہر علی شاہ گولڑوی۔ غلام احمد قادیانی	۷۹
مرزا غلام احمد قادیانی کی زلزلہ کی پیش گوئی	۸۰
مرزا صاحب قادیانی اور مسلمانوں کے معتقدات	۸۳
ہفتہ وار گپ شپ	۸۵
مرزا صاحب قادیانی اور ان کے دعاوی	۸۶
اخبار اہل حدیث امرتسر سے	۹۱
نسل بدکاراں یعنی ذریۃ البغایا	۹۱
مودت نامہ بخدمت مولوی محمد علی لاہوری	۹۴
گاندھی جی اور مرزا قادیانی	۹۵
مسلم لیگ پر قادیانی اثر سوء	۹۷
مودت نامہ کا جواب	۹۹
ابطال دعوی مجددیت مرزا صاحب	۱۰۱
مرزائی علم کلام کا نمونہ	۱۰۳
مرزائیوں کیلئے انعام حاصل کرنے ایک نادر موقعہ	۱۰۷
جلسہ انجمن اہل حدیث بٹالہ میں قادیانی مباحثہ	۱۰۸
قادیانی جماعت کو ایک فیصلہ کن چیلنج	۱۱۱
قادیانی انعام	۱۱۳
مرزا صاحب کے دو خواص	۱۱۴
مرزا صاحب کا پروگرام	۱۱۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مودت نامہ کا جواب	۱۲۱
مہرالدین بنام محمد علی لاہوری	۱۲۴
مکتوب مفتوح بنام عبدالرحمٰن (مہر سنگھ) قادیان	۱۲۶
تینوں میں سچا کون؟ مرزائی آریہ یا عیسائی؟	۱۲۷
جواب ٹریکٹ بخدمت مولوی محمد علی	۱۳۰
وزیر آباد پنجاب میں مناظرہ قادیانی	۱۳۶
مولوی محمد علی لاہوری کی تحریف قرآنی	۱۴۰
مرزائیوں سے مناظرہ اوران کی شکست	۱۴۲
مرزا محمود بطور منصف	۱۴۳
شریف اور محمود کی اشتہار بازی میں ہمارا محاکمہ	۱۴۴
قادیان کا انعام: عنقا صفت	۱۴۷
انعامی چیلنج کی حقیقت	۱۵۰
حقیقت دجال اور یاجوج ماجوج	۱۵۳
دلیر کون ہے؟ عیسائی یا مرزائی	۱۵۷
تاریخ مرزا اور فاروق قادیانی	۱۶۱
مرزا صاحب کی ترقی مدارج	۱۶۷
کتاب فیصلہ مرزا کی طلبی دمشق سے	۱۷۰
انعامی فیصلہ	۱۷۱
قلعہ نبوت مرزا پر گولہ باری	۱۷۲
مرزائی دوستو! خدا سے ڈرو	۱۷۳
پیدائش مرزا، اور تاریخ مرزا	۱۷۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی تصویر کا اصلی رخ	۱۷۸
حضرت مسیح موعود عیسیٰ بن مریم کا حج کرنا	۱۸۰
مرزا صاحب قادیانی کا مبلغ علم	۱۹۷
محبت نامہ بخدمت مولوی محمد علی لاہوری	۱۹۹
قادیان کا سہ صد انعام	۲۰۱
قادیانی اور لاہوری مرشد بھائیوں سے خطاب	۲۰۲
امت مرزا میں ایک جدید نبی	۲۰۶
ایک نبی کی پیش گوئی متعلق موجودہ سیاست	۲۰۹
ڈیرہ بابا نانک ضلع گورداسپور میں فساد	۲۱۱
مولانا سیالکوٹی اور مرزا قادیانی	۲۱۲
نمونہ اجتہاد مرزا صاحب	۲۱۳
قادیانی علماء سے ایک سوال	۲۱۵
قصیدہ یائیہ	۲۱۶
یوم تبلیغ مرزا	۲۱۸
محبت نامہ کا جواب غضب نامہ	۲۱۹
مرزا صاحب قادیانی بحیثیت مصنف	۲۲۱
رسالہ علم کلام مرزا پر اخبار العدل کی رائے	۲۲۳
بقیہ: قصیدہ یائیہ	۲۲۳
مرزا صاحب کا تصرف فی القرآن	۲۲۷
جدید رسول کی دعوت	۲۳۰
قادیانی تبلیغ: قابل توجہ جماعت اہلحدیث	۲۳۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مباحثہ مونگ کا چیلنج	۲۳۴
مرزا قادیانی، میاں صاحب دہلوی، مولوی ثناء اللہ	۲۳۵
درخواست بخدمت میاں محمود اور مولوی محمد علی	۲۳۹
قادیانی رجعت قہقری	۲۴۰
توہین انبیاء کس نے کی	۲۴۱
بنارس میں تبلیغ قادیانیت	۲۴۴
صداء ایمان بجواب ندائے ایمان	۲۵۱
آریہ سماج اور جماعت احمدیہ کی کامیابی	۲۵۴
قرآن وحدیث اور پنجابی نبی	۲۵۶
قادیان کے ایک سوال کا جواب اور ہمارا سوال	۲۵۹
مرزا صاحب کے قرآنی معارف	۲۶۰
امت مرزائیہ جدید نبی کے سامنے کیوں خاموش ہے	۲۶۵
تصانیف ثنائیہ پر ایک جلیل القدر شہادت	۲۶۷
بقول مرزا داخلہ بہشت کے اسباب	۲۶۸
آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا جلسہ امرتسر میں	۲۷۱
امرتسر میں مرزائیوں کا سیرتی جلسہ	۲۷۲
انبیاء احمدیہ علیھم ا لآ لا م	۲۷۳
مولوی ثناء اللہ صاحب کو آریوں کا چیلنج	۲۷۵
امرتسری جلسہ مرزائیہ میں مار پیٹ	۲۷۷
جلسہ جمعیۃ اہل حدیث کلکتہ پر تبصرہ	۲۷۹
قادیانی تبلیغ	۲۸۳

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

شہادات مرزا	۲۸۶
پہلے مجھے دیکھئے	۲۸۶
دعوی مرزا صاحب	۲۸۷
باب اول: متعلق احادیث	۲۸۸
پہلی شہادت	۲۸۸
دوسری شہادت	۲۸۹
تیسری شہادت	۲۹۰
تتمہ باب اول	۲۹۲
دوسرا باب: قادیانی الہامات سے اسکے برخلاف شہادات	۲۹۴
دوسرا الہام : پانچویں شہادت	۲۹۶
تیسرا الہام : چھٹی شہادت	۲۹۷
ساتویں شہادت: اقوال مرزائیہ سے	۲۹۹
آٹھویں شہادت : مرزا صاحب کا اقبالی بیان	۳۰۱
نویں شہادت : حرمین شریفین کے درمیان ریل	۳۰۷
دسویں شہادت: قطعی فیصلہ	۳۰۹

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فاتحة الکتاب

الحمد لله و الصلوۃ و السلام علی سید الانبیاء۔ اما بعد

سلسلہ تحریک ختم نبوت کی جلد اٹھاون (اور قادیانی مشن کی جلد انیس) قارئین کی نذر کی جارہی ہے جس کا آغاز حیدر آباد دکن سے شائع ہونے والے ایک مختصر کتابچے حجۃ الجبار سے کیا جا رہا ہے جو اوس دیار میں ۱۳۱۸ھ اور ۱۳۲۵ھ کی بعض کاروائیوں کا مرقع ہے جو تردید قادیانیت میں وقوع پذیر ہوئیں۔

اس کے بعد مولانا اصغر علیؒ روحی (جو میاں نذیر حسین محدث دہلویؒ کے شاگرد بتائے جاتے ہیں) کے مختصر سوانح اور قال بعض المتنبئین کے عنوان سے ان کا عربی قصیدہ دررد قادیانی مع اردو ترجمہ (از پروفیسر محمود الحسن عارف) احتساب قادیانیت کی جلد ۵۹ سے نقل کئے گئے ہیں۔

بعد ازاں لاہور کے پیسہ اخبار میں مرزا غلام احمد اوران کی قادیانیت کی حمایت و مخالفت میں شائع ہونے والی چند خبروں، مراسلات اور تبصروں کو نقل کیا گیا ہے جو ستمبر ۱۸۹۱ء سے اکتوبر ۱۹۰۶ء کے عرصہ میں اس اخبار میں شائع ہوئے تھے۔

اس کے بعد ۱۹۳۲ء۔۱۹۳۳ء کے اخبار اہل حدیث امرتسر کے دستیاب شماروں میں شائع ہونے والی شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری کی تحریروں کے علاوہ منشی محمد عبداللہ معمار، بابو حبیب اللہ کلرک امرتسری، حافظ فضل الرحمٰن لالہ موسی، مولوی مہر الدین آف میاں ونڈ، حافظ محمد حسن لاہور، سید محمد حسن شاہ مالاکنڈ، قاضی ضیاء الدین منڈوال کیمبل پور، ملک ہدایت اللہ وزیر آباد، غلام احمد خان بنگش ہنگو، ماسٹر نظام الدین کوہاٹی، مولوی خلیل احمد نظام آبادی، مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی، مولوی عبدالعزیز قلعہ میہاں سنگھ، نواب محمد جہانگیر آف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مانگرول، مولانا ابوالقاسم سیف بنارسی۔ مولانا غلام مصطفیٰ آف بدوملہی، مولانا ابومسعود قمر بنارسی، مولانا عبد الغفار خیری دہلوی، مولوی اقتدار حسین آف آگرہ، مولوی محمد عبدالکریم عاجز، مولانا صدیق احمد آف ڈھاکہ، مولوی محمد داود ارشد گوجرانوالہ وغیرھم کی نگارشات نقل ہوئی ہیں۔ اور پنڈت آتمانند کی ایک تحریر بھی نقل کی گئی ہے۔ آخر میں مولانا ثناء اللہ امرتسری کا مشہور رسالہ: شہادات مرزا، شامل اشاعت کر دیا گیا ہے۔

کمپوزنگ کے ساتھ ساتھ تصحیح، تخریج، تسہیل اور تنقید وغیرہ کا انحصار بھی چونکہ فرد واحد پر رہا ہے، اسلئے قارئین سے درخواست ہے کہ غلطیوں سے درگذر فرمائیں اور تاریخ تحفظ ختم نبوت کے کارکنوں کی نگارشات سے لطف اندوز ہوتے ہوئے اس فقیر کے لئے دعائے خیر بھی فرماتے رہیں۔ ممنون ہونگا۔

والسلام مع الاکرام

فقیر بارگاہ صمدی   محمد بهاء الدين

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حجة الجبار

الحق یعلوا و لا یعلی

الحمد للہ کہ یہ رسالہ منجانب اہل سنت موسوم بہ

حجة الجبار

بجواب فرقہ محدثہ قادیانیہ

مطبع فخر نظامی میں طبع ہوا

بسم اللہ الر حمن الر حیم ۔ جاء الحق و زھق البا طل ان البا طل کا ن زھو قا۔

درینولا قادیانی گروہ کی ایک کتاب (جس کا نام بمضمون برعکس نہند نام زنگی کافور، انوار اللہ رکھا گیا ہے اور روہ حال ہی میں بمطبع عزیز دکن واقع حیدر آباد دکن طبع ہو کر شائع ہوئی ہے) دیکھی گئی۔افسوس کہ اوس کے بیباک مولف نے مولانا محمد انوار اللہ خانصاحب بہادر اوستاد حضرت بندگان عالی متعالی کی نسبت بہت کچھ گستاخانہ کلمات لکھے ہیں۔مگر ظاہر ہے کہ آفتاب پر خاک اڑانا گویا خود ہی کو خاک میں ملانا ہے۔اوسی کتاب کے ضمیمہ میں مولف نے مولانا سید محمد عمر قادری کو مخاطب کر کے یہ بھی لکھا ہے: (جس طرح اربعین میں آپ کو حضرت اقدس نے مباہلہ کے لئے بلایا ہے کیا آپ نے اوس کو منظور کر لیا ہے۔آئیں بائیں شائیں ادھر اودھر کی گپوں میں اس بلا کو اپنے سر سے ٹالا ہو گا۔آپ نے خط رجسٹری میں کیا لکھا تھا۔ذرہ چھپوائے اور سنائے ہم بھی تو سنیں..الخ)۔اس عبارت کے دیکھنے سے بہت سخت دکھ ہوا، کیونکہ چند ہی سال ہوئے کہ قادیانیوں کی درخواست مطبوعہ ۲۷ جون ۱۹۰۰ء جو منجانب مولوی محمد علی ایم اے ایل ایل بی سکرٹری مجلس قادیانی اور نیز انکے شرکاء ڈیڑھ سو اشخاص کے نام سے شائع ہوئی تھی، اور اوس میں اونھوں نے جمیع علماء و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشائخین ہندودکن کومخاطب کر کے ایک خاص امر (ازالہ مرض) کوتائید آسمانی قرار دے کر اوس کے مقابلہ کے لئے بلایا تھا، اوس کا کافی جواب منجانب اہل سنت حیدر آباد دکن بتاریخ ۱۳۔ اگست ۱۹۰۰ء مطابق ۱۶ ربیع الثانی ۱۳۱۸ھ دیا گیا۔ اور بذریعہ رجسٹری انگریزی نمبر ۷۵۵ ،جس کی رسید ہمارے یہاں موجود ہے، سکرٹری مذکور کی خدمت میں بھیجا گیا تھا اور اوس میں خوداون کے پیشرو مرزا غلام احمد قادیانی کو مباہلہ مسنونہ کی دعوت دی گئی تھی۔ اور اوس کے آخر میں صاف طور پر یہ بھی لکھا گیا تھا: (اس کے جواب کا انتظار سلخ جمادی الثانی ۱۳۱۸ ہجری تک کیا جائے گا۔ درصورت سکوت آپ کا اور آپ کے پیشرو کا مقابلہ سے عاجز اور اپنے دعوی میں کاذب ہونا مسلّم ہوگا) (جیسا کہ انہوں نے بھی اپنی درخواست مذکور الصدر کے صفحہ ۷ میں جواب کے لئے ایک میعاد یعنی لغایت ۱۸۔ اگست ۱۹۰۰ء لکھی تھی)۔ باوجود اس کے، اس وقت تک جو پانچ سال کا زمانہ ہے، مرزا صاحب یا اون کے سکرٹری مذکور الصدر کی جانب سے جھوٹے منہ بھی کچھ جواب نہ آیا۔ اور صدائے برنخواست کا پورا ظہور پانا ایک ایسا امر ہے کہ اوس نے ہم سب اہل سنت و جماعت کی جانب سے مرزا صاحب اور اون کے اتباع پر پوری حجت قائم کردی ہے۔ باایں ہمہ گروہ قادیانی کی یہ ہرزہ درائی جو رسالہ مذکور یا اوس کے ضمیمہ میں کی گئی ہے محض لغو اور نا قابل التفات ہے۔ مگر چونکہ اون لوگوں نے ہمارے خط رجسٹر مذکور الصدر کے طبع کرانے کی خود خواہش کی ہے، اس لئے وہ اس کے ساتھ شائع اور ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔ قادیانیوں کو چاہیے کہ عبرت کے ساتھ آنکھ نیچی کریں اور اپنا گریبان جھانکیں۔ ورنہ وہی بات جو کلام نبوت کا مفہوم ہے اور وہ کسی شاعر کے کلام میں یوں منظوم ہے

اذا لم تخش عافیة اللیالی
و لم تستحی فاصنع ما تشاء
فلا و اللہ ما فی العیش خیر
و لا الدنیا اذا ذھب الحیا

(جیسا کہ روایت کی امام بخاری نے عبداللہ بن مسعود سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ان مما ادرک الناس من کلام النبوۃ الا ولی اذا لم تستحی فاصنع ما شئت۔ یعنی جو بات کہ لوگوں نے قدیم نبوت کے کلام سے حاصل کی ہے، وہ یہ ہے کہ جب تو شرم نہ رکھے سو جو چاہے کر۔، جب تو انجام کار سے نہ ڈرے، اور نہ شرمائے سو جو چاہے کر۔ خدا کی قسم جب کہ حیا نہ ہو تو پھر زندگی میں کوئی خوبی نہیں ہے)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرات ناظرین !اس کو انصافانہ ملاحظہ فرمانے کے بعد ضرور یہ نتیجہ پیدا کر سکتے ہیں کہ جس گروہ کا متبوع جواب مباہلہ سے عاجز رہا ہو، اوس کے اتباع اگر کچھ لکھیں یا شائع کریں، تو کب اس قابل ہیں کہ اون کا پھر کچھ جواب لکھا جائے، یا اوس طرف توجہ کی جائے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ قادیانیوں کی تحریرات پر ہرگز توجہ نہ کریں اور اپنے دین وایمان کی حفاظت فرمائیں۔ جس کے لئے یہی چاہیے کہ طریقہ مسنونہ کی پیروی سلف صالحین کی اقتداء سے اختیار فرمائیں اور علماء اہل سنت کی صحبت اور اونہی کے مولفہ و مصنفہ کتب سے فائدہ لیں ۔ان کے سوادوسرے فریق محدثہ ضالہ کی صحبت سے پرہیز رکھیں ۔قیامت کے پہلے ایسے اشخاص کا ظہور جو دین اسلام میں فساد برپا کرنے والے اور نئی نئی باتیں کہنے والے ہوں گے احادیث نبویہ سے بخوبی ثابت ہے اور وہ وہی لوگ ہیں جو نصوص قرآنیہ وحدیثیہ کی ایسی تاویلات کرتے ہیں جو مخالف اقوال علماء کرام اور آئمہ عظام ہیں۔ اللھم اھد نا سواء الطریق و اجعل لنا التو فیق خیر رفیق آمین بحر مۃ النبی الا مین صلی اللہ تعالی و علی آ لہ و صحبہ اجمعین ۔خاکسار سید عبدالجبار قادری کان اللہ حا مداً و مصلیاً و مسلماً ۔الجواب: بخدمت مولوی محمد علی ایم اے ایل ایل بی سکرٹری مجلس و جملہ شرکاء مجلس معتقدین مسیح قادیانی

فردا   کہ   پیشگاہ   حقیقت   شود   پدید
شرمندہ   رو   یکہ   عمل   بر   مجاز   کرد

ہم نے آپ لوگوں کی درخواست مورخہ ۲۷ جون ۱۹۰۰ء دیکھی جو بوجوہ ذیل بالکل مخدوش اور غیر قابل الالتفات ہے۔

۱۔درخواست مذکور کے صفحہ ۳ میں حق جوئی کو تین ذرائع پر منحصر کیا گیا ہے:

خدا کی کتابیں، خداداد عقل، تائید آسمانی۔

یہ انحصار غیر مسلّم ہے۔ کیا وجہ ہے کہ احادیث نبویہ اور اجماع امت جو منجملہ ارکان علوم دین ہیں، حق جوئی کے اصول سے علیحدہ سمجھی جائیں۔

۲۔یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ خداداد عقل کس کا نام ہے اور وہ حق جوئی کا ذریعہ کس طرح بن سکتی ہے کیونکہ پہلے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو آپ نے اوس کو احقاق حق کا ذریعہ ٹھہرایا اور پھر اپنے ثبوت دعوی کے لئے غیر ضروری سمجھا۔ دیکھو درخواست (۳و۵) (صفحہ۳ میں ہے: (یہ امر کسی پر) پوشیدہ نہیں کہ سنت اللہ کے موافق حق جوئی کے تین ذریعے ہیں۔ خدا کی کتابیں، اور خداداد عقل، اور خدا کی آسمانی تائیدیں)۔ اور صفحہ ۵ میں بعد ذکر طریق اول کے یوں لکھا ہے (پھر اس کے بعد دوسرا طریق احقاق حق اور ابطال باطل کا عقلی استدلال ہے، سو اوس کے ذکر کی کچھ ضرورت نہیں)

۳۔ ان ذرائع ثلاثہ سے آپ نے اپنے دعوی کے ثبوت میں صرف ایک ہی طریقہ (تائید آسمانی) کو اختیار کیا ہے جس کی وجہ ایسی بتائی گئی ہے کہ اول تو اوس سے صریح مصادرہ علی المطلوب لازم آتا ہے۔ بھلا جو لوگ کہ قادیانی صاحب کے مسیح ہونے کے سرے سے منکر ہوں، اون کے روبرو آپ کا یہ کہنا کہ وہ مسیح حکم ہیں۔ بالکل ہمون آش درکاسہ کا مضمون ہے جس کو کوئی ادنی سمجھ والا بھی تسلیم نہیں کر سکتا۔ اور پھر حکم کے ایسے معنی کئے گئے کہ قرآن وحدیث سے بالکل چھٹی مل گئی۔ کیونکہ آپ کے روبرو قرآن وحدیث کی جو دلیل پیش کی جائے اوس کو لامحالہ آپ لوگ یا اپنے پیشرو کی بے اصل تاویل سے ماول ٹھہرائیں گے یا حدیث موضوع قرار دیں گے جیسا کہ درخواست کے صفحہ (۴، ۵) سے ہوا ہے (ص۴ میں یہ عبارت ہے: غرض ہم نے اپنے نور ایمان سے خوب سمجھ لیا ہے کہ نصوص قرآنیہ وحدیثیہ کے رو سے جس قدر ہمارے امام کا دوسرے علماء سے اختلاف ہے، اس اختلاف میں اول تو تمام قرآن اور کافی حصہ احادیث کا ہمارے امام کے ساتھ ہے، پھر اگر بعض احادیث جو دراصل قرآن کے مضمون سے بھی مخالف ہیں، کوئی باتیں بیان کرتے ہوں تو ان کی ہمیں بالکل پرواہ نہیں کرنی چاہیے کیونکہ اس حکم (ثالث) کا یہ حق ہے کہ اوس علم کے ساتھ جو خدا سے اوس نے پایا ہے، ایسی حدیثوں کو رد کرے اگرچہ وہ دس لاکھ یا اس سے بھی زیادہ ہوں۔،،،

اور صفحہ مذکور کے حاشیہ میں یہ نوٹ دی گئی ہے: ہمارے امام کو مہدی ہونے کا بھی دعوی ہے، جیسا کہ مسیح ہونے کا دعوی ہے۔ مگر اون کا یہ دعوی نہیں کہ میں فاطمی ہوں جو جہاد کرنے والا ہے۔ بلکہ وہ ان تمام حدیثوں کو مجروح اور موضوع سمجھتے ہیں جو حکومت طلب لوگوں کے لئے عباسیوں کے عہد اور دوسرے زمانوں میں بنائی گئیں۔ ہاں اون کو اوس عظیم الشان مہدی ہونے کا دعوی ہے جو مسیح موعود بھی ہے)

پس صفحہ ۶ میں آپ کا یہ قول (نقلی طور پر آپ مغلوب ہو چکے ہیں) محض لغو ہے۔

۴۔ آپ لوگوں کا تائید آسمانی کو صرف ایک ہی مصداق (ازالہ مرض) کے ساتھ خاص کرنا جیسا کہ صفحہ ۶ میں مرقوم ہے: (چند بیمار مصیبت زدہ باتفاق فریقین منتخب ہو کر بطور قرعہ اندازی اون کو اس طرح پر تقسیم کرلیں کہ نصف اون میں سے ہمارے امام الوقت کے حصے میں آویں، اور نصف اون میں سے آپ لوگوں کے حصے میں آویں اور اسی جلسہ میں فریقین دعا کریں کہ: یا الٰہی! ان دونوں گروہوں میں سے جو سچا گروہ ہے، اوس کی دعا کی قبولیت ظاہر فرما، اور اوس کو غالب کر۔،، اس دعا کے بعد اگر کسی فریق کے حصہ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مصیبت زدہ جلد یا دیر سے سب کے سب ان مصیبتوں سے رہائی پا جائیں یا اکثر رہائی پائیں، تو وہی فریق صادق سمجھا جائے گا)۔ اول تو یہ ایک بے دلیل بات ہے۔ اور پھر علی فرض التسلیم جو صورت کہ خاص کی گئی ہے وہ بقول آپ ہی کے پیشرو کے تائید آسمانی نہیں بن سکتی بلکہ ایک مسمریزم کا عمل ہے جس کو خود آپ کے پیشرو مکروہ وقابل نفرت سمجھتے ہیں گو اس فعل کو حضرت عیسی علیہ السلام کی طرف منسوب بھی کیا ہے لیکن اپنے کو روحانی طریق پسند ہونے سے ایسے اعمال کا کارہ لکھا ہے چنانچہ ازالۃ الاوہام کے حاشیہ صفحہ ۵۔۶ میں مرقوم ہے:

عمل الترب میں جس کو زمانہ حال میں مسمریزم کہتے ہیں ایسے ایسے عجائبات ہیں کہ اوس میں پوری پوری مشق کرنے والے اپنی روح کی گرمی دوسری چیزوں پر ڈال کر اون چیزوں کو زندہ کے موافق کر دکھاتے ہیں۔ انسان کی روح میں کچھ ایسی خاصیت ہے کہ وہ اپنی زندگی کی گرمی ایک جماد پر جو بالکل بے جان ہے، ڈال سکتی ہے۔ تب جماد سے وہ بعض حرکات صادر ہوتے ہیں جو زندوں سے صادر ہوا کرتے ہیں۔ راقم رسالہ ہذا نے اس علم کے بعض مشق کرنے والوں کو دیکھا جو اونہوں نے ایک لکڑی کی تپائی پر ہاتھ رکھ کر ایسا اپنی حیوانی روح سے اوسے گرم کیا کہ اوس نے چار پائیوں کی طرح حرکت کرنا شروع کر دیا۔ اور کتنے آدمی گھوڑے کی طرح اوس پر سوار ہوئے، اوس کی تیزی اور حرکت میں کچھ کمی نہ ہوئی۔ سو یقینی طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ اگر ایک شخص اس فن میں کامل مشق رکھنے رکھنے والا مٹی کا ایک پرند بنا کر اوس کو پرواز کرتا ہوا بھی دکھا دے تو کچھ بعید نہیں۔ کیونکہ کچھ اندازہ نہیں کیا گیا کہ اس فن کے کمال کی کہاں تک انتہا ہے اور جب کہ ہم خود بچشم خود دیکھتے ہیں کہ اس فن کے ذریعہ سے ایک جماد میں حرکت پیدا ہو جاتی ہے اور وہ جانوروں کی طرح چلنے لگتا ہے، تو پھر اگر اوس میں پرواز بھی ہو، تو بعید کیا ہے۔

اور اوسی کے حاشیہ صفحہ ۶ میں ہے: اس جگہ یہ بھی جاننا چاہیے کہ سلب امراض کرنا یا اپنی روح کی گرمی جماد میں ڈال دینا درحقیقت یہ سب عمل الترب کی شاخیں ہیں۔ ہر ایک زمانے میں ایسے لوگ ہوتے رہے ہیں اور اب بھی ہیں جو اس روحانی عمل کے ذریعے سے سلب امراض کرتے رہے ہیں۔ اور مفلوج مبروص مدقوق وغیرہ اون کی توجہ سے اچھے ہوتے رہے ہیں۔ جن لوگوں کی معلومات وسیع ہیں وہ میرے اس بیان پر شہادت دے سکتے ہیں کہ بعض فقراء نقش بندی وسہروردی وغیرہ نے بھی ان مشقوں کی طرف بہت توجہ کی تھی اور بعض ان میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہاں تک مشاق گذرے ہیں کہ صدہا بیماروں کو اپنے یمین و یسار میں بٹھا کر صرف نظر سے اچھا کر دیتے تھے ۔اور محی الدین ابن عربی صاحب کو بھی اس میں خاص درجہ کی مشق تھی۔اولیاء اور اہل سلوک کی تواریخ اور سوانح پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کاملین ایسے عملوں سے پرہیز کرتے رہے ہیں۔مگر بعض لوگ اپنی ولایت کا ایک ثبوت بتانے کی غرض سے، یا کسی اور نیت سے ان مشغلوں میں مبتلا ہو گئے تھے۔اور اب یہ بات قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہو چکی ہے کہ حضرت مسیح بن مریم باذن وحکم الہی ،الیسع نبی کی طرح اس عمل الترب میں کمال رکھتے تھے۔گو الیسع کے درجہ کاملہ سے کم رہے ہوئے تھے۔

اور اوسی کے حاشیہ صفحہ ۹ میں ہے: مگر یاد رکھنا چاہیے کہ یہ عمل ایسا قدر کے لائق نہیں جیسا کہ عوام الناس اس کو خیال کرتے ہیں اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالی کے فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان اعجوبہ نمائیوں میں حضرت ابن مریم سے کم نہ رہتا۔ (ناظرین ان اقوال سے معلوم کر سکتے ہیں کہ کس قدر بیباکانہ اور حضرت عیسی جیسے اولوالعزم پیغمبر کی شان میں گستاخانہ کلمات ہیں جو حد کفر تک پہنچاتے ہیں۔نعوذ باللہ)

اور اوسی کے صفحہ ۱۰ میں ہے: واضح ہو کہ اس عمل جسمانی کا ایک نہایت برا خاصہ یہ ہے کہ جو شخص اپنے تئیں اس مشغولی میں ڈالے اور جسمانی مرضوں کے رفع دفع کرنے کے لئے اپنے دلی و دماغی طاقتوں کو خرچ کرتا رہے وہ اپنے اون روحانی تاثیروں میں جو روح پر اثر ڈال کر روحانی بیماریوں کو دور کرتی ہیں بہت ضعیف اور نکمہ ہو جاتا ہے اور امر تنویر باطن اور تزکیہ نفوس کا جو اصل مقصد ہے اوس کے ہاتھ سے بہت کم انجام پذیر ہوتا ہے ۔

اور اوسی کے صفحہ ۲۲ میں ہے: غرض یہ اعتقاد بالکل غلط اور فاسد اور مشرکانہ خیال ہے کہ مسیح مٹی کے پرندے بنا کر اور اون میں پھونک مار کر اونہیں سچ مچ کے جانور بنا دیتا تھا۔نہیں، بلکہ صرف عمل الترب تھا جو روح کی قوت سے ترقی پذیر ہو گیا تھا۔ (یہ حضرت عیسی کے اوس معجزہ کا انکار ہے جو بنص قرآنی ثابت اور علماء اسلام کا مسلّم امر ہے)

غرض یہ کہ ازالہ مرض جب کہ خود تمہارے پیشرو کے قول سے لائق اعتبار نہ رہا بلکہ ایک مسمریزی عمل قرار پایا جس کے عامل صدہا اس زمانہ میں بھی موجود ہیں اور جس میں اس قدر اثر ہے کہ جمادات تک بھی متحرک ہوتے ہیں تو پھر کس طرح تائید آسمانی قرار پا سکتا اور تمہارے ثبوت مدعی کا مدار بن سکتا ہے۔سخت حیرت کا مقام ہے کہ جس چیز سے آپ کے پیشرو متنفر ہوں، اوسی کو آپ لوگ تائید آسمانی قرار دیویں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مزید براں اس مقابلہ تائید آسمانی میں آپ نے شرط اول (یعنی صفحہ ۶ کی یہ عبارت: رہائی پانے والے کا نام بذریعہ الہام پہلے سے ظاہر کیا جائے) جو لگائی ہے وہ بھی آپ کے پیشرو کے قول سے لائق اعتبار نہیں ہے۔ دیکھو ازالہ اوہام صفحہ ۲۱۱، ۲۱۲ جس کی عبارت یہ ہے: اس جگہ پیغمبر خدا ﷺ کے بیان سے بخوبی ثابت ہو گیا جو وحی کشف یا خواب کے ذریعہ سے کسی نبی کو ہووے، اوس کی تعبیر کرنے میں غلطی بھی ہو سکتی ہے۔،

اور یہ عبارت: اس حدیث میں بھی آنحضرت ﷺ نے صاف طور پر فرما دیا کہ کشفی امور کی تعبیر میں انبیاء سے بھی غلطی ہو سکتی ہے۔،

اور اوسی کے صفحہ ۶۳ و ۶۴) میں ہے: اور حقیقت مقصودہ سے بے نصیب رہنے والے وہی لوگ ہوتے ہیں کہ جو یہ چاہتے ہیں کہ حرف حرف پیش گوئی کا ظاہری طور پر جیسا کہ سمجھا گیا ہو پورا ہو جائے، حالانکہ ایسا ہرگز نہیں ہوتا۔،

اور صفحہ ۶۹، ۷۰ میں ہے: جس قدر دنیا میں ایسے نبی یا ایسے رسول آئے جس کی نسبت پہلی کتابوں میں پیش گوئیاں موجود تھیں اون کے سخت منکر اور اشد دشمن وہی لوگ ہوئے ہیں کہ جو پیش گوئیوں کے الفاظ کو اون کی ظاہری صورت پر دیکھنا چاہتے تھے۔،

اور حاشیہ صفحہ ۶۳ سے ۷۱ تک یہ لکھا ہے جس کا ملخص یہ ہے:

> اب یہ جاننا چاہیے کہ دمشق کا لفظ جو مسلم کی حدیث میں وارد ہے یعنی صحیح مسلم میں یہ جو لکھا ہے کہ حضرت مسیح دمشق کے منارہ سفید مشرقی کے پاس اتریں گے۔ پس واضح ہو کہ دمشق کے لفظ کی تعبیر میں میرے پر منجانب اللہ یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ اس جگہ ایسے قصبہ کا نام دمشق رکھا گیا ہے جس میں ایسے لوگ رہتے ہیں جو یزیدی الطبع اور یزید پلید کی عادات اور خیالات کے پیرو ہیں جن کے دلوں میں اللہ و رسول کی کچھ محبت نہیں اور احکام الٰہی کی کچھ عظمت نہیں جنہوں نے اپنی نفسانی خواہشوں کو اپنا معبود بنا رکھا ہے اور اپنے نفس امارہ کے حکموں کے ایسے مطیع ہیں کہ مقدسوں اور پاکوں کا خون بھی اون کی نظر میں سہل اور آسان امر ہے اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور خدا تعالیٰ کا موجود ہونا اون کی نگاہ میں ایک پیچیدہ مسئلہ ہے جو انہیں سمجھ میں نہیں آتا... الی ان قال۔ اب پہلے ہم یہ بیان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنا چاہتے ہیں کہ خدا تعالی نے مجھ پر یہ ظاہر فرما دیا ہے کہ یہ قصبہ قادیان ہے۔ خدا تعالی خوب جانتا ہے اور وہ اس بات کا شاہد حال ہے کہ اوس نے قادیان کو دمشق سے مشابہت دی ہے اور یہ بھی مدت سے الہام ہو چکا ہے کہ انا انزلناہ قریباً من القادیان و بالحق انزلناہ و بالحق نزل وکان وعد اللہ مفعولا ۔ یعنی ہم نے اوس کو قادیان کے قریب اتارا ہے اور سچائی کے ساتھ اتارا اور ایک دن وعدہ اللہ کا پورا ہونا تھا۔ گویا یہ فقرہ اللہ جل شانہ نے الہام کے طور پر اس عاجز کے دل پر القا کیا ہے کہ انا انزلناہ قریبا من القادیان اس کی تفسیر یہ ہے کہ انا انزلناہ قریباً من دمشق بطرف شرقی عند المنارۃ البیضاء۔ کیونکہ اس عاجز کی سکونتی جگہ قادیان کے مشرقی کنارہ پر ہے منارہ کے پاس۔،

اور صفحہ ۷۶ کے حاشیہ میں ہے: پھر اس کے بعد الہام کیا گیا کہ ان علماء نے میرے گھر کو بدل ڈالا میری عبادت گاہ میں ان کے چولھے ہیں میری پرستش کی جگہ میں ان کے پیالے اور ٹھوٹھیاں رکھی ہوئی ہیں۔ اور چوہوں کی طرح میرے نبی کی حدیثوں کو کتر رہے ہیں۔ ٹھوٹھیاں وہ چھوٹی پیالیاں ہیں جن کو ہندوستان میں سکوریاں کہتے ہیں۔ عبادت گاہ سے مراد اس الہام میں زمانہ حال کے اکثر مولویوں کے دل ہیں جو دنیا سے بھرے ہوئے ہیں

الغرض جب کہ بقول تمہارے پیشرو کے خود انبیاء کے پیش گوئیاں لائق تاویل ٹھہریں چنانچہ دمشق، قادیان قرار پایا۔ وغیرہ وغیرہ اور اون پیش گوئیوں میں غلطی بھی ممکن ہوئی، بالخصوص خود تمہارے پیشرو کے الہامات تاویلات سے پر ہیں، جن میں سے مشتے نمونہ ہم نے تھوڑے سے الہامات اوپر نقل کئے ہیں تو پھر الہام یا اخبار بالغیب کا کیونکر اعتبار کیا جائے اور ایسی بے اعتبار چیز پر کس طرح اتنے بڑے دعوی کا ثبوت موقوف رکھا جائے۔ اور بصورت تسلیم بروقت مقابلہ ہر شخص اپنے الہام سے رہائی پانے والے مریضوں کی تعیین نام بنام جو کرے گا تو بقول تمہارے پیشرو کے اوس میں تاویل کی گنجائش رہے گی۔ پس ممکن ہے کہ بعد اچھے ہونے مریضوں کے اگر کچھ اوس تعیین میں غلطی ظاہر ہو تو وہ شخص تاویل سے اوس کی توفیق و تطبیق کر دے جس میں بڑی وسعت ہے مثلاً رہائی پانے والے مریض کا نام جو بذریعہ الہام عبدالحکیم بتلایا جائے، اور بجائے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اوس کے عبدالحلیم اچھا ہو، یا یہ کہ غلام احمد بتلایا جائے اور وہ ہلاک ہو کر بجائے اوس کے غلام احمد اچھا ہووے، تو اس میں حسب قاعدہ آپ کے پیشرو کے تاویل کی بڑی گنجائش ہے۔ یعنی بلحاظ ترکیب اضافی وغیرہ تطبیق کا عمدہ موقع ہے بخلاف دمشق وقادیان وغیرہ وغیرہ کے کہ بالکل مناسبت معدوم ہے۔ طرفہ یہ کہ صفحہ ٦؟ ازالہ اوہام میں آپ کے پیشرو کہتے ہیں (اس سے زیادہ تر قابل افسوس یہ امر ہے کہ جس قدر حضرت مسیح کی پیش گوئیاں غلط نکلیں اوس قدر صحیح نکل نہ سکیں) پس ضرور ہوا کہ مثیل مسیح کی پیش گوئیاں بھی اکثر غلط نکلیں کہ مماثلت اسی کے مقتضی ہے۔

۵۔ درخواست کے صفحہ ٦ کے حاشیہ میں اس مقابلہ تائید آسمانی کے لئے آپ لوگوں کا یہ قید لگانا (سب مل کر مقابلہ کریں متفرق طور پر ہر ایک سے مقابلہ نہیں ہوگا)

اور صفحہ ٨ میں یہ شرط لگانا: اور آپ لوگوں کی طرف سے میاں نذیر حسین دہلوی اور مولوی محمد حسین بٹالوی اور مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی اور مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی اور دوسرے وہ تمام نامی علماء بھی حاضر ہوں جنھوں نے فتوی تکفیر پر مہریں لگائیں۔ یا اب مکفر یا مکذب ہیں۔

اوس سے آپ کے پیشرو کے اوس اشتہار کی تکذیب ہوئی جاتی ہے جس کو اونھوں نے حصہ اول ازالہ اوہام کے ساتھ چسپاں کیا ہے جس کی عبارت یہ ہے:

اگر آپ لوگ مل جل کر یا ایک ایک آپ میں سے اون آسمانی نشانیوں میں میرا مقابلہ کرنا چاہیں جو اولیاء الرحمٰن کے لازم حال ہوا کرتے ہیں تو خدا تعالی تمہیں شرمندہ کرے گا اور تمہارے پردوں کو پھاڑ دے گا۔،

اب نہ معلوم کہ آپ کا کلام سچا ہے یا آپ کے پیشرو کا۔ کیا عجب ہے کہ جس طرح آپ کے پیشرو قرآن وحدیث کے نصوص کو تغیر وتبدل کر سکتے ہیں اوسی طرح آپ لوگ جو اون کے اتباع ہیں خود اون کے اقوال کو رد وبدل کر سکتے ہوں۔ پھر تو بحث کی ضرورت ہی کیا ہے کہ ہر چیز کے محو واثبات پر اپنا ہی قبضہ ہے۔ معاذ اللہ منھا۔ علاوہ یہ کہ یہ قیود صاف کہہ رہے ہیں کہ آپ لوگوں کو حقیقت ظاہر کرنا منظور نہیں ہے کیونکہ آپ جیسے چند صاحبوں کے سوا جتنے ہیں وہ سب مکذب ہیں پھر اتنے لوگوں کی ایک جائے فراہمی خصوص مختلف المذاہب فرقے مثلاً مقلد وغیر مقلد وغیرھم کا اتفاق محض دشوار ہے۔ داعی خیر وطالب حق کے لئے تو ان قیود کی کوئی ضرورت نہیں ہے ہر شخص کی تسکین کر دینا گو منفرداً ہی آوے اوس کے ذمہ واجب ولازم ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الحاصل: آپ نے جس صورت کو تائید آسمانی قرار دیا تھا وہ تو بشروطہا خود آپ کے پیشرو کے اقوال سے غیر معتبر نکلی و غلط ٹھہری جس پر آپ کی درخواست بلکہ دعوی کی ترکی تمام ہوگئی کیونکہ آپ نے ثبوت دعوی میں صرف تائید آسمانی ہی کو اپنا مدار بنایا تھا اور اوس کیلئے ایک صورت خاص پیش کی تھی فجاء الحق و زهق البا طل ان البا طل كان زهو قا

اب لیجئے ہماری بھی سنئے اور اظہار حق کے لئے اگر تائید آسمانی اور یہ کہ خدا کس کے ساتھ ہے اور اوس کا مقدس ہاتھ کس کے سر پر ہے، دیکھنا منظور ہو تو طریق ماثور کو اختیار کیجئے۔ یعنی وہ امر آسمانی جس کیلئے ہمارے نبی پاک ﷺ صاحب لولاک روحی فداہ بمقابلہ منکرین دین حق مامور تھے یعنی مباہلہ جو بفحوائے آیہ کریمہ

فمن حاجك فيه من بعد ما جاء ك من العلم فقل تعا لوا ند ع ابناء نا و ابنائكم و نساء نا و نساء كم و انفسنا و انفسكم ثم نبتهل فنجعل لعنة الله على الكا ذبين

قرآن پاک سے مستفاد ہے، اوسی کو تائید آسمانی قرار دینا اور اپنے نبی پاک کی اتباع کرنا چاہیے تا کہ احقاق حق اور ابطال باطل بطریق کامل ہو جائے اور جو عقوبت آجلہ کو فریق باطل کے لئے مقرر ہے عاجلاً اسی دار دنیا میں اوس کو پہنچ جائے ہم یقیناً خداوند کریم جل شانہ کو گواہ رکھ کر آپ کے پیشرو کو مخاطب کرتے اور یہ کہتے ہیں کہ ادھر ہمارے بعض حضرات اس مباہلہ کے لئے اس بلدہ حیدر آباد میں آمادہ ہیں۔ پھر کیا دیر ہے۔ بسم اللہ مرد میدان بنیں اور مباہلہ کے لئے آئیں اور خدا پاک جلّت عظمته سے رفع اختلاف چاہیں۔ مگر ضرور ہے کہ جب تک کسی فریق کو غلبہ نہ ہولے، اور دوسرا ہلاک نہ ہووے، تب تک وہ دونوں فریق کے سرگروہ اوسی ایک جائے پر رہیں، اور اپنی اپنی دعاؤں اور روحی اثروں سے ایک دوسرے پر اثر ڈالیں۔ اور چاہیے کہ دعا کی قبولیت اور روحی اثر کے پورا ہونے کے لئے دونوں جانب کے پیشوا ترک غذا کریں، تا کہ فیصلہ کو دیر نہ ہو، اور جھوٹے سچے کا بہت جلد ظہور ہو۔ آپ کے پیشرو کو تو مثیل خاتم النبیین ﷺ جن کی شان میں انی ابيت عند ربی يطعمنی و يسقينی ہے (میں اپنے رب کے پاس رات رہتا ہوں وہ مجھ کو کھلاتا اور پلاتا ہے)۔ ہونے کا دعوی ہے۔ معاذ اللہ عنہا۔ لیکن ہمارے علماء حضرات کو تو غلامی کی نسبت ہے پھر دیکھیں کہ غذا اور روحی و نوری سے کون اپنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جسم کی پرورش کرتا ہے، اور کون پس پا ہو جاتا ہے۔ یہ ہے امر ربانی، یہ ہے تائید آسمانی، کہ پھر چون و چرا کا موقع ہی باقی نہ رہے۔ اللھم ار نا الحق حقاً و ار زقنا اتبا عه و ار نا البا طل با طلاً وارزقنا اجتنا به آمین و السلا م علی من اتبع الد ین و صلی الله تعا لی علی سید نا محمد و آ له و صحبه ا جمعین ۔

اس کے جواب کا انتظار سلخ جمادی الثانی ۱۳۱۸ھ تک کیا جائے گا۔ درصورت سکوت آپ کا آپ کے پیشرو کا مقابلہ سے عاجز اور اپنے دعوی میں کاذب ہونا مسلّم ہوگا۔

الراقم: سید عبدالجبار قادری معتمد مجلس اہل سنت و جماعت حیدر آباد دکن ساکن محلّہ قاضی پورہ قریب ڈیوڑھی عبد اللہ بن علی بمکان جناب مولانا سید شاہ محمد عمر قادری۔

شرکاء مجلس کے اسماء گرامی جن کی طرف سے میں معتمد ہوں، مفصلاً بروقت طبع درج ہوں گے۔

مرقوم: ۱۶ ربیع الثانی ۱۳۱۸م۔ ۱۳۔ اگست ۱۹۰۰ء روز دوشنبہ دستخط سید عبدالجبار قادری۔ لال دروازہ۔ شاہ الٰہی بخش قادری عقب مسجد چوک۔ سید صلاح الدین شطاری۔ دبیر پورہ۔ سید غلام غوث شطاری دبیر پورہ۔ سید محمد علی شاہ شطاری دبیر پورہ۔ سید محمد عثمان۔ محلّہ قاضی پورہ۔ سید محمد عمر قادری۔ قاضی پورہ۔ محمد حنیف قادری۔ شاہ یحی قادری، محلّہ قاضی پورہ۔ سید محمد باقر۔ سید اسد اللہ۔ سید غلام غوث نقشبندی۔ سید امجد علی۔ حکیم رکن الدین قادری۔ مولوی رشید الدین قادری۔ مولوی میر احمد علی۔ مولوی سید عبدالباقی قادری۔ مولوی ظاہر الدین قادری۔ مولوی غلام محی الدین قادری۔ مولوی عبدالعزیز۔ مولوی ڈاکٹر محمد عبدالرحمٰن۔ مولوی علی حسین قادری۔ شیخ احمد قادری۔ مولوی سید حسن وکیل۔ سید ندیم اللہ۔ سید شاہ بہار شطاری۔ حافظ محمد امین قادری۔ مولوی صدر الدین۔ مولوی عبدالحفیظ۔ مولوی عبدالصمد۔ مولوی زین العابدین۔ مولوی غلام دستگیر منصب دار۔ مولوی محمد یسین۔ مولوی عبدالقدیر۔ حافظ احمد شریف، مولوی سید محمد بن نعمت اللہ۔ مولوی ہیثم صاحب عرب۔ مولوی جعفر علی۔ سید محی الدین قادری۔ حاجی عباس علی۔ حکیم خواجہ علی۔ قاری محمد عبدالقادر۔ حاجی محمد مدنی۔ حاجی غلام محبوب۔ حاجی غلام حسین۔ محمد غوث۔ منشی عبدالقادر۔ منشی عبدالرحمٰن۔ سید محمد ابوالبقا۔ حاجی بشیر چاؤس۔ میر عسکر علی۔ سید محبوب علی۔ عبداللہ۔ خواجہ محمود۔ حافظ محبوب۔ سید احمد علی۔ کریم الدین۔ منشی عباس علی۔ محمد علی۔ فقیر محمد۔ شیخ فرید۔ احمد علی۔ عبدالوہاب، سید عبداللہ، حبیب ...صاحب۔ سید غوث۔ فیروز علی۔ محمد غوث۔ غلام نبی، حسن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علی ۔حسام الدین ۔حبیب عمر۔عمرہ صاحب ۔مہتاب علی قادری ۔غلام محی الدین ۔غلام دستگیر۔ولی محمد۔محمد یوسف ۔رحمان خان ۔ برہان الدین ۔محمد حنیف ۔عبدالرحمٰن سوداگر۔عبدالغنی سوداگر۔محمد سرور،غوث الہ دین داروغہ۔شیخ ابوبکر۔حاجی علی ۔مبارک شاہ عبدالروف ۔احمد حسین ۔محمد سلار۔حاجی علی ۔شیخ محبوب ۔فقیر عبداللہ ۔حاجی محمد یعقوب ۔محمد فیض الدین ۔شمس الدین منصب دار ۔سید حیدر علی ۔ بہادر علی خان ۔محمد یوسف ۔ صاحب حسین ،شیخ حسین دفعدار۔نصیرالدین ۔محمد حسین صدیقی ۔کمال محمد جمعدار پلٹن ۔غلام محی الدین ۔محمد علی ۔عبدالرحمٰن ۔سید غوث دفعدار۔شہاب الدین جمعدار۔سید عباس ۔محبوب علی ۔عبدالغفور۔شیخ مہتاب ۔سر دارخان ۔شیخ فریدالدین ۔احمد علی ،عبدالقادر،میر فضل علی ۔غلام نبی ۔علی بن ناصر،حاجی عبدالمومن ۔محمد حیات خوش نویس ۔فضل علی ،کریم الدین ۔حاجی اسلم ۔سعید ۔عبدالرحیم ۔محمد حسن ،شہاب الدین ،غلام محی الدین ،محمد قاسم ،فقیر عبداللہ ،مرزا جہاندار علی بیگ ۔سالم بن محمد مسقطی ۔شیخ امام ۔سید برہان ۔سید نور۔محمد اسماعیل ۔محمد بن احمد۔..غلام حسین ،احمد حسین ،داؤد ۔محمد یعقوب ۔غلام رسول ۔شیخ داؤد ۔عبدالرحمٰن ۔سید قمرالدین ۔ احمد محی الدین ۔محمد خان ۔شیخ سلیمان ،یوسف ۔لطیف ۔محمد خواجہ ۔..جناب خیراتی ۔محمد حیات علی ۔عمر نواز خان ۔محمد محبوب علی ۔سید شاہ محمود۔محمد عبدالقدیر صدیقی ۔مولوی مصطفیٰ قادری

....

پروفیسر اصغر علی روحی اور ان کا قصیدہ

مولانا اصغر علی ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے تھے ۔۱۸۷۱ء میں ولادت ہوئی ۔چھوٹی عمر میں لاہور آ گئے ۔صرف ونحو پڑھنے کے بعد اورئینٹل کالج میں داخلہ لیا۔اور ۱۸۹۲ء تک منشی ،منشی فاضل مولوی فاضل بی او ایل ،ایم او ایل وغیرہ کی ڈگریاں حاصل کیں ۔مولانا عبدالحکیم کلانوری ،مولانا غلام قادر بھیروی ،مولانا فیض الحسن سہارن پوری مولانا مفتی محمد عبداللہ ٹونکی ،مولانا نذیر حسین دہلوی رحمہم اللہ تعالی ایسے یگانہ روزگار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرات سے مولانا روحی نے اکتساب علم کیا۔۱۸۹۲ء میں اورینٹل کالج میں پڑھانے لگے۔انجمن حمایت اسلام لاہور کے جلسوں میں مولانا محمد حسین آزاد، مولانا الطاف حسین حالی، مولانا شبلی نعمانی، نواب بہاولپور، نواب محسن الملک سے رابطہ ہوا تو آپ کے علم کے جوہر کھلنے لگے اور شعر گوئی نے شہرت حاصل کر لی۔

(احتساب قادیانیت جلد ۵۹ ص ۱۱۔۱۲)

مولانا روحی ایک ماہوار رسالہ شائع کرتے تھے جس کا نام الہدیٰ تھا۔اس میں ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی کے رسالہ الذکرالحکیم کے بارے میں آپ نے لکھا:

ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب ایم بی اسسٹنٹ سرجن فرسٹ گریڈ ریاست پٹیالہ نے مرزا غلام احمد قادیانی کے مقابلہ میں الذکرالحکیم کے نام سے ایک رسالہ نمبر ۶ شائع کیا ہے۔اس رسالہ میں انہوں نے نہایت صحت کے ساتھ مرزا غلام احمد قادیانی کی عیاریوں کا تار و پود کھول کر دکھایا ہے۔چونکہ واقعات مندرجہ بربنائے عینی شہادت کے قلم بند ہوئے ہیں اس لئے ان میں عدم صحت کا گمان نہیں چل سکتا۔یہ رسالہ بالخصوص ان کم استعداد لوگوں کے لئے جو اس شخص کے دعاوی پر پھسل جایا کرتے ہیں اور اس کے مریدوں کو جواب دینے پر معذور ہو جاتے ہیں ایک نہایت مفید آلہ ہے۔

ہمیں یقین ہے کہ مرزا قادیانی کے مرید یا تو سرے سے پڑھنے کی تکلیف ہی نہ اٹھائیں گے یا پڑھ کر دیوار پر دے ماریں گے اور دو چار صلواتیں سنا دیں گے جو ان لوگوں کا شیوہ قدیم ہے۔مگر ہم کہتے ہیں کہ یہی امر اس رسالہ کی صداقت کی دلیل ہے۔ڈاکٹر عبدالحکیم کو چاہیے کہ اس کے جواب کی امید نہ رکھیں۔ قل موتوا بغیظکم پر عمل کریں۔مرزا اور مرزائیوں نے آج تک نہ تو کسی کا جواب دیا ہے نہ دے سکتے ہیں۔مگر یقین سمجھ لیں کہ ایسے رسالہ کا اثر عام طبائع پر نہایت مفید ثابت ہوتا ہے۔ فجزاہ اللہ خیر الجزاء۔

رسالہ مذکور بقیمت چار آنے علاوہ محصول ڈاک منیجر مطبع عزیزی تراوڑی ضلع کرنال سے مل سکتا ہے

(الہدیٰ جلد ۵ نمبر ۴ ص ۴۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نزول مسیح کی احادیث اور مرزا قادیانی

اسی ماہوار رسالہ (الہدیٰ ج ۴ نمبر ۶ ص ۳۷ تا ۳۹) پر مولانا اصغر علی روحی کا یہ فتویٰ شائع ہوا

سوال: کیا نزول مسیح کی حدیث، مرزا لام احمد قادیانی کی موید ہے؟

جواب۔ جو امر نص آیت یا نص حدیث یا اجماع علمائے امت مرحومہ سے پایہ ثبوت تک پہنچ جائے اس میں ایمان دار کو چون وچرا کرنے کا کوئی موقع نہیں ہونا چاہیے ہاں آیت وحدیث کا بروئے اصول عربیت موازنہ کر کے صحیح معنی کا استنباط کرنا ضروری ہے اور علیٰ ہذا اجماع کی صحت کا معیار جو علمائے اصول نے قرار دیا ہے، مدنظر رہنا چاہیے اور اگر مخالف کجروی کرنے لگے تو اسے مرکز اصول سے نہ ملنے دینا چاہیے کیونکہ یہ یقیناً صحیح ہے کہ تمام اہل بدعت وہوا ہمیشہ اصول سے بھاگا کرتے ہیں اور اگر کہیں اصول ان کے موافق پڑتا ہے تو وہاں شیر کی طرح اہل حق کے مقابلہ کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ مثلاً یہ اصول کہ الفاظ ہمیشہ اپنے معانی حقیقت پر محمول ہوں گے اِلّا اس صورت میں کہ معنی حقیقی کے لینے سے کسی دیگر نص یا اجماع کی مخالفت لازم آئے یا صریح عقل کے رو سے کوئی محال لازم آتا ہو کیونکہ اس صورت میں ضرورتاً ہمیں لفظ کو مجازی معنی پر محمول کرنا پڑے گا اور وہ معنی مجازی منجملہ ان اقسام مجاز کے ہوں جن کی تفصیل کتب اصول میں مندرج ہے۔ مثلاً نزول مسیح کی حدیث میں مسیح علیہ السلام کے متعلق یکسر الصلیب (یعنی مسیح علیہ السلام صلیب کو توڑیں گے) وارد ہے۔ مگر مرزا غلام احمد یہ معنی لیتا ہے:

لفظ مسیح سے، مسیح ابن مریم مراد نہیں بلکہ مسیح بروزی مراد ہے۔ یعنی ایسا شخص جس میں مسیح علیہ السلام کے کمالات جلوہ گر ہوں گے۔ کسر صلیب سے مراد یہ ہے کہ وہ نصاریٰ کو دلائل کی رو سے مغلوب کرے گا۔

مگر جب یہ سوال کیا جائے کہ کسر صلیب کو حقیقی معنی پر محمول کرنے سے کون سا امر مانع ہے؟ دیکھو جب پیغمبر ﷺ مکہ فتح کیا تو بیت اللہ کے اندر جس قدر بت تھے سب کو پاش پاش کرا دیا اور شرک کے تمام آثار مٹا دیئے۔ اسی طرح اگر مسیح ؑ نازل ہو کر کفر کے آثار کو مٹائیں گے، تو اس میں کون سی خرابی لازم آتی ہے۔ اگر کسر صلیب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے دلائل کے ساتھ مغلوب کرنا مراد ہے تو یہ کون سی نئی بات ہے، کیونکہ شروع اسلام سے آج تک علمائے امت دلائل قاطعہ کے ساتھ نصاری کا رد لکھتے رہے ہیں اور اس قدر لکھا ہے کہ اب نہ تو کوئی نیا اعتراض پیش ہوتا ہے اور نہ اس کا کوئی شخص نیا جواب دیتا ہے نصاری کے اعتراضات اسلام و بانی اسلام کے برخلاف مشہور و معروف ہیں اور ان کے جوابات اظہر من الشّمس ہیں چنانچہ اہل علم خوب واقف ہیں کہ پادری لوگ ہمیشہ انہیں چند ایک چبائے ہوئے مضمون کو بار بار چبایا کرتے ہیں ہم نے آج تک کوئی نیا اعتراض نہیں سنا جس کو بزرگان سلف نے نہایت زور کے ساتھ رد نہ کر دیا ہو اور موجودہ صدی کے علماء میں کئی ایک بزرگواروں نے عیسائیوں کا ایسا ناک میں دم بند کیا ہے کہ بجز گریز کے عیسائیوں کو کوئی صورت نظر نہیں آئی شیخ الاسلام ابن تیمیہ کی کتاب الجوا ب الصحیح لمن بد ل دین المسیح ، کیا اہل کتاب کے رد میں کچھ کم ہے؟ ابن حزم کی ملل ونحل نے جو خامہ فرسائی کی ہے اور جو الزامات نصاری پر قائم کئے ہیں کیا نصاری کی شکست کیلئے کافی نہیں؟ موجودہ زمانہ میں آلوسی بغدادی اور مولوی رحمت اللہ مہاجر کیرانوی کے مباحثات ایسے نہیں کہ عیسائیوں کے مقابلہ میں ہمیں کوئی نئی تیاری کرنی پڑے؟ انہیں جوابات کو کانٹ چھانٹ کر کے موجودہ علماء نصاری کی تردید بخوبی کر سکتے ہیں اہل یورپ کا فتنہ وفساد جو مذہب اسلام میں رخنہ انداز ہو رہا ہے سوا سے نصاری سے کچھ تعلق نہیں ۔ بلکہ وہ علوم جدیدہ کے توسط سے حملے کیا کرتے ہیں اور وہ حملے مقدس اسلام کی نسبت مسیحیت پر سب سے پہلے عائد ہوتے ہیں اور علوم فلسفیہ تو ہمیشہ مذہب کے پہلو بہ پہلو چلا کئے ہیں مگر مذہب ہی ہمیشہ غالب رہا

سچ ہے آدمی جب جھوٹ بولتا ہے تو اسے جھوٹ کو سچ بنانے کے لئے کئی ایک اور جھوٹ گانٹھنے پڑتے ہیں قادیانی نے اپنے تئیں بروزی مسیح قرار دیا تو یہ سوچا کہ مسیح کے کمالات میں مردوں کو زندہ کرنا اور کوڑھیوں اندھوں کا تندرست کرنا بھی قرآن میں مذکور ہے مخالفین معجزہ کی استدعا کریں گے تو نہایت بے باکی کے ساتھ الفاظ کو ان کے غیر مقصود معانی پر حمل کیا اور یہ ظاہر کیا کہ اس سے دل کے اندھوں اور کوڑھیوں کا تندرست کرنا مقصود ہے ورنہ درحقیقت مسیح معجزہ نہیں دکھاتے تھے مگر ساتھ ہی اس کے یہ بھی کہتا ہے کہ وہ مسمریزم کا عمل کیا کرتے تھے اگر میں اس عمل کو حقیر نہ سمجھتا تو مسیح سے کم نہ تھا (عجیب تناقض یہ کہ) ہم کہتے ہیں کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علمائے امت نے بدلائل ثابت کر دیا ہے کہ کاذب خرق عادات کا حامل نہیں ہے کتب اللہ لا غلبن انا و رسلی ۔ دیکھو کہ ہر زمانہ کا فلسفہ اپنے اپنے وقت میں مذہب کا مقابلہ کرتا رہا مگر مذہب بدستور اسی حالت پر قائم رہا اس کے اصول میں سر مو فرق نہیں آیا اس لئے مرزا کا یہ کہنا کہ وہ عیسائیت کو توڑ ڈالے گا دعوی بلا دلیل ہے جو ہرگز قابل سماعت نہیں کیونکہ مرزا کی اس قدر خامہ فرسائی سے عیسائیت میں کچھ فرق نہیں آیا عیسائی بدستور اپنی کاروائی کئے جا رہے ہیں اور اگر کہا جائے فی حد ذاتہ حق کو باطل سے علیحدہ کر کے دکھانا مقصود ہے خواہ عیسائی مانیں یا نہ مانیں تو ہم کہتے ہیں کہ یہ کام تو قرآن مجید نے بزمانہ حیات نبوی پورا کر دکھایا تھا اور بعد ازاں علماء اسلام ہمیشہ ایسا کرتے رہے ۔ مرزا نے کون سی نئی بات کی جس سے وہ مستحق نبوت ہو گیا؟ ہاں یہ بات ضرور ہے کہ آنے والا مسیح تمام اختلاف کو دور کر کے مختلف فرقوں کو ایک بنا وے گا مگر مرزا نے مسلمانوں میں ایسی تفریق پیدا کر دی کہ سلام طعام کلام وغیرہ سب کچھ مریدوں سے چھڑوا دیا ۔ چنانچہ اب انہیں مسلمانوں سے کسی قسم کا تعلق نہیں رہا ۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ۔

(احتساب قادیانیت جلد ۵۹ ۔ص ۱۴ ۔ ۱۷)

مولانا اصغر علی روحی ۱۹۳۱ء میں ریٹائر ہوئے ۔ ۳۰ مئی ۱۹۵۴ء لاہور میں وفات پائی اپنے گاوں کٹھالہ گجرات میں مدفون ہیں ۔

مولانا رفیق دلاوری نے لکھا ہے: مولانا اصغر علی پروفیسر اسلامیہ کالج ریلوے روڈ لاہور نے بھی اعجاز احمدی کے جواب میں ایک قصیدہ شائع کیا اس قصیدہ کا مطلع یہ تھا

تسیر الی ربع الحبیب الزوامل
فیا لک شوقاً ھیجتہ المنازل

(اونٹنیاں منزل حبیب کی طرف جا رہی ہیں ۔ اللہ رے وہ شوق جس کو منازل نے ابھارا ہے ۔)

(آئینہ تلبیس ۔ص ۶۶۸ طبع ۲۰۱۰ء ملتان)

پھر آگے چل کر مولانا رفیق دلاوری لکھتے ہیں:

ایک مرتبہ انہوں نے (مولانا روحی نے) مرزا کی بعض عربی کتب میں سے شرمناک قسم کی غلطیاں نکال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر مرزا غلام احمد قادیانی کو لکھ بھیجیں۔

مرزا قادیانی نے اخبار الحکم ۱۷۔ اکتوبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۵ میں یہ لکھ کر ان سے پیچھا چھڑایا کہ: نہ میں عربی کا عالم ہوں اور نہ شاعر ہوں۔

ایک دفعہ انہوں نے مرزا قادیانی کے رسالہ حمامة البشری کی غلطیاں نکال کر مرزا غلام احمد کے حواری خواجہ کمال الدین کو خفا کر دیا تھا۔ (آئینہ تلبیس ص ۲۶۸)

رئیس قادیان جلد ۲ صفحہ ۵۵۵۔۵۵۸ مرتبہ مولانا رفیق دلاوری میں لکھا ہے:

مرزا غلام احمد، سخن سازی اور پروپیگنڈہ بازی کے فن میں تو طاق تھے لیکن علمی استعداد سے ایک بڑی حد تک بے نصیب تھے۔ البتہ مولوی حکیم نور الدین اور مولوی محمد احسن امروہی مرزائیوں میں ذی علم اور صاحب استعداد ہستیاں مانی جاتی تھیں اور یہی وہ دو شہپر تھے جن کے سہارے الہامی صاحب اتنا زمانہ فضائے تعلیٰ میں پرواز کرتے رہے۔ پھر ان دونوں میں حکیم نور الدین کو خاص اہمیت حاصل تھی۔ بلکہ اصل یہ ہے کہ وہی مرزائیت کی عمارت کے بانی و موسس تھے۔ اور مرزا غلام احمد تو محض آلہ کار اور کٹھ پتلی کا حکم رکھتے تھے جب حکیم صاحب پیچھے سے ڈوری کھینچتے تو یہ پتلی حرکت میں آجاتی۔

ایک مرتبہ حکیم نور الدین لاہور تشریف لائے اور کشمیری دروازہ میں منشی محرم علی چشتی کے مکان پر ٹھہرے۔ مولوی محرم علی سے حکیم صاحب کی پرانی دوستی تھی۔..

جب حکیم صاحب لاہور آکر محرم علی چشتی کے مکان میں ٹھہرے، تو مولانا اصغر علی ان کے دیکھنے کے لئے گئے .. ان کے جانے سے پیشتر مولوی زین العابدین مدرس عربی اسلامیہ ہائی سکول دروازہ شیرانوالہ لاہور (جو مولوی غلام رسول ساکن قلعہ میہاں سنگھ گوجرانوالہ کے اقرباء میں سے تھے۔) حکیم صاحب سے گفتگو کر رہے تھے۔ مولوی زین العابدین اچھے لسّان اور مقرر نہ تھے۔ ایک سوال کے جواب میں مولوی زین العابدین نے کہا کہ اس سے تو ترجیح بلا مرجح لازم آئے گی۔ حکیم نور الدین صاحب نے کہا کہ ترجیح بلا مرجح تو محض منطقیوں کا ایک ڈھکوسلا ہے۔ ترجیح بلا مرجح جائز ہے۔

مولوی زین العابدین نے پوچھا: وہ کیسے؟ حکیم نور الدین صاحب نے دو روپئے جیب سے نکال کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہاتھ پر رکھے اور مولوی زین العابدین صاحب سے کہا ایک اٹھا لیجئے۔ انہوں نے ایک روپیہ اٹھایا۔ حکیم صاحب نے پوچھا، اس دوسرے کو کیوں نہیں اٹھایا؟ مولوی صاحب سے کچھ جواب نہ بن پڑا۔ مولانا اصغر علی ایک طرف بیٹھے تھے، مولوی زین العابدین سے کہنے لگے مولوی صاحب کہہ دیجئے کہ ارادہ ازلی اس کے اٹھانے سے متعلق تھا۔ دوسرے سے متعلق نہیں تھا۔ یہی وجہ ترجیح ہے۔

حکیم نورالدین نے کہا بس صاحب! یہ ٹھیک نہیں۔ یا یہ بولیں یا آپ خود گفتگو کر لیں۔ مولوی زین العابدین، مولانا روحی سے کہنے لگے: اچھا آپ آکر گفتگو فرمایئے۔ اس مجلس میں فقیر جلال الدین مجسٹریٹ بھی موجود تھے وہ بولے ہاں مولوی صاحب آپ آیئے اور گفتگو فرمایئے۔ غرض مولانا روحی کو زبردستی ان کے مقابل کر دیا۔

اس سے پیشتر حکیم صاحب بہت لافیں مار چکے تھے کہ ہم نے مصر سے منطق کی ایک نئی کتاب منگوائی ہے جس میں منطقیوں کی متعدد تھیوریاں غلط اور باطل ثابت کی گئی ہیں اور اس سلسلہ گفتگو میں وہ امام غزالی اور امام رازی پر بھی ہاتھ صاف کر گئے تھے۔ روحی صاحب نے سوال کیا کہ آپ نے منطق کو باطل کہا ہے۔ کیا ساری منطق باطل ہے، یا اس کے کوئی خاص قواعد یا اس کو کوئی حصہ؟ حکیم نورالدین صاحب نے کہا یہ بتانا تو مشکل ہے کہ منطق کا کتنا حصہ باطل اور کتنا صحیح ہے۔

مولانا اصغر علی روحی نے فرمایا کہ یہ نہیں بتلا سکتے تو ممکن ہے کہ آپ اثنائے گفتگو میں کسی سوال کے جواب میں کہہ دیں کہ یہ غلط اصول پر مبنی ہے میں اس کو نہیں مانتا۔ اس لئے جب تک یہ مسئلہ صاف نہ ہو جائے کہ آپ کون کون سے اصول مانتے ہیں اور کون کون سے نہیں مانتے، اس وقت تک گفتگو بیکار ہے۔ حکیم صاحب لاجواب ہو گئے اور سوچنے لگے.. (تب) روحی صاحب نے کہا اسی برتے پر آپ نے امام غزالی اور امام رازی پر حملہ کر دیا تھا یہی آپ کی استعداد ہے؟ آپ کو تو مڈل والے لڑکوں کے برابر بھی لیاقت نہیں۔ یہ سن کر مولوی محرم علی چشتی اور فقیر جلال الدین کہنے لگے نہیں مولوی صاحب جانے دیجئے ایسا نہیں ہے۔ چونکہ نماز عصر کا وقت قریب تھا یہ لوگ کہنے اچھا کسی دوسرے موقع پر گفتگو ہو گی۔ مولانا روحی چلے آئے اور یہ خبر بجلی کی رو کی طرح شہر میں پھیل گئی کہ روحی صاحب نے حکیم نورالدین کو پچھاڑ دیا۔

پھر دوسری مرتبہ حکیم نورالدین حویلی کابلی مل میں آکر اقامت پذیر ہوئے صوفی غلام محی الدین و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیل انجمن حمایت اسلام لاہور اور مولوی زین العابدین مذکور، روحی صاحب کے مکان پر گئے اور کہا کہ حکیم نور الدین آئے ہوئے ہیں آپ چل کر مرزا کے دعاوی کے متعلق ان سے گفتگو کیجئے۔ مولانا روحی نے کہا اغلب ہے کہ حکیم صاحب گفتگو پر راضی نہیں ہوں گے۔ مولانا روحی نے ان کے کہنے پر حکیم صاحب کو رقعہ لکھا کہ مرزا غلام احمد کے دعاوی باطلہ کے متعلق میں آپ سے گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔ حکیم صاحب نے جواب میں لکھا کہ چونکہ آپ میرے پیر کی توہین کرتے ہیں اس لئے میں آپ سے گفتگو نہیں کرنا چاہتا۔

اس کے بعد ۱۹۱۵ء میں (یہاں کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے۔ حکیم نور الدین ۱۹۱۴ء میں فوت ہوئے اسلئے یہ واقعہ ان کی موت سے پہلے کا ہوگا۔ بہاء) حکیم صاحب لاہور آئے۔ مولانا روحی سے ان کے ایک شاگرد نے کہ حکیم نور الدین آئے ہوئے ہیں۔ اگر آپ ان سے گفتگو کرنا چاہیں تو میں جا کر دریافت کروں؟ مولوی صاحب نے کہا ہاں جا کر پوچھو۔ وہ گیا اور ظہور الدین اکمل مرزائی سے جا کر اس خواہش کا اظہار کیا۔ اکمل کہنے لگے، واقعی مولوی اصغر علی مناظرہ کرنا چاہتے ہیں؟ شاگرد نے کہا ہاں واقعی چاہتے ہیں۔ قاضی ظہور الدین نے حکیم صاحب سے اس کا ذکر کیا۔ انہوں نے فرمایا ہم کسی مولوی سے گفتگو کرنا نہیں چاہتے۔ اصغر علی ہو یا کوئی اور۔ اس وقت بابو عبدالحق اکاؤنٹنٹ نے جو کئی سال تک مرزائی بلکہ مرزا کے خاص حواری رہ کر تائب ہوئے تھے، مرزا غلام احمد کے رد میں ایک رسالہ چھپوایا تھا اور وہ شہر بھر میں مفت تقسیم کرا رہے تھے۔

مولانا محمد عالم آسی نے الکاویہ علی الغاویہ جلد اصفحہ ۸۴۔۸۵ میں لکھا ہے:

جب مرزائیوں کو مدّ میں شکست فاش ہوئی تو مرزا غلام احمد قادیانی کو بڑا طیش آیا اور عربی نظم میں تک بندی لگانی شروع کر دی۔ فرط جوش غضب میں پانچ سو سے زیادہ شعر لکھ مارے جن میں مولوی ثناء اللہ صاحب کو دل کھول کر گالیاں دیں۔ اور جب وہ بخار نکل گیا تو اپنے دعاوی کی رٹ لگانی شروع کر دی۔ اخیر میں جب اس سے فارغ ہوئے تو پیر مہر علی گولڑوی اور سید علی حائری اور مولوی اصغر علی صاحب روحی وغیرہ کو کوسنا شروع کر دیا...

(مرزا قادیانی کا) یہ قصیدہ نام کو تو الہامیہ اور اعجازیہ ہے مگر اس قدر شاعرانہ انداز سے گرا ہوا ہے کہ اگر کسی غلط شعر کا حوالہ دینا ہو تو اس قصیدے سے بڑھ کر کوئی مصالحہ موزوں نہ ہوگا۔ بایں ہمہ مرزا قادیانی نے اپنی ہمہ دانی کا یوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غرور دکھلایا تھا کہ لوگوں کو بڑی عجلت کے ساتھ ویسا ہی جواب لکھنے پر دعوت دی جس کا جواب مولوی اصغر علی روحی اور دیگر بزرگوں نے لکھا اور اخبارات میں شائع کیا اور عموماً اہل علم نے اس کو اس لئے نظر انداز کر دیا کہ غلط اشعار کا جواب کیا دیا جائے۔

پھر اسی کتاب میں مولانا محمد عالم آسی نے مرزا کے قصیدہ اعجازیہ سے ۲۲ اشعار نقل کئے ہیں اور ان کی غلطیاں نکالی ہیں۔ان اشعار میں شعر نمبر ۹ میں تین بزرگوں کا نام آتا ہے یعنی مولوی محمد حسین بٹالوی، قاضی ظفر الدین اور مولانا اصغر علی روحی۔ وہ شعر یہ ہے

فـفـكـر بـجـهـدك خـمـس عشـرة لـيـلـة

فـنـاد حسيـنـاً او ظـفـرا او ا صـغـر

مرزا غلام احمد اپنے مخالفین کو اپنی مختلف تحریروں کے ذریعے خوب کوستے اور گالیاں تک بھی دیا کرتے تھے۔ چنانچہ انجام آتھم میں لکھتے ہیں:

اب ہم ان مولوی صاحبوں کے نام ذیل میں لکھتے ہیں جن میں سے بعض تو اس عاجز کو کافر بھی کہتے ہیں اور مفتری بھی۔اور بعض کافر کہنے سے سکوت اختیار کرتے ہیں مگر مفتری اور کذاب اور دجال نام رکھتے ہیں۔بہر حال یہ تمام مکفرین اور مکذبین مباہلہ کے لئے بلائے گئے ہیں اور ان کے ساتھ وہ سجادہ نشین بھی ہیں جو مکفر یا مکذب ہیں۔ وہ لوگ جو مباہلہ کے لئے مخاطب کئے گئے ہیں یہ ہیں: مولوی نذیر حسین دہلوی، شیخ محمد حسین بٹالوی، مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی عبدالحق حقانی مفسر دہلوی، مولوی ثناء اللہ امرتسری، مولوی عبدالجبار غزنوی، مولوی اصغر علی لاہوری، مولوی عبدالواحد غزنوی، مولوی عبدالحق غزنوی، مولوی عبداللہ ٹونکی، حافظ عبد المنان وزیر آبادی، مولوی دلدار علی الوری۔ یہ کل ۵۸ نام ہیں جن میں مولانا اصغر روحی کا نام نمبر ۱۹ پر ہے...

اس کے بعد ایک خط شروع ہوتا ہے جو انجام آتھم ص ۲۶۶ تا ۲۷۳ پر شائع ہوا ہے جو عربی میں ہے اور اسکے نیچے بین السطور فارسی ترجمہ کیا گیا ہے۔اس خط کا عنوان ہے:

الـمـكـتـو ب الـى عـلـمـاء الـهـنـد و مشـا ئخ هذه البلا د و غير هـا من البلا د الاسلاميه ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسکے بعد ایک ہمزیہ قصیدہ ہے۔اس خط میں تسعة رهط من الا شرار کے زیر عنوان بعض علماء کو برا بھلا کہا گیا ہے۔جن میں چند کے نام یہ ہیں ا۔رسل بابا امرتسری ۲۔مولوی اصغر علی لاہوری ۳۔مولوی محمد حسین بٹالوی۔ ۴۔مولوی نذیر حسین دہلوی۔۵۔مولوی عبدالحق دہلوی۔۶۔مولوی عبداللہ ٹونکی۔۷۔مولوی احمد علی سہارن پوری۔۸۔مولوی سلطان الدین جے پوری۔۹۔مولوی محمد احسن امروہی۔۱۰۔مولوی رشید احمد گنگوہی۔۱۱۔شیخ اللہ بخش تونسوی۔۱۲۔شیخ غلام نظام الدین تونسوی۔مولوی رسل پر دو صفحے،مولوی اصغر علی پر تین صفحے مولوی محمد حسین بٹالوی پر ساڑھے دس صفحے۔اس کے بعد باقیوں پر ایک ایک یا دو سطریں دی گئی ہیں۔

(ملاحظہ ہو انجام آتھم: ۲۴۱-۲۵۲)

(مرزا غلام احمد قادیانی کی عبارت کا ایک حصہ یوں ہے:

وكان فى هذه الديار تسعة رهط من الاشرار وكانوا مفسدين فى الارض ولا ينتهجون مهجة الخيار وما كانوا صالحين و وجدتهم فى الكبر والاباء كالجملة المتناسبه الاجزا او كامراض متشابهة فى الخبث والايذاء ورئيت كانهم من المعادين المعتدين فمنهم رجل امر تسرى يقال له رسل بابا انه امرء لا يعرف صدقا ولا صوابا.... ومن التسعة الذين اشرت اليهم رجيل يقال له اصغر۔ وانه يزعم فى محافل واملاء فسيعلم كيف يجعل من الاصغرين ....ومن المعترضين المذكورين شيخ ضال بطالوى و جارغوى يقال له محمد حسين وقد سبق الكل فى الكذب والمين وانه ابى واستكبر واشاع الكبر واظهر حتى قيل انه امام المستكبرين ورئيس المعتدين ورائس الغاوين هو الذى كفرنى قبل ان يكفر الآخرون....فيا ايها الشيخ والمفترى البطال الم يان لك ان تتوب وتلين البال.... ثم اعلم ايها الشيخ الضال والدجال البطال ان الثمانية الذين هم ثمار عودك و وقود وقودك الذين ادخلوا فى التسعة المخاطبين فمنهم شيخك الضال الكاذب نذير المبشرين ثم الدهلوى عبد الحق رئيس المتصلفين ثم عبد الله التونكى ثم احمد على السهارنپورى من المقلدين ثم سلطان المتكبرين الذى اضاع دينه بالكبر و التوهين ثم الحسن الامروهى الذى اقبل على اقبال من لبس الصفافة وخلع الصداقة واعتلقت اظفاره بعرضى كالذئاب۔ وآخرهم الشيطان الاعمى والغول الاغوى يقال له رشيد الجنجوهى وهو شقى كالامروهى ومن الملعونين فهولاء تسعة رهط كفرونا او سبونا وكانوا مفسدين۔ فايها الشيخ انى اعلم انك رئيس هذه الثمانية وكمثل امام لتلك الفئة الباغية وهم لك كالتلا ميذ فى الغواية او كالمسحورين۔

(مکتوب احمد طبع خامس ربوہ ۱۹۶۳ء صفحہ ۹۱-۱۰۵ روحانی خزائن جلد ۱۱ (انجام آتھم) صفحہ ۲۳۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(یہ فارسی عبارت بھی مرزا کی ہے)۔

دریں دیار نہ (۹) کس از شریران بودند کہ در زمین فساد میکردند وطریق نیکاں اختیار نمی نمودند..پس از آنہا شخصے است باشندہ امرتسر کہ اورا رسل بابا می گوئند،اومردے است کہ راہ صدق وصواب رانمی شناسند..ویکے از اعتراض کنندگان شیخ گمراہ ساکن بٹالہ است کہ ہمسایہ گمراہ ماست،اورا محمد حسین می گوئند واز ہمہ در دروغ وناراستی سبقت بردہ است واوانکار کرد وتکبر نمود وتکبر را شائع کرد وظاہر ساخت تا آنکہ گفتہ شد کہ اوامام متکبراں است ورئیس تجاوز کنندگان وسرگمراہان است او ہماں شخص است کہ پیش از ہمہ مرا کافر گفت ۔ پس گفتم کہ اے شیخ احمقاں ودشمن عقل ودانش.. باز اے شیخ گمراہ ودجال بطال بدانکہ آں ہشت کہ میوہ ہائے شاخ تو وہیزم آتش افروختہ تو ہستند آنانکہ در نہ (۹) مخاطبان داخل اند، پس یکے از آنہا شیخ گمراہ دردروغ گوتست نذیر حسین است کہ بشارت یافتگان رامی ترسانند، باز عبدالحق دہلوی کہ رئیس لاف زنان است، باز عبداللہ ٹونکی، باز مولوی احمد علی سہارنپوری از مقلدان، باز مولوی سلطان الدین جیپوری است کہ از تکبر وتوہین دین خودرا ضائع کرد، باز محمد حسن امروہی کہ سوئے من ہجو بے حیایان متوجہ شد واز راستی خودرا دور افگند..واز ہمہ آخر شیطان کور است ودیو گمراہ کہ اورا رشید احمد گنگوہی مے گوئند، واوہمچو محمد حسن بدبخت است وزیر لعنت خدا تعالی است..پس اے شیخ من می دانم کہ تو رئیس ایں ہشت کس ہستی، وایں گروہ باغی را مثل امام قائم شدی، وایں مردم ترا مثل شاگردان در گمراہی ہستند، یا ہم چوکسانے کہ برایشاں جادو کردہ باشد۔(انجام آتھم)

اس تحریر میں مرزا نے ۱۸۹۶ء میں اپنے نامی مخالفین کے نام گنوائے ہیں جو یہ ہیں: مولوی رسل بابا' مولوی اصغر' مولوی محمد حسین بٹالوی' سید نذیر حسین دہلوی' مولوی عبدالحق حقانی' پروفیسر محمد عبداللہ ٹونکی' مولوی احمد علی سہارنپوری' مولوی سلطان الدین جے پوری' مولوی محمد حسن امروہی' مولوی رشید احمد گنگوہی۔ اوران بزرگوں کو مرزا صاحب نے ''تسعۃ اشرار'' کہنے کے بعد شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ تحریک ختم نبوت میں تم ان سب کے امام ہو' تم ان کے رئیس ہو۔ اوراس فہرست کے باقی لوگ تحریک میں گویا تمہارے شاگرد ہیں اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ تم نے ان پر جادو کر رکھا ہے کہ وہ اپنی عقل کو استعمال کیے بغیر تمہاری ہاں میں ہاں ملاتے اور تمہارے پاؤں پر پاؤں رکھے جاتے ہیں۔تم امام متکبراں ہوں، تم رئیس تجاوز کنندگان ہو' تم گمراہوں کے سردار ہواور تم ہی وہ شخص ہو جس نے سب سے پہلے مجھے کافر کہا ہے۔ بہاء)

اس سلسلہ میں مرزا غلام احمد نے مولانا اصغر علی روحی کے متعلق جو بدکلامی کی وہ انجام آتھم کے صفحہ ۲۳۸ تا ۲۴۰ پر موجود ہے جس کا ترجمہ یہ ہے:

اور جن نو آدمیوں کی طرف میں نے اشارہ کیا تھا ان میں سے ایک حقیر وذلیل وہ آدمی ہے جس کا نام اصغر علی ہے۔اور وہ اپنے آپ کو بڑا تصور کرتا ہے۔اور مجھ پر افتراء اور ترک حیا کی بنا پر عیب لگاتا ہے۔اور بھری مجالس ومحافل میں مجھ پر گالم گلوچ کرتا ہے۔سوعنقریب اسے پتہ چل جاوے گا کہ (مجھے) کس طرح حقیر لوگوں میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شمار کرلیا گیا ہے وہ اپنی خواہشات کا پیروکار رہے۔ایک قدم بھی تقوی کے ساتھ نہیں چل سکتا وہ چاہتا ہے کہ خواہشات کی مہروں کو توڑ دے اگر چہ وہ گناہوں سے کیوں نہ ٹوٹیں اور لذتوں کے پھلوں کو چن لے اگر چہ حرام کردہ چیزوں کا ارتکاب کر کے انہیں چنا جائے۔اور یہی وجہ ہے کہ اس کے رفقاء اس کے پاس جمع رہتے ہیں اور منافقوں کی صحبت سے تو نفاق ہی بڑھتا ہے اور گھٹیا طبیعتوں میں اور مستحکم ہو جاتا ہے یہاں تک کہ چغل خوری میں اپنے بھائیوں سے آگے نکل گیا ہے اور جس حربہ کے اختیار کرنے سے اس کا شیطان دور ہو سکتا ہے میں نے یہ اختیار کیا کہ اس کا امتحان لوں۔سو میں اس کی طرف محاربہ کے متلاشی کی طرح متوجہ ہوا تا کہ جاہل اور فاضل میں کے درمیان فرق واضح ہو جائے اور لڑائی کے لئے مجھے وہ خود بلا رہا ہے۔لہذا آج اس کی آرزو پورا کرنے کے لئے خوش کرتے ہیں جب کہ چند سال قبل بھی میں نے اسے اپنا مخاطب بنایا تھا تا کہ اس کے دل پر آئے ہوئے بادل کو ہٹا دوں۔سو میں نے اسے کہا کہ میرے پاس ایسے آ، جیسے پانی اور گھاس کا متلاشی (جانور) ہوتا ہے۔اور ہمارے دستر خوان سے نفع اٹھا۔پھر ہم نے اگر تجھے تھوڑے سے برسنے والے بادل کی طرح پایا، یا تجھ سے قوت لا یموت جتنی بھی بلاغت ثابت ہوئی، تو ہم تجھ پر اور تیرے حسن بیان پر یقین کر لیں گے۔اور ایمان لے آئیں گے اور تیری عالی شان صفات ہم شائع کر کے پھیلا دیں گے۔اس (تمام تر تقریر) کے بعد اب تیرے لئے جائز ہے کہ تو ہماری اور ہماری تحریر کی غلطیوں پر گرفت کرے جیسا کہ آپ ہمیں جاہل اور غافل سمجھتے ہیں علاوہ ازیں ہم تجھے فصیح زبان کا مالک اور عربی گفتگو میں یکتا سمجھتے ہیں تبھی آپ کے لئے نکتہ چینی کی اجازت ہے آپ کے علاوہ کسی اور کے لئے اجازت نہیں۔لہذا تو ہی مجھ پر اور میری تحریر پر عیب جوئی اور طعنہ زنی کر سکتا ہے۔اگر تو نے ایسا کیا (یعنی میرے عیوب اور میری تحریر کی غلطیاں نکالے گا) تو تجھے لوگوں کے مابین فاضل اور ادیب سمجھ کر تیری تعریف کی جائے گی لیکن آپ یہ عیب جوئی تب کر سکتے ہیں کہ پہلے اپنا علم اور اپنی برتری تو ثابت کریں۔لہذا یہ کمینے آدمی کا لباس ہو سکتا ہے جو حیاء سے نکل جاتا ہے اور نابینا کی عادت ہے کہ روشنی کو بھی نہیں دیکھ سکتا۔وہ روشن دن کو بھی تاریک سمجھتا ہے اور بہت بڑی بارش کو بے پانی کا بادل شمار کرتا ہے اگر تو اس میدان کے لوگوں میں سے ہے اور اس گھر کے خاص لوگوں میں سے ہے تو ہم پر نکتہ چینی کرنے سے پہلے اپنی انشا پردازی کا کمال دکھا اور اس جیسی کتاب لے آ۔پھر میرے اور اپنے درمیان کوئی بہت بڑا عقل مند

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آدمی منصف مقرر کر، پھر اگر وہ منصف تیرے کمال اور تیرے حسن بیان پر گواہی دیدے اور یقین کرائے کہ واقعی تیرا کلام میرے کلام سے عمدہ ہے اور تو اپنا نظام میرے نظام سے اچھا ثابت کر دکھائے تو پھر اس کے بعد تجھے اختیار ہوگا کہ تو میرے کلام کی حقیقت کو ایک بے کار فعل سمجھے اور بتلائے اور میرے خالص سونے کو کھوٹا سمجھے اور تجھے اختیار ہوگا کہ میرے چمکدار موتی کو رات کی تاریکی کی طرح تصور کرے اور میرے واضح بیان کو مٹے ہوئے راستے کی طرح خیال کرے اور میری لغزشوں کو کائنات عالم میں پھیلا دے اور اگر اس طرح نہ کر سکا اور ہرگز نہیں کر سکے گا تو پھر لعنت کرنے والوں کی لعنت سے ڈر۔

خبردار رہ مجھ پر کمینے جنگ جو کی طرح عیب مت لگا۔ اگر تو میرے ساتھ جنگ کرنے پر آمادہ ہے تو میدان جنگ میں نکل آ۔

اور بے شک تو مجھے تحقیر کرنے والے کی طرح یاد کرتا رہتا ہے اور ہر وقت ستانے والے کی طرح تو میری عیب گیری کرتا رہتا ہے

اور ہم تمام وہ باتیں سن لیتے ہیں جو تو از راہ تکبر بیان کرتا ہے کیا تو میرے سبزہ کو خشک گھاس کی طرح گمان کرتا ہے

اور میں نہیں چاہتا کہ تو مجھ پر حملہ کرے لیکن تو نے مجھے خود دعوت دی اور پتہ چلا کہ تو تو مجھ پر گرم سوئی چبھونے والے کی طرح عیب گیری کرتا ہے۔

اور اے تکبر کے بیٹے اس معاملہ میں جو تو حد سے گذر گیا کوئی نیکی نہیں اور میرا خدا کمینے جنگ کرنے والے کو اندھا کر دیتا ہے

بس ہلاک کرنے والے نفس کو مضبوط پکڑ اور اس اندھا پن کی راہوں سے بچ جو ایک چیز کے جدا ہونے کی طرح اچانک تجھے پکڑے گی

بس گمراہی کے راستے کو اختیار مت کر اور اس مصیبت سے جو تجھ پر آنے والی ہے غمگین ہو اور پختہ دل سے توبہ کر۔ (ترجمہ عربی عبارت مرزا مندرجہ انجام آتھم ص ۲۳۸۔۲۴۰)

....انجام آتھم صفحہ ۱۶۳۔۱۶۴ پر یہ عبارت پائی جاتی ہے؛

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فان یبق احد منکم سالماً الی سنة فاقر بانی کاذب و اجیئکم بمعجز و توبة و احرق کتبی و اشیع هذا الامر بخلوص نیة و احسب انکم صادقین

(پھر اگر تم میں سے کوئی ایک بھی ایک سال تک زندہ رہ گیا تو میں اقرار کرلوں گا کہ میں جھوٹا ہوں اور میں عاجزی وتوبہ لے کر تمہارے سامنے آجاؤنگا اور اپنی تمام کتابیں جلا ڈالوں گا اور اس فیصلہ کو خلوص نیت کے ساتھ شائع کردوں گا اور میں یقیناً سمجھوں گا کہ تم سچے ہو)۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے قصیدہ اعجازیہ میں بھی مولانا اصغر علی روحی کو اپنے مقابلے میں قصیدہ لکھنے کا چیلنج دیا۔ مولانا روحی نے قلم اٹھایا اور ارتجالاً ایک سو اشعار پر مشتمل قصیدہ بعنوان و قال بعض المتنبئین لکھ دیا۔

و قال فی بعض المتنبئین

تسیر الی ربع الحبیب الزوامل
فیالك شوقاً هیجته المنازل

میری محبوبہ کے مکان کے راستے کی طرف مجھے سواریاں لئے جا رہی ہیں اے محبوبہ سے ملنے کا شوق! جسے راستے کی منزلوں نے اور زیادہ بھڑکا دیا ہے

منازل سلمی لا تکاد تری بها
أنیسا یراعیها فماذا تحاول

سلمی کے گھر کے اجڑے ہوئے نشانات ہیں، کسی ایسے انسان کو دیکھنا، جو ان کا خیال رکھتا یا اس کی حفاظت کرتا ہو۔ ممکن نہیں، پس تو وہاں کس لئے جا رہا ہے؟

منازل من لو کان حبی یهزه
الیّ لکان الطیف منه یواصل

یہ اس کی ہستی کے مکانات ہیں اگر میری محبت اسے میری طرف حرکت نہ دیتی تو دل میں آنے والا خیال اس سے ملا دیتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بفرقتنا نادی الغراب فبینها
نروح و نغدوا و الدیار اواھل

ہماری جدائی کے متعلق کوّا بول پڑا ۔ اس حالت میں کہ ہم شام اور صبح کو چلتے ہیں اور ہمارے گھر واہمہ کی مانند ہوتے ہیں

اذا بصروف الدھر ھبت ریاحھا
فایدی السبا کانت اقل تماثل

جب زمانے کی گردشوں کی ہوائیں چل پڑیں، تو سبا کی ہلاکتوں، کی مثالیں بہت کم ہوگئیں

فدع ذکر سلمی ان سلمی لخدعة
اذا ھی قد بانت و شطت مراحل

تو سلمی کا تذکرہ چھوڑ ، سلمی تو محض ایک فریب ہے ۔ اس لئے کہ وہ کب کی جدا ہوگئی اور اس کے مکان بہت دور رہ گئے ہیں

یزکرنی خیر القرون خصالھم
کریح الخزامی طیبتھا الاصائل

مجھے ان کی عادتیں خیر القرون کی یاد دلاتی ہیں جیسے خزامی نامی پودے کی خوشبو جسے غروب آفتاب کیوقت نے زیادہ عمدہ بنا دیا ہو

وکانت ربوع الدین مخضلة الشری
فھذی مغانیه و ھذی المواحل

اور، دین، کی چار دیوار یاں بڑی پر نم تھیں پس یہی اس کے لازمی حصے ہیں اور یہی اس کے کیچڑ والی جگہیں ہیں

تعاقبنا الاحداث تبری عظامنا
فلا نستطیع الذب عنا نقاتل

ہماری ہڈیوں کو کمزور کرنے کیلئے زمانے کے حوادث مسلسل آتے رہے ہم انہیں خود سے لڑائی کے ذریعہ دور نہیں کر سکتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لحا الله حدثان الزمان و ريبه
نخاف الردى من كل خطب ينازل

اللہ زمانے کے حوادث اور اسکے شکوک و شبہات کو ہلاک کرے
ہم اپنے اوپر طاری ہونیوالے ہر معاملے سے ہلاکت کا خوف رکھتے ہیں

هبطنا و رب البيت حتى انتهى بنا
صغار الى ما لا يجاوز سافل

ہم تنزل کا شکار ہو گئے اور بیت اللہ کے رب کی قسم ہم اتنا نیچے گر گئے
کہ کوئی نیچے والی چیز ہم سے نیچے ہونے میں تجاوز نہیں کر سکتی

لقد ساءني ما قد تضعضع من علا
و نحن كموتى غيبتهم جنادل

مجھے وہ بات بہت بری لگی کہ جس نے ہمیں بلندی سے گرا دیا
اور ہم ان مردوں کی طرح ہو گئے جنہیں بڑی بڑی چٹانیں غائب کر دیتی ہیں

ترى خيل اقوام تسابق غاية
ولكن جياد المسلمين جوافل

تو دیکھتا ہے کہ قوموں کے گھوڑے منزل تک پہنچنے میں ایک دوسرے سے
آگے بڑھنے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن مسلمانوں کے گھوڑے بدک رہے ہیں

يباهون في النادى اذا ما تالفوا
ألا ثكلتهم بالبغاء الثواكل

وہ مجالس میں ایک دوسرے سے جھوٹی دوستی کے دعوے کرتے ہوئے
اظہار فخر کرتے ہیں کاش انہیں ان کی مائیں ان کے گم ہونے پر روتیں

غواة قصارى همهم في حياتهم
قناطير تبر أو حسان شواغل

وہ ایسے گمراہ لوگ ہیں کہ ان کی زندگیوں میں ان کی ہمتیں جواب دے گئی ہیں
وہ سونے کی ڈلیوں کے ڈھیر ہیں یا ایسا مال ہیں (جو تجارت وغیرہ میں) مشغول ہو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احابيش دانت بينهم كأس قرقف
تدير على الاوشاب غيد جمائل

وہ ایسی گروہ ہیں جنہیں ایک دوسرے سے شراب کے پیالے نے قریب کر دیا ہو
جیسے اوباش لوگوں پر ایک خوبصورت گردن والا شخص پیالہ لے کر گھومتا ہے

كسالى اذا ما جاهد القوم فى العلى
تواناوا فحظ القوم منهم رذائل

یہ لوگ اس وقت بھی سستی کا شکار ہیں جب لوگ بلندیوں کے بارے میں جدوجہد کر رہے ہیں
۔ وہ کمزور پڑ گئے تو انہیں لوگوں میں پستیاں بطور حصہ ملیں

نفوس اذا ما بالخبيث تضلّعت
قضت ما استطاعت فى الفراش تشاغل

وہ ایسے (نفوس) ہیں کہ جب خبیث (گندے) کاموں سے سیراب ہو جاتے
تو حتی الامکان زمین پر خشک ہونے والے کیچڑ سے دل بہلاتے ہیں

وتلبس من خزّ خلاعاً سنّية
وتهجع ليلاً فى الحشايا تشاقل

اور وہ قیمتی اور اعلی درجے کی ریشمی پوشاک پہنتے ہیں
اور موٹے اور بھاری بھرکم گدوں پر (بھی) رات کو، بے آرام، رہتے ہیں

توارع دهر قد وردن عيونهم
فعادت كوشل رنّقته المزابل

زمانے بھر کے ان کی آنکھوں میں اتر آئے ہیں پس
وہ اس آنسو کی طرح ہیں جسے گرد و غبار نے بھاری بنا دیا ہو

اذا اجتمعت امراء هم فى مقامه
تراهم تلقاهم لئام تفاضل

جب ان کے امراء کسی جگہ اکٹھے ہوتے ہیں تو تو انہیں دیکھے گا کہ
گویا وہ (ان) کمینہ لوگوں (کی) طرح ہیں جو ایک دوسرے پر برتری جتاتے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اذا ما رأوا أدنى المخالفة دونها
علتهم بأيام المصيف الافاكل

جب وہ اپنے قریب ذرا سا خوف دیکھتے ہیں
تو انہیں گرمی کے موسم میں کپکپی کا مرض آن لیتا ہے

ذواعف ما يأتونه من محارم
ألا قد سقوا وهي السموم القواتل

وہ (لوگ) ایسے زہر (قاتل) ہیں کہ جب وہ اپنے کسی قریبی عزیز کے پاس آتے ہیں
تو وہ اسے (یہ زہر) پلا دیتے ہیں، وہ تو قاتل زہر ہیں

اذا فزعوا يوماً تقاعس همهم
وان فرقوا يوماً علتهم غوائل

جب کسی دن وہ گھبراتے ہیں تو ان کی ہمت پست ہو جاتی ہے
اور اگر کسی دن ایک دوسرے سے الگ ہوتے ہیں تو انہیں دہشتیں بیمار کر دیتی ہیں

تعدّوا حدودا لا تكاد تعدّها
فليست لهم عمّا أتوه مزاحل

وہ ایسی حدوں کو گنتے ہیں جنہیں کوئی گن نہیں سکتا
چنانچہ انہیں اس کام سے جو وہ کرتے ہیں تھکاوٹ نہیں ہوتی

دنى من اولى مستوقد الناس و الحصا
جهنم لا تبقى عليهم تصاول

وہ لوگوں اور کوڑے کرکٹ کے جلنے کی جگہ کے قریب ہو گئے
یعنی جہنم کے، جو ان پر حملہ کرنے سے رحم نہ کھائے گی

ألا لا تغرّن الحيوة اولئكم
فان المنايا جندهن مخاتل

خبردار ان لوگوں کو دنیوی زندگی دھوکے میں نہ ڈالے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس لئے کہ موت کے لشکر ان کی تلاش میں ہیں

فیـــا ویــلــتــی مــــا ذا تـــریـــد مـــن الھـــوای

و قـــد اھـــلك الاقـــوام قـــدمـــاً دخـــائـــل

ہائے افسوس وہ (ان) خواہشو ں سے کیا چاہتے ہیں؟

وہ تو پرانے زمانے سے کئی قوموں کو اندر سے ہلاک کر چکی ہیں

تـــعـــود و لا تـــخشـــی بـــوادر نـــقـــمة

تـــصـــول کـــطـــاوی الـــذئـــب و الـــمـــرء غـــافـــل

وہ (خواہشیں) لوٹ کر آتی ہیں وہ مصیبتو ں کے انتقا ل سے نہیں ڈرتیں ۔

وہ بھوکے بھیڑئے کی طرح حملہ کرتی ہیں جب کہ بندہ غافل ہوتا ہے

مـعـاذیـرھـا لا تـحـتـظـی بـفـنـائھا(بغنائھا)؟

اذا حـــجّھـــا یـــوم الـــحـــســـاب الـــمـســـائـــل

جب حساب کے دن سوالات ان پر غالب آ جاتے ہیں،

تو ان کے بہانے ان کے گانوں؟ کے ساتھ کم ہی خطا کرتے ہیں

فھلّا تـــلافـــی الـــقـــوم ذلّا یـبـیـــدھـــم

و ھلّا تـــجـــافـــی عـــن مـــخـــاز تشـــاکـــل

پس لوگ اس ذلت کا جو ان کو ہلاک کئے دیتی ہے تدارک کیوں نہیں کرتے ،

اور ان رسوا کن کاموں سے ، جو انہیں مشکل میں ڈالتے ہیں ، دور کیوں نہیں رہتے

فـــلـــو لا ذووا الأحـــلام قـــامـــوا بـــنـــصـــره

اذا مـــــا رأوا أن الھـــدی متـــضـــائـــل

پس کیوں نہ ہدایت والے لوگ ان کی مدد کو اٹھے

جب انہوں نے یہ دیکھ لیا کہ ہدایت کمزور پڑ رہی ہے

لـــقـــد نـــام اھـــل الـــعـــلـــم طـــرّاً عـــن التـــقـــی

فھـــا قـــد نســـوا بـــطـــش الـــغـیـــور یـــعـــاجـــل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سارے اہل علم (لوگوں کو) تقوی کی ترغیب دینے سے غافل ہو گئے ۔
افسوس انہوں نے غیرت والے کی پکڑ کو بھلا دیا، جو انہیں درست کر دے گی

ألا لیست شعری ما یلمّ بسافلی
اذا ما توانی عن معالی الافاضل

اے کاش وہ اتنی پستی میں نہ اترتے جب فضیلت و بزرگی والے
لوگ بڑائی والے کاموں سے دور چلے گئے

ولو لم یکن رزء النفاق مساوراً
لقام برأب الثأی منا حلاحل

اگر نفاق کی بیماری (یوں) غالب نہ ہوتی تو ہم میں سے
کوئی سردار فساد کی اصلاح کے لئے ضرور اٹھ کھڑا ہوتا

اذا ما رأی الایغال فی الهول غمّة
تظلل مسراه الرماح العواسل

جب وہ حالت، خوف ، میں تیز چلنے میں مصیبت دیکھتا
تو وہ نرمی سے چلنے والے تیر کی رفتار سے چلتا

و ما زال منّا قائد بعد قائد
صبور کریم هبرزی مجامل

اور ہم میں ایک قائد کے بعد دوسرا قائد آتا رہا ۔
جو مستقل مزاج مہربان حسین صورت و حسین سیرت والا تھا

ینادی باعلی الصوت فی حومة الوغی
و للبیض فی فضل الضوافی مداخل

وہ بغاوت کے جھرمٹ میں اونچی آواز سے (لوگوں کو) پکارتا ۔
اور انڈوں میں ، ان کے الگ ہونے والے چھلکوں کے ذریعہ ہی داخلہ ہوتا ہے (ابو بکرؓ مراد ہیں)

ثقیل علی الاعداء و الحرب خلسة
خفیف علی الاحباب و الفقر هائل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ (قا ئد) دشمنو ں پر بھا ری تھا۔ جب کہ جنگ تو ، جھپٹنے، کا نا م ہے
اور وہ دوستو ں پر نر م تھا جب کہ محتا جی تباہ کر نے وا لی ہو تی ہے

کــریـم الــمـحیّـــا یبتـغـــی حـــمـد حـــامـد
اذا مـــــا تـــعـیّــــا بـــــالـمـــواعید نـــائـل

بزر گ چہرے وا لا ، تعریف کر نے وا لے کی تعریف کر نے کا طا لب ،
جب جو کو ئی شخص اپنے وعدوں کے حصو ل میں نا کا م ہو جا تا (تو وہ اسکی مدد کر تا) (عمر ہیں)

و یــفـضـــی حیـــاء و الـــغـنـــی متـواضـع
و یــفـــرح جـــوداً و الـــنـــدی متـجـــاهـــل

وہ فر ط حیا سے آ نکھیں بند کر لیتا اور تو نگر ی کے با و جود توا ضع وا لا تھا
اسے فیا ضی اور سخا و ت کر کے خوشی ہو تی جبکہ مجلس وا لے نا واقف ہو تے (عثما ن مراد ہیں)

شـــدیـــد الـــقـــوی لا تـــزدهیـــه مـــطـــامـع
کثیـــر التـــقـــی لا تـــرتـجیـــه الـــحـلائـــل

وہ مضبو ط اعضا وا لا تھا اسے لا لچ وا لے کا م کمزور نہ کر تے
وہ بہت زیادہ ا حتیا ط وا لا، عورتیں (بیو یا ں) اس کی امید نہ رکھتیں

الـــی کـــل ذی مـــجـــد یـــروح و یـــفـتـدی
بـــفـــضـــل الهـــدی تـــأوی الیـــه الـــقبـــائـــل

ہر بزر گی وا لے کا م کی طرف وہ صبح و شا م چل کر جا تا اس کی غیر معمو لی ہدا یت کی
بنا پر قبا ئل اس کی پناہ لیتے (حضرت علی کی وصف کی گئی ہے)

ألا حبّـــذا أیـــــامـــنـــا قبـــل مـــا ســـطـــا
عـــلـــی الـــقـــوم ریـــب الـــدهـــر و الـــدهـــر ســـائـل

اے کاش! ہمارے حا لا ت بہتر ہو جا تے ۔ اس سے پہلے کہ
قو م پر زما نے کا شک طاری ہو تا ، اور زما نہ تو سوا لی ہو تا ہے

ابـــت غیـــرـــة الاســـلام الا تـــســـامـیـــاً
لـــمـجـــد تـــحـــامـــت مـــرتـــقـــاه الـــمـعـــاقـــل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلام کی غیرت سوائے اس صورت کے کہ وہ ایسی بزرگی کے ساتھ مقابلہ کرے، جس کی چڑھائی میں قلعے بھی حائل نہ ہوں، ہر صورت کا انکار کرتی ہے

اذا ما نقضنا ما النبی أمرّه
تصرّم من لطف الالٰه حبائل

جب ہم نے ان باتوں کی تعمیل میں کوتاہی کی جن کا نبی اکرم ﷺ نے ہمیں حکم دیا تھا تو اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم کے اسباب منقطع ہو گئے

فتی اروع زاك عریق سمیدع
أخو ثقة حامی الذّمار مباسل

آپ پرہیزگار شریف النسب سردار (شریف، کریم) قابل اعتماد ضرورت مند کے ساتھی اور بہادر تھے (یہاں سے نبی اکرم ﷺ کی صفت شروع ہو رہی ہے)

حبانا بما لم یسمع الدهر باذلا
فشكراً علی المعروف و الشكر نائل

آپ ایسے سخی تھے کہ زمانے میں کوئی آپ سا سخی نہ تھا۔ نیک سلوک پر شکرگزار اور شکرگزاری حاصل کرنے والے تھے

كریم له فی كل شرق و مغرب
عطایا كامطار الربیع شوامل

آپ ایسے سخی تھے کہ مشرق و مغرب میں موسم بہار کی بارشوں کی طرح آپ کے عطیات کا سلسلہ وسیع رہتا

یناجیه جبریل الامین كرامة
فمصبحه خاش و ممساه آمل

جبریل آپ کی عزت افزائی کے لئے آپ سے سرگوشی کرتے، پس آپ کو صبح کے وقت دیکھنے والا بھی سیر ہوتا اور شام کے وقت آنے والا بھی امیدوار رہتا

یلوذ به الابرار من كل بلدة
و من لم یلذ فالدهر بالسوء عاجل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہر شہر سے نیک لوگ آپ کی پناہ لیتے اور جو شخص آپ کی پناہ میں نہ آتا،
تو زمانہ (اس کے ساتھ) برائی کرنے میں جلدی کرتا

واطول خلق فی السماجة والندی
وامثل ناس حین عدّ الاناامل

آپ زمانے بھر میں مہربانی کرنے اور سخاوت کرنے میں سب سے زیادہ فضیلت رکھتے تھے اور
جب برگزیدہ لوگوں کا شمار کیا جاتا تو آپ تمام لوگوں میں سب سے بہتر تھے

وقد علقت آمالنا بلقائه
تشد من الاقصی الیه الرواحل

ہماری امیدیں، آپ کی ملاقات کے ساتھ مشروط ہیں۔
دنیا کے گوشہ گوشہ سے، سواریاں اسی جانب سفر کے لئے تیار کی جاتی ہیں

الی طیبة الغرّاء مثوی نبیننا
هناك مزایا جمة و فواضل

روشن طیبہ (مدینہ منورہ) میں ہمارے نبی ﷺ کی آرام گاہ ہے
وہاں شرافت و نجابت اور فضیلتوں کا خزانہ ہے

سقی الله تلك الارض ارض کرامة
غیوث الغوادی المدجنات الهواطل

اللہ تعالیٰ اس سرزمین کو جو عزت و شرافت والی سرزمین ہے صبح کے وقت آنے والے
موسلا دھار اور مسلسل بارشیں برسانے والے بادلوں سے سیراب کرے

اتانا باذن الله حین ترافعت
عن القوم أخلاق الرجال الجزائل

آپ ہمارے پاس اللہ کی اجازت سے اس وقت آئے
جب امارت نے لوگوں کے اخلاق بگاڑ دیئے تھے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فـــلـــلـــه قـــلـــب لا يـــزال بـــنـــاره

مـــن الشـــوق يـــغـــلـــى حيـــث تـــغـــلـــى مـــراجـــل

اللہ ہی کیلئے اس دل کی خوبی ہے جو شوق کی آگ میں اس طرح مسلسل جوش مارتا ہے جیسے کہ ہنڈیاں پکتے ہوئے جوش مارتی ہیں

ولـــلـــه عيـــن هـــواه تتـــابـــعـــت

بـــمـــنهـــل دمـــع و الشـــوون تســـاجـــل

اور اللہ ہی کے لئے خوبی ہے، اس آنکھ میں جو آپ کی محبت میں، تسلسل کے ساتھ آنسو بہاتی ہے، جبکہ مصیبتیں (آنے کیلئے) باہم مقابلہ کرتی ہیں

مـــنـــنـــت عـــلـــى الاقـــوام طـــرّا كـــأنهـــا

ايـــاديك نـــكـــفيهـــا الـــعيـــال الـــجـــزائـــل

(اے نبی ﷺ) آپ نے تمام اقوام پر احسان کیا۔ آپ کے بخشے ہوئے عطیات (پورے) خاندان کیلئے بڑے بڑے عطیات سے کفایت کرتے ہیں

فـــاصبـــحـــت فـــى الـــمـــجـــد الاثيـــل ارومة

تـــقـــاصـــرت الاكبـــاش عـــنـــه تـــطـــاول

آپ بزرگی میں (دوسروں کیلئے) ایک بنیاد (اصل) ہوگئے ہیں، ایسی بزرگی کہ جس کے حصول سے، بڑے بڑے سردار جو اپنی گردنیں اٹھاتے تھے قاصر رہ گئے

و شـــقّـــت كـــل الاشـــرار مـــنك مـــجـــاهـــداً

اذا مـــا تـــلاقـــوا مـــرهـــفـــات مـــعـــاجـــل

آپکے جہاد سے تمام شریر لوگ مشقت میں جا پڑے۔ جب انہوں نے تیز رفتار اور دبلی اور تیز رفتار اونٹیوں (پر سوار ہوکر) آپ سے مقابلہ کیا

قـــد اخـــضـــرّ وجـــه الارض حتـــى كـــأنّهـــا

ريـــاض لهـــا مـــن مـــاء عـــلـــم جـــداول

آپ کی آمد کی برکت سے زمین کا چہرہ اس طرح سرسبز و شاداب ہوگیا گویا ساری کی ساری زمین باغ ہو، جو علم کی نہروں سے (سیراب ہوتے) ہوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أيـــا نـــصـــرة الـــرحـــمـــن ابـــطـــات و التـــقـــى

تـــديـــن لـــغـــى الـــقـــوم و الـــقـــوم غـــافـــل

اے پر ورد گا ر کی مدد تو نے آ نے میں دیر کر دی اور
پر ہیز گا ری تو قوم کی گمرا ہی کے (علا ج) کے لئے تھی اور قو م غا فل تھی

لـــقـــد ســـفـــهـــت أحـــلام مـــعـــشـــر فـــتـــنـــة

مـــســـاعـــيـــر نـــيـــران الـــضـــلال تـــشـــاعـــل

ایک جماعت کی عقلیں کمزور ہو گئیں ہیں
جو بطور فتنہ گمرا ہی کی آگ بھڑکا رہی ہیں

صـــبـــرنـــا و كـــان الـــصـــبـــر مـــنـــا ســـجـــيّـــة

عـــلـــى مـــا دهـــانـــا مـــن لـــئـــام تـــحـــامـــل

ان کمینہ خصلت لو گو ں کی طرف سے ہمیں مشقت میں ڈا لنے پر
ہم نے صبر کیا اور صبر کرنا ہماری عادت ہے

أتـــانـــا كـــلام مـــن غـــبـــى مـــخـــاطـــر

هـــراء فـــمـــن لـــى بـــالـــعـــدول يـــعـــادل

ہمیں ایک کند ذہن اور طا لع آ زما کا کلا م پہنچا ہے جو بے تکا کلا م ہے ۔
پس کو ئی ہے ایسا انصاف پسند جو اس کے کلام کا موازنہ کر ے)

كـــلام لـــه فـــى كـــل لـــفـــظ فـــواحـــش

كـــمـــا قـــد هـــذى فـــى الـــســـوق قـــوم اراذل

اس کا کلا م ایسا ہے کہ ہر لفظ میں کھلی بے حیا ئیاں ہیں
جیسے کہ با زا ر میں کمینہ صفت لوگ بکواس کر تے ہیں

مـــعـــاذاً خـــنـــاه لا يـــلـــيـــق بـــمـــا ادّعـــى

مـــن الـــوحـــى و الالـــهـــام و الـــدهـــر دائـــل

اللہ کی پناہ اس کی فحش گو ئی ، اس کے دعوائے وحی و الہا م سے کو ئی نسبت

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نہیں رکھتی ، اور زمانہ جلد گھوم جانے والا ہے

الهفی علی لفظ کریه سماعه
واف لمعنی تزدریه البواطل

افسوس ایسے لفظ پر جس کا سننا بار خاطر ہے اور افسوس
اس مفہوم پر جس سے وہ اپنے باطل مقاصد کا اظہار کرتا ہے

تشاعر فی ارض الجهالة مفسد
یسبّ کرام المسلمین مخاتل

وہ زبردستی کا بنا ہوا شاعر اور جہالت کی سرزمین میں فساد پھیلانے والا ہے
وہ معزز مسلمانوں کو گالی دیتا اور دھوکے باز ہے

وکیف یجوز اللعن ممن هدی الوری
وکیف یوافی السوء بالحسن قائل

اس شخص کیلئے جو لوگوں کو ہدایت دیتا ہو لعنت کرنا کس طرح درست ہو سکتا ہے؟
اور جو شخص اچھائی کا دعویدار ہو اس کیلئے برائی کے ساتھ بدلہ دینا کیسے صحیح ہے؟

یباری فحول الجاهلیة فاخراً
بمسروقه السفساف والامر هائل

وہ اپنی چرائی ہوئی یاوہ گوئی سے زمانہ جاہلیت کے چوٹی کے شاعروں سے
فخر کرتے ہوئے مقابلہ کرتا ہے ، اور معاملہ خطرناک ہے

تزیّا بزیّ المفلقین سفاهة
فیا عجبا ماذا تمناه باقل

اس نے از روئے حماقت یاوہ گو شاعروں کا لباس پہن لیا ہے تعجب ہے
اس بات پر جس کی تمنا رکھتا ہے اس میں وہ پرلے درجے کا بے وقوف (باقل) ہے

لقد خاطب الاعلام من لیس عنده
من العلم والاداب ما هو کامل

اس نے ایسے معزز لوگوں کو مخاطب کیا ہے جو اس کے پاس موجود

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نہ تھے اور جو علم اور فنون میں کامل تھے

یفاخرھم فی الشعر جھلا و شعرہ

علی کل طبع مستنیر یشاقل

از روئے جہالت وہ اشعار میں ان سے فخر کرتا ہے

حالانکہ اس کے اشعار ہر روشن طبع شخص پر گراں گزرتے ہیں

و مستبضع تمراً الی اھل خیبر

یلام علی ما یجتنی و ھو قافل

وہ اپنی حماقت کی بنا پر اہل خیبر کو چند کھجوریں بطور سامان دینے والا ہے ۔
وہ جو شئے چنتا ہے اس پر اسے ملامت کی جاتی ہے جب کہ وہ واپس پلٹنے والا ہو
(حماقت کے لئے یہ ضرب المثل تھی اس لئے کہ خیبر کا علاقہ کھجوروں کا مرکز ہے
اور کوئی شخص وہاں جا کر کسی کو کھجوریں بطور تحفہ دے تو اسے احمق سمجھا جاتا تھا)

فواھا بغاث الطّیر تصطاد بازیا

یغامض تحقیراً لھا و یغافل

تعجب ہے کہ غیر شکاری جانور ، عقاب ، کا شکار کر رہے ہیں

وہ اپنے دل میں ان کے لئے حقارت چھپائے رکھتا ہے اور غافل ہے

و کم شاعر یدعی و لیس بشاعر

و الکنما الداعون قوم اباطل

کتنے ہی شاعر ایسے ہیں جو شاعر ہونے کا دعوی کرتے ہیں مگر حقیقت میں شاعر نہیں ہیں

وہ بے اصل اور بیہودہ کاموں کی دعوت دینے والے لوگ ہیں

تفاخر بالسفساف شعراً و انما

یفاخر بالسفساف من ھو جاھل

وہ شعروں کی صورت میں یاوہ گوئی کر کے اظہار فخر کرتا ہے

اور یاوہ گوئی پر وہی فخر کرتا ہے جو بذات خود جاہل ہو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وما الفخر بالشعر الرّدی علی الوری

ولکن بشعر یصطفیه الافاضل

کسی نکمے شعر کے ذریعہ لوگوں پر اظہار فخر کرنا درست نہیں ہے

البتہ کوئی ایسا شعر ہو جس کا علم و فضل رکھنے والے لوگ انتخاب کریں

یصبّح اهل الجاهلیة غانما

فیوقع مغوارا علی من یقابل

جاہل لوگوں پر صبح کے وقت حملہ کر کے غنیمت لوٹتا ہے وہ اپنے مقابلہ کرنے والے پر،

اپنے تیز حملہ کرنے والے گھوڑے کے ذریعہ حملہ کرتا ہے

لو اتّخذ الرحمن شعراً بحجّة

علی الخلق ما فات النبی یفاضل

اگر اللہ تعالی نے اشعار کو (انبیاء کے لئے) حجت بنایا ہوتا

تو نبی ﷺ کی ذات میں یہ فضیلت والی شئے ہرگز چھپی نہ رہتی

فسبحانه قد قال ما ینبغی له

فهل حجة ینبغی له متغافل

اللہ پاک نے فرمایا: پیغمبر کیلئے (شعرگوئی) مناسب نہیں ہے۔

توکوئی ایسی حجت ہوسکتی ہے جو آپ کیلئے چاہیے ہوتی اور آپ اس سے غافل ہوتے

ولا خیر فی دعوی اذا لم یکن لها

علی الصدق من رب السماء الدلائل

اور اس دعوی میں کوئی بھلائی نہیں جس کی سچائی پر آسمان کے

پروردگار کی طرف سے دلائل موجود نہ ہوں

اذا افتخر الکردی یوما بما نفی

فهاك قطوف من عراب یهازل

اگر کوئی، کردی، کسی دن اپنی کسی بے ہودہ بات پر اظہار فخر کرے

تو ایک سست رفتار سواری ضرور اس کا مذاق اڑائے گی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ونحن اناس لا نجرّد بيضنا

اذا ما امنّا الحيف ممّن يعادل

ہم تو ایسے لوگ ہیں جو اپنے انڈوں کو بھی برہنہ نہیں کرتے جب ہمیں
ایسے لوگوں سے ظلم و جور کا اندیشہ ہو جو انصاف کرنے والے ہیں

ولكننا اسد اللقاء لدى الوغى

اذا انطق العوراء خصم محاول

لیکن ہم تو جنگ کے وقت لڑائی کے شیر ہیں جب حیلہ باز
دشمن فحش گوئی اختیار کرے

ولو لا ضياع العمر فيما يعيبنا

لسارت مطايا الشعر منّا تجاول

اگر ان باتوں میں جن کے بارے میں وہ ہم پر عیب لگاتا ہے عمر کا ضیاع نہ ہوتا تو
ہماری شعروں کی سواریاں ایک دوسرے سے سبقت لے جا رہی ہوتیں

ونحن نجيب الشّعر يوماً اذا دعا

فنمضى كسيف و الغبيّ يشاقل

جب کسی دن شعر بنانے کی ضرورت آپڑے تو ہم شعر بنانے میں تلوار کی طرح گزر جاتے ہیں
جب کہ کند ذہن شخص پر شعر کہنا گراں ہوتا ہے

وليس القطا مثل القطيّ اذا هما

تطاير فى جوّ السماء تعاجل

اور قطا پرندہ، قطی پرندے کی طرح نہیں ہے جب کہ وہ آسمان کی کھلی فضا میں
تیز اڑان میں ایک دوسرے سے مقابلہ کر رہے ہوں
(قطاء ایک تیز رفتار پرندہ ہے اور قطی سست رفتار پرندے کا نام ہے مطلب یہ ہے کہ مرزا ایک عام مسلمان عالم
سے بھی مقابلہ نہیں کر سکتا

فهل يدّعى الآداب من ليس عنده

من العلم ما لا بالهباء نكابل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو کیا وہ شخص ادنٰی آداب کا دعوی کرتا ہے جس کے پاس وہ علم بھی نہیں ہے
جس کا گرد و غبار سے بھی موازنہ کیا جا سکے

ومبلغه اغلوطة فی بیانه
ومجهوده فیما اتاه الغوائل

اس کی انتہائے علم، اس کے بیانیہ مغالطے، ہیں اور اس کی کی گئی
ساری محنت و کوشش گمراہی والی باتیں ہیں

فما یستوی عذب المیاه وملحها
ولا ما ادعی خصمان حق باطل

میٹھا اور کھاری پانی یکساں نہیں ہیں اور نہ ہی حق اور باطل میں
دعوی کرنے والے برابر ہو سکتے ہیں

تستّرت کالمحتال بالوحی کاذبا
واعرضت عن بحث دعته المحافل

اس نے کسی حیلہ جو کی طرح اپنی جھوٹی وحی کو چھپا رکھا ہے اور وہ اس علمی مباحثے سے
جس کی اسے مختلف مجالس سے دعوت دی جاتی ہے کنّی کترا جاتا ہے

نعم هکذا من لیس یأمن جأشه
تخاذل رجلاه لهول ینازل

ہاں! ایسا معاملہ تو اس شخص کا ہوتا ہے جو اپنے قلبی خوف سے مطمئن نہ ہو
اور اس کی ٹانگیں آنے والے خوف کے خیال سے لرزتی ہوں

ومن لیس فی شیء من الحرب یتّقی
کما تتّقی الفحل الفیق الحوامل

اور جو شخص جنگ لڑنے (مقابلہ کرنے) کے قابل نہ ہو تو وہ اس سے بچتا ہے
جس طرح ایک شریف نر اونٹ حاملہ اونٹنیوں سے بچتا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تنـبــأت يــا مـغــرور بـعــد مـحـمـد

فـمــه يــا مسيـلـمة الـكـذوب الـمحــاول

اے مغرور شخص تو نے محمد ﷺ کے بعد نبوت کا جھوٹا دعوی کیا ہے رہنے دے اے جھوٹے اور حیلے باز مسیلمہ کذاب (مسیلمہ نے نبی اکرم ﷺ کی حیات مبارکہ کے آخری ایام میں نبوت کا دعوی کیا تھا اس کا تعلق بنوحنیفہ سے تھا خالد بن ولید کی قیادت میں مسلم افواج نے اس کو اور اس کے ماننے والوں کا قلع قمع کیا)

عــجـزت عــن الاعــجــاز مثـل مسيـحــنــا

فــقــلــت هــل الاعــجـاز الا الــمشــاغـل

جب تو ہمارے مسیح (عیسی) کی طرح کا کوئی معجزہ دکھانے سے قاصر رہا تو تو نے کہا کہ معجزہ دکھانا تو بس مشغلے کے سوا کچھ نہیں

فــلا قبـل ذا مــن يـفتــرى الــكــذب هــائـمــاً

كــذاك فــلا يــفـتــرّ بـــالــكـذب جــاهـل

اس سے پہلے بھی جس شخص نے (اس طرح کا) جھوٹ گھڑا وہ دیوانہ تھا اسی طرح یہ بھی (دیوانہ) ہے لہذا اسکے جھوٹ سے کوئی ناواقف شخص دھوکے میں نہ آئے

و تــذكــر آثــار الــفتــى بــعــد مــا مـضـى

فتــمـــدح مــنـــه أو تــذمّ الشـمــــائـل

جب کوئی جواں مرد مرجاتا ہے تو اسکے چھوڑے ہوئے نشانات کو یاد کیا جاتا ہے اور ان کی بنا پر اس کی تعریف کی جاتی ہے یا اس کی عادتوں کی مذمت کی جاتی ہے

أأنــت لــنــا الــمهــدىّ مــن صــلــب جــنـكــز

و مهــديّــنـــا فــى آل زهــراء اجــل

کیا تو چنگیز خان کی نسل سے ہمارا مہدی ہے؟ حالانکہ (روایات کی رو سے) ہمارا مہدی تو حضرت فاطمہ کی اولاد سے بعد میں آنے والا ہے (قادیانی کا نسلی تعلق مغلوں سے تھا جو اپنا سلسلہ چنگیز خان سے ملاتے ہیں جب کہ نبی اکرم نے یہ خبر دی ہے کہ امام مہدی کا تعلق فاطمہ کی اولاد سے ہوگا)

فــاوّلــت مـــا قـــال الــنـبــى بـضــده

فشـقّــت عــصــا الاجــمــاع منك الـطـوائـل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو نے نبی اکرم ﷺ کی باتوں کی اسکے بالکل الٹ تعبیر بتائی ہے تیری طرف سے عداوت و دشمنی کا اظہار ہونے کی بنا پر تو نے اجماع و اتفاق کی لاٹھی کو پھاڑ دیا ہے

تحیّرت فیما قد اتیت فلا اری
لقولك وجھاً ثابتاً لا یزایل

مجھے اس پیغام پر حیرت ہے جو تو لایا ہے میں تیری کسی بات کے لئے کوئی ٹھوس اور دیرپا وجہ نہیں دیکھتا

فلو کنت فی ایام دولة مسلم
لانسیت کالماضی و ذکرك خامل

اگر تو کسی اسلامی ریاست وسلطنت میں ہوتا تو تجھے ماضی کی طرح بھلا دیا گیا ہوتا اور تیری یاد بھی بجھ چکی ہوتی

ولکنه قد خیّلت لك حیلة
تحیّلتها والکفر فی القوم دائل

لیکن بات یہ ہوئی کہ تجھے اس وقت ایک حیلہ سوجھ گیا جبکہ کفر لوگوں میں عام تھا (کفار کی حکومت تھی)

اذا استنسرت فی ارض جھل بغاثھا
فلا غرو مما یدّعیه الاسافل

اگر جہلاء کی سرزمین میں عام پرندے نسر (عقاب) بن جائیں تو پھر اس پر کوئی تعجب نہیں جو کمینہ لوگ دعوی کرتے ہیں

نری کل ما تبنی بناء علی شفا
اخادید ھدّتھا السیّول السوائل

ہم تیرے جھوٹے دعوی نبوت کو ایسی کھائیوں کے کنارے پر دیکھتے ہیں جسے تیز چلنے والی تلواروں نے دھماکے سے گرا دیا۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

پیسہ اخبار لاہور سے

جناب مرزا غلام احمد صاحب

بڑے ہی افسوس کا مقام ہے کہ مسلمان، مسلمان کا دشمن جان ہے۔ جناب مرزا صاحب کی شرافت، خلق، نیک عمل، بزرگانہ عادت، فضیلت علمیت، خیر خواہی اسلام وغیرہ صفات کا مقابلہ کرنے والا مولوی مجھ کو تو کوئی نظر نہیں آتا۔ آپ پکے خدا پرست کیا، بلکہ وحدانیت میں محو، خدا کے کلام (قرآن شریف) کے دل سے ماننے والے، پیغمبر اسلام آخر النبیین کے پکے معتقد، اسلام کے بدل و جان خیر خواہ، پھر بڑے غضب کی بات ہے کہ بعض مسلمان مولوی ان کی مخالفت پر کمر باندھے پھرتے ہیں بلکہ ان کے حق میں نہایت مکروہ ناشائستہ الفاظ استعمال میں لاتے رہتے ہیں۔ ان کی تصانیف کو غور سے نہیں دیکھتے، اور نہ تحمل و تامل سے ان کا مافی الضمیر سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

حال ہی میں ایک بٹالوی صاحب نے بمقام لودھیانہ جناب مرزا صاحب سے مباحثہ کیا بلکہ مجادلہ کیا۔ اصل امر زیر بحث کو چھوڑ کر تمہیدات و فروعات کے ذریعہ لیاقت نمائی پر سارا زور دیا۔ گویا ساری تعلیم و معلومات اس دن کے ایک واجب التعظیم بزرگ مسلمان کی مخالفت میں زور دینے کے لئے رکھ چھوڑی تھیں۔ مولوی صاحب ایسے غصہ میں آ گئے کہ مجسم غصہ بن کر نہایت مکروہ الفاظ جناب مرزا صاحب کے بلکہ اپنے حق میں نکالنے لگے۔ بلکہ، زن طلاق، کی گالی یا قسم کا ایسے مولوی صاحب کے منہ سے نکلنا یہ پہلا موقعہ ہے کہ میں نے سنا ہے۔ طرفہ یہ کہ اشتہاروں کے ذریعہ مشتہر کر دیا کہ مرزا صاحب ہار گئے۔

سبحان اللہ مرزا صاحب کا حوصلہ و تحمل! کوئی بے جا لفظ زبان سے نہیں بولا۔ بلکہ اپنے ساتھیوں کو ہر وقت غصہ اور فساد سے منع فرماتے رہے۔ افسوس کہ اس موقعہ پر مولوی صاحب کی لیاقت و جہالت معلوم شد۔

اے مسلمانوں اور مولوی صاحبان! خدا کے واسطے آپس کے جھگڑے اور فساد جانے دو۔ اپنے دین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی بہتری چاہو اور اس میں کوشش کرو۔ جناب مرزا صاحب تو دین کا ایک ستون اور اول درجہ کا خیر خواہ ہے۔ لوگوں کو ان کی خیر خواہی و پیروی دین اسلام کا خیال نہیں۔ افسوس۔ راقم۔ ہم درد۔ (ایک مراسلہ)

(پیسہ اخبار لاہور ۷ ستمبر ۱۸۹۱ء ص ۵)

جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لاہور میں

مرزا صاحب دو ہفتہ سے لاہور میں تشریف رکھتے تھے اور لاہور کی خاص و عام طبائع کو اپنی طرف متوجہ کر رہے تھے کہ کسی وجہ سے سیالکوٹ کو چلے گئے۔ ہر شخص گھر میں، دوکان پر، بازار میں، دفتر میں، مرزا صاحب اور ان کے دعوی مماثلت مسیح کا ذکر کرتا ہے۔

آج تک اخبارات نے کالم کے کالم، اور ورقوں کے ورقے، مرزا صاحب کے حالات اور عقائد کی تردید یا تائید میں لکھ ڈالے ہیں، مگر ہم نے عمداً اس بحث کو نہیں چھڑا۔ جس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ پیسہ اخبار کوئی مذہبی اخبار نہیں۔

مگر اب چونکہ معاملہ عام انٹرسٹ کا ہو گیا ہے اور کئی صاحبوں نے پیسہ اخبار کی رائے مرزا صاحب کے عقائد کی نسبت دریافت کی ہے، اس لئے ہم مختصر طور پر ایک دو باتیں ظاہر کرتے ہیں۔

مرزا صاحب کے حق میں جو کفر کا فتوی دیا گیا ہے ہم کو اس سے سخت افسوس ہوا ہے۔ کوئی مسلمان زنا کرے، چوری کرے، الحاد کا قائل ہو، شراب پئے، اور کوئی کبیرہ گناہ کرے، کبھی علمائے اسلام اس کی تکفیر پر آمادہ نہیں سنے گئے۔ مگر ایک باخدا مولوی کو جو قال اللہ و قال الرسول کی تابعداری کرتا ہے بعض جزوی اختلافات کی وجہ سے کافر گردانا جاتا ہے۔

گر مسلمانی ہمیں است کہ واعظ دارد
وائے گر ازیں امروز نبود فردائے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہم یہ نہیں کہتے کہ ہر شخص مرزا صاحب کی ہر بات کو تسلیم کرے لیکن یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے مولوی صاحبان اپنی اس لیاقت اور ہمت کو غیر مسلموں کے مقابلے میں صرف کریں جواب مرزا صاحب کے مقابلے میں صرف ہو رہی ہے

ہر کس از دست غیر نالہ کند

سعدی از دست خویشتن فریاد

اہل اسلام مطمئن رہیں کہ مرزا صاحب اسلام کو کبھی نقصان نہیں پہنچا سکتے اور یہ بات ہمارے عقیدے کے مطابق ان کے اختیار سے بھی باہر ہے۔ اگر اہل ہنود خصوصاً آریہ لوگ اور عیسائی لوگ مرزا صاحب کی مخالفت میں زور شور سے کھڑے ہو جاتے، تو ایسا بے جا نہیں تھا۔ مرزا صاحب کی تمام کوششیں آریا اور عیسائیوں کی مخالفت میں اور مسلمانوں کی تائید میں صرف ہوئی ہیں، جیسا کہ ان کی مشہور تصنیفات براہین احمدیہ سرمہ چشم آریہ اور بعد کے رسائل سے واضح ہیں۔

ہم اس کے سوائے اور کیا کہہ سکتے ہیں وما علینا الا البلاغ۔

اس قدر لکھ دینا بھی نامناسب نہ ہوگا کہ ہم ہرگز مرزا صاحب کے معتقدوں میں سے نہیں۔

(اداریہ۔ پیسہ اخبار لاہور ۲۲ فروری ۱۸۹۲ء یوم دوشنبہ)

پنڈت لیکھرام اور مرزا قادیانی کی تصانیف

ہم نے کسی پچھلے ہفتے میں خبر دی ہے کہ لاہور کے اہل اسلام کی طرف سے تین وکلاء نے ایک نوٹس پنڈت لیکھرام صاحب مصنف تکذیب براہین احمدیہ، خبط احمدیہ و رسالہ جہاد وغیرہ کو دیا ہے کہ وہ اپنی اس قسم کی جملہ تصانیف کہ جس میں مذہب اسلام کی توہین کی گئی ہے، تلف کرنے کے لئے اہل اسلام کے سپرد کر دیں ورنہ وہ عدالت میں چارہ جوئی کرنے کے لئے مجبور ہوں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس پر جیسا کہ قدرتی امر ہے پنڈت لیکھ رام اور ان کے تمام ہم دردوں کو رنج ہوا ہوگا۔ چنانچہ آریا پتر کا رلا ہور جو کہ لوکل آریا سماج کا آرگن ہے، اپنی ۳۰ اگست کی اشاعت میں لکھتا ہے کہ اس بارے میں ابتداء مرزا غلام احمد صاحب کی طرف سے ہوئی ہے کہ جنہوں نے پہلے سرمہ چشم آریہ اور براہین احمدیہ میں آریا مت پر حملے کئے، اور ساتھ ہی ..؟۔ اگست کے پیسہ اخبار سے یہ فقرہ نقل کر کے،

ہر ایک مذہب کا سچا پیرو اگر چاہتا ہے کہ اس کے مذہب کی توہین نہ کی جاوے کہ جس کی وہ خود عزت کرتا ہے تو اس کو چاہیے کہ وہ خود بھی کسی کے مذہب کی توہین نہ کرے کیونکہ اس کو بھی اپنا مذہب ایسا ہی قابل عزت معلوم ہوتا ہے جیسا کہ تم کو ہوتا ہے،

صلاح دیتا ہے کہ کیوں اس پر عمل نہیں کیا۔

اس کے بعد وہ چند مثالیں براہین احمدیہ سے ایسی پیش کرتا ہے کہ جن میں ان کی رائے میں آریا سماج کی نسبت ناملائم الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔

افسوس ہے کہ ہم نے پنڈت صاحب اور مرزا صاحب دونوں مصنفوں کے مباحثے کی کتابوں کو اس نظر سے مطالعہ نہیں کیا کہ اس وقت ہم رائے دے سکتے کہ کس شخص نے زیادتی کی ہے۔ سوائے اس کے کہ مرزا صاحب کی تحریرات بہت عالمانہ اور اعلیٰ درجہ کے مدلل ہیں۔ (ہر چند کہ ہم کو یقین ہے کہ وہ سنسکرت نہیں جانتے) اور بمقابل اس کے پنڈت صاحب ایک کم سواد آدمی ہیں۔ عربی نہیں جانتے جیسا کہ ان کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے اور معلوم نہیں کہ سنسکرت میں کہاں تک استعداد رکھتے ہیں؟

ہماری رائے میں اگر پنڈت صاحب کو مرزا صاحب کے حملے کا جواب دینا منظور تھا، تو بہتر ہوتا کہ وہ عدالت میں چارہ جوئی کر کے ان کتابوں کی اشاعت بند کروا دیتے، یا ان کو سزا دلواتے۔ نہ یہ کہ ایک مسلمان کی غلطی کا خمیازہ ان کی تمام قوم کو بھگتنا پڑتا۔ اور وہ ایسی کتابیں لکھتے کہ جن سے تمام مسلمانوں کی دل شکنی ہوتی۔ اس کا تو بعینہ یہی مطلب ہے کہ ایک شخص دوسرے شخص کو اینٹ مارتا ہے، اور وہ اسکے جواب میں قانون کو اپنے ہاتھ میں لے کر اس کے تمام خاندان کو پتھرا دیتا ہے۔ کیا عدالت اس قسم کے انصاف کو جائز سمجھے گی۔ ہم صرف دفع تنازع اور آپس میں اتفاق قائم رکھنے کے خیال سے اس سے بہتر کوئی صلاح نہیں دے سکتے کہ پنڈت جی اگر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فساد ختم کرنا چاہتے ہیں تو اپنی تمام کتابیں مسلمانوں کے حوالے کر دیں اور مسلمانوں کو چاہیے کہ ان کی لاگت پنڈت صاحب کو دے دیں۔ اور اِدھر پنڈت صاحب یا کوئی آریہ سماج اگر اون کو بھی اپنے دعوی پر ایسا ہی یقین ہے تو مرزا صاحب قادیانی کو نوٹس دے کر ان کی کتابوں کی لاگت ان کے حوالے کر کے (بشرطیکہ وہ بھی کتابیں دینے پر راضی ہو جائیں) ان کو تلف کر دیں۔ ورنہ عدالت کے ذریعہ سے انصاف طلب کریں۔ قانون کا یہ منشا کبھی نہیں ہے کہ ہم اس کو اپنے ہی ہاتھ میں لے کر اپنا اپنا اطمینان کر لیں۔ پھر عدالتیں اور گورنمنٹیں کس کام آئیں گی۔ (پیسہ اخبار لاہور ۱۲ ستمبر ۱۸۹۲ء ص ۷ کالم ۳۔ ص ۸ کالم ۱)

پیشین گوئی جناب مرزا صاحب قادیانی

مرزا غلام احمد صاحب نے امرتسر کے مباحثہ میں ڈپٹی عبداللہ آتھم صاحب کی نسبت مندرجہ ذیل پیش گوئی کی تھی:

’’..... میں حیران تھا کہ اس بحث میں کیوں مجھے آنا پڑا۔ معمولی بحثیں تو اور لوگ بھی کرتے ہیں۔ اب یہ حقیقت کھلی کہ اس نشان کے لیے وقت تھا۔ میں اس وقت اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیش گوئی جھوٹی نکلی، یعنی وہ فریق جو خدا تعالیٰ کے نزدیک جھوٹ پر ہے، وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے، بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے، تو میں ہر ایک سزا اٹھانے کے لیے تیار ہوں۔ مجھ کو ذلیل کیا جائے۔ روسیاہ کیا جاوے۔ میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جاوے۔ مجھ کو پھانسی دیا جاوے۔ ہر ایک بات کے لیے تیار ہوں اور میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کرے گا۔ زمین آسمان بدل جائیں، پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی‘‘۔ (جنگ مقدس)

(پیسہ اخبار ۶ جولائی ۱۸۹۴ء ص ۹ کالم ۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پادری آتھم کے متعلق قادیانی پیشگوئی

پچھلے ہفتہ میں مرزا صاحب قادیانی کی پیشین گوئی کے غلط نکلنے کی خبر چھاپ چکے ہیں۔اگر اتفاقاً مرزا صاحب کی پیشین گوئی صحیح بھی ہو جاتی تو بہت سے خوش اعتقادوں اور عام لوگوں کے بھکنے کا اندیشہ تھا۔مرزا صاحب بجائے اس کے کہ پیشین گوئی کے غلط نکلنے پر اقرار ندامت کرتے کہ یہ کام خدا ہی کے سپرد رہے۔انہوں نے ایک اشتہار چھاپ کر دعوی کیا ہے کہ حقیقت میں انہیں ہی فتح ہوئی ہے۔

وہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ عبداللہ آتھم صاحب کسی وقت دل میں اسلام کی صداقت تسلیم کی ہوگی اور اس لئے ان کے الہام کی شرط کے مطابق خدا نے انہیں نہیں مارا۔

کیا مرزا غلام احمد صاحب کا خدا اتنا بھی عالم الغیب نہیں تھا کہ وہ انہیں پہلے ہی نتیجہ سے مطلع کر دیتا۔

اس کے علاوہ دوسرا الہام مرزا غلام احمد صاحب کو ایسے آخری وقت میں ہوا جب کہ ساری دنیا پر ان کی قلعی کھل گئی۔اگر وہ ۵ ستمبر سے دس روز پہلے بھی یہ مشتہر کر دیتے تو ایک بات تھی۔

عذر گناہ بدتر از گناہ کی مثال مرزا صاحب کے آخری اشتہار سے بہتر کہیں نہیں ملی۔اور ہمیں سخت افسوس ہے کہ ایسے لائق آدمی ایسی بے ہودہ دلیلوں کی آڑ میں پناہ لیں۔

(پیسہ اخبار لاہور ۱۵ ستمبر ۱۸۹۴ء ص ۷۔۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

منکوحہ آسمانی کے شوہر کے متعلق قادیانی پیش گوئی

جناب مرزا صاحب قادیانی کی دوسری پیشین گوئی جو مسٹر عبداللہ آتھم کی پیشین گوئی کے بعد کسی قدر ضروری تھی، وہ مرزا سلطان محمد (محمدی بیگم کے شوہر) کے ۷۔ اکتوبر تک مرنے کی نسبت تھی۔ مگر عبداللہ آتھم کی طرح یہ ۷۔ اکتوبر بھی گزر گیا۔ افسوس کی بات ہے کہ مرزا احمد صاحب کو اس کے متعلق بھی ایک طولانی ایکسپلے نیشن explanation دینا پڑا۔ وہ ایکسپلے نیشن explanation بھی ایسا ہی بھونڈا اور لاطائل ہے جیسے کہ دو پہلے اشتہارات مسٹر عبداللہ آتھم کی نسبت مرزا صاحب قادیانی نے چھاپے تھے۔

مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ سلطان محمد کا خسر جو مر گیا ہے اس پیشین گوئی کا ایک حصہ پورا ہو گیا ہے اور اس پر آپ بہت ناز کرتے ہیں۔ سات سال کی مدت میں اگر کئی پیشین گوئیوں میں سے ایک شخص اسی قضا سے مر جاوے جس کو دنیا میں کسی کافر یا مومن کو گریز نہیں، تو اسی پیشین گوئی کے پورے ہونے سے تعبیر کیا جاوے۔ اس ۵۰۔۶۰ برس عمر کے آدمی کی نسبت اگر مرزا صاحب یہ پیشین گوئی کرتے کہ بیس تیس برس اور زندہ رہے گا، اور وہ رہتا تو یہ البتہ ایک بات تھی۔

سلطان محمد کے زندہ رہنے پر مرزا جی نے لکھا ہے کہ اس کے خسر کے مرنے سے اس پر ہیبت طاری ہوگئی اور خداوند کریم نے رحم کر کے اس کو مہلت دی۔ اگر بقول مرزا صاحب کے مرزا احمد بیگ دیندار نہیں تھا کہ جس کی ترہیب یا انذار رب الرحیم کو منظور تھا (آخری چند الفاظ حاشیہ پر ہیں جو تصویر میں نہیں آئے... بہاء...)

(پیسہ اخبار لاہور ۲۰۔ اکتوبر ۱۸۹۴ء ص ۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سلطان محمد اور مرزا غلام احمد کی پیش گوئی

عبداللہ آتھم کی تاریخ پیشین گوئی کے گزرنے کے بعد عوام کو سلطان محمد والی پیشین گوئی کا نہایت شوق سے انتظار تھا۔ چنانچہ اس پیشین گوئی کی میعاد کی آخری تاریخ ۷۔ اکتوبر تھی جو بخیر و عافیت گذر گئی اور نوجوان سلطان محمد خدا کے فضل و کرم سے اب تک زندہ سلامت موجود ہے۔

سلطان محمد کچھ عرصہ سے راولپنڈی میں مقیم ہے اور جہاں تک مجھے معلوم ہے اوس نے مرزا صاحب کی پیشین گوئی کا کوئی خوفناک اثر اپنے میں ظاہر نہیں کیا۔ اول ہی اول ۲۳ ستمبر ۱۸۹۴ء کی رات کو مجھے اوس سے ملنے کا اتفاق ہوا، اور میں عمداً اسی غرض سے اوسے ملنے گیا تھا کہ دیکھوں اوس کی کیا حالت ہے، اور کسی قسم کا خوف تو اس پیشین گوئی سے اوس پر وارد نہیں ہوا ہے۔

چنانچہ مجھے اوس سے گفتگو کرنے پر صاف صاف معلوم ہو گیا کہ اوس نے مرزا صاحب کو محض پاگل خیال کیا ہوا ہے۔ اور اون کی پیش گوئی کو اپنے دل میں ذرا وقعت نہیں دی۔ میں نے اپنے اور اوس کے مکالمہ کو ضرور لکھتا اگرچہ وہ مختصر ہے، مگر تاہم ناظرین کیلئے دلچسپی سے خالی نہ ہوتا۔ مگر چونکہ سلطان محمد کی زبان کے الفاظ (جو اوس نے مرزا صاحب کے حق کہے) لکھنے میں مجھے تامل ہے۔ اس واسطے میں اونہیں یہاں ایزاد کرنا مناسب نہیں سمجھتا۔

مرزا صاحب نے اپنے ڈیفنس مطبوعہ ۶۔ اکتوبر ۱۸۹۴ء میں سلطان محمد کے زندہ رہنے کی بہت سی وجوہات لکھی ہیں۔ اور اپنے خیال کے مطابق اوسے پیشین گوئی کے خوف سے میت اور مردہ ہی بیان کیا ہے۔ جن اصحاب نے اوس ڈیفنس کو پڑھا ہے وہ اس تحریر کو پڑھ کر ڈیفنس کے بیان کی رو سے اور سچائی کا موازنہ کر سکتے ہیں اور صرف مرزا صاحب کے بیان کی تردید کے لئے میں قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ ۲۳ ستمبر سے ۷۔ اکتوبر تک (جن ایام کا مجھے حال معلوم ہے) سلطان محمد بالکل چاق چوبند بے خوف و نڈر صحیح و سلامت اور تندرست رہا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اوراب تک توانا وتندرست ہے۔نہیں معلوم مرزا صاحب کے سلطان محمد کو میت ومردہ کہنے سے کیا مطلب ہے۔شائد یہ کوئی ایسا معمہ ہو جسے فقط مرزا صاحب اوراون کے مرید ہی سمجھ سکتے ہیں۔افسوس کہ مرزا غلام احمد صاحب کو دونوں پیشین گوئیوں میں سخت شرمندگی اوٹھانی پڑی۔اورطرہ یہ کہ اس پر بھی ڈیفنس پیش کرنے میں دلیراوراون کے مرید بقول،خواجہ کے گواہ ڈڈو،اون کے ڈیفینس کے مصدق ومعاون۔

۱۲۔اکتوبر۔ راقم۔خریدار پیسہ اخبار نمبر ۷۴۶۶۔ایک مراسلہ (پیسہ اخبار ۲۰۔اکتوبر ۱۸۹۴ء ص ۹)

آئندہ رمضان کے کسوف وخسوف

جناب اڈیٹر صاحب!تسلیم۔

رمضان گزشتہ کے کسوف وخسوف کے متعلق کسی شمالی طبقہ ہند کے گریجوایٹ صاحب نے آپ کے اخبار گہر بار میں کچھ بحث چھیڑی تھی جس پر بعض صاحبان نے انعامی مضامین لکھے تھے۔بلحاظ علم ہیئت کے انعامی مضامین موجودہ انعام کے حاصل کرنے کے مستحق نہ تھے کیونکہ راقمان نے تاویلات رکیکہ سے گرہن کا کل دنیا پر نظر آنا ثابت کیا تھا جو بالکل محال ہے۔

نیازمند کا جو مضمون پیسہ اخبار ۲۲ جون ۱۸۹۴ء میں ناظرین نے ملاحظہ کیا تھا اس سے بخوبی ثابت ہو گیا تھا کہ مہدی کے ظہور کے متعلق جن گرہنوں کا وعدہ کیا گیا ہے وہ محال اور خلاف قانون قدرت وبرخلاف سنت اللہ ہیں اس لئے حدیث کے موضوع ہونے میں ذرا بھی شک نہیں۔ہمیں امید تھی کہ گریجوایٹ صاحب اس کا کچھ جواب لکھیں گے تاکہ شائقین کے لئے دلچسپی کا باعث ہو مگر نمعلوم کہ انہوں نے کیوں کنارہ کشی کی۔خیر اس کو تو جانے دیجئے اب رمضان آئندہ میں بھی مثل رمضان سابق کے چاند گرہن وسورج گرہن علی الترتیب ۱۳ و ۲۶ رمضان کو ممالک امریکہ میں دکھائی دیں گے۔یقین ہے کہ معتقدین مرزا صاحب قادیانی پھر کچھ شوروغوغا کریں گے،اس لئے نیاز آگیں نے اس مضمون میں پیش دستی کی۔امید ہے کہ جناب اپنے اخبار کے کالموں میں درج فرما کر نیازمند کو اپنا ممنون احسان بناویں گے۔،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گریجوایٹ صاحب نے اپنے پہلے (دیکھو پیسہ اخبار مطبوعہ ۲۰۔اپریل ۱۸۹۴ء) مضمون کے آخر میں تحریر کیا تھا کہ: یہ کسی کا اختیار ہے کہ آنحضرتﷺ کی حدیث کو مانے یا نہ مانے لیکن حدیث کے الفاظ سے جو مفہوم ہوتا ہے اس سے قطعی مراد امسال کا کسوف وخسوف ہے۔،

سو واضح ہو کہ اول تو یہ بڑا بھاری دھوکہ ہے کہ ایک صحابی کے قول کو حدیث لکھ دیا۔ چنانچہ نیاز مند نے ۲۲ جون کے پرچہ میں ظاہر کیا تھا۔لیکن بالفرض اگر اس کو حدیث بھی سمجھا جاوے تو اس سے سابقہ یا آئندہ کسوف وخسوف ہرگز مراد نہیں ہوسکتے

ناظرین اس قول کو ملاحظہ کریں جسے گریجوایٹ صاحب نے حدیث کہا ہے۔

عن محمد بن علی قال ان لمهدینا آیتین لم تکونا منذ خلق السماوات و الارض تنکسف القمر اول لیلة و تنکسف الشمس فی النصف منه و لم تکونا منذ خلق الله السماوات و الارض ۔ترجمہ: محمد بن علی نے کہا کہ ہمارے مہدی کی ایسی دو نشانیاں ہیں کہ جب سے آسمان اور زمین پیدا ہوئے ہیں تب سے کبھی ظاہر نہیں ہوئیں۔۱۔ چاند کو رمضان کی پہلی رات میں گرہن ہوگا۔ ۲۔سورج کو نصف رمضان میں اور جب سے خدا نے زمین اور آسمانوں کو پیدا کیا تب سے یہ نشانیاں کبھی نہیں ہوئیں (ترجمہ لفظی نہیں، اردو کے محاورے کے مطابق ہے)

اول تو تواریخ مندرجہ پیش گوئی میں کسوف وخسوف واقع نہیں ہوئے اس لئے اس کے مصداق نہیں ۔علاوہ براں قول میں دو دفعہ تاکید ہے کہ ایسی نشانیاں ابتدائے آفرینش عالم سے آج تک کبھی ظاہر نہیں ہوئیں جس سے بھی یہی متیقن ہو گیا کہ ظہور مہدی کے بعد ایسا کبھی نہیں ہوگا کیونکہ جب ایک امر ابتدائے پیدائش ارض وسماء سے کبھی واقع نہیں ہوا تو وہ خلاف سنت اللہ ہے ،کو بخیال گریجوایٹ صاحب کوئی امر خلاف سنت اللہ نہیں ہوسکتا۔لیکن اگر ہم مان لیں کہ اللہ تعالی کسی خاص شخص کی شناخت کے لئے ایسا نشان ارضی یا سماوی دکھاوے جس کی نظیر صفحہ روزگار پر اس سے بیشتر بالکل نہیں ملتی تو یہ بھی ضرور ماننا پڑے گا کہ خدا تعالی آئندہ کبھی ایسا نہیں کرے گا ورنہ دوسری دفعہ کوئی دوسرا شخص مدعی ہو کر واقعہ ثانیہ کو اپنے حق میں قرار دے گا پس امسال جو اسی صورت کے دو گرہن واقعہ ہوں گے وہ گریجوایٹ صاحب کے قول کی تردید کے لئے کافی ہیں اور ثابت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کریں گے کہ گزشتہ رمضان کے کسوف وخسوف کسی کے ظہور کا نشان نہیں بلکہ ایک معمولی گرہن تھے۔

گریجوایٹ صاحب نے یہ بھی لکھا تھا کہ، مسلمانان روئے زمین کو مناسب ہے کہ اگر مہدی کی تلاش کرنی ہو تو ہندوستان میں کریں جہاں نشان ہوا۔ غالباً گریجوایٹ صاحب اپنے زعم میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو مہدی سمجھتے ہوں گے اور انہیں کے متلاشی مسلمانوں کو بنانا چاہتے ہوں گے لیکن گریجوایٹ صاحب اب دیکھ لیویں کہ امسال کے دونوں گرہن صرف ممالک امریکہ میں دکھائی دیں گے جس وقت یہ گرہن امریکہ میں اپنا نظارہ دکھانا شروع کریں گے اس وقت قادیان ضلع گورداسپور یعنی مسکن مرزا غلام احمد صاحب میں قریباً مندرجہ ذیل وقت ہوگا

چاند گرہن۔

۱۲ رمضان وقت ۹ بجے دن۔،

سورج گرہن:

۲۸ رمضان وقت ۳ بجے رات

یعنی قادیان میں (تو در کنار کل ہندوستان عرب مصر وغیرہ میں) یہ دونوں گرہن ہرگز دکھائی نہ دیں گے۔ اس لئے گریجوایٹ صاحب کے خیال کے مطابق اب مہدی کی تلاش بلاد امریکہ میں کرنی چاہیے کیونکہ نشان وہاں نظر آیا، یا دونوں جگہ (ہندوستان اور امریکہ میں) کیونکہ نشان ہر دو جگہ ظاہر ہوا۔

اگر آج بلاد امریکہ میں کوئی شخص مدعی مہدویت ہو کر اپنا نشان آئندہ کسوف وخسوف بتاوے اور ثبوت میں کہے کہ مہدی موعود کا ظہور امریکہ میں اس لئے واجب التسلیم ہے کہ نشان ممالک امریکہ میں دکھایا گیا تو اس صورت میں سچے جھوٹے کی کیا شناخت ہوگی۔ دونوں میں سے جس کو ترجیح دی جاوے گی وہ ضرور بلا مرجح ہوگی

شائد مرزا غلام احمد صاحب (یا گریجوایٹ صاحب) آئندہ کسوف وخسودف کی نسبت یہ دعویٰ کریں کہ پچھلے سال لوگوں کا خیال تھا کہ نشان کل دنیا پر ظاہر ہونا ضروری ہے اس لئے خدا نے اس پہلو کو بھی نہ چھوڑا اور امسال دوبارہ وہی نشان ان ممالک میں دکھایا جہاں پچھلے سال نظر نہیں آیا تھا، اس کا جواب یہ ہے کہ گزشتہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کسوف وخسوف لندن، پیرس، برلن، وائینا، قسطنطنیہ، مصر، زنجبار، مدینہ منورہ، مکہ معظّمہ، بغداد، عدن، بصرہ، شیراز، کابل، وغیرہ میں نظر نہیں آیا تھا اسی طرح امسال کے دونوں گرہن ان مقامات میں نظر نہیں آئیں گے حالانکہ نہایت ضروری امر یہ تھا کہ ان ملکوں کے رہنے والے لوگ بھی نشان مہدی کو ضرور دیکھتے۔ ناظرین کی آگاہی کے لئے گزشتہ اور آئندہ کسوف وخسوف کے اوقات متعلقہ بلاد مندرجہ درج ذیل ہیں

نام شہر۔ چاند گرہن ۱۳۱۱ھ۔ سورج گرہن۔ چاند گرہن ۱۳۱۲ھ۔ سورج گرہن

لندن۔ ایک بجے۔ ایک بجے۔ ۴ بج کر ۳ منٹ۔ ۱۰ بج کر ۸ منٹ

پیرس۔ ایک بج کر ۱۰ منٹ۔ ایک بجکر ۱۰ منٹ۔ ۴ بجکر ۱۳ منٹ۔ ۱۰ بجکر ۱۸ منٹ

برلن۔ ۴ بجکر ۴ منٹ۔۔ بجکر ۴ منٹ۔ ۵ بجکر ۷ منٹ۔ ۱۱ بج کر ۱۲ منٹ

وائنا۔ ۲ بجکر ۱۲ منٹ۔ ۲ بجکر ۱۴ منٹ۔ ۵ بج کر ۱۵ منٹ۔ ۱۱ بج کر ۲۰ منٹ

قسطنطنیہ۔ ۳ بجکر ۳ منٹ۔ ۳ بج کر ۳ منٹ۔ ۶ بج کر ۴ منٹ۔ ۱۲ بج کر ۱۱ منٹ

مصر۔ ۳۳ بجکر ۱۱ منٹ۔ ۳ بجکر ۱۱ منٹ۔ ۶ بجکر ۱۱ منٹ۔ ۱۲ بج کر ۲۳ منٹ

زنجبار۔ ۳ بجے۔ ۳ بجے۔ ۶ بجے۔ ۱۲ بج کر ۴۲ منٹ

مدینہ ۳ بج کر ۴۶ منٹ۔ ۳ بج کر ۴۶ منٹ۔ ۶ بج کر ۴۶ منٹ۔ ۱۲ بج کر ۵۸

مکہ۔ ۳۔ ۵۷، ۳ بج کر ۔۔ منٹ۔ ۶ بج کر ۵۷، ۱ بج کر ۹ منٹ

بغداد۔ ۴ بجر ۵۔ ۴ بج کر ۵۔ ۷ بج کر ۵۔ ایک بج کر ۹

عدن۔ ۴ بج کر ۸۔ ۴ بج کر ۸، ۷ بج کر ۸۔ ایک بج کر ۲۰

بصرہ ۴ بج کر ۱۷، ۴ بج کر ۱۷، ۷ بج کر ۱۷، ایک بج کر ۲۹

شیراز۔ ۴ بج کر ۴۲، ۴ بج کر ۴۲، ۷ بج کر ۴۲۔ ایک بج کر ۴۹

کابل۔ ۵ بج کر ۴۴ منٹ۔ ۵ بج کر ۴۴۔ ۷ بج کر ۴۴، ایک بج کر ۵۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس نقشہ سے ناظرین پر واضح ہوسکتا ہے کہ جن شہروں کا وقت دکھایا گیا ہے ان ممالک میں امسال کا نشان بھی دکھائی نہیں دے سکتا اس لئے یہ دعوی (بشرطیکہ ہوتو) بالکل لغو ہوگا۔ اگر ہم یہ بھی مان لیں کہ لنڈن پیرس برلن وائینا وغیرہ میں مسلمان آباد نہیں اور یہ نشان مسلمانوں سے مخصوص ہے اس لئے وہاں اس کی ضرورت نہیں ۔تو یہی دو جواب اس کے ہم کو مل سکتے ہیں ا۔ یہ کہ ممالک امریکہ بھی اسلامی آبادی سے خالی ہے اس لئے وہاں کون سی ضرورت ہم دیکھیں گے ۔۲۔ مصر روم اور خصوصاً عرب جو اسلام کا مرجع ہے وہاں اسی نشان کا نظر آنا نہایت ضروری تھا پھر کیا وجہ ہے کہ ان ممالک میں دونوں سال دکھائی نہ دیا۔ اس تمام مضمون سے ہمارے مضمون سابق کی تائید ہوتی ہے کہ وہ قول جس پر اس دعوی کا دارومدار ہے روایتاً تو غیر صحیح تھا لیکن دلائل عقلیہ علمیہ سے بھی موضوع ثابت ہوا۔ اور یہ بھی ثابت ہوگیا کہ ایسے ایسے گرہن کسی کا نشان نہیں ہوسکتے ہاں اگر پہلی تاریخ چاند گرہن اور ۱۵ تاریخ کو سورج گرہن ہوجاوے تو شائد یہ قول قابل اعتبار ہو۔ لیکن نیچرل ہسٹری کے مطابقت ڈھونڈنے والوں کے نزدیک نیز ازروئے قواعد ہیئت کے ایسا محال ہے اس لئے اس قول کا قابل اعتبار ہونا بھی محال فافهم و تدبر۔

راقم: خاکسار غلام احمد اخگر

ازامرتسر قلعہ بھنگیاں ۶ نومبر ۱۸۹۴ء۔ (ایک مراسلہ)

(پیسہ اخبار ۷ نومبر ۱۸۹۴ء ص ۸ کالم ۳ صفحہ ۹ کالم ۱و۲)

پنجاب میں طاعون اور مرزا صاحب کا اعلان

اللہ رحم کرے پنجاب میں طاعون کے بڑھنے کی خبریں دن بدن کثرت سے سنائی دیتی ہیں۔ پہلے پہل ضلع جالندھر کے صرف ایک قصبہ کھٹکر کلاں میں طاعون کی چند وارداتیں ہوئی تھیں، اور حکام کے فوراً توجہ کرنے اور پوری کوشش سے اس کے انسداد میں مشغول ہوجانے سے بہت ترقی نہ کی۔

تاہم کچھ عرصہ کے بعد پاس کے ایک اور موضع میں کچھ وارداتیں ہوگئیں۔ یہاں تک کہ باوجود ہر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرح کی کوشش اور تدبیر کے انتظام اور حفظ صحت کے متعلق لائی جا سکتی تھی، وبا کی وسعت کا حلقہ بڑھنے لگا۔

کھٹکر کلاں سے جندر خورد اور خانخاں وغیرہ مواضعات کی طرف وبا نے رجوع کیا۔ اور کچھ عرصہ تک انہیں تین چار مواضعات تک طاعون کی وارداتیں محدود رہیں۔ لیکن چند گزشتہ دنوں سے چار دیگر مواضعات میں وبا پھیل گئی ہے۔

ضلع جالندھر میں شیخو پور اور شیشل قاضیاں میں، اور ضلع ہوشیار پور میں موضع پرکھووال میں جو بیرامپور سے ایک میل کے فاصلے پر ہے، اور سب سے آخر موضع سمینل مرزا جوگڑھ شنکر سے ۱۴ میل جانب جنوب واقع ہے۔ یہ سب دیہات ان دونوں ضلعوں کے کہ جہاں آج کل وبا خوف ناک تیزی سے قبضہ کر رہی ہے موضع کھٹکر کلاں سے کہ جہاں وبا پہلے پہل اس صوبے میں نمودار ہوئی تھی صرف چند میل گردو پیش واقع ہیں۔

موضع کھٹکر کلاں خود اب بالکل وبا سے محفوظ ہے اور جندر خورد میں بھی ۱۸ دسمبر ۱۸۹۷ء کے بعد کوئی واردات وبا کی نہیں ہوئی۔ آخری موضع کے مکانات کی خوب صفائی کرادی گئی ہے اور ادویات دافع بدبو چھڑکی گئی ہیں اور امید ہے کہ وہ بھی وبا سے محفوظ ہو گیا ہے۔

لیکن جب تک کہ وبا کا میلان باوجود احتیاط اور انسداد کے ترقی کی جانب مائل ہے تب تک اس کے بڑھنے کا اندیشہ کرنا ایک بالکل قدرتی بات ہے اور یہی صورت دیکھ کر گورنمنٹ پنجاب نے اپنی ابتدائی ہدایات انتظام انسداد وبا مجریہ ۱۱ جنوری شائع کی ہیں۔ اور اس کے بعد ۲۳ جنوری کو صاحب ڈپٹی کمشنر دہلی نے میونسپل کمشنروں کو جمع کر کے حدود میونسپلٹی دہلی میں وبا پھیلنے کے بعد جو انتظام عمل میں لایا جائے گا اس کو مشتہر کیا ہے۔ ان علامات سے اندیشہ دن بدن بڑھ رہا ہے کہ وبا کا پنجاب میں عنقریب پھیل جانا دشوار نہیں، بلکہ بالکل قرین قیاس ہوگا۔

ان سب باتوں پر اضافہ یہ ہوا ہے کہ حال میں جناب مرزا غلام احمد صاحب نے قادیان سے ایک اعلان شائع کیا ہے جس میں وہ لکھتے ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے خواب میں دیکھا کہ خدا تعالی کے ملائک پنجاب کے مختلف مقامات میں سیاہ رنگ کے پودے لگا رہے ہیں اور درخت نہایت بدشکل اور سیاہ رنگ خوفناک اور چھوٹے قد کے ہیں۔ میں نے بعض لگانے والوں سے پوچھا کہ یہ کیسے درخت ہیں، تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ طاعون کے درخت ہیں جو عنقریب پھیلنے والی ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب لکھتے ہیں کہ:

میرے پر یہ امر مشتبہ رہا کہ اس نے یہ کہا کہ آئندہ جاڑے میں یہ مرض بہت پھیلے گا، یا یہ کہا کہ اس کے بعد کے جاڑے میں پھیلے گا لیکن نہایت خوف ناک نمونہ تھا جو میں نے دیکھا۔ اور مجھے اس سے پہلے طاعون کے بارے میں الہام بھی ہوا اور وہ یہ ہے

انّ اللہ لا یغیر ما بقو م حتی یغیروا ما بانفسھم

یعنی جب تک دلوں کی وبا معصیت دور نہ ہو، تب تک ظاہری وبا بھی دور نہیں ہوگی۔

غرض مرزا صاحب کو خواب کے ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ پنجاب میں مرض طاعون بہت پھیلے گا اور الہام کے ذریعہ سے انہیں معلوم ہوا ہے کہ بندوں کے گناہوں اور بدکاریوں کی وجہ سے یہ وبا بطور قہر الٰہی اور سزا کے نازل ہوئی ہے۔

اب دیکھنا چاہیے کہ یہ دونوں باتیں بتلانے کے لئے مرزا صاحب ایسے کسی ملہم ربانی اور پیش گوئیاں کرنے والے شخص کی ہی ضرورت تھی یا معمولی سمجھ کے لوگ بھی صورت حالات کو دیکھ کر یہی دو باتیں کہہ دیں گے، جیسا کہ اس آرٹیکل کے شروع میں گورنمنٹ پنجاب اور ڈپٹی کمشنر دہلی کی ہدایات انتظام وبا کا ذکر ہو چکا ہے۔ اور اضلاع جالندھر ہوشیار پور کے بعض مواضعات میں وبا کے ترقی کرنے اور باوجود انسداد کی کوششوں کے بڑھتے چلے جانے کی کیفیت درج کی گئی ہے ان کو دیکھ کر ہر شخص گمان کر سکتا ہے کہ وبا کے پنجاب میں پھیلنے کی اغلب امید ہے۔ اور چونکہ امسال کا موسم سرما قریب ختم ہو جانے کے ہے اس لئے بمبئی کے گزشتہ سال کے تجربہ کے مطابق ممکن ہے کہ امسال وبا کا خاتمہ ہو کر سال آئندہ میں پھر زور کے ساتھ شروع ہو جائے۔ ایسے ہی جناب مرزا صاحب نے یہ گنجائش رکھی ہے کہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میرے پر یہ امر مشتبہ رہا ہے کہ اس نے یہ کہا کہ آئندہ جاڑے میں یہ مرض پھیلے گا ، یا یہ کہا کہ اس کے بعد کے جاڑے میں پھیلے گا۔،

دوسری بات مرزا غلام احمد نے یہ فرمائی ہے کہ وبا بندوں کے گناہوں اور بدکاریوں کی سزا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

اور درحقیقت دیکھا جاتا ہے کہ ملک میں بدکاری کثرت سے پھیل گئی ہے اور خدا تعالیٰ کی محبت ٹھنڈی ہو کر ہوا و ہوس کا ایک طوفان برپا ہو رہا ہے اکثر دلوں سے اللہ جل شانہ کا خوف اٹھ گیا ہے اور وباؤں کو ایک معمولی تکلیف سمجھا گیا ہے جو انسانی تدبیروں سے دور ہو سکتی ہے ہر ایک قسم کے گناہ بڑی دلیری سے ہو رہے ہیں اور قوموں کا ہم ذکر نہیں کرتے وہ لوگ جو مسلمان کہلاتے ہیں ان میں سے جو غریب اور مفلس ہیں اکثر ان میں سے چوری اور خیانت اور حرام خوری میں نہایت دلیر پائے جاتے ہیں۔ جھوٹ بولتے ہیں اور کئی قسم کی خسیس اور مکروہ حرکات ان سے سرزد ہوتی ہیں اور وحشیوں کی طرح زندگی بسر کرتے ہیں نماز کا تو ذکر کیا کئی کئی دنوں تک منہ بھی نہیں دھوتے اور کپڑے بھی صاف نہیں کرتے اور جو لوگ امیر اور رئیس اور نواب یا بڑے بڑے تاجر اور زمین دار اور ٹھیکہ دار اور دولت مند ہیں وہ اکثر عیاشیوں میں مشغول ہیں اور شراب خوری اور زنا کاری اور بداخلاقی اور فضول خرچی ان کی عادت ہے اور صرف نام کے مسلمان ہیں اور دینی امور میں اور دین کی ہمدردی میں سخت لاپروا پائے جاتے ہیں۔،

یہ عقیدہ مرزا صاحب کا ہی نہیں اور نہ یہ کوئی نئی الہامی بات ہے ہندوستان میں عام طور پر ہندو مسلمان اور خصوصاً مسلمان یہ خیال رکھتے ہیں کہ سب اس قسم کی تکلیفیں اور عذاب بندوں کے شامت اعمال کا نتیجہ ہوتے ہیں اور جب نادر شاہ نے دہلی میں قتل عام کیا تھا تو محمد شاہ کے ایک وزیر نے گلے میں شمشیر ڈال کر نادر شاہ کے سامنے یہ شعر پڑھ کر قتل عام بند کرنے کی گزارش کی تھی

دیدۂ عبرت کشا و قدرت حق را ببیں
شامت اعمال ما صورت نادر گرفت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اخبارات میں بیسیوں دفعہ یہی وجہ طاعون کی اس شدت کی لکھی جا چکی ہے اور یہ بات بطور ضرب المثل کے مشہور ہے۔ لیکن میں ادب کے ساتھ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کیا ہندوستان میں کوئی قطعے یا صوبے مخصوص ہیں کہ جو گناہ اور بدکاری میں دوسروں سے سبقت رکھتے ہیں۔ اگر یہ وجہ نہیں، تو وبا کا بعض علاقوں پر نزول اور بعض کا اس سے مامون و مصئون رہنا کیا مطلب رکھتا ہے۔

پھر ہندوستان سے کہیں بڑھ کر یورپ کے بعض ملکوں میں زنا کاری بدکاری اور انواع واقسام کے فواحش ہوتے ہیں اور یقیناً ان ملکوں میں عیاشی کی کوئی حد باقی نہیں رہی لیکن وہ وبائے طاعون سے محفوظ ہیں لیکن اس میں ہندوستان اور چین کے بعض حصص مبتلا ہیں یا رہے ہیں۔ باوجود اس کے کہ جناب مرزا صاحب کو عالم رویا میں پنجاب میں وبا کا وارد ہونا یقینی ہو چکا ہے۔ اور الہام کے ذریعہ سے آپ اس کو اہل ہند اور خصوصاً مسلمانوں کی شامت اعمال کا نتیجہ بتلاتے ہیں۔ اس پر بھی آپ فرماتے ہیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ تقدیر معلق ہے اور توبہ اور استغفار اور نیک عملوں اور ترک معصیت اور صدقات اور خیرات اور پاک تبدیلی سے دور ہو سکتی ہے۔

میرے خیال میں تو یہ دونوں باتیں متناقض ہیں۔ عالم رویا میں بشرطیکہ رویائے صادقہ ہو، صرف ان باتوں کا وجود اور عمل نظر آتا ہے جو بعد میں ضرور واقع ہوتی ہیں اور کسی طرح ٹل نہیں سکتیں۔ اور اگر وبا بطور تقدیر معلق کے ہے، جو خیرات و مبرّات اور اعمال صالحہ سے ٹل سکتی ہے، تو پھر اس کا رویا میں نظر آنا قرین قیاس نہیں۔ بہرحال اس صورت میں جناب مرزا صاحب اپنے قول کو پابند نہیں کرتے کہ وبا پنجاب میں ضرور آئے یا ضرور نہیں آئے گی۔

ایک اور بات اس اشتہار کی میرے فہم ناقص میں نہیں آئی۔ ایک جگہ تو جناب مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ وبا بندوں کے گناہوں سے توبہ کرنے اور نیکی کی جانب رجوع کرنے سے ٹل سکتی ہے۔ اور دوسری جگہ اسی اشتہار میں لکھتے ہیں کہ انہیں روحانی طریق سے معلوم ہوا ہے کہ وبائے طاعون اور خارش (جرب) کا مادہ ایک ہی ہے۔ اور اس سے آپ نتیجہ نکالتے ہیں کہ چونکہ پارہ کے اجزاء اور گندھک کی آمیزش والی چیزیں خارش کے لئے مفید ہوتی ہیں، وہ طاعون کے لئے بھی مفید ثابت ہوں گی اور تعجب نہیں ہوگا کہ خارش کے پیدا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہونے سے طاعون کی کمی ہو جائے بقول ان کے:

> یہ روحانی قواعد کا ایک راز ہے کہ جس سے میں نے فائدہ اٹھایا ہے۔اگر تجربہ کرنے والے اس امر کی طرف توجہ کریں اور ٹیکا لگانے والوں کی طرح بطور حفظ ماتقدم ایسے ملکوں کے لوگوں میں جو خطرہ طاعون میں ہوں خارش کی مرض پھیلا دیں تو میرے گمان میں ہے کہ وہ مادہ اس راہ سے تحلیل پا جائے اور طاعون سے امن رہے۔

اب معلوم نہیں کہ قضائے معلق کا منشاء مرزا صاحب کا اس روحانی دریافت کے وسیلہ سے طاعون سے امن کرنے کا ہے یا لوگوں کے گناہ سے باز آنے کے ذریعہ سے۔کیونکہ اگر جناب مرزا صاحب کے خارش پھیلانے کی تدبیر سے طاعون سے امن ہو جائے درانحالیکہ لوگ گناہوں سے تائب نہیں ہوئے تو الہام درست نہیں نکلتا اور اگر الہام درست نکلے تو دوسری تدبیر خارش پیدا کرنے کی رائگاں جاتی ہے۔فتدبر

قطع نظر اس پیشین گوئی اور الہام کے باقی جو باتیں جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اس اعلان میں لکھی ہیں وہ بہت معقول ہیں۔مثلاً شروع میں آپ گورنمنٹ عالیہ کے طاعون کے انسداد کے انتظام میں اس قدر کوشش اور محنت کرنے کی تعریف کرتے ہیں اور گورنمنٹ کے انسداد طاعون کے انتظام کی نسبت جو لوگ بدگمانی پھیلاتے ہیں ان کو برا کہتے ہیں پھر بصورت مجبوری طاعون کے کسی شہر یا قریہ میں پھیل جانے کی حالت میں سیگریگیشن (گھروں سے علیحدگی) کا جو اصول گورنمنٹ نافذ کرتی ہے اس کو مرزا صاحب مندرجہ ذیل بہت عمدہ دلیل کے ساتھ جائز قرار دیتے ہیں۔وہ لکھتے ہیں:

> مثلاً ایک گھر میں جب طاعون سے مرنا شروع ہو،تو دو تین موتوں کے بعد گھر والوں کو ضرور فکر پڑے گا کہ اس منحوس گھر سے جلد نکلنا چاہیے اور پھر فرض کرو کہ وہ اس گھر سے نکل کر محلّہ کے کسی اور گھر میں آباد ہوں اور پھر اس میں بھی یہی آفت دیکھیں گے تب ناچار ان کو اس شہر سے علیحدہ ہونا پڑے گا مگر یہ تو شرعاً بھی منع ہے کہ وبا کے شہر کا آدمی کسی دوسرے شہر میں جا کر آباد ہو۔یا بہ تبدیل الفاظ ہم کہہ سکتے ہیں کہ خدا کا قانون بھی کسی دوسرے شہر میں جانے سے روکتا ہے تو اس صورت میں بجز اس تدبیر کے جو گورنمنٹ نے پیش کی ہے کہ اسی شہر کے کسی میدان میں وہ لوگ رکھے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جائیں اور کونسی نئی اور عمدہ تدبیر ہے جو ہم نعوذ باللہ اس خوفناک وقت میں اپنی آزادگی کی حالت میں اختیار کر سکتے ہیں۔،

اس کے سوائے وہ ان ڈاکٹروں کو جو طاعون کی ڈیوٹی پر لگائے جاتے ہیں ہدایت کرتے ہیں کہ وہ مریضوں اور ان کے عزیزوں سے نہایت ملائمت اور اخلاق سے پیش آویں یہ واقعی نہایت قیمتی مشورہ ہے اور اگر الہام اور خواب کے ساتھ مشتہر نہ ہوتا تو اور بھی اچھا اثر کرتا۔

(پیسہ اخبار لاہور ۲۶ فروری ۱۸۹۸ء یوم شنبہ ص ۷۔۸)

اس تحریر سے گورنمنٹ کو یا پبلک کو دھوکہ دینا منظور ہے

گوجرانوالہ کے ایک عیسائی مصنف نے جو ایک تصنیف ،امہات المومنین، مسلمانوں کی دل شکنی کرنے اور ان کو رنج پہنچانے کی غرض سے شائع کی ہے، اس کا ذکر..کالموں میں ہو چکا ہے اور یہ بھی بیان ہو چکا ہے کہ انجمن حمایت اسلام نے اس مفسدہ انگیز کتاب ..بمقتضائے اپنے فرض کے گورنمنٹ پنجاب کی خدمت میں ایک میموریل ارسال کیا ہے کہ یہ کتاب جو سخت دل آزار الفاظ سے پر ہے، اندیشہ ہے کہ اس کے ..نقص امن نہ ہو جائے، اس کی اشاعت روک دے۔

اس کے بعد انجمن اسلامیہ لاہور نے بھی اپنے جلسے میں ایک ایسا ہی میموریل کتاب ،امہات المومنین،..بھیجنا منظور کیا تھا، جو غالباً اب تک بھیج دیا گیا ہوگا۔

اور اب ایک دو ورق چھپے ہوئے کاغذ سے معلوم ہوا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے بھی ایک میموریل پنجاب گورنمنٹ کی خدمت میں اسی کتاب کے متعلق ارسال کیا ہے۔لیکن کتاب کی اشاعت حکماً روک دینے کی تائید میں نہیں بلکہ اس کے خلاف ہے۔قادیان کے میموریل کا خلاصہ یہ ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انجمن حمایت اسلام نے اس کتاب کی اشاعت کے حکماً روک دینے کی درخواست کے متعلق جو میموریل بھیجا ہے وہ شتاب کاری سے بھیجا گیا ہے، اور اس میں مرزا صاحب سے مشورہ نہیں کیا گیا اور نہ اجازت لی ہے۔ بدیں وجہ یہ بالکل غیر ضروری تھا۔ اس کتاب کی اشاعت گورنمنٹ مہربانی کر کے حکماً بالکل نہ روکے، اس سے مذہبی مباحثہ کی آزادی میں خلل نہ عائد ہو.. اس سے عوام الناس یہ نتیجہ نکال لیویں کہ مسلمان .. کے اعتراضات کا جواب دینے سے عاجز آ گئے تھے، اس لئے انہوں نے یہ طریقہ اختیار کیا۔ اس واسطے مرزا صاحب کی رائے میں اس کتاب کی اشاعت گورنمنٹ سے حکماً بند کرانے کے بجائے وہ خود اس کے اعتراضات کا جواب دیں گے اور وہی کافی ہوگا۔،

مرزا غلام احمد صاحب اپنے میموریل میں انجمن حمایت اسلام کی کاروائی کے متعلق لکھتے ہیں:

مگر میں مع اپنی جماعت کثیر اور مع دیگر معزز مسلمانوں کے اس میموریل کا سخت مخالف ہوں اور ہم سب لوگ اس بات پر افسوس کرتے ہیں کہ کیوں اس انجمن کے ممبروں نے محض شتاب کاری سے یہ کاروائی کی۔،

اور ایک دوسری جگہ لکھتے ہیں:

انجمن حمایت اسلام لاہور نے جو میموریل گورنمنٹ میں اس بارے میں روانہ کیا ہے وہ ہمارے مشورہ اور اجازت سے نہیں لکھا گیا بلکہ چند شتاب کاروں نے جلدی سے یہ جرأت کی ہے جو درحقیقت قابل اعتراض ہے۔،

مندرجہ بالا اقتباسات سے اس بے ہودگی اور بادپیمائی کا اندازہ لگ سکتا ہے جس سے مرزا صاحب کا میموریل بھرا ہوا ہے۔ گویا کہ آپ گورنمنٹ پنجاب کو بتلانا چاہتے ہیں کہ انجمن حمایت اسلام صرف چند شتاب کاروں کا مجموعہ ہے کہ جنہوں نے جلدی سے گورنمنٹ کی خدمت میں اس کتاب کے خلاف میموریل بھیج دیا ہے اور خود مرزا صاحب مع اپنی جماعت کثیر کے مسلمانوں کے لیڈر ہیں۔ ہر ایک معقول پسند شخص سمجھ سکتا ہے کہ مرزا صاحب کا یہ دعویٰ کیسا جھوٹا اور بے بنیاد ہے۔ مرزا صاحب کو اس سے زیادہ ایک ذرہ حیثیت حاصل نہیں کہ وہ ایک ملا، یا مولوی، یا مناظر، یا مجادل ہیں۔ انہیں کوئی حق حاصل نہیں ہے کہ اپنے آپ کو تمام

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں کا معتمد الیہ قرار دیں جیسا کہ ایک جگہ اس میموریل میں وہ دعوی کرتے ہیں۔ مسلمانوں کو بطور ایک جماعت کے ان پر کوئی بھی پولیٹکل یا سوشل اعتبار نہیں ہے، اور نہ وہ کسی امتیاز کا مستحق سمجھتے ہیں۔ اگر چند آدمی اپنے آپ کو مرزا صاحب کا معتقد سمجھتے ہیں، اور جن کی تعداد وہ خود ۵ مارچ ۱۸۹۸ء کے میموریل میں باوجود ہر طرح کی کھینچ تان کے ۳۱۸ سے زیادہ نہیں بتلا سکتے، تو اس سے انہیں کیا حق حاصل ہے کہ انجمن حمایت اسلام کے میموریل کو چند شتاب کاروں کی بے جا جرأت کا نتیجہ کہیں۔ اور انجمن کی کاروائی کو بے ہودہ قرار دیں کہ جس انجمن کے ممبر اور ہمدرد ہزار ہا مسلمان ہیں۔ اور جس کی وقعت اور ذمہ داری مسلمہ ہے۔ پھر صوبہ پنجاب کے مسلمانوں کے پولیٹکل مہام کا سرانجام کرنا انجمن اسلامیہ لاہور کا کام ہے (نہ کہ) ایک دور افتادہ ضلع کی ایک تحصیل میں رہنے والے کا۔ مرزا صاحب ہیں کون کہ جن سے مشورہ کرنے اور جن سے اجازت لینے کیلئے سوائے انجمن حمایت اسلام کوئی کام نہ کیا کرے؟ اور اس سے پہلے انجمن نے کس کس کام میں ان سے مشورہ کیا ہے؟ جب انجمن نے اس قسم کا کام شروع کیا تھا تو مرزا صاحب کہاں تھے، اور انہوں نے اس سے پہلے کیوں کبھی اس کام پر اعتراض نہیں کیا۔ ۱۸۹۲ء میں انجمن حمایت اسلام نے ریواڑی کے ایک پادری ولیمس صاحب کی اسی طرح کی کتاب کی اشاعت روکنے کے لئے گورنمنٹ پنجاب کی خدمت میں میموریل بھیجا تھا اور گورنمنٹ نے انجمن کی معروضات کو مناسب سمجھ کر اس کتاب کی اشاعت بند کرا دی تھی، اس وقت مرزا صاحب کہاں تھے؟ اور انہوں نے جب کیوں اعتراض نہ کیا۔ لیکن سچ تو یہ ہے کہ یہ پولیٹکل امور میں دخل در معقولات دینا اور آئے دن اپنی نمود کے لئے میموریل بھیجنا انہیں اس سے بعد کے زمانے میں سوجھا ہے۔ مگر حقیقت میں یہ کام ان کے بس کا نہیں ہے۔ کارے کہ نہ کار تست زنہار مکن

اس سے پیشتر مرزا صاحب کو ایک شخص نے، پیغمبر کتب فروش، کا بہت موزوں خطاب دیا تھا، اور اب اگر کوئی شخص انہیں میموریل بھیجنے والا مہدی، اور اشتہار دینے والا امام، کہہ دے تو نامناسب نہیں معلوم ہوتا کیونکہ مرزا صاحب نے اشتہار کے معنی ایسے اچھے سمجھے ہیں کہ اچھے سے اچھے مشتہر کرنے والے سوداگر ایسے نہیں سمجھے۔ اسی طرح جس قدر میموریل قادیان سے بھیجے جاتے ہیں، اتنے عرصے میں امید ہے کہ لاہور سے اس سے آدھے بھی نہ بھیجے گئے ہوں گے۔ گویا کہ مرزا صاحب نے بات بات پر میموریل بھیجنے کا ٹھیکہ لے لیا ہے۔ ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں سے بعض تو یہ اپنے نام سے بھیجتے ہیں اور بعض اپنے مریدوں کے نام سے۔ اگر کسی شخص نے ان کے اشتہارات کا جواب دے دیا، تو اس کے خلاف بھی انہوں نے ایک میموریل دھر گھسیٹا کیونکہ آج کل ایک میموریل میں نے دیکھا ہے جو لاہور کے ایک شخص کے خلاف قادیان سے بھیجا گیا ہے۔ مرزا صاحب امہات المومنین کے خلاف میموریل بھیجنے کو لوگوں کی بے صبری قرار دیتے ہیں اور اس کو ناجائز بتلاتے ہیں بحالیکہ لاہور سے جس شخص نے چند مرتبہ ان کی ذات کے متعلق چند اوراق شائع کئے ہیں اس کے خلاف ان کے مرید میموریل بھیجتے ہیں اور سرکار سے اس کی تحریرات کے انسداد کی التجا کرتے ہیں۔ اس موقعہ پر وہ بتلائیں کہ صبر کرنے والا اصول کہاں گیا جس کی اس میموریل میں زور شور سے تاکید کی گئی ہے۔

آنچہ برخود نہ پسندی بر دیگراں مپسند

سچ تو یہ ہے کہ اگر مرزا صاحب کی تحریرات اور خیالات میں تناقض نہ ہو، تو وہ کچھ بھی نہیں ہیں۔ جس کتاب امہات المومنین کی اشاعت روک دینے کی استدعا گورنمنٹ کی خدمت میں میموریل بھیجنے کے الزام پر وہ انجمن حمایت اسلام کو شتاب کار اور اس کی کاروائی کو بے ہودہ قرار دیتے ہیں، اس کتاب کا وہ اس سے پہلے بھی اپنے ایک میموریل میں ذکر کر چکے ہیں۔ وہاں انہوں نے اس کتاب کے چند قابل اعتراض اور شرم ناک الفاظ کو نقل کیا ہے کہ جن کو یہاں درج کرنا مناسب نہیں معلوم ہوتا۔ اس پر وہ لکھتے ہیں کہ: ایسے جان بوجھ کر رنج دلانے سے نقص امن کا اندیشہ ہے۔،

جب وہ اس بات کو مان چکے ہیں کہ اس سے نقص امن کا اندیشہ ہے، تو پھر کیوں انجمن حمایت اسلام سے اس بارے میں اتفاق نہیں کرتے کہ اس کتاب کی اشاعت بند کی جاوے تاکہ اندیشہ نقص امن کا باقی نہ رہے۔ شائد مرزا صاحب کو اس میموریل کا مطلب بھول گیا ہو جس میں اس کے بعد ایک اس سے بھی دلچسپ فقرہ موجود ہے۔

اس قسم کی زہر دار کتابوں کو روکنے کے لئے گورنمنٹ کو کچھ دانشمندانہ طریق اختیار کرنے چاہیے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس سے ملک کے امن میں ترقی ہوگی اگر گورنمنٹ تمام مذہبی بحث کرنے والوں کو تاکید کر دے کہ اعتدال اور خوش خلقی کو مدنظر رکھیں اور اپنی نکتہ چینیوں کو مذہب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقابل کے معتبر اور مستند کتب پر مبنی کریں اور ایسے حملوں سے پرہیز کریں کہ جو ویسے ہی ان کے مذاہب پر بھی عائد ہوسکیں۔

اس اقتباس سے صاف ظاہر ہے کہ مرزا صاحب امہات المومنین کے متعلق گورنمنٹ کی مدد کی ضرورت سمجھتے ہیں اور ایسی مدد مانگتے ہیں۔غرض ایسی اندھی ہوتی ہے کہ اب جب کہ انجمن حمایت اسلام نے ایک ایسی ہی رعایت کی درخواست کی ہے تو مرزا غلام احمد صاحب پہلو بدل کر لکھتے ہیں کہ:

کتاب کی اشاعت روک دینے سے، ہماری دینی عزت کو اس سے بھی زیادہ ضرر پہنچتا ہے جو مخالف نے گالیوں سے پہنچانا چاہا ہے۔

مرزا صاحب کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خود اس کتاب کا جواب لکھنے والے ہیں لیکن واضح رہے کہ مباحثہ کی کتابیں لکھنے میں وہ خود بھی ایسے شخص نہیں ہیں کہ جن کی تحریرات اندیشے سے محفوظ ہوں۔ میں پنجاب آبزرور کے بارے میں اتفاق کرتا ہوں کہ سال گزشتہ میں پنجاب میں جو افسوس ناک حالت پنڈت لیکھ رام کے قتل کئے جانے کے بعد ہندو مسلمانوں کے مابین پیدا ہوئی تھی، اس کے ذمہ دار ایک حد تک مرزا صاحب بھی تھے۔ اگر مرزا صاحب نے سرمہ چشم آریہ نہ لکھا ہوتا تو پنڈت لیکھ رام تکذیب براہین احمدیہ میں قابل اعتراض باتیں نہ لکھتا۔ کیونکہ پنڈت اندرمن مرادآبادی کے مباحثے بالکل پرانے اور از یاد رفتہ ہو چکے تھے۔ بہر حال کسی مذہب کی کمزوری یا زور آوری اس کے مباحثہ کرنے والے چند ملاؤں یا واعظوں پر منحصر نہیں ہوتی اور قطع نظر اس کے مباحثہ کی کتابیں کثرت سے پہلے ہی موجود ہیں پھر ایسے جواب کی کچھ ضرورت نہیں۔ اور بالفرض اگر ضرورت سمجھی بھی جاوے تو اس سے لازم نہیں آتا کہ اصلی کتاب تلف نہ کی جاوے۔ اعتراض اصل کتاب کے مضامین کے متعلق نہیں ہے بلکہ اس کی بدتہذیبی اور درشتی الفاظ کے متعلق ہے۔ میرے خیال میں مرزا صاحب کے میموریل کا منشاء سوائے اس کے کچھ معلوم نہیں ہوتا کہ پنجاب گورنمنٹ سمجھ جائے کہ تمام تعلیم یافتہ معزز اور مدبر مسلمانوں کے (جیسا کہ ان کا دعویٰ ہے) معتمد الیہ اور لیڈر مرزا صاحب ہی ہیں، اور انجمن حمایت اسلام ان سے مشورہ کر کے اور اجازت لے کر چلتی ہے۔ اور چونکہ یہ باتیں درست نہیں ہیں اس لئے صاف ظاہر ہے کہ گورنمنٹ اس غلط بیانی سے دھوکا کھا سکتی ہے۔ اور اسی طرح پبلک کے بعض حصے بھی دھوکے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں آسکتے ہیں۔اور صرف گورنمنٹ اور پبلک کو اس دھوکے سے محفوظ رکھنے کے لئے یہ چند سطور لکھی گئی ہیں، ورنہ مرزا صاحب کے صدہا اشتہار اور میموریل چھپتے رہتے ہیں جو کسی توجہ کے قابل نہیں ہوتے۔(اداریہ)

(پیسہ اخبار لاہور ۲۱ مئی ۱۸۹۸ء ص ۵۔۶)۔

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد

میلش اندر طعنہ پاکاں برد

پچھلے دنوں لاہور میں اس بات کا بہت چرچا ہوا تھا کہ جناب پیر سید مہر علی شاہ صاحب سجادہ نشین گولڑہ اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مابین عنقریب مناظرہ ہونے والا ہے۔ جناب پیر صاحب نے مرزائے قادیانی کی تمام پیش کردہ شرائط مناظرہ منظور کر کے اپنی طرف سے یہ شرط پیش کی تھی کہ تحریر تفسیر سے پہلے تھوڑی دیر تک زبانی مباحثہ بھی ہو۔مگر اس کے ساتھ ہی جناب پیر صاحب نے لکھ دیا تھا کہ اگر آپ میری یہ تحریک منظور نہ کریں تو مجھے اس کے منوانے پر اصرار نہیں۔

مرزا غلام احمد صاحب نے پیر مہر علی صاحب کو اجازت دی تھی کہ وہ جب چاہیں تاریخ مقرر کر کے مناظرہ کے لئے لاہور آسکتے ہیں۔

اس پر جناب پیر مہر علی صاحب نے بذریعہ رجسٹری شدہ خط کے مرزا صاحب کو اطلاع دی کہ میں تمہاری تمام شرائط کو منظور کر کے لاہور آتا ہوں، جہاں ۲۵۔اگست کو میرا اور آپ کا مناظرہ ہوگا۔

جناب پیر مہر علی صاحب ۲۴۔اگست کی شام کو لاہور تشریف لے آئے جن کا ریلوے سٹیشن پر کثیر التعداد مسلمانوں نے بڑے جوش وخروش وخلوص وعقیدت سے استقبال کیا۔مگر مرزا غلام احمد صاحب اب

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تک نہیں آئے۔تاریخ مناظرہ گزر جانے پر بھی پیر صاحب سطور کے لکھے جانے (یعنی ۲۸۔اگست ۱۹۰۰ءتک) اس خیال سے لاہور میں متوقف رہے کہ شائد مرزا صاحب کسی ضروری کام کے باعث سے وقت معینہ پر نہیں آ سکے اور ممکن ہے کہ ایک دوروز کے بعد بغرض مناظرہ چلے آئیں۔مگر یہ امر جناب پیر صاحب کی صاف دلی اور سادگی پر دلالت کرتا ہے۔مرزا صاحب ایسی گیدڑ بھبکیاں دینے میں بڑے مشاق ہیں۔اگر انہوں نے جناب پیر مہر علی صاحب کو مباحثہ کے لئے چیلنج کیا تھا تو انہیں اس بات کا یقین نہ تھا کہ وہ سچ مچ مناظرہ کے لئے آ موجود ہوں۔پس خلاف توقع ظہور میں آنے سے اب مرزا صاحب بغلیں جھانک رہے ہیں۔تقریباً دوسو مشائخ وعلماء پیر صاحب کے ہمراہ ہیں۔

(پیسہ اخبار لاہور۔یکم ستمبر ۱۹۰۰ء ص کالم ۱۔۲)

غایۃ المقصود

مصنفہ جناب مولوی سید علی حائری

مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ مہدویت کی تردید بطلان میں بزبان فارسی یہ ایک مبسوط کتاب ہے جس میں دلائل ساطعہ و براہین قاطعہ سے معترضوں کی ہرزہ درائیوں کے پرخچے اڑائے گئے ہیں اور حضرت مہدی علیہ السلام کی پیدائش، ان کے خصائل وشمائل، لوازم امامت، ان کے ظہور وغیرہ پر احادیث متفقہ اہل اسلام سے نہایت دلچسپ بحث کی ہے۔

ایک روپیہ قیمت پر سید ابوالفضل؟ رضوی القمی (مبارک حویلی لاہور) سے مل سکتی ہے۔

(پیسہ اخبار لاہور۔یکم ستمبر ۱۹۰۰ء ص۸ کالم ۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیر صاحب گولڑوی و مرزائے قادیانی

مرزا علی گوہر صاحب بلوچستان کو واضح ہو کہ مرزائے قادیانی و پیر مہر علی شاہ گولڑی کے مقابلہ تحریر تفسیر کے متعلق پیسہ اخبار کے دو پرچوں مطبوعہ یکم۔ ہشتم۔ ستمبر ۱۹۰۰ء میں دو نوٹ لکھے جا چکے ہیں۔ ایک پبلک اخبار کا بہت بڑا حصہ کسی خاص طبقہ و فرقہ کے مذہبی معاملات کے لئے وقف کر دینا اصول اخبار نویسی کے سخت خلاف ہے۔ گو دفتر پیسہ اخبار میں اس معاملہ تحریر تفسیر کی نسبت مرزا صاحب کے مخالفین و موانعین کی متعدد تحریریں بغرض اندراج اخبار موصول ہو چکی ہیں مگر ایک ملکی اخبار کو ان کا تختہ مشق بنانا مناسب معلوم نہیں ہوا جیسا کہ پیسہ اخبار ان دونوں میں بدلائل لکھ چکا ہے۔ اس معاملہ میں مرزا صاحب نے پیر صاحب کے سامنے آنے کی جرأت نہیں کی جس سے ان کا گریز ثابت ہے۔ (پیسہ اخبار لاہور ۲۰۔ اکتوبر ۱۹۰۰ء ص ۵ کالم ۲)

سید مہر علی شاہ گولڑوی
غلام احمد قادیانی

پیسہ اخبار کی گزشتہ اشاعت میں سید مہر علی شاہ صاحب کے بغرض تحریر تفسیر لائے آنے اور مرزائے قادیانی کے متعلق ایک مختصر سا نوٹ شائع ہوا تھا کہ پیر صاحب نے مرزا صاحب کی تمام پیش کردہ شرائط منظور کی تھیں، مگر وہ چاہتے تھے کہ تحریر تفسیر سے پہلے مرزا صاحب کے عقائد کی نسبت کسی قدر کوئی مباحثہ بھی ہو۔ اگست ۱۹۰۰ء کے چند فقرات ذیل ...جو حکیم صاحب موصوف نے....

(تقریباً دس سطور پڑھی نہیں جاتیں۔)

(پیسہ اخبار لاہور ۸ ستمبر ۱۹۰۰ء ص ۷ کالم ۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا غلام احمد قادیانی کی زلزلہ کی پیش گوئی

پھر چلے آتے ہیں یارو زلزلہ آنے کے دن
زلزلہ کیا اس جہاں سے کوچ کر جانے کے دن
تم تو ہو آرام میں پر اپنا قصہ کیا کہیں
پھرتے ہیں آنکھوں کے آگے سخت گھبرانے کے دن
کیوں غضب بھڑکا خدا مجھ سے پوچھو غافلو
ہو گئے ہیں اس کا موجب میرے جھٹلانے کے دن
غیر کیا جانے کہ غیرت اس کی کیا دکھلائے گی
خود بتائے گا وہ یار ؟ بتلانے کے دن
وہ چمک دکھلائے گا اپنے نشان کی پنج
یہ خدا کا قول ہے سمجھو گے سمجھانے کے دن
طالبو تم کو مبارک ہو کہ اب نزدیک ہیں
اس میرے محبو ب کے چہرہ کے دکھلانے کے دن
وہ گھڑی آتی ہے جب عیسی پکاریں گے مجھے
اب تو تھوڑے رہ گئے دجال کہلانے کے دن
اے مرے پیارے یہی میری دعا ہے روز و شب
گود میں تیری ہو ں ہم اس خو ن دل کھا نے کے دن
کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فضل کا پانی پلا اس آگ برسانے کے دن
اے میرے یار یگانہ اے میرے جاں کی پناہ
کر وہ دن اپنے کرم سے دیں کے پھیلانے کے دن
پھر بہار دیں کو دکھلا اے میرے پیارے قدیر
کب تلک دیکھیں گے ہم لوگوں کے بہکانے کے دن
دن چڑھا ہے دشمنان دین کا ہم پر رات ہے
اے میرے سورج دکھا اس دین کے چمکانے کے دن
دل گھٹا جاتا ہے ہر دم جاں بھی ہے زیر و زبر
اک نظر فرما کہ جلد آئیں تیرے آنے کے دن
چہرہ دکھلا کر مجھے کر دیجئے غم سے رہا
کب تلک لمبے چلے جائیں گے ترسانے کے دن
کچھ خبر لے تیرے کوچہ میں یہ کس کا شور ہے
کیا میرے دلدار تو آئے گا مر جانے کے دن
ڈوبنے کو ہے یہ کشتی آ میرے اے نا خدا
آ گئے اس باغ پر اے یار مرجھانے کے دن
تیرے ہاتھوں سے میرے پیارے اگر کچھ ہو تو ہو
ور نہ دیں میّت ہے اور یہ دن ہیں دفنانے کے دن
اک نشاں دکھلا کہ اب دیں ہو گیا ہے بے نشان
دل چلا ہے ہاتھ سے لا جلد ٹھہرانے کے دن
میرے دل کی آگ نے آخر دکھایا کچھ اثر
آ گئے ہیں اب زمین پر آگ بھڑکانے کے دن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب سے میرے ہوش غم سے دیں کے ہیں جاتے رہے
طور دنیا کے بھی بدلے ایسے دیوانے کے دن
چاند اور سورج نے دکھلائے ہیں دو داغ کسوف
پھر زمین بھی ہو گئی بے تاب تھرانے کے دن
کون روتا ہے کہ جس سے آسماں بھی رو پڑا
لرزہ آیا اس زمین پر اس کے چلاّ نے کے دن
صبر کی طاقت جو تھی وہ اے پیارے اب نہیں
میرے دلبر اب دکھا اس دل کے بہلانے کے دن
دوستو! اس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن
اک بڑی مدت سے دیں کو کفر تھا کھاتا رہا
اب یقیں سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن
دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر در پیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اس یار کے پانے کے دن
دیں کی نصرت کے لئے اک آسمان پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل کھانے کے دن
چھوڑ دو وہ راگ جس کو آسماں گاتا نہیں
اب تو ہیں اے دل کے اندھو دیں کے گن گانے کے دن
خدمت دیں کا کھو بیٹھے ہو بغض و کیں سے وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خدا تعالی کے اصل لفظ جو مجھ پر نازل ہوئے ہیں وہ یہ ہیں:

چمک دکھلاؤں گا تم کو اس نشان کی پنج بار ،

یعنی پنج مرتبہ غیر معمولی طور پر زلزلہ آئے گا جو اپنی شدت میں نظیر نہیں رکھتا ہوگا۔

دستخط۔ مرزا غلام احمد رئیس قادیان گورداسپور پنجاب

(پیسہ اخبار لاہور ۳۱ مارچ ۱۹۰۶ء)

مرزا صاحب قادیانی

اور

مسلمانوں کے معتقدات

نجات کا دارومدار عقائد ایمانی پر ہے اور وہ پانچ چیزیں ہیں جو یومنو ن بالغیب ہیں۔ اللہ تعالی و رسول و کتاب اور فرشتہ اور قیامت،

ان میں سے اگر ایک کی معہ ان کی صفات کے جو اللہ و رسول نے قرآن و حدیث میں ذکر فرمایا ہے کمی ہے، تو گویا پانچوں کا انکار ہے۔ کیونکہ یہ پانچوں چیزیں معہ اپنی صفات کے لازم وملزوم ہیں۔

اور ہم آپ (مرزا) کی جس قدر تحریریں دیکھتے ہیں وہ سب کی سب ان کے خلاف ہیں۔ مشتے نمونہ ازخروار جناب کی تحریرات دکھلاتے ہیں۔

عام مسلمانوں کا سلف سے خلف تک یہ اعتقاد ہے کہ حضرت عیسی کو اللہ تعالی نے زندہ آسمان پر اٹھا لیا، اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ آخر زمانہ میں حضرت عیسی، مسجد دمشق کے منارہ شرقی پر بوقت تکبیر نماز عصر نازل ہوں گے اور ان کے بال ایسے ہوں گے جیسے اس وقت غسل کر کے آئے ہیں۔ اور دجال کو باب لد پر قتل کریں گے اور اپنا نیزہ جو خون سے بھرا ہوگا لوگوں کو دکھاویں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ (مرزا) تحریر فرماتے ہیں کہ کوئی انسان زندہ آسمان پر نہیں جا سکتا اور نہ زندہ رہ سکتا ہے۔اس امر کو کیسے مان لیا جائے کہ حضرت عیسی کو اللہ تعالی نے زندہ آسمان پر اٹھا لیا۔ یہ امت کا کورانہ اجتہاد ہے کیونکہ عقل میں نہیں آسکتا کہ آسمان اور زمین کے درمیان میں ہوا اور پتھر اور آگ اور برف و پانی وغیرہ وغیرہ ہیں، انسانی گزر غیر ممکن ہو،

تو اب گزارش ہے کہ جو اللہ تعالی کی صفت علی کل شیء قدیر ہے اس سے انکار ہوا یا نہیں۔ اور آپ بھی حدیث معراج کی تحریر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب معراج کو تشریف لے گئے تو آسمان پر بالشت بھر جگہ خالی نہ پائی جہاں کوئی فرشتہ ساجد یا راکع نہیں تھا تو حضرت کو خدا نے آسمان پر کیسے رکھا۔

غرض ہمارا مدعا ظاہر طرح پر حاصل ہے کہ خدا قادر مطلق نہ رہا۔

سنت اللہ کے خلاف حضرت عیسی کی پیدائش اور زندگی میں بہت سی چیزیں ہوئی ہیں۔ دیکھئے سنت اللہ یہ ہے کہ نر اور مادہ سے بچہ پیدا ہوتا ہے مگر حضرت عیسی کو بدوں باپ کے پیدا کیا۔ حضرت عیسی نے پیدا ہوتے ہی بات کی۔ اور پرند مٹی کا بنا کر پھونک مار دیتے تھے وہ اڑنے لگتا تھا۔ اندھے اور جذامی کو اچھا کر دیتے تھے۔ اور مردہ کو زندہ کر دیتے تھے۔ اور اگر آپ کا یہ خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے یہ لوگ حضرت عیسی کو بڑھاتے ہیں، تو گزارش یہ ہے کہ یہ جملہ الفاظ اللہ کی کتاب کے ہیں اپنی طرف سے ایک حرف بھی نہیں لکھا۔ یہ خاص بلا خصوصیت کے اور۔ یہ خرق عادت کچھ حضرت عیسی کے ساتھ نہیں ہوئے ہمارے نبی ﷺ کے معجزات اس سے کہیں بڑھ کر ہیں حضرت آدم سے قیامت تک جس قدر انسان پیدا ہوئے اور ہوں گے وہ چاہے تو سب کو آسمان پر زندہ لے جا سکتا ہے اور زندہ رکھ سکتا ہے اور نہ عاجز ہے یا خاص اس کام سے عاجز ہے اور عاجز خدا ہو نہیں سکتا۔

اب رہی رسالت اس میں کبھی آپ حضرت اور کبھی رسول اللہ کے بروزی ہوتے ہیں۔ اپنے نبی کی نسبت اللہ تعالی فرماتا ہے و یعلم؟ الکتاب و الحکمۃ۔ حکمت کو آپ ظنی بتاتے ہیں۔ فرشتوں کو آپ جمادات اور سورج تاروں سے بدتر بتاتے ہیں جن میں اپنی جگہ سے حرکت کرنے کی قوت نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اب رہی قیامت تو اس کی نسبت آپ کا ویسا ہی خیال معلوم ہوتا ہے جیسا فرشتوں کی بابت ہے۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ مردہ کا پھر زندہ ہونا قرآن شریف کی کسی آیت سے ثابت نہیں ہوتا۔

غرض پانچ رکن ایمانی تھے ان کو تو دونوں ہاتھوں سے سلام کرنا پڑا۔ رہا اسلام، اس میں آپ کی کوئی تحریر نہیں۔ نماز، زکوۃ، حج، روزہ سے آپ کو کیا غرض۔ آپ مجدد بھی ہیں اور مسیح موعود بھی ہیں۔ آپ سے تو جہاں تک ہوسکا اسلام ہی کی تردید کی ہے جس کو آپ تجدید سمجھ رہے ہیں انا للہ و انا الیہ راجعون۔

اگر خدانخواستہ اسلام میں اور ایسے ایک دو مجدد پیدا ہو جاتے تو آج اسلام اور مسلمان روئے زمین پر ڈھونڈا نہ ملتا۔

راقم: مولوی حکیم احمد جان از نجیب آباد

(پیسہ اخبار لاہور۔ ۲۴ مارچ ۱۹۰۶ء)

ہفتہ وار گپ شپ

(پیسہ اخبار کے خاص رپورٹر سے)

چلی میں بہت سخت زلزلہ آیا اور اس کی وجہ سے بہت کچھ نقصان ہوا۔ غالباً اسے بھی سان فرانسسکو کے زلزلہ کی طرح میرزا غلام احمد صاحب مسیح قادیانی صرف اپنے لئے ایک نشان بتلائیں گے۔ مگر تعجب ہے کہ میرزا صاحب کے متعلق زلزلہ کے نشانات دور دور سے آتے رہتے ہیں اور وہ نہایت مہیب زلزلہ جس کے انتظار میں خود انہوں نے اور ان کے مریدوں نے گھروں سے باہر میدان میں نکل کر خیمے ڈیرے لگا رکھے تھے، نہ آیا، پر نہ آیا۔ اور جب کبھی زلزلہ آیا، اٹلی یا جنوبی افریقہ یا جاپان کی طرف آیا۔ جہاں کی زمینوں سے سائنس دان آتشی مادہ کی بکثرت موجودگی بتلاتے ہیں۔

(پیسہ اخبار یکم ستمبر ۱۹۰۶ء ص ؟ کالم ۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب قادیانی
اور ان کے دعاوی

جناب اڈیٹر صاحب! تسلیم۔

مرزا قادیانی اور مرزائیوں کی طرف سے میرے (یعنی ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی) رسالہ الذکر الحکیم نمبر ۴، اور المسیح الدجال کا جواب آج تک نہ بن سکا اور نہ بن سکے گا۔ یہ دو حربے تائید الٰہی سے ایسے تیار ہوئے ہیں کہ دجال اور دجالی لوگ اس کا مقابلہ تو کیا اس کی طرف رخ بھی نہیں کر سکتے۔ میں چاہتا ہوں کہ وقتاً فوقتاً آپ کے اخبار کے ذریعہ سے ان کے دجل کو پاش پاش کرتا رہا تا کہ عام مسلمان بیدار رہیں اور ان کے دام تزویر میں نہ پھنس سکیں

۱۔ مرزا غلام احمد نے براہین احمدیہ کی اشاعت ایسی تنگی کی حالت میں شروع کی تھی کہ اس کی طبع کے واسطے بڑے عجز و نیاز کے ساتھ پیشگی امداد کے واسطے تمام مسلمانوں کے آگے ہاتھ پھیلانے پڑے تھے پھر اس امید پر کہ عجیب و غریب اشتہار کو دیکھ کر تمام آسودہ حال اور سر برآوردہ مسلمان کل کتاب کی قیمت فوراً روانہ کر دیں گے ان کے نام پہلی جلد جو محض اشتہار تھا بصیغہ ویلیو پیڈ روانہ کر دی تھی مگر جب اکثر کی طرف سے پیشگی قیمت وصول نہ ہوئی تو اس خفیف رقم کیلئے جو اشتہاروں پر صرف ہوئی تھی ایک دردناک ماتم کے ساتھ درخواست کی تھی کہ اگر پیشگی روپیہ نہیں دینا چاہتے تو پہلی جلد ہی واپس بھیج دیں مگر جن لوگوں سے پیشگی قیمتیں وصول ہوئیں اور کثرت سے وصول ہوئیں اور ۱۸۹۳ کے جلسہ میں اشاعت کتب کی غرض سے ڈہائی سو روپیہ ماہوار چندہ کی فہرست پیش کی گئی اور اس فہرست سے زائد آمد شروع ہوگئی مگر تمام پیشگی رقوم اور ماہوار چندے ایسے ہضم کئے کہ براہین کا آج تک نام نہیں لیا۔ جب بعض اشخاص نے مدتوں انتظار کے بعد مایوس ہو کر باقی ماندہ براہین کے مطالبے شروع کئے تو چند ایک کو قیمت واپس دے کر اس شور کو دبا دیا۔ روپیہ کی آمد کا یہ حال ہے کہ لنگر کے اخراجات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امیرانہ ہیں مفرحات ومقوویات اورمحرکات افراط سے استعمال ہوتے ہیں بیوی سونے کے زیورات سے لدگئی ابھی بڑے بیٹے کی شادی دھوم دھام سے کی اورابھی دوتین سال کے بعدمیں چھوٹے بیٹے بشیراحمد کی شادی میں پانچ چھ ہزار کے پارچات دیئے گئے چاندی کی جوتی پیش کرنے پراعتراض ہوا کہ سونے کی جوتی کیوں پیش نہ کی گئی۔اگرچہ ابھی تک اپنے الفاظ میں صاف طور سے انبیاءء پرافضلیت کا اظہارنہیں کیا مگرمرزا کی تدریجی ترقی سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ اس کا دلی منشاءایسی تحریروں اورالہامات سے یہی ہے۔پہلے آل محمد کی نسبت میں یہی کہا کرتے تھے کہ میں ان کا خوشہ چین ہوں اورمرزا کا یہ قول بھی شائع ہو چکا ہے جانم نثارکوچہء آل محمداست۔مگرآج اس آل محمدی کے سردارکواپنے مقابلہ میں ذلیل وخوار بتلارہا ہے۔زمانہ کی چال صاف بتلارہی ہے کہ ایک وقت مسیح علیہ السلام کی مرزاضرورخدا بنایا جاوے گا۔اورتمام انبیاءعلیہ السلام کواس کی افضلیت ثابت کرنے کے لئے گنہگارذلیل خوارنامرادثابت کیا جائے گا

مرزاجواپنے مریدوں کوباربارتقریروں اورتحریروں میں صحابہ رسول اللہﷺ کی مثالیں دے کرترغیب دیا کرتا ہے کہ انہوں نے تمام جان ومال خدا کے راستہ میں صرف کردیا تھاتم بھی اسلام کے واسطے اپنی جان اورمال صرف کرو۔اوراس ترغیب سے ہزاروں روپیہ ماہواراس کووصول ہوتا ہے تو یہ روپیہ کون سی اسلامی خدمت میں صرف ہوتا ہے کتابیں یارسالے جومرزا کے چھپتے ہیں وہ چارگنی پانچ گنی قیمتوں پرفروخت ہوتے ہیں۔کادیاں پہنچنے والے لوگ جولنگر سے کھانا کھاتے ہیں ان کے نذرانوں کی اوسط اون کی خوراک سے کئی گنابڑھ جاتی ہے الحکم والبدرومیگزین کے چندے علیحدہ ہیں۔سکول کا چندہ علیحدہ ہے بورڈنگ کے واسطے جوایک میز کی ضرورت پڑی تواس کے چندے کے واسطے بھی اخباروں میں اشتہاردیئے گئے۔ایک مولوی محمداحسن امروہی کوبطور مشنری مقررکیا تھا اسکے واسطےعلیحدہ چندہ مقررکیا گیا ہے اپنی ہزاروں اورلاکھوں کی آمدمیں سے تیس روپیہ ماہواربھی نہ نکالے گئے۔اس وقت خودمرزا کی تحریروں سے ثابت ہوتا ہے کہ اس کی جماعت ۴ لاکھ کے قریب ہوگئی ہے اوراسی کے قاعدے کے مطابق جو۳ ماہ تک چندہ ادانہ کرے وہ جماعت سے خارج کیا جائے گا پس اگراوسط چندہ فی مرید۴۔آنے رکھا جائے توایک لاکھ روپیہ ماہوار بیٹھتے ہیں۔اگرایک آنہ بھی اوسط تصورکی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جائے تو پچیس ہزار روپیہ ماہوار چندہ بیٹھتا ہے اگر سب چندہ نہیں دیتے تو اس کے قاعدے کے مطابق مرید ہی نہیں۔ پھر پنی بڑائی کے واسطے ..کی تعداد کیوں شائع کی جاتی ہے اور اگر چار لاکھ چندہ دینے والے ہیں تو لاکھ روپیہ ماہوار کس اسلامی خدمت میں صرف ہوتا ہے۔ سلیمان علیہ السلام کی مثال مرزا پر منطبق نہیں ہوسکتی کیونکہ ان کو خداوند عالم کی طرف سے ایک سلطنت ملی تھی۔ نہ کہ اسلامی خدمت کے نام پر اشتہاروں اور اخباروں کے ذریعہ سے روپیہ جمع کر کے اور دواں حصہ جائدادوں کا لے کر ایک ریاست بنالی تھی صحابہ کرام نے اسلامی نام پر جو اپنے سارے مال یا تہائی ونصف حضرت سید المرسلین ﷺ کے نذر کر دیئے تھے تو کیا اس سے حضرت ﷺ نے اپنی بیویوں کو زیورات سے لاد دیا تھا یا ذاتی عیش وعشرت میں صرف کرتے تھے۔ بلکہ ان نذرانوں میں آنحضرت ﷺ اس قدر احتیاط کی کہ رہنے کے واسطے ایک جھونپڑا اور کھانے کے واسطے زیادہ سے زیادہ جو کی روٹی، سونے کے واسطے ایک چٹائی سے زائد اپنے واسطے کچھ نہ کیا۔ آپ کی پیاری بیٹی نے جب کثرت کاروبار خانگی اور اولاد کی وجہ سے ایک لونڈی کی درخواست کی اور آپ نے ان کو بھی جواب دیا سبحان اللہ الحمدللہ اللہ اکبر تینتیس تینتیس بار اور لا الہ الا اللہ ایک بار پڑھا کرو۔ پس اعتراض تو یہ ہے کہ ہزاروں لاکھوں روپیہ جو مرزا نے اسلامی خدمت کے نام پر وصول کئے اس سے کیا کچھ اسلامی خدمت کی۔ جب اس قدر کثرت سے نذرانے آتے ہیں تو کتابوں کی قیمت چار گنی پانچ گنی کیوں رکھی جاتی ہے مولوی محمد احسن صاحب کے لئے علیحدہ چندہ کیوں کیا گیا۔ براہین کی تین سو بے نظیر دلیلیں کیوں آج تک شائع نہیں کیں۔ محض تمہید اور دیباچہ کو کل کتاب براہین احمدیہ کا کیوں قائم مقام سمجھا گیا۔ اب جو ہی تمہید اور دیباچہ معراج الدین عمر مالک البدر نے چھپوا کر اشتہار دیا ہے اس میں بھی بتلایا گیا ہے کہ اس میں سینکڑوں دلائل اسلام کی حقیقت پر دی گئی ہیں، ان کا خمس بھی کوئی دوسرے مذہب والا پیش نہیں کرسکتا حالانکہ اس حصہ میں کل ایک ہی دلیل آئی ہے پھر اس پر سفید جھوٹ یہ شائع کیا کہ ستائیس سال سے یہ کتاب شائع ہو چکی ہے لیکن کسی کو اس کا مقابلہ کرنے اور دس ہزار روپیہ انعام کا مطالبہ کرنے کا حوصلہ ہی نہیں پڑسکتا۔ یہ کیسا شرم ناک جھوٹ ہے۔ اس عیارانہ اشتہار کے ذریعہ روپیہ ٹھگ کر دم تو مرزا صاحب نے دبا لیا کہ ان تین سو دلائل کو ہوا تک نہیں لگنے دی اور دنیا کو ملزم کیا جاتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ مرزا کا یہ دعوی منافقانہ تھا اس لئے بحکم .....(منافق) جو ارادہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں وہ اس میں کامیاب نہیں ہوتے۔اس لئے میرا یہ دعوی ہے کہ مرزا کبھی بھی تین سو دلائل پیش نہ کر سکے گا اور نہ کبھی تفصیل القرآن کی اشاعت کی اس کو توفیق ملے گی کیونکہ تفصیل کی نسبت بھی وہ بار بار جھوٹے دعوی شائع کرتا رہا ہے۔لا یمسه الا المطهرو ن ۔پھر اسی اشتہار میں اور شرمناک جھوٹ ہے معراج دین لکھتا ہے کہ پہلے پہل جب ۱۸۸۰ء میں حضرت مصنف نے اس کتاب کو چھپوایا تھا تو اس کی قیمت پچیس روپیہ رکھی تھی پھر حجم اتنا بڑھ گیا کہ سو روپیہ بھی اگر قیمت رکھی جاتی تو کم تھی لیکن محض ہمدردی نوع انسانی کے خیال سے انہوں نے اس کی قیمت نہ بڑھائی اور کتاب ہاتھوں ہاتھ اٹھ گئی۔اب ناظرین غور فرمائیں کہ چار سو صفحہ کی قیمت ۲۵ روپے اور ایک سو ہوسکتی ہے۔اگر اشاعت کثرت سے ہو تو چار سو صفحہ کی کتاب کی قیمت زیادہ سے زیادہ آٹھ آنے ہوسکتی ہے۔عصائے موسی جو حجم اور مضامین کے لحاظ سے براہین احمدیہ موجودہ سے زیادہ ہے اس کی قیمت ۱۲۔آنے ہے۔میری تفسیر القرآن پندرہ سو صفحہ کی اس کی قیمت ۳ روپیہ ہے گویا کہ ایک روپیہ میں پانچ سو صفحہ ہیں پھر اس میں مضامین نہایت کثرت سے اور ما قل و دل کے طور پر جمع ہیں کہ ساری براہین موجودہ اس کے پچاس صفحوں کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔اور اگر یہ تسلیم کرلیا جائے کہ پچیس سو روپیہ کل کتاب کی قیمت تھی جو مکمل ہوچکی تو پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب تمام کتاب لکھی جاچکی تو اس کو آج تک ستائیس سال میں چھپوایا کیوں نہیں گیا اور اب تک کیوں چھپا رکھی ہے۔ان سوالات کے جواب میں مرزا نے اپنی قدیمی عیاری اور چالاکی سے یہ جواب دیا کہ خدا کے حکم سے اس میں دیر ہوگئی ہے قرآن مجید بھی تو تیئس سال میں جمع ہوا تھا۔میں سمجھ چکا ہوں کہ مرزا کا تمام کام دوکانداری ہے اور الہامات سے مجھ کو معلوم ہو چکا ہے کہ مرزا عیار اور مسرف اور کذاب ہے اور یہ وہی دجال ہے جس کا نام مسیح الدجال ہے میرے رسالہ کا نام المسیح الدجال بھی الہامی ہے اور یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ صادق کے سامنے شریر تین سال کے اندر فنا ہو جائے اس الہام کی تاریخ ۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء ہے۔تاہم میں ان ہزاروں روپیہ کی واپسی کا مطالبہ کرنا گوارا نہیں کرتا کیونکہ جو کچھ میں نے صرف کیا وہ خالصتاً للہ کیا، اگرچہ غلط کیا۔والاعمال بالنیات۔مگر سفلگی اور بے حیائی بھی مرزائیوں پر ختم ہے کہ ایک شخص حبیب الرحمٰن نامی موضع حاجی پورہ ڈاکخانہ پھگواڑہ سے میرے نام ایک خط میں لکھتا ہے کہ میں آپ کی تفسیر القرآن مجلد..ذکر الحکیم نمبر۲..۴ رسالہ اعضائے مخصوصہ ..کل قیمت ...شائد چار روپئے)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بذریعہ قیمت طلب پارسل واپس کرتا ہوں کیونکہ مرزا نے بھی معترضین سے براہین واپس لے کر قیمتیں ادا کردی تھیں۔ سچ ہے دجال کا نام ہوگا۔ کہاں تو سالم کتابوں کی خریداوران کا مدت تک استعمال اور کہاں ایک کتاب کا جزودے کر اس کی پیشگی قیمت وصول کرلینا، اب سوالات یہ ہیں کہ کیا سالم براہین احمدیہ جس میں تین سو دلائل شائع ہونے کا اشتہار دیا تھا اور جس کی قیمت پانچ یا دس روپیہ پیشگی وصول کی گئی تھی، کسی کو دی گئی تھی جو کچھ مدت کے بعد وصول کی گئی؟ کیا کوئی شخص ایک کتاب کا کوئی حصہ دے کر پوری قیمت کے رکھنے کا مستحق ہوسکتا ہے اگر چار پانچ خریداروں سے تمہدی اجزاء واپس لے کر قیمت واپس ادا کردی گئی تو باقی ماندہ ۹۵ فی صدی خریداروں کی قیمت کہاں گئی اور وہ روپیہ ہضم کرنا مرزا کے واسطے کس طرح جائز ہوسکتا ہے حقیقت میں مرزا کی یہ بڑی چال تھی کہ کتاب کی کتاب کی بڑی قیمت رکھ کر اور لمبا چوڑا اشتہار دے کر امراء سے اس بھروسہ پر پیشگی قیمت وصول کرلیں کہ ان میں سے اکثر واپسی کا تقاضا نہ کریں گے اور اگر دو چار فیصدی حبیب الرحمانی جیب؟ کے لوگ واپسی کے متقاضی ہوئے تو اس میں کچھ حرج نہ ہوگا طرفہ تو یہ ہے کہ یہ خط حبیب الرحمٰن کا الحکم مورخہ ۲۴ جولائی ۱۹۰۶ء میں چھپ بھی گیا مرزا نے تو غریب مسلمانوں کو براہین کے مطالبہ پر خسیس، کمینہ اور سفلہ وغیرہ لکھا تھا حالانکہ ان بے چاروں سے پیشگی قیمت لے کر اور تین سو دلائل میں سے محض ایک دلیل پر ٹال دیا تھا اب جو مرزائی پوری کتابیں اصل قیمت پر لے کر اور ایک دو سال ان کا استعمال کر کے واپسی کا مطالبہ کر رہے ہیں ان کو کیا کہا جائے۔

خاکسار عبدالحکیم خان ایم بی اسسٹنٹ سرجن ریاست پٹیالہ

(پیسہ اخبار لاہور ۲۰۔اکتوبر ۱۹۰۶ء ص ۱۸۔۲۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۹۳۲ء سے

نسل بدکاراں
یعنی ذریۃ البغایا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒ کہتے ہیں

مرزا غلام احمد نے اپنے منکروں کو ذریۃ البغایا (نسل بدکاراں) لکھا ہے۔ جب سے اخبار اہل حدیث امرتسر اور زمین دار لاہور میں جناب مرزا صاحب قادیانی کی اس شیریں کلامی کا چرچہ ہوا ہے، جماعت احمدیہ (بہر دو صنف) حیران نظر آتی ہے۔ کہیں ذریۃ ، کی تاویل ہے، کہیں بغایا کی تحریف، کہیں علماء اسلام، کو بادی اظلم بتایا جاتا ہے، کبھی مراد کفار لئے جاتے ہیں۔ حقیقت میں بات ہی ایسی پیچدار ہے۔ ادھر امت مرزائیہ کا یہ دعوی کہ ہم ہی اصل اسلام پر ہیں۔ ادھر ذریۃ البغایا کے سننے سے شریف انسانوں کو کیا چوڑھے چماروں کو بھی نفرت ہوتی ہے۔ اس لئے امت مرزائیہ اس کی تاویل کرنے میں معذور ہے۔ اور کوئی مانے یا نہ مانے ہم تو ان کو معذور بلکہ مجبور مانتے ہیں اللہ ان کی مشکل حل کرے۔

لیکن اصل حقیقت یہ ہے کہ ماولین کی تاویل اور تشریح مرزا غلام احمد صاحب کی تصریحات کے سامنے بجوئے نار زد

لفظ، بغایا، کے معنی سوائے زانیات کے جتنے بھی کرتے ہیں وہ سب کے سب مرزا صاحب قادیانی کے خلاف منشاء ہیں۔ چونکہ ہم جانتے ہیں کہ ہمارے مخاطبین کسی لغوی تحقیق کے پابند نہیں، بلکہ وہ تو اپنے ہادی و مرشد کے اقوال کے پابند ہیں، اسی لئے تو، دمشق، سے مراد قادیان کہنا ان کے نزدیک صحیح ہے۔ کیونکہ (بقول ان کے) مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے بتائے ہیں۔ اس لئے ہم اپنی طرف سے کوئی لغوی تحقیق نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتے بلکہ جس کا کلام ہے اسی کے ترجمے پیش کرتے ہیں۔

ایک حوالہ انجام آتھم کا ہم پہلے ایک مضمون (مندرجہ اہل حدیث ۱۸ دسمبر ۱۹۳۱ء) میں بتا چکے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب نے مولوی سعد اللہ صاحب مرحوم لودہانوی کے حق میں لفظ، یا ابن بغاء (اے نسل بدکاراں) لکھا ہے۔آج ہم دو حوالے اور بتاتے ہیں جن میں حضرت عیسی کے قصے میں دو دفعہ بغیه جس کی جمع بغا یا ہے ۔مرزا صاحب قادیانی نے تحریر کیا ہے پس سنئیے

ثبت من الا نجیل انه آوی عنده بغیة (ترغیب المومنین۔ص ۱۸)

ترجمہ فارسی بالفاظ مرزا صاحب قادیانی:

وازانجیل ثابت است کہ او(مسیح) زنت بدکار رانزد خود جاداد۔

دوسرا حوالہ: و کذ لك اقبل علی بغیة اخری و کلمها (ص ۱۸۔۱۹)

ترجمہ فارسی ازمرزا صاحب قادیانی؛

وہم چنیں یسوع یک مرتبہ باذن بدکار دیگر گفتگو کرد و بدو متوجہ شد

یہ تو دو ثبوت مع پہلے کے تین حوالے مرزا صاحب قادیانی کے ہیں۔انہی معنی کی تائید میں وہ حدیث ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

مهر البغی حرا م (الحدیث)(فاحشہ کی خرچی حرام ہے)

یہ تین بلکہ مع حدیث چار حوالے دے کر ہم چیلنج دیتے ہیں کہ کوئی شخص مرزا صاحب قادیانی کی کسی تحریر سے ثابت کردے کہ بغیہ اور بغایا کے معنی سوائے بدکار کے کچھ اور ہیں،تو ہم وہی مراد لیں گے۔

یاد رکھئے اس سنڈاس کو جتنا چھیڑو گے بدبو دے گا اور کبھی صاف نہ ہوگا کیوں؟

نہ کچھ پیری چلی باد صبا کی
بگڑنے پر بھی زلف اس کی بنا کی

ہاں بعض احمدیہ نے لغوی شہادت سے بغایا الجیوش ،نکالا ہے جس کے معنی بتائے ہیں،فوج کا طلیعہ، مگر وہ یاد رکھیں عربی جاننے والے خدا کے فضل سے بہت ہیں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سنیئے ۔ بغایا کی تین حالتیں ہیں : مفرد، شکل میں تو قطعاً معنی زانیات کے ہیں ۔ مضاف الیہ کی صورت ہو جیسی ذریۃ البغایا تو بھی نسل بدکاراں مراد ہوتا ہے ۔ ہاں جس صورت یہ لفظ خود مضاف بسوئے جیش ہو، تو اس میں اس کے معنی فوج کے طلیعہ کے ہو سکتے ہیں مگر ہماری متنازعہ عبارت میں یہ صورت نہیں ۔

پس اگر احمدیہ جماعت مرزا صاحب کی ذریۃ البغایا ،کی تشریح طلیعہ فوج سے کرتی ہے تو پہلی دو صورتوں میں یہ معنی لغت میں کہیں دکھائے ورنہ ہمارے حوالہ جات اربعہ پر صاد کرے ۔

ایک استفتاء

جماعت مرزائیہ بہر دو صنف نے جواب میں کہا ہے کہ جو لوگ مرزا غلام احمد صاحب کے حق میں گمراہ کرنے والے اسلاف کے پیرو ہوئے ان کو ذریۃ البغایا یعنی گمراہوں کے اتباع کہا گیا ہے ۔

پس کیا فرماتے ہیں علماء احمدیہ کہ جس طرح مرزا صاحب قادیانی نے گمراہ کرنے والوں کے اتباع کو ذریۃ البغایا کہا ہے اسی طرح جن علماء اسلام اور عام اہل اسلام کے نزدیک مرزا صاحب گمراہ کرنے والے تھے وہ جماعت احمدیہ عالیہ کو ذریۃ البغایا کہیں تو احمدی جماعت سن کر ناراض تو نہ ہو گی ۔ بینوا توجروا

احمدی دوستو!

مشکل بہت پڑے گی برابر کی چوٹ ہے
آئینہ دیکھئے گا ذرہ دیکھ بھال کے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم جنوری ۱۹۳۲ء مطابق ۲۳ شعبان ۱۳۵۰ھ ص ۴۔۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مودت نامہ بخدمت مولوی محمد علی لاہوری

(ایک مطبوعہ اشتہار)

مولوی صاحب!

آپ صاحب انگریزی کے ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ ہو کر مذہبی خدمات میں مصروف ہیں اس لئے آپ کی میرے دل میں عزت واحترام ہے۔اسی بنا پر میں بھرے دل سے آپ کی خدمت میں یہ مودت نامہ لکھتا ہوں۔امید ہے کہ آپ بھی محبت کی نظر سے اسے پڑھیں گے۔

آپ کا ہمارا جتنا مذہبی اختلاف ہے اس کا اصل الاصول جناب مرزا صاحب قادیانی کی شخصیت خاصہ ہے یہی ایک حد فاصل ہے جو ہم کو ایک جگہ جمع ہونے نہیں دیتی۔میں اور آپ دونوں عمر کی آخری منزل میں ہیں۔اس لئے ہمارا مقدم فرض یہ ہونا چاہیے کہ ہم اپنے دل ودماغ میں کوئی ایسا عقیدہ اور خیال لے کر اس دنیا سے نہ جائیں جو مالک کے حضور ہماری گرفت کا موجب ہو۔

امر واقع یہ ہے جس کے اظہار سے مجھے کوئی امر مانع نہیں ہوسکتا کہ ہم مرزا صاحب کی نسبت جو خیال رکھتے ہیں تقلیداً نہیں رکھتے بلکہ علی وجہ البصیرت رکھتے ہیں میں مانتا ہوں کہ جس طرح میں اپنا خیال مدلل پاتا ہوں آپ بھی اپنا اعتقاد پختہ اور مدلل جانتے ہیں میرے وجوہات میں سے بڑی وجہ مرزا صاحب کا وہ اعلان ہے جو انہوں نے ،مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ، کے عنوان سے ۱۵۔اپریل ۱۹۰۷ء کو شائع کیا تھا۔جس طرح میں اسکو اصلی معنی میں کافی جانتا ہوں آپ اس کو نا کافی سمجھتے ہوں گے۔یہی ایک سد سکندری ہے جس کی بابت آج بھرے دل سے آپ کا احترام ملحوظ رکھ کر آپ کو متوجہ کرتا ہوں کہ آپ اپنے علم و فضل سے مجھے فائدہ پہنچائیں جس کی صورت بہت سادہ اور آسان ہے کہ بمقام لاہور مجلس خاص احباب میں اس آخری فیصلہ پر تھوڑا سا وقت محض مخلصانہ گفتگو ہو جس میں ہر فریق کی یہی کوشش ہو کہ دوسرے فریق کے دل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں بات پہنچائے نہ طعن تشنیع، نہ غلظت کلام، نہ سوءمزاجی، بلکہ فرمان خداوندی قل لھم فی انفسھم قولاً بلیغاً کی تعمیل ہو۔

میں اپنی دلی محبت اور اخلاص پر بھروسہ رکھ کر جواب باصواب کا امیدوار رہوں۔

خادم دین اللہ۔

ابوالوفاء ثناءاللہ کفاہ اللہ امرتسری

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم جنوری ۱۹۳۲ء مطابق ۲۳ شعبان ۱۳۵۰ھ ص ۵)

گاندھی جی
اور
مرزا قادیانی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ کہتے ہیں

آج دوسری مرتبہ ہم نے ہندوستان کے ان دو لیڈروں کو عنوان میں جمع کیا ہے۔ قطع نظر مذہبی اختلاف کے ہم ان دونوں کو ہندوستان کے بڑے آدمی جانتے ہیں۔ اس عنوان کے ماتحت بھی مذہبی نقطہ نگاہ سے گفتگو نہیں ہے بلکہ محض ان کی کامیابی وعدم کامیابی سے ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے جو اپنے مقاصد بیان کئے تھے وہ اتنے عالی شان تھے کہ اگر ان میں وہ کامیاب ہو جاتے تو آج نہ ہندوستان میں کوئی اختلاف ہوتا، نہ حکومت غیر، نہ ست گرہ، نہ گول میز کانفرنس ہوتی، نہ اس کی ضرورت پڑتی کیونکہ وہ اپنی حرکت کا منتہاء دنیا کی اقوام میں وحدت فرماتے تھے۔ وحدت بھی وہ جو مذہب اسلام پر سب کے اجتماع سے حاصل ہو۔ (چشمہ مسیحی)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیکن اس مقصد میں مرزا صاحب کو جو کامیابی ہوئی وہ عیاں راچہ بیاں۔

باوجود اس کے ان کے اتباع ان کو بڑھائے چلے جاتے ہیں، بلکہ وہ مرزا صاحب قادیانی کے اس مقصد اور اس میں فیل ہونے پر غور بھی نہیں کرتے۔

اسی طرح گاندھی جی انگلستان گئے تھے تو یہ مقصد لے کر گئے تھے کہ میں وہی کہوں گا جو کانگریس نے اپنا مقصد قرار دیا ہے یعنی مکمل آزادی۔

چنانچہ انہوں نے ایسا اعلان کیا لیکن اس میں کامیابی نہ ہوئی۔

اس کا ثبوت یہ کافی ہے کہ ارکان کانگریس مثل روز اول نافرمانی کرنے پر تلے بیٹھے ہیں۔ بلکہ صوبہ متحدہ میں داروگیر شروع ہوگئی ہے۔ بہت سے لیڈران کانگریس گرفتار اور نظر بند ہو چکے ہیں۔ باوجود اس ناکامی کے گاندھی جی کے اتباع بدستور ان کو اسی نظر سے دیکھتے ہیں جس نظر سے پہلے دیکھتے تھے۔

ہمارا عندیہ یہ ہے کہ گاندھی جی اپنے مقصد میں کامیاب ہو کر نہیں آئے، مگر ان کو اس میں ملامت نہیں۔ کیونکہ ان کا دعوی یہ نہ تھا کہ میں آزادی لے کر آؤنگا، بلکہ یہ تھا کہ چونکہ میں کانگریس کا نمائندہ ہوں اس لئے کانگریس کا نصب العین کانفرنس میں ظاہر کردونگا۔ چنانچہ انہوں نے اپنی تقریروں میں ایسا کیا۔ رہی ناکامی سو اس کا جواب وہی پرانا شعر ہے:

شکست و فتح تو قسمت سے ہے ولے اے میر
مقابلہ تو دل ناتواں نے خوب کیا

برخلاف اس کے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی مطبوعہ تحریرات صاف ہیں کہ میں ایسا کردوں گا۔ بلکہ یہاں تک بھی کہا کہ اگر میں ایسا نہ کردوں تو میں اپنے دعوی میں جھوٹا۔ اس لئے مرزا صاحب کی نسبت یہ کہنا کہ وہ اپنے مقصد اور دعوی دونوں میں ناکامیاب رہے، بجا ہے۔ اور گاندھی جی نے اپنا دعوی پورا کر دیا مگر مقصد میں ناکام رہے، ٹھیک ہے۔ لیکن اس ناکامی میں ان پر ملامت نہیں کیونکہ ایسا ہونا ان کے بس کی بات نہیں، نہ ان کا دعوی تھا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم جنوری ۱۹۳۲ء مطابق ۲۳ شعبان ۱۳۵۰ھ ص ۱۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلم لیگ پر قادیانی اثر سوء

اعلان تھا کہ ۲۶۔۲۷ دسمبر ۱۹۳۱ء کو مسلم لیگ کا اجلاس دہلی میں ہوگا۔ جلسہ جیسا ضروری اور قومی تھا وہ عیاں ہے۔ غالباً وزیر اعظم کے آخری اعلان پر اظہار رائے کرنا مقصود ہوگا۔

چونکہ اس دفعہ جلسہ کا صدر چودھری ظفر اللہ بیرسٹر لاہور کو بنایا گیا تھا، مسلمانان دہلی کی طرف سے اظہار ناپسندیدگی کیا گیا کہ صدارت پر قادیانی بٹھایا جائے۔ لیکن لیگ کے ارکان نے اپنے فیصلہ کو مسترد کرنا منظور نہ کیا۔ اس لئے اہل اسلام دہلی نے اس صدارت کی مخالفت کی۔ اسی طرح کی جس طرح اہل لاہور نے ڈاکٹر انصاری صاحب دہلوی کی صدارت کی مخالفت لاہور میں کی تھی۔

یعنی دہلی سے پہلے سٹیشن غازی آباد پر سیاہ جھنڈیوں سے استقبال کیا گیا۔

چودھری ظفر اللہ چلے جاؤ، جھوٹے نبی کے امتی چلے جاؤ، دہلی کے مسلمانوں کو تمہاری ضرورت نہیں، چلے جاؤ۔ گورنمنٹ کے پٹھوؤں چلے جاؤ۔

یہ آوازیں دینے والے اسی ٹرین پر سوا ہو گئے اور دہلی کے اسٹیشن پر ان کی تعداد بہت زیادہ ہوگئی۔

اس کے علاوہ یہ نظارہ بھی دیکھنے میں آیا کہ دہلی کے ارکان کے معزز ین صدر کے استقبال کے لئے اسٹیشن پر آئے۔ کیوں؟ اس لئے کہ دہلی کی اسلامی پبلک میں اس پر سخت جوش تھا۔

ادھر یہ ہوا کہ مسجد فتح پوری کے ہال میں جو خاص قومی جلسوں کے لئے وقف ہے، اسی ہال میں مسلم لیگ کا اجلاس ہونا قرار پایا گیا۔ مسلم پبلک نے اس ہال پر صبح سے قبضہ کر رکھا تھا۔ مسجد فتح پوری حاضرین سے پر تھی۔ اتنے میں عوام میں خبر پھیلی کہ امرتسری فاتح قادیان آج مدرسہ رحمانیہ کے جلسہ میں شرکت کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ چنانچہ مولانا حافظ ابراہیم صاحب دہلوی فاتح قادیان کے پاس آئے اور بغرض تقریر ان کو ساتھ لے گئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ مولانا فاتح قادیان نے قادیانی دعاوی پر بڑی خوبی سے تقریر فرمائی۔ تقریر شروع کرنے سے پہلے فرمایا کہ سامعین غلط فہمی سے مجھے مرزا صاحب قادیانی کا مخالف نہ سمجھیں۔ میں مخالف نہیں بلکہ مرزا صاحب کا مبلغ بلکہ آنریری مبلغ ہوں کیونکہ جو کچھ مرزا صاحب قادیانی فرما گئے ہیں میں وہی سنایا کرتا ہوں۔

چنانچہ آپ نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دعاوی انہی کے الفاظ میں سنائے۔ لوگ حیران تھے۔ دو باتیں آپ نے عجیب سنائیں ایک یہ کہ مرزا صاحب قادیانی نے لکھا ہے کہ میں نے کشف میں ایک مسل لکھی جس میں آئندہ کے واقعات لکھ کر خدا سے منظور کرائے۔

یہ کہہ کر فرمایا کہ اس قسم کا توہینی استقبال بھی اس مسل میں مرزا صاحب ہی نے لکھا ہوگا اس لئے ایسا ہونے میں مرزا صاحب قادیانی کے فعل کا دخل ہے۔

دوسری بات یہ کہی کہ مرزا صاحب قادیانی کا الہام ہے، خدا فرماتا ہے

انی مهين من اراد اها نتك (میں، خدا، اس کو ذلیل کرونگا جو تیری، مرزا کی) اہانت کرنے کا ارادہ کرے۔

اس الہام کے مطابق کہنا چاہیے کہ چودھری ظفر اللہ کی توہین اس لئے ہوئی کہ ان کے دل میں مرزا غلام احمد کی اہانت کا ارادہ آیا ہوگا۔ پھر اس میں قصور کس کا۔

غرض آپ نے جو کہا وہ مرزا صاحب قادیانی کے اقوال ہی سے کہا۔

اتنے میں آواز آئی کہ مسلم لیگ کے ممبر رائے سینا کے ایک ہوٹل میں جمع ہو کر مشورہ کر رہے ہیں پبلک فوراً لاریوں میں بیٹھ کر وہاں پہنچی۔ دیکھا کہ پولیس بغرض حفاظت ہوٹل کا محاصرہ کئے ہوئے ہے، اس لئے اندر نہ گئے، باہر ہی،

چلے جاؤ، چلے جاؤ، جھوٹے نبی کے امتیوں چلے جاؤ،

کے پرزور نعرے لگا کر واپس چلے آئے۔ یہ ہے قادیانی تحریک کی نفرت کا ثبوت۔

...غالب گمان ہے کہ یہی کیفیت رہے گی۔ ہمیں اہل دہلی کے اس فعل پر افسوس ہے، مگر اس سے زیادہ چودھری ظفر اللہ قادیانی کی لاپرواہی پر افسوس ہے۔ وہ یوں کہ چودھری ظفر اللہ اگر اصلاح قوم کے خواہش مند ہوتے تو صدارت چھوڑ دیتے۔ لوگ مسلم لیگ میں بخوشی شریک ہوتے۔ مگر قادیانی اپنی اغراض

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے ماتحت قومی اصلاح کی پرواہ نہیں کرتے (نامہ نگار خصوصی)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم جنوری ۱۹۳۲ء ص ۱۶)

مودت نامہ کا جواب

غیر مکتوب الیہ کی طرف سے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر یکم جنوری ۱۹۳۲ء میں ایک اشتہار موسومہ مودت نامہ بخدمت مولوی محمد علی لاہوری درج ہوا تھا۔ مکتوب الیہ کی طرف سے تو ہنوز جواب نہ آیا، مگر ہمارے سہ صدی دوست منشی قاسم علی درمیان میں کود پڑے۔ چنانچہ آپ کے اپنے الفاظ یہ ہیں:

مولوی ثناء اللہ امرتسری نے جو مودت نامہ بنام مولوی محمد علی امیر پیغام اپنے پرچہ مورخہ یکم جنوری ۱۹۳۲ء میں شائع کر کے مولوی صاحب امیر پیغام کو یہ دعوت دی ہے کہ :بمقام لاہور مجلس خاص احباب میں اس آخری فیصلہ پر تھوڑا سا وقت مخلصانہ گفتگو ہو جس میں ہر فریق کی یہی کوشش ہو کہ دوسرے فریق کے دل میں بات پہنچائے۔ نہ طعن و تشنیع نہ غلظت کلام نہ سوء مزاجی۔ بلکہ فرمان خداوندی قل لهم فی انفسهم قو لاً بليغاً کی تعمیل ہو۔

کیا اسی قسم کا مودت نامہ امرتسری اڈیٹر اہل حدیث ہم غلامان مسیح موعود کی طرف سے قبول فرما کر اپنی نیک نیتی کا ثبوت دے سکتے ہیں کہ وہ بمقام قادیان مجلس خاص احباب میں اس آخری فیصلہ پر تھوڑا سا وقت مولوی جلال الدین صاحب شمس کے ساتھ گفتگو کا دیں۔

امید ہے کہ اسکے جواب میں سے بھی مطلع فرما کر شائقین کو ممنون فرمائیں گے۔

(اخبار فاروق قادیان ۷ جنوری ۱۹۳۲ء ص ۱)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

اس تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل فریق اس میں منشی قاسم علی وغیرہ ہوں گے اور مولوی جلال الدین ان کے وکیل۔ اس لئے یہ صورت ہمیں منظور نہیں کیونکہ منشی قاسم علی وہی صاحب ہیں جن سے اس مضمون پر براہ راست مقابلہ ہو کر ہم مال غنیمت بھی لودہانہ میں حاصل کر چکے ہیں۔ لہذا ان سے اسی مضمون پر دوبارہ گفتگو کرنا پسے کو پیسنا ہے۔ پس منشی قاسم علی اگر مولوی جلال الدین سے زور آزمائی کرانا چاہتے ہیں، تو وأتوا البیوت من ابوابھا سیدھی راہ سے آئیں۔ وہ راہ یہ ہے کہ بجائے اپنی نیابت کے بجائے مولوی جلال الدین کو خلیفہ قادیان کا نائب بنوائیں۔ پھر ہم ان سے کیا جس کو خلیفہ صاحب پیش کریں گے باضابطہ گفتگو کریں گے۔

ہاں آپ کا عطیہ بابت کرایہ پیش کرنا موجب شکریہ ہے۔ لیکن شائد آپ کو یاد نہ رہا ہو کہ ۱۹۰۲ء میں مرزا صاحب متوفی نے مجھ کو کرایہ آمدورفت کے علاوہ ایک لاکھ پندرہ ہزار روپیہ انعام کا وعدہ دے کر قادیان بلایا تھا لیکن جنوری ۱۹۰۳ء میں، میں مع احباب قادیان جا پہنچا تو کرایہ اور انعام کیا، چائے پان تک بھی نہ پوچھا۔ بلکہ دیدار فیض آثار سے بھی محروم رکھا جس پر ہم یہ کہتے ہوئے واپس آئے

کیوں کر مجھے باور ہو کہ ایفا ہی کرو گے
کیا وعدہ تمہیں کر کے مکرنا نہیں آتا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ جنوری ۱۹۳۲ء مطابق ۶ رمضان ۱۳۵۰ھ جلد ۲۹ نمبر ۱۱ ص ۵۔۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابطال دعوی مجددیت مرزا صاحب

جناب حافظ فضل الرحمٰن صاحب راولپنڈی سے لکھتے ہیں:

ناظرین! قرآن مجید بقولہ الیوم اکملت لکم دینکم اس بات پر شاہد ہے کہ جناب محمد رسول اللہ ﷺ کو ایک ایسی عالمگیر کتاب دی گئی ہے جو بنی نوع انسان کی تمام ضروریات تا قیامت ہر جگہ اور ہر حالت میں پورا کرنے کا اعلان کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آنجناب ﷺ کے بعد دروازہ نبوت مسدود کیا گیا ہے۔

لیکن امت مرحومہ کو بمطابق ارشاد نبوی بلّغوا عنّی و لو آیۃ تلقین کی گئی ہے کہ ہر مسلمان ہر ممکن و جائز طریقے سے اسلام کی تبلیغ کرے اور اللہ نے فرمایا

فلو لا نفر من کل فرقۃ منھم طا ئفۃ لیتفقھوا ... الخ۔

کہ ہم میں سے ہر ایک گروہ میں سے ایک عالم فارغ التحصیل ہونے کے بعد تبلیغ میں مصروف رہے اور جناب ﷺ نے اس کی توجیہ اس طرح فرمائی کہ

انّ اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی رأس کل مأۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا ۔(یعنی ہر صدی کے سر پر ایک مجدد اللہ تعالیٰ پیدا کیا کرے گا جو اس دین میں تجدید کیا کرے گا)

لیکن ایسی تجدید حسب فرمان

ما آتاکم الرّسول فخذوہ و ما نھاکم عنہ فانتھوا

جناب محمد ﷺ کی تعلیم کے ماتحت کی جائے گی۔ مجدد کو دین میں کسی قسم کی اختراع کی اجازت نہ ہوگی۔

بنابریں آج تک کئی ایک مجدد ہوئے اور اس اصول کے ماتحت انہوں نے اپنے زمانے کی ضروریات کے مطابق دین کی خدمت کی اور لوگوں کو اسلام کی دعوت دی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیکن چودھویں صدی میں ایک صاحب جن کا نام نامی مرزا غلام احمد قادیانی ہے پیدا ہوئے اور انہوں نے اپنے دعاوی میں سب سے اول دعوی مجددیت کیا۔ان کے متبعین میں سے ایک پارٹی یعنی لاہوری جماعت لوگوں کے سامنے مرزا صاحب کا یہی دعوی پیش کر کے اپنا ہم خیال بنانے کی کوشش کرتی ہے۔گو مرزا صاحب نے مسیح موعود اور نبی ہونے کا دعوی بھی کیا،لیکن ناظرین کی ضیافت طبع کے لئے مرزا صاحب قادیانی کے دعوی مجددیت پر مختصر طور پر تبصرہ کیا جاتا ہے جس سے ثابت ہوگا کہ مرزا صاحب قادیانی نے اسلام کی تجدید نہیں بلکہ تحریف کی ہے۔

ا۔مرزا صاحب قادیانی نے (بحوالہ اعجاز احمدی صفحہ ۱۶) اعلان کیا کہ اہل اسلام کی نجات کا دارومدار مرزا صاحب کی اتباع میں ہے۔بلکہ صاف فرما دیا جو احادیث میری وحی کے خلاف ہوں ردی کی ٹوکری میں ڈال دینے کے قابل ہیں۔

۲۔ لیلۃ القدر اور فرشتوں کی ہستی سے انکار۔

آج تک جمیع اہل اسلام کا یہ متفقہ عقیدہ چلا آ رہا ہے کہ رمضان میں ایک رات ہوتی ہے جس میں عبادت خاص اہمیت رکھتی ہے بلکہ قرآن شریف میں اس رات کی تعریف میں ایک سورۃ بھی بنام لیلۃ القدر آئی ہے اور آنحضرت ﷺ نے بحوالہ احادیث مندرجہ صحیح بخاری و مسلم صحابہ کرام کو تلقین کی کہ اس رات کو رمضان کے اخیری عشرہ میں تلاش کیا کرو۔لیکن مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنی کتاب فتح اسلام تقطیع کلاں صفحہ ۲۶ میں فرماتے ہیں:

تم سمجھتے ہو لیلۃ القدر کیا چیز ہے۔لیلۃ القدر اس ظلماتی زمانہ کا نام ہے جس کی ظلمت کمال کی حد تک پہنچ جاتی ہے۔اس زمانہ کا نام بطور استعارہ کے لیلۃ القدر رکھا گیا مگر در حقیقت یہ رات نہیں ہے، یہ ایک زمانہ ہے جو بوجہ ظلمت رات کا ہم رنگ ہے۔

اسی طرح قرآن مجید کی متعدد آیات سے یہ ثابت ہے کہ فرشتے نبیوں پر نازل ہوتے رہے بلکہ حضرت لوط ؑ کے مکان پر آئے اور حضرت ابراہیمؑ کے پاس بھی آئے اور آپ نے بچھڑے کا گوشت ان کو کھانے کے لئے پیش کیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علاوہ ازیں ید خلو ن علیھم من کل با ب

لیکن مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنی کتاب توضیح مرام کے صفحہ ۳۳ میں فرشتوں کی ہستی سے انکار کرتے ہیں۔ کیا اچھی تجدید بمعنی تحریف ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ جنوری ۱۹۳۲ء مطابق ۶ رمضان ۱۳۵۰ھ جلد ۲۹ نمبر ۱۱ ص ۷۔۸)

قادیانی مسیح کا کچا چٹھہ

پنڈت لکشمن جی آریہ اپدیشک نے اس رسالہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کے حالات مباحثات درج کئے ہیں اور پیش گوئیوں پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ کتابت معمولی، حجم ۱۸۴ صفحات۔

پرکاشک آریہ ساہتیہ۔ پستکالیہ دہلی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵۔جنوری ۱۹۳۲ء مطابق ۶ رمضان ۱۳۵۰ھ جلد ۲۹ نمبر ۱۱ ص ۲)

مرزائی علم کلام کا نمونہ

(اس مضمون میں ہزار کا ذکر آتا ہے اس کو سمجھانے کے لئے اس نوٹ کی ضرورت ہے :

مرزا صاحب قادیانی نے لکھا ہے کہ دنیا کی ساری عمر از ابتداء تا انتہاء سات ہزار سال ہے۔

یہ بھی لکھا ہے کہ

پانچویں ہزار میں آنحضرت ﷺ پیدا ہوئے اور چھٹے کے اخیر میں مرزا پیدا ہوئے)۔

جناب منشی محمد عبداللہ صاحب رحمہ اللہ معمار امرتسری لکھتے ہیں:

اب کے سال بھی مثل سابق جلسہ قادیان کا پروگرام بہت لمبے چوڑے پوسٹر کی شکل میں شائع ہوا جس میں منجملہ بہت سے علمائے مرزائیہ کے ناموں کے مولوی جلال الدین شمس مبلغ شام و مصر کا نام نامی و اسم گرامی بھی مندرج تھا۔ آپ کا مضمون بعنوان:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) بحیثیت حکم وعدل ،

ظاہر کیا گیا تھا۔ ہمارا گمان تھا کہ مولوی جلال الدین صاحب چونکہ بہت عرصہ مما لک عربیہ میں رہ آئے ہیں اس لئے آپ کا مضمون یقیناً دلائل قطعیہ یقینیہ پر مبنی ہوگا اور ایسا کہ دو، دونے چار کی طرح نبوت مرزا کا مثبت ہوگا۔

مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آپ کا مضمون جو الفضل ۳ جنوری ۱۹۳۲ء میں شائع ہوا ہے اس بات کا مظہر ہے کہ مولوی صاحب موصوف بحیثیت علم اپنی سابقہ حالت سے بھی گر گئے ہیں۔ آپ کے مضمون کا ابتدائی حصہ بالاختصار یوں ادا کیا جا سکتا ہے :

مسیح موعود کی آمد لوگوں کی اصلاح کے لئے ہے اور چونکہ امت محمدیہ بگڑ چکی ہے اس لئے کسی مسیح کی ضرورت ہے تاکہ ان کی اصلاح کرے۔

تمہید کے بعد آپ نے امت مسلمہ کے بگڑنے کا ثبوت یوں دیا ہے :

اخبار وکیل ۱۵ جنوری ۱۹۲۲ء میں لکھا ہے:

مسلمانوں نے پہلے تو انفرادی زندگی میں یہود ونصاری کی اتباع کی اب اجتماعی زندگی میں کرنے لگے ہیں ۔

اخبار زمین دار مسلمانوں کو آنحضرت ﷺ کی طرف سے مخاطب کرتا ہوا لکھتا ہے کہ:

تم کہلاتے تو میری امت ہو مگر کام یہودیوں اور بت پرستوں کے کرتے ہو تمہارا شیوہ وہی ہو رہا ہے جو عاد وثمود کا تھا کہ اب رب العالمین کو چھوڑ کر بعل، یغوث، نسر اور یعوق کی پرستش کر رہے ہو۔ زمین دار ۲۱ جولائی ۱۹۳۱ء

اخبارات کی تحریرات نقل کرنے کے بعد مولوی جلال الدین لکھتے ہیں،

ظاہر کہ جب علامات پوری ہو چکیں تو ضروری ہے کہ مسلمانوں کی اصلاح کے لئے ابن مریم بھی ...نازل ہو۔

تحریر بالا شاہد ہے کہ ۱۹۲۲ء سے شروع ہو کر بحیثیت مجموعی مسلمانوں کی حالت ۱۹۳۱ء تک بگڑی ہوئی تھی اور ان کی حالت مقتضی تھی کہ کوئی ان کی اصلاح کے لئے آئے۔ اب چاہیے تو یہ تھا کہ مولوی صاحب مقتضی کے بعد مقتضا کا وجود دکھاتے یعنی ۱۹۳۱ء کے بعد کسی آنے والے مصلح کا نام پیش کرتے مگر افسوس کہ حسب مثل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشہور ملا کی دوڑ مسیت تک، مولوی صاحب پرانی قبریں اکھیڑنے لگے اور جلدی میں مصلح کی حیثیت میں مرزا قادیانی کا نام پیش کر دیا جو خیریت سے ۱۹۰۸ء میں دنیا سے رخصت ہو گئے تھے۔

آہ مولوی صاحب! یہ انوکھا علم کلام اور الٹی منطق کیا آپ نے حضرت سلطان القلم شکستہ رقم کی کتب سے سیکھی ہے کہ مقتضا پہلے ہو اور مقتضی بعد، بالفاظ دیگر معلول پہلے اور علت پیچھے۔

آہ! کس قدر تنزل علمی ہے کہ دلیل تو یہ پیش کی جاتی ہے کہ ۱۹۳۱ء میں لوگ بگڑ چکے ہیں اور ان کے لئے مصلح وہ پیش کیا جا رہا ہے جو ۲۳ سال قبل آنجہانی بھی ہو چکا ہے۔

ناظرین لگے ہاتھوں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی بھی اسی قسم کی ایک تحریر ملاحظہ فرمائیں آپ فرماتے ہیں:

آخری حصہ ہزار ششم تکمیل ہدایت اور تکمیل اشاعت کا دن ہے۔

(تحفہ گولڑویہ ص ۹۹ ملخصاً)

قول بالا سے ثابت ہے کہ چھٹے ہزار کے آخر میں اشاعت و ہدایت مکمل ہو جائے گی (بہت خوب)

اب دیکھنا یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی جو تکمیل ہدایت کیلئے آئے تھے، کس ہزار میں پیدا ہوئے اور چھٹا ہزار کہاں پر ختم ہوتا ہے۔

سواس کے لئے بقول امت مرزائیہ حضرت مسیح موعود جری اللہ فی حلل الانبیاء کی عبارت ذیل ملاحظہ ہو:

میری پیدائش اس وقت ہوئی جب چھٹے ہزار میں سے گیارہ برس باقی رہتے تھے۔ (تحفہ گولڑویہ۔ص ۹۵)

ناظرین با تمکین! از روئے قول متقدم الذکر مندرجہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۹ چھٹے ہزار میں ہدایت عامہ بپایہ تکمیل پہنچنی تھی جب کہ مرزا صاحب قادیانی ہنوز پیدا بھی نہیں ہوئے تھے پھر معلوم نہیں تشریف کیوں لائے؟

ہاں ہم خوش ہیں کہ مولوی جلال الدین صاحب اور خود مرزا صاحب قادیانی کے اقوال سے عیاں ہے کہ سچا مسیح موعود ابھی تک نہیں آیا کیونکہ مسلمانوں کی حالت ۱۹۳۱ء تک برابر خراب چلی آئی ہے اور آئندہ کو ابھی اصلاح کی صورت نظر نہیں آتی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ اس پر نوٹ لکھتے ہیں:

قابل مضمون نگار کا مواخذہ مرزا صاحب کے اقوال پر بہت سخت ہے۔ چونکہ آڑے وقت میں ہم امت مرزائیہ کے کام آیا کرتے ہیں اس لئے اس مشکل میں بھی ان کو مدد دیتے ہیں، گو ان سے شکر گزاری کی امید نہیں۔

پس سنو!

مرزا صاحب قادیانی، لیکچر سیالکوٹ صفحہ ٦ میں لکھتے ہیں:

ہزار ششم ضلالت کا سال ہے اور ساتواں ہزار ہدایت کا ہے۔

پس چھٹے ہزار میں جو گمراہی کا زمانہ ہے (جس کو غلطی سے مرزا صاحب قادیانی نے تکمیل ہدایت کا ہزار لکھ دیا تھا اس میں) مرزا غلام احمد صاحب پیدا ہوئے۔ اور ساتویں ہزار میں آپ نے ہدایت کی تو لوگ ایسے ہدایت یاب ہو گئے کہ اس زمانہ کو ہدایت کا زمانہ کہنا صحیح ہے۔ بس

اب اگر کوئی معترض کہے کہ اس ساتویں ہزار میں جو گمراہیاں ایجاد ہوئی ہیں وہ پہلے نہ تھیں جس کو علم نہ ہو وہ یورپ امریکہ بلکہ خود ہندوستانی پبلک کی زندگی کو بغور مطالعہ کرے، تو اس کو ماننا پڑے گا کہ جو ضلالت بر ضلالت آج ساتویں ہزار میں ہے وہ پہلے نہ تھی۔ پھر بھی یہ ہزار ہدایت کا کیسے ہوا اور مسیح موعود نے آ کر کیا کیا؟

ہم اعتراف کرتے ہیں کہ اس سوال کا جواب ہمارے پاس نہیں۔ اس لئے اس سوال کو مع دوسرے تعارضات و اختلافات مرزا کے قصر خلافت قادیان میں بھیج کر جواب کے منتظر ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ١۵ جنوری ١٩٣٢ء ص ٦۔٧)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزائیوں کیلئے انعام حاصل کرنے ایک نادر موقعہ

جناب نظام الدین سائنس ماسٹر اسلامیہ ہائی سکول کوہاٹ لکھتے ہیں

انعام نمبر ایک

مبلغ سو روپیہ اسے دونگا جو مرزا غلام احمد قادیانی کو میرے دلائل کے مقابلہ میں مسلمان ثابت کردے۔

انعام نمبر ۲

مبلغ سو روپیہ اسے دیا جائے گا جو مرزا غلام احمد قادیانی کے چیدہ چیدہ الہامات کو خدائے محمد ﷺ کی طرف سے ثابت کردے۔

تیسرا انعام

مبلغ سو روپیہ۔ میں مرزا غلام احمد قادیانی کے ۵۰ جھوٹ پیش کروں گا۔ اور ہر ایک جھوٹ کو سچا ثابت کرنے والے کو دو روپیہ انعام دونگا۔

فیصلہ کی شرائط

۱۔ ثالث کوئی غیر مسلم بیرسٹر یا وکیل ہوگا دونوں کی مرضی سے۔

۲۔ وقت کے متعلق صدر اور مجلس جیسا مناسب سمجھے کرے۔

۳۔ خارج از مبحث بات نہ ہوگی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵ فروری ۱۹۳۲ء ص ۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جلسہ انجمن اہلحدیث بٹالہ میں قادیانی مباحثہ

جناب منشی محمد عبداللہ صاحبؒ معمار امرتسری لکھتے ہیں:

خاکسار خود جلسہ بٹالہ میں شریک تھا۔ میں نے جو دیکھا اور سنا میرا خیال تھا کہ قادیانی اس مناظرہ کا اخبار میں ذکر نہ کریں گے۔ مگر قادیانی اور خاموشی؟ اس لئے انہوں نے الفضل قادیان میں لکھا :

۱۱ فروری ۱۹۳۲ء کو انجمن اہل حدیث بٹالہ کے جلسہ میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے سلسلہ احمدیہ کے خلاف تقریر کی جس کا مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے مسکت و مدلل جواب دیا اور ایک گھنٹہ تک سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا۔ (الفضل ۲۳ فروری ۱۹۳۲ء)۔

ہوا یہ جلسہ مذکور میں کئی علماء اہل حدیث شریک تھے صدر جلسہ مولانا ابراہیم سیالکوٹی تھے مولانا ثناء اللہ کی تقریر کا عنوان تھا قرآن اور قادیان۔ اس تقریر پر ایک گھنٹہ قادیانیوں کو تبادلہ خیالات کرنے کو دیا گیا۔

مولانا نے فرمایا قرآن کے اترنے سے پہلے اہل عرب ہر قسم کی برائیوں میں مبتلا تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے انکو کیسا بنا دیا دنیا نے دیکھ لیا کہ اعلیٰ درجہ کے متقی راست باز ماہر سیاست قائد امت بنے۔ مرزا صاحب نے دعوی کیا کہ

میں محمد ثانی ہوں (تریاق القلوب۔ ص ۱۰۱)۔

میرے آنے کی دو غرضیں ہیں:

۱۔ عیسی پرستی کا ستون توڑنا۔ ۲۔ مسلمانوں کو اعلیٰ درجہ کا متقی بنانا۔

یہ کام جیسے کچھ ہوئے سب کو معلوم ہیں۔ مرزا صاحب یہ دونوں کام کر دیتے مگر عمر نے وفا نہ کی کیونکہ مرزا قادیانی کی عمر صرف ایک ہزار اکتیس سال ہوئی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب یہ کہا تو لوگوں نے سمجھا مولانا سہو ہو گیا ہے بجائے ساٹھ ستر سال کے ۱۰۳۱ سال فرماتے ہیں ۔مگر جب ثبوت دیا تو حیرت ہوئی ۔فرمایا ۔مرزا صاحب نے لیکچر سیالکوٹ وغیرہ میں دنیا کی کل عمر سات ہزار سال بتائی ہے اور تحفہ گولڑویہ میں بتایا ہے میں (مرزا) دنیا کی عمر کے چھٹے ہزار میں پیدا ہوا ہوں (ص ۹۵) جبکہ چھٹے ہزار سے ۱۱ سال باقی تھے ۔

اور مرزا محمود احمد قادیانی کہتے ہیں: مسیح موعود (مرزا) نے یہ ساتوں ہزار کا دور پورا کر لیا ۔دوسرا دور بھی آپ ہی نے شروع کیا ۔پہلے سات ہزاری دور کے آپ خاتم ہیں دوسرے دور کے آپ ہی آدم ہیں ۔اب آئندہ آپ کی نسل سے انبیاء کرام پیدا ہوں گے ۔ (الفضل قادیان ۔۱۴ فروری ۱۹۲۸ء)

فرمایا: میں بغرض آسانی دوسرے دور میں سے صرف بیس سال مرزا صاحب کی عمر میں لیتا ہوں ۔ پس میرا حساب یوں سمجھئے ۔چھٹے ہزار سے گیارہ سال ۔ساتواں ہزار سالم ۔دوسرے دور کے شروع سے بیس سال ۔کل ۱۰۳۱ ۔سال مرزا کی عمر ہوئی ۔اتنی تھوڑی عمر میں وہ کیا کرتے ۔کسی نے کیا خوب کہا

فکر معاش ذکر خدا یاد رفتگاں
اتنی سی زندگی میں کیا کیا کرے کوئی

فرمایا حاضرین اسے یاد رکھیں اور دوسری بات سنیں،
مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے حصہ پنجم براہین میں لکھا ہے کہ
میری عمر ۷۵ اور ۸۵ کے سال درمیان ہوگی ۔

ایک طرف مرزا صاحب کا یہ قول ہے دوسرے حساب سے ان کی عمر ۱۰۳۱ سال ۔ان دونوں میں صحیح کون اور غلط کون؟ میرے مخاطب علمائے قادیان جب ان میں سے کسی ایک کو صحیح کہیں گے تو میں ایک تیسرا حوالہ پیش کرونگا جو ان دونوں کے برخلاف ہوگا ۔یہ کہہ کر آپ بیٹھ گئے ۔

مولانا سیالکوٹی صدر جلسہ نے اعلان کیا کہ سوال وجواب کے لئے پانچ پانچ منٹ دیئے جائیں گے ۔ چنانچہ بعد کچھ حیص بیص کے قادیانی فریق کی طرف سے غلام رسول راجیکی کھڑے ہوئے ۔آپ نے جو

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جواب دیا، نہ دینے سے کچھ اچھا نہ تھا۔ پہلے تو آپ نے کہا کہ قرآن کے ساتھ قادیان کا کیا میل۔ یوں چاہیے تھا کہ قرآن اور تورات کیونکہ قرآن کتاب ہے اور قادیان جگہ۔ یہ بھی کہا کہ قرآن کی فضیلت میں مولوی صاحب نے کوئی آیت نہیں پڑھی۔ یہ بھی کہا کہ خلیفہ صاحب کی عبارت کو آپ نے نہیں سمجھا۔ یہی تین فقرے آپ نے آخر تک دہرائے۔ مولانا نے جواب دیا قادیان سے مراد ہے اہل قادیان جیسے وا سئل القر یۃ ۔ اہل قادیان سے مراد ہے مرزا صاحب اور ان کے فرزند۔ فضیلت قرآن کا ثبوت میں نے قرآن کی برکت سے دیا کہ اس کی تعلیم سے لوگ با کمال پیدا ہوئے۔ خلیفہ صاحب کی عبارت اردو ہے، چینی یا جاپانی زبان میں نہیں ہے۔ اس کے بعد آپ نے وہ عبارت پڑھ کر سنا دی، فرمایا اگر شک ہو تو آ کر دیکھ لو۔

مولوی غلام رسول نے یہ بھی کہا تھا کہ اس قسم کے قرآن شریف میں بھی ہیں جیسے حضرت موسیٰؑ کو چالیس راتوں کا وعدہ دینا، اسی کو تیس رات کہنا

مولانا نے فرمایا اصل میں یوں ہوا تھا کہ تیس روز کا حکم دے کر دس کا پھر دیا۔ چنانچہ فرمایا اتممنا ھا بعشر۔ ہم نے تیس کے ساتھ دس ملائیں تو چالیس ہوئے فتم میقا ت ر بہ اربعین لیلۃ

یہ جواب سن کر قادیانی مناظر پھر اس موضوع پر نہ بولا۔ حاضرین حیران تھے کہ مولانا نے کہ کیسا پکڑا ، کہ قادیانی باوجود ادعاء کمال حرکت نہیں کر سکتا۔ انہیں کیا معلوم تھا کہ شیر پنجاب کی گرفت ہے کوئی معمولی نہیں۔ الحمدللہ مباحثہ کا اثر تمام علاقہ بٹالہ میں بہت اچھا رہا۔

قادیانی پریس اور مرید میرے بیان کو غلط جانیں تو مہربانی کر کے مولوی غلام رسول کی تقریر خود ان کی دستخطی شائع کرا دیں۔

تا سیہ روئے شود ہر کہ در وغش باشد۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴ مارچ ۱۹۳۲ء مطابق ۲۵ شوال ۱۳۵۰ھ ص ۳،۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی جماعت کوایک فیصلہ کن چیلنج

سر کنم نالہ اگر تاب شنیدن داری
سینہ بشگافم اگر طاقت دیدن داری

جناب غلام احمد خان بنگش، ہنگو سے لکھتے ہیں:

حضرات قارئین کرام! اخبار احرار میں ایک مضمون انعامی مبلغ تین سو روپیہ منجانب مولوی نظام الدین صاحب سائنس ماسٹر اسلامیہ ہائی سکول کوہاٹ جنوری ۱۹۳۲ء کے آخری ایام میں میری نظر سے گذرا۔ جس کا خلاصہ مقصد یہ تھا کہ مرزا صاحب کے عقاید واقوال خلاف اسلام تھے، جوان کو مسلمان ثابت کر دے یا ان کے الہامات کو خدا کی جانب سے ثابت کر دے یا ان کی کذب بیانیوں میں سے صرف پچاس پیش کردہ جھوٹوں کو سچا ثابت کر دے ایسے شخص کو بالترتیب مبلغ یک صد روپیہ جملہ تین صد روپیہ انعام دیا جائے گا۔

اس کے جواب میں منشی فخر الدین صاحب خادم وخاکپائے مرزائے قادیانی، و، سکرٹری تبلیغ قادیانی جماعت مقیم کوہاٹ نے بصورت اشتہار مختصر جواب دے کر فارغ خطی کا سامان پیدا کرنے کی سعی لاحاصل کی ہے۔ کوہاٹ میں لوگ اسے باعزت فرار سے تعبیر کر رہے ہیں۔ خلاصہ مضمون کا یہ ہے۔

۱۔ ماسٹر نظام الدین صاحب اپنا مضمون لکھ کر قادیانی جماعت کو دے دیں۔

۲۔ وہ گھر میں اکٹھے بیٹھ کر اطمینان کے ساتھ شھداء من دون اللہ کی امداد لے کر جواب لکھیں گے۔

۳۔ اس کے بعد ایک ثالث کا برضائے فریقین تقرر عمل میں آئے گا۔

۴۔ مضمون چھپوا کر ان کے پاس بھیجا جائے۔

۵۔ سب مصارف نظام الدین برداشت کرے۔ کیوں؟ یہ نہ پوچھئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں کہتا ہوں میرے محترم نظام الدین نے بلا مشورہ جلدی کر کے قادیانی جماعت کو سراسیمہ کر دیا ہے۔خواہ مخواہ تین انعامات یک جا پیش کر کے مرزائی جماعت کے واسطے ایک لا ینحل صورت پیدا کر دی ہے ۔ممکن ہے خدائے مقلب القلوب صرف تھوڑی مشقت ہی سے سامان پیدا کر دیتا۔

ماسٹر صاحب کو مناسب تھا کہ یکے را بگیر دد یگرے رادعوی، پر عمل پیرا ہوتے۔خیراب وہ جانیں اور منشی فخر الدین۔

میں صرف ایک امر فیصلہ کن پیش کرتا ہوں اور وہ یہ کہ جھوٹے پر اللہ بھی لعنت کرتا ہے اور وہ خلقت کی نظر میں بھی ذلیل ہوتا ہے۔

اس اصول کو مدنظر رکھ کر میں مرزا صاحب قادیانی کے تین لاکھ جھوٹ پیش کرونگا۔مجلس کے انعقاد کے لئے قادیانی حضرات کوئی جگہ مقرر کر دیں۔اگر پولیس کا انتظام ضروری ہو،تو اس میں بھی مجھے کوئی عذر نہیں ۔دوسکھ اور دو ہندو بیرسٹر یا وکیل منصف ہوں گے۔

تین لاکھ کذب بیانیوں میں سے جو جو قادیانی جماعت مل کر صحیح اور درست ثابت کر دے پانچ روپیہ فی جھوٹ بسر اجلاس جماعت مرزائیہ کے لئے میز پر رکھتا جاؤں گا۔اور جتنے جھوٹ وہ سچ ثابت نہ کر سکیں، فی جھوٹ مجھے صرف ایک آنہ برائے اسلامیہ سکول دیتے جائیں تا کہ میری محنت بھی اکارت نہ جائے۔

ایسی صاف اور سیدھی شرائط نہ ماننے والے کا منہ تارکول سے سیاہ کر کے خر دجال پر سوار کر کے سیدھا گنگا کی طرف روانہ کر دیا جائے تا کہ،خس کم جہاں پاک، کا مصداق ہو اور باطل کی شکست بھی عیاں ہو جائے ۔اور بے چارے سیدھے سادھے انگریزی دان نوجوانوں کو اس عزرائیلی پروپاگنڈہ سے نجات حاصل ہو سکے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴ مارچ ۱۹۳۲ء مطابق ۲۵ شوال ۱۳۵۰ھ ص ۵)

<u>مرزائیت سے توبہ</u>

میاں محمود احمد صاحب! میں نے غلطی سے مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۳۱ء کو بیعت کی تھی ۔یہ میری غلطی تھی کہ بغیر تحقیقات کئے میں نے ایسا فعل کیا۔ برائے نوازش مجھے اپنی جماعت سے علیحدہ تصور فرمائیں۔

راقم: محمد حسین پٹواری مال ۹۷۔۶۔آر۔تحصیل منٹگمری (اہل حدیث امرتسر ۴ مارچ ۱۹۳۲ء ص ۱۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی انعام

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

کئی ہفتوں سے یہ ذکر چل رہا ہے کہ قادیانی اخبار فاروق تین سو روپیہ انعام دینے کا اعلان کرتا ہے ۔ اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۹ فروری میں ہم نے لکھا تھا کہ اس کے بعد ہم کچھ نہ لکھیں گے نہ سنیں گے۔ اس کے بعد اخبار فاروق قادیان مورخہ ۲۸ فروری دیکھنے سے ضرورت محسوس ہوئی کہ پھر ایک دفعہ توجہ دی جائے شائد معاملہ صاف ہو جائے۔ اخبار فاروق قادیان میں لکھا ہے :

میں نے مرزا محمود احمد قادیانی کو منصف منظور کیا مگر ثناء اللہ نے جرأت نہ کی۔

(فاروق ۲۸ فروری ۱۹۳۲ء ص ۹)۔

ہم قصے کو لمبا نہیں کرتے اس لئے راقم مذکور کی اس بات کو مان کر کہتے ہیں :

کہ میاں محمود صاحب خلیفہ قادیان منصف مسلمہ فریقین کے سامنے مرزا صاحب کی تحریر سے ہم دونوں میں سے جھوٹے کے پہلے مرنے کی پیش گوئی لفظاً یا معناً یا مفہوماً دکھا دیں گے۔

پس میاں محمود احمد صاحب بٹالہ آ کر ایک ہی روز میں یہ فیصلہ کر دیں کہ ہمارا دعوی ثابت ہے یا نہیں؟ بٹالہ میں اجتماع سے پہلے انعامی رقم مسلّمہ امین کے پاس پہنچ جائے اور ہمیں باضابطہ رسید مل جائے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱ مارچ ۱۹۳۲ء مطابق ۲ ذی قعدہ ۱۳۵۰ھ ص ۷)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب کے دو خواص

ڈوبتے کو تنکے کا سہارا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیان کے وظیفہ خوار اپنا فرض منصبی جانتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی پوزیشن کو ہر طرح صاف بنائیں، مگر ان کو اس امر سے ذہول ہو جاتا ہے کہ اقوال مرزا ان سے زیادہ جاننے والے بھی ہیں۔ اور اہل حدیث کو تو بفضل خدا وہی دعوی ہے جو سلمہ بن اکوع صحابی کو تھا جن کا شعر ہے:

انا سلمة بن الاكوع

اليوم يوم الرضع

(میں سلمہ بن اکوع ہوں آج ماں کا دودھ پینے والوں کا مقابلہ ہے، کوئی ہے تو آئے)

اخبار الفضل قادیان نے مرزا صاحب قادیانی کی دو مدحیں ایسی لکھی ہیں کہ مخالف کے نزدیک سب سے بڑی قباحتیں وہی ہیں۔ یعنی ایک نبی ہونا، دوسرا خاتم الاولیاء ہونا۔ چنانچہ اخبار الفضل قادیان کے الفاظ یہ ہیں:

حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو اللہ تعالی نے جو منصب اور درجہ عطا فرمایا ہے اس سے بعض لوگ ناواقفیت کی وجہ سے کہا کرتے ہیں کہ ان کی بیعت میں شمولیت کی کیا ضرورت ہے۔ یہی مان لینا کافی ہے کہ آپ ایک بزرگ تھے اور اسلام کی آپ نے گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ ایسے بزرگ امت محمدیہ میں پہلے بھی ہو چکے ہیں جن کی بیعت ضروری نہیں سمجھی گئی۔

ایسے اصحاب چونکہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی صداقت کے قائل ہوتے ہیں اسلئے ہم حضرت مسیح موعود (مرزا) کا منصب آپ ہی کے الفاظ میں ان کے سامنے رکھ کر بتاتے ہیں کہ آپ کو امت محمدیہ کے دیگر اولیاء پر قیاس نہیں کیا جاسکتا بلکہ آپ کو خدا تعالی نے ان کی نسبت امتیازی خصوصیات عطا کی ہیں۔ اس وجہ سے آپ کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیعت لازمی ہے۔

پہلی خصوصیت حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی یہ ہے کہ آپ رسول کریم ﷺ کی پیش گوئی کے مطابق نبی اللہ ہیں اور امت محمدیہ میں یہ درجہ آپ کو ہی حاصل ہوا ہے چنانچہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) فرماتے ہیں جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گذر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط ان میں نہیں پائی جاتی۔

اور ضروری تھا کہ ایسا ہوتا، تا کہ آنحضرت ﷺ کی پیش گوئی صفائی سے پوری ہو جاتی کیونکہ اگر دوسرے صلحاء جو مجھ سے پہلے گذر چکے ہیں وہ بھی اسی قدر مکالمہ ومخاطبہ الہیہ اور امور غیبیہ سے حصہ پا لیتے تو وہ نبی کہلانے کے مستحق ہو جاتے، تو اس صورت میں آنحضرت ﷺ کی پیش گوئی میں ایک رخنہ واقع ہو جاتا اس لئے خدا تعالی کی مصلحت نے ان بزرگوں کو اس نعمت کو پورے طور پر پانے سے روک دیا تا کہ جیسا کہ احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ ایسا شخص ایک ہی ہوگا وہ پیش گوئی پوری ہو جائے۔(حقیقۃ الوحی۔ص ۳۹۱)۔(الفضل قادیان ۸ مارچ ۱۹۳۲ء ص ۶)

ہم کہہ چکے ہیں کہ جن دو باتوں کو الفضل نے کمال مدائح سمجھا ہے مخالفوں کے نزدیک وہی اقبح صفات ہیں۔ یعنی خاتم النبیین ﷺ کے بعد نبی بننا اور معمولی آدمی ہو کر دعوی خاتم الاولیاء کرنا، ہاں ایسا دعوی لاہوری بھائیوں کے سامنے کر کے نبوت مرزا منواؤ تو جانیں۔ خیر وہ جانیں اور تم جانو۔ ہم تو دونوں کو خواجہ تاش جانتے ہیں۔

ہمارا جواب سنو! ہم مرزا غلام احمد صاحب کے قائل ہیں کہ انہوں نے ہم کو ہر قسم کے جواب دینے سے فارغ کر رکھا ہے بلکہ خود ہی سب کچھ کہہ گئے ہیں۔ ہمیں تکلیف ہے تو محنت اور تلاش کی ہے۔ سنیئے

مرزا صاحب نے جب مثیل مسیح ہونے کا دعوی کیا تو اعتراض ہوا کہ مسیح تو نبی تھے ان کا مثیل بھی نبی ہونا چاہیے۔ تم تو نبی نہیں ہو۔ انہوں نے جواب دیا:

آنے والے مسیح کیلئے ہمارے سید و مولا (ﷺ) نے نبوت شرط نہیں ٹھہرائی بلکہ صاف طور پر لکھا ہے کہ وہ ایک مسلمان ہوگا۔ (توضیح مرام۔ طبع دوم ص ۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہیے مسیح موعود کے لئے نبوت شرط نہیں، تو آپ کون ہیں جو کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے مسیح موعود کو نبی قرار دیا ہے۔ مدعی (موکل) تو اس دعویٰ سے انکار کرے اور تم وکیل اس کے سر تھوپو۔

ثابت ہوا کہ بقول مرزا صاحب مسیح موعود کے عہدے کے لئے نبوت لازم نہیں۔ یہ تمہارا اپنا خیال ہے جس کی تردید مرزا صاحب قادیانی فرما چکے ہیں۔

دوسری خصوصیت حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی یہ ہے کہ آپ اس امت کے خاتم اولیاء ورخاتم الخلفاء ہیں۔، چنانچہ فرماتے ہیں:

> میں ولایت کے سلسلہ کو ختم کرتا ہوں جیسا کہ ہمارے سید آنخضرت ﷺ نبوت کے سلسلہ کو ختم کرنے والے تھے اور وہ خاتم الانبیاء ہیں اور میں خاتم اولیاء ہوں میرے بعد کوئی ولی نہیں مگر وہ جو مجھ سے ہوگا اور میرے عہد پر ہوگا اور میں اپنے خدا کی طرف سے تمام ترقیات اور برکت اور عزت کے ساتھ بھیجا گیا ہوں اور یہ میرا قدم ایک ایسے مینار پر ہے جو اس پر ہر ایک بلندی ختم کی گئی
>
> (خطبہ الہامیہ۔ص ۳۰)۔(الفضل قادیان ۸ مارچ ۱۹۳۲ء ص ۶)

اس خصوصیت کا ابطال بھی مرزا صاحب نے خود کر دیا ہوا ہے کہ مسیح موعود کے جو ظاہری نشان احادیث میں آئے ہیں یعنی سیاسی رنگ میں آئے گا، عدالت کرے گا۔ وغیرہ۔ میرے بعد ممکن ہے ایسا مسیح آجائے چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:

> ممکن ہے اور بالکل ممکن ہے کہ کسی زمانہ میں کوئی ایسا مسیح بھی آجائے جس پر حدیثوں کے بعض ظاہری الفاظ صادق آسکیں کیونکہ یہ عاجز اس دنیا کی حکومت و بادشاہت کے ساتھ نہیں آیا۔
>
> (ازالہ اوہام طبع اول۔ص ۲۰۰)

مطلب اس عبارت کا یہ ہے کہ مسیح موعود کا اصلی رنگ میں آنا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے نزدیک ممکن ہے۔ پس جب مسیح کا باوصاف کمال آنا بھی ممکن ہے، تو جس وقت وہ آئیں گے وہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سے اکمل ہوں گے۔ پھر خاتم الاولیاء مرزا صاحب قادیانی کیسے ہوئے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی ممبرو! اللہ سے ڈرا اور مرزا صاحب قادیانی کی مخالفت سے بچو۔ جو کچھ وہ فرما گئے ہیں اسی پر قناعت کرو۔ سب سے زیادہ یہ بات ہے کہ یہ خیال رکھا کرو کہ اہل حدیث، اقوال مرزا قادیانی کو تم سے اچھا جانتا ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ مارچ ۱۹۳۲ء مطابق ۱۷ ذی قعدہ ۱۳۵۰ھ ص ۴، ۵)

مرزا صاحب کا پروگرام

جناب مولوی محمد مہر الدینؒ صاحب میاں ونڈ سے لکھتے ہیں:

امسال جلسہ اہل حدیث بٹالہ میں مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے اپنی تقریر دلپذیر میں مرزا صاحب قادیانی متوفی کی حیات تاممات کا پروگرام جو دکھایا قابل شنید تھا۔ بے اختیار احقر بندہ کی زبان پر جاری تھا، مرحبا جزاك الله

خیال میں گذرا کہ مرزا صاحب قادیانی کو اپنی عیسویت جو ابتداء ہی سے پیش نظر تھی، اس کے ثابت کرنے میں کیسی کیسی کاروائیاں کرنی پڑیں۔

ابتداء یوں کی گئی کہ حدیث شریف میں وارد ہے، علماء امّتی کا نبیاء بنی اسرا ئیل۔ اس لئے میں تمام انبیاء کا مثیل ہوں اور چونکہ اس میں کوئی خصوصیت ان کی نہ تھی اس لئے کہ تمام علماء اس بشارت میں شریک تھے۔ اس وجہ سے آپ کو پیام پہنچایا گیا کہ خاص طور پر فلاں فلاں نبی کے مثیل مرزا صاحب ہیں چنانچہ وہ آیتیں الہام پیش کی گئیں جن میں انبیاء کے نام تھے جیسے ففھمنا ھا سلیما ن۔ یا عیسی انّی متو فیك وغیرہ اور ان کے ترجمہ میں لکھ دیا کہ اس سے مراد عاجز (مرزا غلام احمد قادیانی) ہے۔

یہ کاروائی اس خیال سے کی گئی کہ مریدین اس زوردار حکم کو ہرگز ردّ نہ کریں پہلے تو آیت قرآنی پھر الہام ربانی۔ جہلاء جب ان آیتوں کو قرآن میں دیکھ لیں گے اور اس کے الہامی معنی سمجھ لیں گے تو ان کو یقین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کامل ہو جائے گا کہ مرزا غلام احمد صاحب اس پایہ کے شخص ہیں کہ خدا تعال نے پہلے ہی سے ان کی خبریں قرآن کریم میں دے رکھی ہیں کیونکہ جاہلوں کو بلا تامل ایسی باتوں کا یقین ہو جایا کرتا ہے۔

لطیفہ: کسی گاؤں کا واقعہ ہے کہ وہاں ایک زمین دار ہندو تھا جس کا نام، ابا، تھا اور تعظیماً اس کو لوگ، ابا جی، کہتے تھے۔ عقل مند شخص ہونے کی وجہ سے اس کی وقعت لوگوں کے دلوں میں جمی ہوئی تھی ۔ اتفاقاً کوئی (قادیانی مشرب کے) مولوی صاحب اس گاؤں میں گئے۔ ایک شخص نے ان سے پوچھا کہ حضرت! ہمارے ابا جی کا نام آپ کے قرآن میں ہے؟ مولوی صاحب نے کہا ہاں موجود ہے۔

ابی واستکبر و کان من الکا فرین ۔

اور اتفاقاً وہ نیک بخت کانا بھی تھا۔ سنتے ہی وہاں کے لوگوں کو بڑا فخر ہو گیا کہ ہمارے کانے ابا جی کا نام مسلمانوں کے قرآن میں بھی موجود ہے۔ بڑے ذوق وشوق سے مولوی صاحب کی خدمت کی۔

سو یہی معاملہ سادہ لوگوں کا ہے کہ ایمان جائے تو جائے بلا سے منارۃ المسیح کی گھڑی اور لنگر خانے کی دیگ میں کوئی کمی نہ آنے پائے۔

مرزائی دوستو!

حامی ناداں پریشاں روز گار
بہ ز دانشمند نا پرہیز گار
کاں بنا بینائی از راہ او فتاد
دیں دو چشمش بود در چاہ او فتاد

ان الہاموں میں یہ خاص طریقہ اس واسطے اختیار کیا گیا کہ جاہلوں میں شور وشغب ہو کہ مرزا صاحب قادیانی کا ذکر قرآن میں موجود ہے اور یہ بھی غرض تھی کہ علماء کی نظروں میں یا عیسی والا الہام دوسرے الہاموں میں چھپا رہے، اور کسی کو اس طرف توجہ نہ ہو کہ یا عیسی ، کہہ کر مرزا صاحب قادیانی کو خدا کا خطاب کرنا کیسا۔ پھر بتدریج خاص مثیل عیسی ہونے کا دعوی شروع کیا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اے تہی دست رفتہ در بازار

تر سمت پر بنادری دستار

چنانچہ ازالہ اوہام میں مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں:

آٹھ سال سے برابر شائع کر رہا ہوں کہ میں مثیل مسیح ہوں۔

اور اسی میں لکھتے ہیں:

اس عاجز کو اللہ تعالی نے آدم صفی اللہ کا مثیل قرار دیا اور کسی کو علماء سے اس بات پر ذرہ بھی رنج دل میں نہیں گذرا۔ پھر مثیل نوح اور مثیل یوسف اور مثیل داؤد اور مثیل ابراہیم قرار دیا۔ یہاں تک کہ نوبت پہنچی کہ بابار یا احمد کے خطاب سے مخاطب کر کے ظلی طور پر مثیل سید الانبیاء ﷺ قرار دیا۔ تو بھی کوئی جوش وخروش میں نہیں آیا۔

اور جب خدا تعالی نے اس عاجز کو عیسی یا مثیل مسیح کر کے پکارا تو سب غضب میں آ گئے۔

(ازالہ اوہام طبع اول۔ ص ۱۹۱)

یہ بات قرین قیاس نہیں ہے کیونکہ یہ الہام براہین احمدیہ میں لکھا جا چکا ہے اس وقت تو لوگ مرزا صاحب کو اپنے جیسا مسلمان سمجھتے تھے۔ یہ غضب اس وقت آیا کہ انہوں نے مسلمانوں سے خارج ہو کر دوسری راہ لی اور سب کو چھوڑ کر عیسویت کی تخصیص کی۔ اور جس وقت وہ الہام براہین احمدیہ میں لکھا تھا اس وقت جوں ہی پوچھا کہ اس تخصیص کی کیا وجہ (پنجاب میں مولوی غلام علی مرحوم امرتسری، مولوی غلام دستگیر قصوری، حافظ عبد المنان صاحب وزیر آبادی، علماء لدھیانہ شروع سے مخالف تھے۔ مدیر اہل حدیث امرتسر) اس کی وجہ یہ تھی کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سے یہ توقع کسی کو نہ تھی کہ مسلمانوں ہی کو کافر بنائیں گے کیونکہ اس وقت مسلمانوں کی طرف سے کافروں کا مقابلہ کر رہے تھے۔ غرض کہ اس وقت صرف مثیل مسیح کہا گیا۔ اس سے کوئی تعلق نہ تھا کہ مسیح آنے والے بھی ہیں یا مر گئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چونکہ مرزا صاحب قادیانی نے براہین احمدیہ میں باور کرادیا تھا کہ مسیح بڑی شان وشوکت سے آئیں گے اور میں بطور پیش خیمہ ہوں اس وجہ سے مسیح کی موت کی طرف کسی کی توجہ ہونے کا کوئی منشاء ہی نہ تھا۔

اس کے بعد، مثیل مسیح موعود، بڑھایا گیا جس سے دیکھنے میں تو یہ بات ہو کہ مسیح موعود کے مثیل ہیں اور درباطن تمہید اس کی تھی کہ لفظ موعود صفت مثیل کی قرار دی جائے۔ چنانچہ معتقدین میں سینہ بسینہ یہ بات رواج پا گئی۔ اس کے بعد لفظ مسیح کو ہٹا کر، مثیل موعود، کہہ دیا۔ اور اس کے ساتھ الہام کی جوڑ لگا دی کہ مسیح جو نبی تھے وہ مر گئے اور ان کی جگہ میں آیا ہوں، اور مثیل موعود، میں ہوں۔ اور جتنی آیات اور احادیث میں صراحۃً عیسی کے آنے کا ذکر ہے کہہ دیا کہ اس سے میں ہی مراد ہوں۔ پھر صرف اپنے آپ ہی پر مسیحیت کو ختم نہیں کیا بلکہ انہی پہلے الہاموں کی بنا پر یہ سلسلہ اپنی اولاد میں بھی قائم کر دیا اور اس کی دلیل یہ بیان کی کہ میرا نام براہین میں مریم بھی خدا نے رکھا ہے، اس لئے ابن مریم ضرور میری اولاد میں ہوگا، اور وہ الہام جو براہین میں بے تکے سے معلوم ہوتے تھے کیونکہ مقصود اس کتاب کا صرف کفار کا مقابلہ تھا اس میں اس قسم کے الہاموں سے کیا تعلق؟ وہ الہام اتنی مدت کے بعد کام آ گئے۔ اور وہ غرض پوری ہوگئی جو براہین احمدیہ کی تصنیف سے تھی۔ دوستو!

ہر که گردن بدعوی افرازد
خویشتن را بگردن اندازد

اب غور کیا جائے کہ مرزا صاحب نے اس مسئلہ میں کس قدر داؤ پیچ کئے۔ اس پر یہ ارشاد ہوتا ہے کہ مولوی لوگ لومڑی کی طرح داؤ پیچ کیا کرتے ہیں اگر انصاف سے دیکھا جائے تو لومڑی کتنی ہی ہوشیار ہو مرزا صاحب کو نہیں پہنچ سکتی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ مارچ ۱۹۳۲ء مطابق ۱۷ ذی قعدہ ۱۳۵۰ھ ص ۵۔۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مودت نامہ کا جواب

مولوی محمد علی کی طرف سے غضب نامہ

غالب تم ہی کہو کہ ملا ہے جواب کیا
مانا کہ تم کہا کئے اور وہ سنا کئے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین کو یاد ہوگا کہ خاکسار نے اخیر ماہ دسمبر ۱۹۳۱ء میں ایک اشتہار مودت نامہ بخدمت مولوی محمد علی لاہوری احمدی شائع کیا تھا جو اہل حدیث مورخہ یکم جنوری ۱۹۳۲ء میں درج ہوا تھا اس کا خلاصہ مضمون یہ تھا کہ:

میں آپ کا احترام ملحوظ رکھ کر آپ کو توجہ دلاتا ہوں کہ آپس کے اختلافات پر غور کر کے ان کو اٹھائیں۔ میرے نزدیک بڑا اختلاف مرزا صاحب متوفی کی شخصیت ہے جس کے لئے انہوں نے آخری فیصلہ والا اعلان کیا تھا میں چاہتا ہوں کہ کسی جگہ بیٹھ کر ہم دونوں نہایت خلوص اور محبت سے اس آخری فیصلہ پر غور کر کے ایک دوسرے کو سمجھانے کی کوشش کریں۔ وغیرہ۔

مجھے یاد نہیں کہ ایسی نرم تحریر میں نے کسی مخالف کی مخالف کے حق میں دیکھی ہو اس لئے میرا خیال تھا کہ میرے مخاطب کو اس کا علم و اخلاص مجبور کرے گا کہ بلا حیل و حجت سید ھے غریب خانہ پر تشریف لائیں گے یا دولت خانہ پر بلا کر سمجھانے کی کوشش کریں گے۔ مگر مولوی محمد علی صاحب کے جواب سے مجھے جو کچھ حاصل ہوا وہ تو اس کے پڑھنے والوں کو بھی حاصل ہوا ہوگا خاص مجھے جو چیز حاصل ہوئی وہ یہ ہے کہ میرے حسن ظن کو بہت ٹھیس لگی جواب پڑھتے ہی میرے منہ سے نکلا:

خود غلط بود آنچہ ما پنداشتم

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مولوی محمد علی صاحب نے میرے مودت نامہ کا جواب محبت سے نہیں دیا بلکہ اسی طرح دیا جس طرح جنوری ۱۹۰۳ء کو جب میں مرزا صاحب قادیانی کی دعوت پر قادیان گیا اور وہاں پہنچ کر نہایت اخلاص سے مرزا صاحب کی خدمت میں عریضہ لکھا۔ اس کے جواب میں مرزا صاحب نے عتاب نامہ لکھا جسکو میں محبت پر مبنی تو نہیں سمجھتا، ہاں دانشمندی پر ضرور مبنی تھا کہ کسی طرح آنے والا پیچھا چھوڑ دے۔ آہ:

خنجر گلے پہ پھیر کے کہتے ہیں ناز سے
ہاں اب تو کہہ ذرا، ترے قربان جایئے

مرزا صاحب قادیانی کا جواب ان کی جماعت میں گو اچھا سمجھا جائے، لیکن غیر جانبداروں کی نظر میں وہ جواب، جواب نہیں تھا۔ نہ آپ کا جواب، جواب ہے بلکہ جواب سے جواب ہے۔ جواب مذکور کا خلاصہ یہ ہے:

میں (محمد علی) بہت سے مسائل آپ کے خلاف مانتا ہوں۔ مثلاً حضرت عیسیٰ فوت ہو گئے، حضرت عیسیٰ کا دنیا میں آنا ختم نبوت کے خلاف ہے، کسر صلیب سے مراد دلائل سے غلبہ ہے، قرآن پر حدیث قاضی نہیں، قرآن کی کوئی آیت منسوخ نہیں،

یہ بھی مانتا ہوں کہ: دوزخ دائمی نہیں۔ میں یہ بھی مانتا ہوں کہ: کسی شخص کو تلوار کے زور سے مسلمان کرنا جائز نہیں ۔وغیرہ۔ پس پہلے ان مسائل میں بحث ہولے پھر آخری فیصلہ پر ہوگی۔ جس کی صورت یہ ہے کہ مجلس گفتگو میں فریقین کے چند آدمی احمدی وغیر احمدی شریک ہوں گے آپ (ثناء اللہ) احمدیوں کو منتخب کریں غیر احمدیوں کو میں (محمد علی) منتخب کرونگا پہلے ان مسائل پر گفتگو ہوگی اور ہر ایک مسئلہ پر بحث کے بعد حاضرین کی اکثریت سے فیصلہ کرالیا جائے گا۔،

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مولوی محمد علی صاحب میرے ساتھ مناظرانہ صورت اختیار کرنا چاہتے ہیں حالانکہ میری نیت تفہیم حق تھی، مناظرانہ نہ تھی۔ چونکہ آپ یہی چاہتے ہیں، اس لئے مجھے بھی بتفصیل ذیل منظور ہے۔

جو مسائل آپ نے ذکر کئے ہیں یہ اصل الاصول نہیں ہیں، بلکہ آپ نے یہ سب مسائل مرزا صاحب سے بحسن عقیدت واعتقاد مسیحیت موعودہ سیکھے ہیں۔ چنانچہ قدرتی تصرف نے آپ سے یہ مضمون لکھوایا ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مجھے یہ سب کچھ مرزا صاحب نے سکھایا ہے میں ان کو قابل احترام کیوں نہ جانوں (ص ۲)۔

بس یہی میرا جواب ہے کہ جس بزرگ نے آپ کو یہ عقاید سکھائے ہیں ان کے عہدہ پر گفتگو پہلے ہونی چاہیے۔ اور اسی طرح ہونی چاہیے جس طرح انہوں نے خود بتائی ہے یعنی آخری فیصلہ۔

اس فیصلہ کے بعد (اگر فیصلہ آپ کے خلاف ہو) تو آپ ہر ایک مسئلہ پر بحیثیت عقیدہ کے گفتگو کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ اور اگر فیصلہ آپ کے حق میں ہو تو غالباً ضرورت ہی نہ ہوگی کیونکہ آپ یہ اعتقاد رکھنے میں حق بجانب ہوں گے۔

ہاں یہ کہنا کہ میں نے آخری فیصلہ کے متعلق ایک ٹریکٹ آیت اللہ عرصہ ہوا کہ لکھا ہوا ہے صحیح ہے۔ جواباً عرض ہے کہ اسی رسالہ سے مجھے نہایت نیک نیتی سے خیال ہوا کہ آپ کو آپ کی غلطی پر اطلاع دوں تاکہ میرا اور آپ کا خاتمہ نیک ہو۔ اسی نیت سے میں نے اس رسالہ کا جواب آفت اللہ لکھ کر رسالہ فاتح قادیان کے ساتھ ملحق کر کے شائع کر دیا تھا جو ممکن ہے آپ کی نظر سے نہ گذرا ہو۔

چونکہ آپ نے اس موضوع پر رسالہ لکھا ہوا ہے اسلئے آپ کو جملہ مضامین مستحضر ہوں گے، پھر تکلیف کیا۔

مولوی صاحب! آپ مرزا صاحب کو واجب الاحترام سمجھتے ہیں۔ میرا بھی یہی یقین ہے کہ آپ ایسا ہی سمجھتے ہیں۔ پھر جس امر کو مرزا صاحب اپنے جملہ دعاوی اور تعلیم کے لئے آخری فیصلہ قرار دیتے ہیں، کیا آپ کا بحیثیت احمدی ہونے کے فرض نہیں کہ آپ اس پر پوری توجہ کر کے اس کو واقعی آخری فیصلہ ثابت کریں؟

میں جہاں تک جانتا ہوں ہر کہ ومہ آپ کو قائل کرے گا کہ آپ میری درخواست کو منظور کریں۔

بھلا یہ کیا منصفانہ شرط ہے کہ احمدی میں منتخب کروں اور غیر احمدی آپ۔ بھلا یہ تو فرمائیے غیر احمدی آپ کی اصطلاح میں کون کون لوگ ہیں؟

سنیئے! افراد اہل حدیث، افراد حنفیہ بریلویہ، دیوبندیہ، شیعہ، نیچریہ، اہل قرآن، معتزلہ، جہمیہ، قبر پرست، پیر پرست قبہ پرست وغیرہ، یہ سب آپ کے نزدیک غیر احمدی ہیں۔

یہ بھی آپ علی وجہ البصیرت جانتے ہیں کہ ان جماعتوں کی باہمی چپقلش کتنی ہے۔ بلکہ (ذاتی طور پر) کئی ایک اہل حدیث افراد کو خاص مجھ سے کشیدگی ہے۔ پھر ایسی صورت میں میں اپنی حق رسی کا اعتبار کر کے حا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضرین کی اکثریت پر اپنا فیصلہ چھوڑ دوں؟ ہاں اگر آپ فیصلہ کرانا چاہتے ہیں تو ایک یا دو تین غیر جانبدار (مسلم یا غیر مسلم) منصف مان لیں۔ میں منظور کرونگا۔

علاوہ اسکے میں اتنے احمدیوں کو جانتا بھی نہیں جن سے اچھی تعداد منتخب کرسکوں سوائے آپ کی جماعت کے چار پانچ کو اور قادیان سے سات آٹھ کو جن میں خلیفہ قادیان اور منشی قاسم علی وغیرہ داخل ہیں۔

علاوہ اس کے آپ کے واجب الاحترام بزرگ مرزا صاحب نے ڈپٹی آتھم سے امرتسر میں اعلی پیمانہ پر مباحثہ کیا۔ کیا اس میں وہی طریق اختیار کیا تھا جو آپ نے لکھا ہے۔ تعجب ہے کہ آپ مرزا صاحب کو مسیح موعود اور مجدد اعظم کہتے ہیں مگر عمل ان کے عمل کے خلاف کرتے ہیں۔

مختصر یہ کہ میں آپ سے آپ کے پیش کردہ ہر مسئلہ پر گفتگو کرنے کو تیار ہوں مگر میرا مسئلہ پہلے زیر بحث ہوگا۔ سابقہ وجوہات کے علاوہ بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ ابتداء میری طرف سے تحریک ہے، جس کو آپ نے منظور فرمایا ہے۔ اس لئے یہ اول رہے گا اور آپ نے جو چاہا ہے وہ آپ کی خواہش کے مطابق دوسرے درجہ پر رہے گا۔

مولوی صاحب! اعدلوا هو اقرب للتقوى

ہٹ چھوڑیئے بس اب سر انصاف آیئے
انکار ہی رہے گا مری جان کب تلک

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم اپریل ۱۹۳۲ء مطابق ۲۴ ذی قعد ۱۳۵۰ھ ص ۴۔۶)

مہر الدین بنام محمد علی لاہوری

جناب مولوی محمد مہر الدینؒ میاں ونڈ سے مولوی محمد علی لاہوری کے نام ایک خط میں لکھتے ہیں:

بخدمت جناب مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور

مکرمی ام! آپ کا، جواب مودت نامہ، جو آپ نے ازراہ کرم گستری بنام خاکسار بذریعہ ڈاک ارسال فرمایا، ملا، مشکور ہوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مودت نامہ مولانا امرتسری، اور جواب مودت نامہ آنجناب، ہر دو سامنے رکھ کر حرف بحرف مطالعہ کئے۔ حیران ہوں کہ آپ جیسا گریجوایٹ اور علوم اسلامیہ میں نظر رکھنے والا شخص، مولانا امرتسری کی ایک صاف اور عام فہم اردو تحریر کے سمجھنے میں یا تو قاصر ہے یا دیدہ دانستہ خلاف واقعہ فرما رہا ہے۔ مگر یہ دو امور ایک متدین امام جماعت کی شان کے شایان نہیں۔

مولانا ثناء اللہ امرتسری کی تحریر کے بالاختصار دو ہی شق ہیں۔

اولاً یہ کہ فریقین میں مذہبی اختلاف مرزا صاحب قادیانی کی شخصیت خاصہ ہی ہے اور بس۔ جس کا مطلب صرف اتنا ہے کہ آپ تو مرزا صاحب کو مامور من اللہ، مسیح موعود، کا رتبہ دیتے ہوں گے مگر مولانا صاحب انہیں ایک ایسے امام دین کا درجہ بھی نہیں دیتے جو قابل اتباع ہو۔

ثانیاً مولانا صاحب اپنے عقیدہ کی وجوہات میں سے ایک بڑی وجہ مرزا صاحب کا اعلان جو انہوں نے مولانا صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ کے عنوان سے شائع کیا تھا، قرار دیتے ہیں، اور جو فی الحقیقت مرزا صاحب کے صادق یا کاذب ہونے کے بارہ میں ایک قطعی فیصلہ کن اعلان ہے۔ اس اعلان کی رو سے اگر مرزا صاحب قادیانی صادق قرار پائیں تو ان کا اتباع واجب۔ اگر کاذب ٹھہریں تو ان کا اتباع ضلالت ہوگا اور بس

آپ کا مولانا کی تحریر سے یہ مطلب مستنبط کرنا کہ:

اختلاف عقائد میں ان سے جتنا چاہوں رکھو مگر مرزا صاحب کو چھوڑ دوں تو مولوی ثناء اللہ صاحب مجھ سے مل جائیں گے۔،

قابل پذیرائی نہیں۔ مولانا کی توجہ اہم امر پر ہے۔ جیسے کوئی مخالف اسلام کہے کہ مسلمانوں کے ملنے میں مجھے کلمہ شریف کا دوسرا حصہ ہی مانع ہے جو، محمد رسول اللہ ، ہے۔ یقیناً اس کا یہ کہنا معقول ہے۔ اس کے جواب میں آپ جیسے متکلم کا کئی اور مسائل پیش کرنا اصل جواب سے عجز کا اعتراف کرنا ہے۔

راقم کے سے تھوڑے علم کا آدمی بھی اس عام فہم عبارت سے اصلی مطلب تک پہنچ سکتا ہے چہ جائیکہ آپ جیسا چوٹی کا آدمی ایسا غلط مفہوم بتلائے کہ مبتدی طلباء کو بھی استہزاء کا موقعہ ملے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بندہ مزید مشکور ہوگا اگر آپ تحقیقاتی رسائل وٹریکٹ مندرجہ نوٹ زیریں ٹریکٹ نمبر ۲، ۱۹۳۲ء خاکسار کو ارسال فرمائیں۔ آئندہ بھی یاد فرمایا کریں ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم اپریل ۱۹۳۲ء مطابق ۲۴ ذی قعدہ ۱۳۵۰ھ ص ۶)

مرزائیت سے توبہ

مولوی محمد یعقوب صاحب مبلغ اہل حدیث کانفرنس کو ہم نے اپنے گاؤں میں جلسہ کے لئے بلایا تھا انہوں نے مرزائیت کی خوب تردید کی جس کا اثر بہت اچھا ہوا۔ پانچ اشخاص نے مرزائیت سے توبہ کی۔

راقم: محمد صادق ہیڈ ماسٹر موضع بھینی میاں خان ڈاکخانہ کاہنواں ضلع گورداسپور

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم اپریل ۱۹۳۲ء مطابق ۲۴ ذی قعدہ ۱۳۵۰ھ ص ۸)

مکتوب مفتوح بنام عبدالرحمٰن (مہر سنگھ) قادیان

۲۵ مارچ ۱۹۳۲ء کو آپ کا رسالہ موسومہ: حضرت مسیح موعود و علماء زمانہ حصہ اول ۔ ہمارے ایک دوست کی وساطت سے ملا۔ رسالہ ہذا میں آپ نے تین سوالات پیش کر کے بتیس ہزار روپیہ انعام بتفصیل ذیل مقرر فرمایا ہے۔

۱۔ عربی زبان کا قاعدہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ فاعل ہو اور بندہ مفعول ہو، تو پھر تـو فـی کے معنی قبض روح جو موت کے وقت ہوتی ہے (یعنی موت فوت) کے ہی ہوتے ہیں اور اس قاعدہ کے برخلاف کسی عربی کتاب یا حدیث اور قرآن میں کہیں ایسا فقرہ استعمال نہیں ہوا جہاں اللہ فاعل ہو اور بندہ مفعول ہو پھر معنی موت فوت کے نہ ہوں ۔ اگر کوئی اس قاعدہ کے خلاف نظیر پیش کر سکے تو اس کو بیس ہزار روپئہ انعام ملے گا۔

(ص ۲۱ رسالہ مذکور)

۲۔ ہم ایسے شخص کو دو ہزار انعام دیں گے جو صحابہ یا چار امام کے اقوال اور احادیث جو مرفوع متصل ہوں ان سے یہ ثابت کر دے کہ انہوں نے کہیں یہ لکھا کہ عیسیٰ فوت نہیں ہوئے بلکہ آسمان پر چڑھ گئے (ص ۲۳ رسالہ مذکور)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۔اگر کوئی مرفوع حدیث یا قرآن سے یہ دکھاوے کہ جسم خاکی بھی آسمان پر گیا ہے تو ہم اس کو دس ہزار روپیہ انعام دیں گے۔(ص ۵۳ رسالہ مذکور)

پس جناب کی خدمت میں بذریعہ مکتوب ہذا گذارش ہے کہ بفضل تعالیٰ ہم آپ کے ہر سہ سوالات کے جواب ہر وقت پیش کرنے کے لئے تیار ہیں۔انعامی رقم مبلغ بتیس ہزار روپیہ حضرات مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک کے پاس جلد از جلد جمع کر کے اطلاع دیں۔

جناب ڈاکٹر سر محمد اقبال۔خان بہادر شیخ دین محمد اڈوکیٹ۔مولانا ظفر علی خان۔مولوی غلام رسول مہر آف انقلاب۔سید حبیب صاحب۔مولوی محمد اسماعیل غزنوی۔سید محمد شریف صاحب گھریالہ۔جناب مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹ

انعامی رقم جمع ہونے کے بعد دیگر امور بآسانی طے ہو جائیں گے۔

نوٹ۔تمام اسلامی وقادیانی ولاہوری جرائد سے التماس ہے کہ مکتوب ہذا شائع کر کے سردار صاحب موصوف کی خدمت میں پہنچا دیں۔

خاکسار محمد عبدالکریم عاجز۔معرفت اہل حدیث امرتسر

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸۔اپریل ۱۹۳۲ء ص ۷)

تینوں میں سچا کون؟
مرزائی آریہ یا عیسائی؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

یہ تو ہمارا یقین ہے کہ ہمارے احمدی دوست (ہر دو صنف) انگریزی طریق کے پروپیگنڈہ (اشاعت) میں کمال مہارت رکھتے ہیں۔اس کی تفصیل ہم پھر کبھی کریں گے آج جس غرض کے لئے یہ نوٹ لکھا جاتا ہے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ خاص ہے۔

امرتسر میں قادیانیوں اور عیسائیوں کا مباحثہ مقرر ہوا تھا جو بوجہ ایام ہولی بحکم صاحب ضلع ملتوی ہو گیا اس پر قادیان کے اخبار الفضل نے لکھا:

امرتسر میں عیسائیوں کا مناظرہ سے فرار:

میں (اڈیٹر الفضل) نے لکھا تھا کہ عیسائی مناظرہ کرنے کی شرائط تو طے کر لیتے ہیں مگر عین وقت پر کسی نہ کسی بہانہ سے انکار کر دیتے ہیں (چنانچہ دھاریوال میں ایسا ہوا) اب امرتسر میں بھی وہی چال چلی ہے۔ چنانچہ جب کہ مناظرہ کی تاریخ میں صرف ایک دن باقی تھا تو ایم طفیل مسیح نمائندہ عیسائیاں نے حسب ذیل تحریر لکھ کر بھیج دی کہ بمشورہ صاحب ڈپٹی کمشنر امرتسر ان ایام (۲۱۔۲۲ مارچ) میں نہیں ہوگا۔ ۱۵؟۔ اپریل ۱۹۳۲ء

مدیر اہل حدیث امرتسر لکھتے ہیں: یہ واقعہ اگر کسی اور مقام کا ہوتا تو ہم دخل نہ دیتے مگر کیا کریں واقعہ ہمارے شہر کا ہے جس کا ہمیں علم بھی ہے، پھر خاموشی کیسے اختیار کریں۔ کریں، تو شیخ سعدی مرحوم خفا ہوں گے

اگر بینم کہ نابینا و چاہ است
و گر خاموش بنشینم گناہ است

بہر حال ہمیں ذاتی علم ہے کہ یہ مباحثہ عیسائیوں نے ٹالا نہیں بلکہ اپنی مستعدی کا پورا ثبوت دیا۔ چنانچہ ٹھیک وقت مقررہ پر پادری عبدالحق سہارن پور سے آ پہنچے۔ جس کا علم ہم کو اس طرح ہوا کہ وہ مع دو دیگر ساتھیوں کے دفتر اہل حدیث میں آئے اور مناظرہ کے ملتوی ہونے پر افسوس ظاہر کیا۔ پھر دوسرے روز وہ قادیان جا پہنچے جہاں وہ بوجہ نہ موجود ہونے خلیفہ قادیان کے اعیان قادیان کو ملے اور التوائے مناظرہ کا ذکر کر کے آئندہ کے لئے تقرر مناظرہ کی۔ درخواست لکھ کر بذریعہ ڈاک بھیج دی۔ ہمارا گمان ہے کہ آج (۷۔ اپریل) تک ان کو جواب نہ ملا ہوگا۔

اس واقعہ کی مثال قادیانی تواریخ میں صاف ملتی ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مخالفوں کے حق میں بالہام الٰہی موت کی پیش گوئیاں کیا کرتے تھے، مگر جب ڈپٹی کمشنر گورداسپور نے مخالفین کے حق میں موت کی پیش گوئی کرنے سے منع کر دیا تو ملہم اور ملہم (مرزا اور خدائے مرزا) دونوں ایسا کرنے سے رک گئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ حکم حاکم مرگ مفاجات۔ ہماری غرض صرف یہ ہے کہ ہم بوجہ شہری ہونے کے یہ بتا دیں کہ عیسائی مناظرہ سے بھاگے نہیں، ہاں وہ بھاگے ہیں تو قادیان کی طرف بھاگے ہیں جو فن فرار میں عیسائیوں کی بے شعوری کا ثبوت ہے۔ فا فهم

اسی طرح لاہوری احمدیوں نے اپنے مبلغ مرزا مظفر حسین کے مناظرہ بآریہ کا بڑے طمطراق سے ذکر کیا۔ اسکے جواب میں آریوں نے لکھا:

شرم چہ کتیست کہ پیش مرداں بیاید

مذکورہ بالا مصرعہ احمدی مولوی مرزا مظفر بیگ اور احمدیہ انجمن سامانہ کے سکرٹری پر عائد ہوتا ہے

(پھر اس کے بعد سامانہ ریاست پٹیالہ کے مباحثہ کا ذکر کیا) (آریہ ویر۔ لاہور۔ ۱۴۔ چیت)

تیسری مثال: جو کہ ضلع سرگودھا پنجاب میں ماہ فروری میں قادیانیوں اور احناف میں مباحثہ ہوا، قادیانیوں نے لکھا کہ اس مباحثہ کے اثر سے ۵۲۔ حنفی، احمدی ہوئے۔ وہاں سے ایک آدمی روئداد لے کر آیا اس میں لکھا تھا کہ مباحثہ کے اثر سے ایک بھی حنفی، احمدی نہیں ہوا۔ بلکہ ۱۴ مرزائی تائب ہوئے۔

ہم حیران تھے کہ اس اختلاف کو کیونکر اٹھائیں۔ اتنے میں ایک مبلغ لاہوری احمدی جماعت کے شیخ بشیر احمد امرتسر میں ہم سے ملے (ضلع سرگودھا والے مباحثہ کا) ذکر چلنے پر بولے میں خود اس مباحثہ میں شریک تھا۔ سچ ہے کہ ۱۴ قادیانی تائب ہوئے۔ ہم نے بحکم شهد شاهد من اهلها اس روایت کو صحیح سمجھا اور اپنے تجربہ کی بنا پر قادیانی کو پروپیگنڈہ کا معزز لقب دیا۔

ناظرین! احمدیہ افراد چاہے کسی جماعت سے تعلق رکھتے ہوں ان کی اس قسم کی اشاعتی مساعی ہر جو اپنی فتوحات کے متعلق ہوں قابل تحقیق قرار دیا کریں قابل تصدیق نہ جانا کریں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵۔ اپریل ۱۹۳۲ء مطابق ۸ ذی الحج ۱۳۵۰ھ ص ۵۔۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب ٹریکٹ
بخدمت مولوی محمد علی

سید محمد حسن شاہ صاحب توپ خانہ۔ مالا کنڈ سے لکھتے ہیں:

آپ (یعنی مولوی محمد علی لاہوری) کے دوعدد ٹریکٹ نمبر ۱، نمبر ۲ بابت ۱۹۳۲ء مجھے ملے۔ مشکور ہوں۔

ٹریکٹ نمبر ۱ میں تو چونکہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری کو مخاطب کیا گیا ہے اس لئے اس کے متعلق جواب دہی انہیں کا فرض ہے۔ البتہ ٹریکٹ نمبر دو کے متعلق میں کچھ عرض کرونگا۔ اور جیسا کہ آپ نے اس ٹریکٹ کے صفحہ ۲ پر دعوت دی ہے کہ، اعتراضات کو بے شک صاف کر لینا چاہیے،، آپ مندرجہ ذیل اعتراضات کا جواب دیں۔

۱۔ دعویٰ نبوت

آپ نے ٹریکٹ ہذا کے صفحہ ۵۔۶ پر زیر عنوان ،نبوت کا دعوی، ثبوت دیا ہے کہ، مرزا غلام احمد صاحب نے ایک دفعہ نہیں بیسیوں دفعہ دعوی نبوت سے انکار کیا، مدعی نبوت پر لعنت بھیجی۔ اسے (یعنی مدعی نبوت نبوت) دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا۔ چنانچہ آپ نے مرزا صاحب کے اصل الفاظ بھی نقل کئے ہیں ،جو یوں ہیں:

میں نبوت کا مدعی نہیں، بلکہ ایسے مدعی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں

مجھے کب جائز ہے کہ میں نبوت کا دعوی کر کے اسلام سے خارج ہو جاؤں اور کافروں کی جماعت سے جاملوں۔

میں سیدنا ومولانا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت ورسالت کا کاذب اور کافر جانتا ہوں۔

جو شخص ختم نبوت کا منکر اسے بیدین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اب تصویر کا تاریک پہلو بھی ملاحظہ فرمائیے۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنی کتاب حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۳۹۱ میں صاف فرماتے ہیں:

جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں گذر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔،

پھر اخبار بدر قادیان ۵۔ اپریل ۱۹۰۸ء میں فرمایا:

ہمارا دعوی ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔ خدا تعالی جس کے ساتھ ایسا مکالمہ مخاطبہ کرے جو بلحاظ کمیت و کیفیت دوسروں سے بہت بڑھ کر ہو، اور اس میں پیش گوئیاں بھی کثرت سے ہوں ، اسے نبی کہتے ہیں اور یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے۔ پس ہم نبی ہیں.... ہم پر کئی سالوں سے وحی نازل ہو رہی ہے اور اللہ تعالی کے کئی نشان اس کے صدق کی گواہی دے چکے ہیں اس لئے ہم نبی ہیں۔،

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی مندرجہ بالا تحریروں اور آپ کے ٹریکٹ زیر بحث صفحہ ۵۔۶ کو مدنظر رکھتے ہوئے عرض کرتا ہوں کہ کیا آپ کے نزدیک مرزا صاحب کی یہ تحریریں جن سے دعوی نبوت ثابت ہے، منسوخ ہو چکی ہیں؟

اگر نہیں تو آنجناب کی تحریروں میں اختلاف واقع ہوتا ہے جو کہ دعوی کو باطل کرنے کے لئے کافی ہے۔

پس آپ مرزا صاحب کی کون سی تحریر کو واجب العمل اور صحیح قرار دیتے ہیں؟ نیز آپ مدعی نبوت کو بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں مگر چونکہ مرزا غلام احمد صاحب بحوالہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱، اور اخبار بدر قادیان مورخہ ۵۔ اپریل ۱۹۰۸ء ببانگ دہل فرماتے ہیں کہ، میں نبی ہوں، تو کیا مرزا صاحب قادیانی خود اپنے اور آپ کے فیصلہ (مدعی نبوت دائرہ اسلام سے خارج ہے) کی زد میں آتے ہیں یا نہیں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۔ خدائی کا دعوی

اسی ٹریکٹ کے صفحہ ۶ پر آپ فرماتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ہرگز خدائی کا دعوی نہیں کیا۔

حالانکہ تحریرات مرزا صاحب قادیانی اس کے بالکل خلاف ہیں۔ آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۶۴۔۵۶۵ پر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں کہ: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں بعینہ اللہ ہوں میں نے یقین کرلیا کہ میں وہی اللہ ہوں۔

پھر اسی حال (جب کہ مرزا صاحب بعینہ اللہ تھے) انہوں نے زمین اور آسمان بنائے ان کو ستاروں سے سجایا اور انسان کو مٹی سے بنانا شروع کیا۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے قول کے موافق ان کو مارنے اور زندہ کرنے کی طاقت تھی۔

مولوی صاحب! یہ خدائی کا دعوی نہیں تو اور کیا ہے؟

۳۔ توہین انبیاء

ٹریکٹ متذکرہ الصدر کے صفحہ ۷ پر آپ فرماتے ہیں کہ مرزا صاحب کی نسبت یہ خیال کہ آپ نے حضرت عیسی کو گالیاں دیں، بالکل جھوٹ اور بہتان ہے۔ مگر کیا آپ مرزا صاحب کی مندرجہ ذیل تحریریں دیکھنے کی تکلیف گوارا فرمائیں گے

۱۔ حضرت عیسی علیہ السلام نے خود اخلاقی تعلیم پر عمل نہیں کیا۔ یہودی علماء کو سخت سے سخت گالیاں دیں، اور برے برے ان کے نام رکھے اخلاقی معلم کا فرض ہے کہ پہلے آپ اخلاق کریمانہ دکھلاوے (چشمہ مسیحی۔ ص ۹)

۲۔ یسوع اس لئے اپنے تئیں نیک نہیں کہہ سکا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی کبابی ہے... چنانچہ خدائی کا دعوی شراب خوری کا بدنتیجہ ہے۔ (ست بچن۔ ص ۱۷۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۔مسیح کا چال چلن کیا تھا، ایک کھاؤ پیو۔شرابی، نہ زاہد، نہ عابد، نہ حق کا پرستار، خود بین، خدائی کا دعوی کرنے والا (مکتوبات احمدیہ۔ج ۳ ص۲۳۔۲۴)

۴۔حضرت عیسی علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔(کشتی نوح۔ص ۶۵)

مولوی صاحب! عیسی کے ساتھ علیہ السلام لکھنے سے تو آپ کے شکوک رفع ہو گئے ہوں گے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی مراد یسوع سے حضرت عیسی علیہ السلام تھی نہ کہ کچھ اور۔

پس یاد رکھئے کہ مرزا جی کا یہ کلام اس پاک انسان کے حق میں ہے جس کو قرآن مجید میں رسول اللہ، روح اللہ، و جیھاً فی الدنیاو الآخرۃ ، فرمایا گیا ہے۔اس کلام کو دیکھتے ہوئے آپ کا ضمیر مرزا جی کے حق میں کیا گواہی دیتا ہے؟ ایمان سے کہنا۔

۴۔مسلمانوں کی تکفیر اور گالیاں دینا

ٹریکٹ ہذا کے صفحہ ۷ پر آپ لکھتے ہیں کہ یہ بالکل جھوٹا الزام ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب نے مسلمانوں کو کافر ٹھہرایا اور ان کو گالیاں دیں۔

مولوی صاحب! یا تو دیدہ دانستہ آپ نے مسلمانوں کو دھوکہ دینا چاہا ہے اور یا کلام مرزا صاحب قادیانی سے آپ بے خبر ہیں۔مگر آپ کا مرزا جی کی تحریروں سے بے خبر ہونا ہم تسلیم نہیں کرتے اسلئے کہ آپ ان کے سچے جانشین ہونے کے دعویدار ہیں۔پھر کیا آ کو معلوم نہیں کہ مندرجہ ذیل الفاظ مرزا صاحب کے ہیں اور آپ کے خیال میں کیا یہ مسلمانوں کی تکفیر اور ان کو گالیاں دینا نہیں؟ اگر فی الواقع ایسا ہی ہے جس کو ہر ایک ذی عقل انسان تسلیم کریگا تو آپ کس منہ سے کہتے ہیں کہ مرزا صاحب پر مسلمانوں کو گالیاں دینے کا الزام بالکل جھوٹا ہے۔سنیئے مرزا جی فرماتے ہیں:

۱۔اے بدذات فرقہ مولویاں! تم کب تک حق کو چھپاؤ گے کب وہ وقت آئے گا کہ تم یہودیانہ خصلت چھوڑ و گے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اے ظالم مولویو! تم پر افسوس کہ تم نے جس بے ایمانی کا پیالہ پیا وہی عوام کالانعام کو پلایا۔(انجام آتھم ص ۲۱)

۲۔ڈپٹی آتھم کی پیش گوئی کے جھوٹا ثابت ہونے پر مولانا ابوالوفا ثناء اللہ وغیرھم کے حق میں فرمایا: یہ جھوٹے ہیں اور کتوں کی طرح جھوٹ کا مردار کھا رہے ہیں۔ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۵)

۳۔ڈپٹی عبداللہ آتھم کی موت کی میعاد ختم ہونے پر علماء اسلام کو یوں مخاطب فرمایا:

اے بے ایمانو۔نیم عیسائیوں۔دجال کے ہمراہیو۔اسلام کے دشمنو۔(قادیانی اشتہار انعامی تین ہزار۔ص ۱۲)

۴۔ ڈپٹی آتھم کے زندہ رہنے سے جب مرزا صاحب قادیانی کی پیش گوئی جھوٹی ثابت ہوئی تو تمام دنیا کو یوں مخاطب کیا:

اب جو شخص اس صاف فیصلہ کے برخلاف شرارت اور عناد کی راہ سے بکواس کرے گا....اور ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو صاف سمجھا جائے گا کہ اس کو ولدالحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں۔(انوار الاسلام۔ص ۳۰)

۵۔اپنے مخالفوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ جب محمدی بیگم کے نکاح اور سلطان محمد کی موت کی پیش گوئی پوری ہو گی تو، ذلت کے سیاہ داغ انکے منحوس چہروں کو بندروں اور سوروں کی طرح کر دیں گے(ضمیمہ انجام آتھم۔ص ۵۳)

۶۔مولوی سعداللہ صاحب مرحوم لدھیانوی کو مخاطب کر کے فرمایا:

اے احمق، دل کے اندھے، دجال تو تو ہی ہے۔دجال تیرا ہی نام ثابت ہوا(قادیانی اشتہار انعامی تین ہزار۔ص ۱۲)

۷۔اپنے دعوی مسیحیت کے منکروں کو یوں مخاطب فرمایا:

> ان میری کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور ان کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور مجھے قبول کرتا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے مگر بدکار رنڈیوں کی اولاد، جن کے دلوں پر خدا نے مہر کی ہے، وہ مجھے قبول نہیں کرتے۔(آئینہ کمالات اسلام۔ص ۵۴۷۔۵۴۸)

مولوی صاحب! اپنے مجدد کی اس شیریں کلامی کو دیکھئے۔اخلاق کا کیا اعلی نمونہ پیش کیا ہے۔کیا آپ اس مثیل مسیح کے نمونہ کلام کو ایک حوالہ کے ساتھ ملا کر پڑھیں گے کہ:

اخلاقی معلم کا فرض ہے کہ پہلے آپ اخلاق کریمانہ دکھلاوے(چشمہ مسیحی۔ص ۹)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

۵۔ جہاد کی تعلیم

آپ نے ٹریکٹ زیر بحث کے صفحہ ۸ پر تحریر کیا ہے کہ

مرزا صاحب پر یہ سراسر الزام ہے کہ آپ نے جہاد کے حکم قرآنی کو منسوخ قرار دیا بلکہ مرزا صاحب (بقول آپ کے) جہاد کی تعلیم کو صحیح اور درست تسلیم کرتے ہیں۔

مولوی صاحب! ہم اس کو آپ کے حافظہ کی کمزوری کہیں یا دھوکہ دہی کی شکایت کریں۔ مرزا صاحب قادیانی تو تریاق القلوب کے صفحہ ۱۵ پر یوں لکھتے ہیں:

میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھیں ہیں اور اشتہار شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں...

میری ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان مہدی خونی اور مسیح خونی کی بے اصل روایتیں اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں۔

کہیے! جہاد کی تعلیم کو صحیح اور درست کہنے کے یہی معنی ہیں کہ وہ دلوں سے معدوم ہو جائے؟ امید ہے کہ آپ میرے شبہات کو رفع فرمائیں گے اور جواب باصواب سے سرفراز فرمائیں گے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵۔اپریل ۱۹۳۲ء مطابق ۸ ذی الحج ۱۳۵۰ھ ص ۶۔۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وزیرآباد پنجاب میں مناظرہ قادیانی

مرزا صاحب اپنے دعوی میں صادق تھے یا کاذب

ملک ہدایت اللہؒ ناظم انجمن اہل حدیث وزیرآباد لکھتے ہیں:

۱۰۔اپریل (۱۹۳۲ء) بروز اتوار وزیرآباد کی جماعت اہل حدیث اور جماعت قادیانی میں مندرجہ بالا مبحث پر مناظرہ تھا۔جماعت اہل حدیث کی طرف سے امیر المناظرین حضرت فاتح قادیان (مولانا ثناءاللہ امرتسری) تھے۔قادیانی مناظر کا نام (غالبًا) مولوی سلیم اللہ تھا۔یادش بخیر آغاز شباب تھا، بات بات پر اڑنے والے،ضد،تعصب،بگڑنا،روٹھنا،غرضیکہ بہمہ صفت موصوف تھے۔

کم سنی تو نرالی تھیں ہٹیں بھی ان کی
اس پہ مچلے کہ ہم درد جگر دیکھیں گے

پہلا وقت چونکہ قادیانیوں کو دیا گیا تھا اس لئے ان کے مناظر نے حسب معمول چند آیات معیار نبوت ٹھہرا کر ان کو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی پر چسپاں کر دیا کہ وہ دعوی نبوت کے بعد ۲۳ برس سے زیادہ تک زندہ رہے۔ان کے ساتھ استہزاء کیا گیا،ان کے دعوی کے وقت دنیا کفر وضلالت میں گھری ہوئی تھی اور وہ اپنے مشن میں کامیاب گئے۔وغیرہ

حضرت فاتح قادیان مولانا ثناءاللہ نے فرمایا کہ آپ کی پیش کردہ آیات اگر دلائل ہوتیں تو مرزا صاحب ان کے ہوتے ہوئے آخری فیصلہ والا یہ اعلان کیوں کرتے جس میں طریق فیصلہ دعا کے ذریعہ لکھا ہے۔خلاصہ اس اعلان کا یہ ہے کہ

مولوی ثناءاللہ نے مجھے بہت بدنام کیا،اور دکھ دیا ہے۔اے خدا مجھ میں اور ثناءاللہ میں فیصلہ فرما کہ جو تیری نگاہ میں جھوٹا ہے اس کو سچے کی زندگی میں مار دے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اس دعا کے بعد وہ مر گئے۔ بس فیصلہ ہو گیا۔

بس پھر کیا تھا قادیانی کیمپ میں کھل بل پڑ گئی۔ سرگوشیاں ہونے لگیں۔ آخر بات بنائی کہ یہ مباہلہ تھا۔ چونکہ آپ (ثناء اللہ امرتسری) نے دعا نہ کی، نہ اس پر آمین کہی، اس لئے مباہلہ منعقد نہ ہوا۔

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری نے ایک ایسا علمی سوال کیا جو اس سے پہلے سننے میں نہ آیا تھا، حقیقت میں وہ سوال فیصلہ کن ہے۔ قادیانی مباحث سے دل چسپی رکھنے والے اسے یاد رکھیں گے، تو بہت مفید پائیں گے۔

مولانا امرتسری نے فرمایا یہ اعلان مسودہ مباہلہ ہے یا درخواست مباہلہ؟

فریق ثانی نے بڑی غور و فکر کے بعد جواب دیا کہ مسودہ مباہلہ ہے جیسے نبتھل میں۔ بس یہ کہنا تھا کہ ایسے پھنسے کہ نکل نہ سکے۔

مولانا ثناء اللہ امرتسری نے فرمایا اگر یہ اعلان مسودہ مباہلہ ہے اور مباہلہ فریقین میں ہوتا ہے، تو اس میں صیغہ جمع متکلم ہونا چاہیے تھا یعنی کلام یوں ہوتا:

اے خدا! ہم دونوں (مرزا قادیانی اور ثناء اللہ امرتسری) تجھ سے بمنت دعا کرتے ہیں کہ ہم میں اس طرح فیصلہ فرما کہ جو تیرے نزدیک جھوٹا ہے اسے سچے کی زندگی میں ہلاک کر

یہ ہے مسودہ مباہلہ۔ برخلاف اس کے مرزا صاحب قادیانی تو سارے صیغے مفرد متکلم کے بول رہے ہیں۔ یعنی

میں عرض کرتا ہوں،

میری درخواست ہے۔ وغیرہ۔

پھر یہ مسودہ مباہلہ کیسے ہوا۔ اسی لئے مرزا صاحب کی زندگی میں ۲۲۔ اگست ۱۹۰۷ء کے اخبار بدر قادیان میں یہ مضمون چھپا تھا کہ اعلان محض دعا تھی مباہلہ نہ تھا۔

حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری نے جب یہ حقیقت تفصیل کے ساتھ سنائی تو اہل ایمان کے دل ہشاش بشاش ہو گئے۔ اور قادیانیوں کے چہرے عبو سا قمطریرا کی عکسی تصویر تھے۔ تین گھنٹوں کے وقت میں قادیانی مناظر اس چکر سے نہ نکل سکا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بعد دو پہر تو فاتح قادیان نے اور بھی کمال کیا۔سوال کیا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے کس سنہ میں مسیح موعود ہونے کا دعوی کیا؟

ایک معمولی سوال تھا مگر قادیانی مناظر پر منوں برف پڑ گئی کہ صاف لفظوں میں جواب نہ دے سکا۔آخر بصد دقت بولا تو اتنا کہ بعد دعوی مسیح موعود ۲۸ سال زندہ رہے

مولانا ثناء اللہ امرتسری نے فرمایا میرے پاس رسالہ فتح اسلام موجود ہے جس میں سب سے پہلا دعوی مسیح موعود مذکور ہے اور وہ ۱۳۰۸ھ کا مطبوع ہے۔صحیح بات یہ ہے کہ مسیح موعود کے دعوی کے بعد مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ۱۸ سال زندہ رہے۔مگر میں آپ کی بتائی ہوئی عمر ۲۸ سال کو بھی مان لیتا ہوں، تاہم مرزا صاحب مسیح موعود نہ تھے کیونکہ خود تحفہ گولڑ ویہ میں لکھتے ہیں:

مسیح موعود دعوی کے بعد چالیس سال زندہ رہیں گے۔

کہاں چالیس سال اور کہاں اٹھارہ یا اٹھائیس سال۔

یہ بیان ایسا مؤثر تھا کہ اہل ایمان کے لئے موجب تسکین کامل ہوا۔قادیانی مناظر نے اخیر تک اس کا جواب نہ دیا، نہ دے سکا۔قادیانی اخبار یا افراد اگر جواب دینے کا اظہار کریں تو وہ بتائیں کہ کیا جواب دیا تھا۔مگر بتاتے ہوئے یاد رکھیں کہ ہزاروں آدمی جلسہ میں ہوں گے۔ایسا جواب نہ بتائیں جو کسی نے نہ سنا ہو۔

مرکز قادیان کی تحسین

ان دنوں قادیان کے مرکز نے مناظرہ کا یہ طریق رکھا ہے کہ نوجوانوں کو پرانے نبرد آزماؤں کے مقابل میں فخریہ بھیجتے ہیں۔ہم اس طریق کار کی تحسین کرتے ہیں جس کی دو وجہیں ہیں۔ایک تو یہ کہ مرزائی نوجوان مناظرہ کرنا سیکھ جاتے ہیں۔دوم بڑی معقول وجہ ہے کہ حاضرین سامعین کو ایسے نوجوان مناظروں کی تقریروں سے اچھا خاصہ موقع ہنسی اور تفریح کا مل جاتا ہے جس میں قادیانی کھسیانے ہوتے ہیں اور مسلمان دل شاد۔ہماری دلی مراد ہے کہ مرکز قادیان ایسا ہی کیا کرے اسی لئے قادیانی نوجوانوں کی بھول بھلیوں اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعلیوں پر مولانا فاتح قادیان نے یہ شعر پڑھا تھا جو جلسہ پر جادو کا اثر کر گیا

کچھ جوانی ہے ابھی کچھ ہے لڑکپن ان کا
دو جفا کاروں کے قبضہ میں ہے جوبن ان کا

لطیفہ:

اثنا مناظرہ میں ایک موقع پر مولانا امرتسری نے یہ شعر پڑھا

عجب مزا ہو کہ محشر میں ہم کریں شکوہ
وہ منتوں سے کہیں چپ رہو خدا کے لئے

اس پر قادیانی کیمپ سے شور اٹھا کہ یہ شعر فحش ہے۔ جلسہ میں مولانا ظفر علی خان بھی شریک تھے ۔ یہ آواز اٹھی کہ اس شعر کا فیصلہ مولانا ظفر علی خان سے کرایا جائے کیونکہ وہ شاعر ہیں۔ جب اکثریت کی خواہش ہوئی تو مولانا ظفر علی خان سٹیج پر آئے۔ آپ نے فرمایا اس شعر میں کوئی ایک لفظ بھی فحش نہیں۔ اس کا مطلب تو صرف اتنا ہے کہ مولانا ثناء اللہ قیامت کے روز فریاد کریں گے خداوندا! مرزا غلام احمد سے پوچھ کہ اس نے مسلمانوں میں تفرقہ پیدا کر دیا اور مرزا صاحب منتوں سے کہیں گے کہ میاں چپ رہو۔ یہ تشریح سن کر اہل ایمان بہت مسرور ہوئے اور قادیانی اعتراض دور ہو گیا۔ فللہ الحمد

ہمارا یقین ہے کہ اس قسم کے دو تین مناظرے مختلف مقامات میں ہو جائیں تو پنجاب سے قادیانیت کا بیج اکھڑ جائے۔ انشاءاللہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶ مئی ۱۹۳۲ء مطابق ۲۹ ذی الحجہ ۱۳۵۰ھ ص ۴۔۵)

جھنگ میں مناظرہ

جھنگ سے ایک مطبوعہ اشتہار وہاں کے معززین کی طرف سے آیا ہے کہ ۲۔ اپریل ۱۹۳۲ء کو انجمن اہل حدیث جھنگ کے جلسہ میں مولانا ابراہیم میر سیالکوٹی کی تقریر متعلقہ ختم نبوت پر قادیانی مناظر مولوی ظفر احمد سے گفتگو ہوئی۔ مولانا ابراہیم سیالکوٹی کی تقریر پر نہ تو سوال معقول کر سکا نہ تقریر کا جواب دے سکا ۔ حاضرین مرزائیوں کی شکست پر بہت محظوظ ہوئے۔

راقم: ڈاکٹر نور حسین وغیرہ۔ ۲۰ ۔اصحاب۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶ مئی ۱۹۳۲ء مطابق ۲۹ ذی الحجہ ۱۳۵۰ھ ص ۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولوی محمد علی لاہوری کی تحریف قرآنی

جناب حافظ محمد حسنؒ برانڈرتھ روڈ لاہور سے لکھتے ہیں:

قرآن مبارک نے یحرّفون الکلم عن مواضعه یہودیوں کے حق میں استعمال کیا ہے، لیکن آج ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ اس کاذب مسیح موعود مہدی مسعود چودھویں صدی کے مجدد اپنے زعم فاسد میں احمد، محمد، آدم، ابراہیم، اور موسی بننے والے منشی غلام احمد قادیانی کے چیلے چانٹے تحریف کلام الہی میں ان سے کم نہیں۔

منشی صاحب قادیانی نے اپنی تصانیف میں بکثرت آیات قرآنی میں تحریف کی ہے اور من گھڑت آیات لکھ کر قرآن مجید کی طرف منسوب کی ہیں جو ہرگز ان الفاظ کے ساتھ قرآن حکیم میں موجود نہیں۔ مشتے نمونہ ازخروارے میں اپنے مضمون بعنوان منشی غلام احمد قادیانی اور ان کی قرآن دانی، اخبار زمیندار میں شائع کراچکا ہوں۔

جب پیرومرشد کا یہ کام ہے تو مریدوں کا حق ہے کہ وہ اپنے پیر کے قدم بقدم چلیں۔ سچ ہے

ما مریداں رو بسوئے کعبہ چوں آریم چوں

رو بسوئے خانہء خمار دارد پیر ما

بات یہ ہے کہ مولوی محمد علی صاحب لاہوری کو کچھ عرصہ سے یہ شوق چرایا ہے کہ رسالوں اور پمفلٹوں کے ذریعہ سے مسلم پبلک کو گمراہ کیا جائے اور روزروشن میں ان کی آنکھوں میں خاک جھونکی جائے۔ ان رسالوں میں وہی بوسیدہ اور پرانی باتیں درج ہیں جن کے مسکت اور دنداں شکن جوابات بکرّات مرّات علماء حقانی اور دافع فتنہ قادیانی اپنے اشتہاروں اور اخبارات میں شائع کراچکے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ کے رسالہ دعوت عمل کے سرورق پر آپ کے نام کے ساتھ یہ دم چھلا لگایا گیا :

ازرشحات قلم عالم باعمل فاضل اکمل حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور

مصنف تفسیر بیان القرآن اردو۔ترجمۃ القرآن انگریزی،نکات القرآن،جمع القرآن،

لیکن میں سچ عرض کرتا ہوں کہ قرآن پر اتنی کتابیں لکھنے کے باوجود مولوی صاحب اپنے پیرومرشد کی طرح تحریف قرآنی میں خوب مہارت رکھتے ہیں۔آپ نے اسی رسالہ دعوت عمل کے صفحہ ۹ پر لکھا ہے :

اورقرآن کریم میں فرمایا ینزل الروح من امرہ علی من یشاء من عبادہ ۔

کیا مولوی صاحب بایں دعوی قرآن دانی مطلع فرمائیں گے کہ یہ آیت کس پارہ اور کس سورۃ میں ہے۔شائد اس قرآن میں ہو جو قادیان کے قریب نازل ہوا ہے جیسا کہ منشی غلام احمد نے تحریر کیا ہے انا انزلناہ قریباً من القادیان ۔میں دعوی اور تحدی کے ساتھ بانگ دہل اعلان کرتا ہوں کہ یہ الفاظ قرآن میں نہیں ہیں۔اور آپ ہرگز ہرگز اس میں نہیں دکھا سکتے (مولانا ثناءاللہ نے حاشیہ میں لکھا ہے: کیا یہ آیت بھی قرآن شریف میں ملتی ہے جو مولوی محمد علی نے بزمانہ اڈیٹری ریویو لکھی ہے یا ایھا الذین آمنوا انا خلقناکم من ذکر و انثی ۔ ترجمہ بھی ایسا ہی کیا ہے ۔ اے ایمان والو ...الخ)فان لم تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس و الحجارۃ اعدت للکافرین

پبلک کی آگاہی کے لئے میں یہ بھی عرض کردیتا ہوں کہ قرآن میں یہ آیت بایں الفاظ وارد ہے:ینزل الملائکۃ بالروح من امرہ علی من یشاء من عبادہ ۔

چونکہ منشی غلام احمد قادیانی نزول ملائکہ سے منکر ہیں (دیکھو توضیح مرام وغیرہ) اس لئے مولوی محمد علی نے آیت قرآنی میں تحریف کرکے ینزل الروح من امرہ لکھ دیا اور ملائکہ کا لفظ بیچ سے اڑا دیا اور ایسا کرنے میں یہود کی پیروی کی۔

مولوی محمد علی صاحب! وہ دن آنے والا ہے کہ آپ کے مکروفریب کا سارا تاروپود کھل جائے گا۔الا یظن اولئك انھم مبعوثون لیوم عظیم یوم یقوم الناس لرب العالمین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالی کے فضل وکرم سے جب تک حفاظ کا وجود دنیا میں موجود ہے آپ کی تحریف قرآنی کارگر نہیں ہوسکتی اور آپ ہمیشہ منہ کی کھائیں گے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶ مئی ۱۹۳۲ء مطابق ۲۹ ذی الحجہ ۱۳۵۰ھ ص ۶)

مرزائیوں سے مناظرہ اوران کی شکست

قاضی ضیاء الدین خطیب جامع مسجد مندوال ضلع کیمبل پور لکھتے ہیں:

۱۳۔اپریل ۱۹۳۲ء کو مندوال ضلع کیمبل پور میں مرزائیوں سے مناظرہ ہوا اہل سنت کی طرف سے مولانا کرم الدین بھیں ضلع جہلم قرار پائے اور مرزائیوں کی طرف سے مولوی فخر الدین ومولوی محمد نذیر مولوی فاضل خاص قادیان سے بلوائے گئے تھے۔مبحث مرزا صاحب کے دعاوی والہامات قرار پائے۔ہر دو جانب سے دو دو تین تین تقریریں ہوئیں تھیں کہ قادیانی مولوی کا ناطقہ بند ہوگیا۔ہر چند کہا گیا کہ کھڑے ہو کر تقریر کرو،مگر نہ کرسکا۔

اس کے بعد حاضرین مجلس کی استدعا پر مولانا کرم الدین صاحب جہلمی نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے عجیب وغریب دعاوی ان کی کتابوں سے بقید صفحہ وسطر پڑھ کر سنائے کہ آپ کا الہام ہے کہ

خدا نے آپ کو رحمۃ للعالمین کر کے بھیجا ہے اور آپ ہی لولاک لما.. الخ کا مصداق ہیں اور آپ کے معجزات کی تعداد ۳ لاکھ ہے بحالیکہ آنحضرت ﷺ کے معجزات صرف ۳ ہزار تھے۔اور آپ کا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا ہے۔

کشف میں آپ کو معلوم ہوا کہ آپ خدا ہیں اور یقین کیا کہ خود خدا ہیں اور کہ آپ ہی نے زمین وآسمان بنائے ہیں۔اور پھر انسان کھنکھناتے گارے سے پیدا کیا ہے۔

یہ بھی آپ کا الہام ہے کہ زمین وآسمان آپ کے ایسے تابع ہیں جیسے خدا کے۔

اور کہ آپ کا نام کامل اور معاذ اللہ خدا کا نام ناقص ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور کہ آپ ایک دفعہ مرد سے عورت بن کر حاملہ ہوئے (مریم) اور دس مہینے کے بعد وضع حمل ہوا تو عیسی بچہ جنا۔

ایک دفعہ آپ نے اپنی پیش گوئیوں کی مسل دستخط کے لئے خدا کے پیش کی تھی۔ خدا نے سرخی سے دستخط کئے۔ قلم چھڑ کا تو مرزا صاحب کے کپڑے اور عبداللہ سنوری کی ٹوپی پر قطرات گرے تھے۔

اب مرزائی بے چارے شرم کے مارے کہیں منہ نہیں دکھا سکتے۔

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۶ مئی ۱۹۳۲ء ص ۱۲)

مرزا محمود بطور منصف

جھوٹے کے سچے کی زندگی میں مرنے کی پیش گوئی کا معاملہ بھی چل رہا ہے۔ منصف مقرر نہیں ہو رہا۔ حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری نے کہا تھا کہ میں مرزا محمود احمد کو منصف ماننے کو تیار ہیں۔ قادیانی کہتے تھے کہ ہم میاں محمود صاحب کی خدمت میں عرض نہیں کر سکتے نیز ان کو مقرر کرنے میں ثناء اللہ کی بدنیتی ہے۔ اس کے بعد مولانا ثناء اللہ امرتسری نے کہا کہ بامر مجبوری ہم سرور شاہ کو منصف مانتے ہیں (اہل حدیث امرتسر ۲۷ نومبر ۱۹۳۱ء)

بعد ازاں فریق ثانی نے لکھا کہ مجھے مرزا محمود منصف منظور ہیں (فاروق ۲۸ فروری ۱۹۳۲ء)

اس اقرار پر حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری نے لکھا کہ

میاں محمود خلیفہ قادیان منصف ہوں گے۔ (اہل حدیث امرتسر ۱۱ مارچ ۱۹۳۲ء)

مارچ کے اخبار فاروق قادیان میں پھر مطلب کی کوئی بات نہ لکھی گئی اس لئے مولانا کہتے ہیں کہ ہم خاموش رہے۔ ہماری خاموشی سے فائدہ اٹھا کر ۲۵۔ ۱۲۸پریل کے پرچہ میں لکھا کہ

ایک مہینہ گزرنے پر بھی اہل حدیث خاموش ہے۔ ہم نے ایک معتبر دوست کے ذریعہ شیر پنجاب کی خدمت میں استدعا کی مگر آپ ہیں کہ قردة خاسئین کی طرح میں نہ مانوں کی رٹ لگا رہے ہیں۔ (فاروق ۲۵۔ ۲۸۔ اپریل ۱۹۳۲ء)

آپ نے جس معتبر دوست کو بھیجا تھا اس کا نام عمر دین شملوی ہے انہوں نے آپ کا پیغام دیا مگر جواب شاید

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ کونہیں پہنچایا۔ یہ آپ کے معتبر دوست کا کام ہے۔ہم نے فوراً لکھ دیا تھا اورانہوں نے نوٹ کرلیا تھا۔

چونکہ فخر الدین (مجوزانعام) خلیفہ صاحب کومنصف مانتا ہےاس لئے وہی منصف ہوں گے۔اگر وہ خودنہ مانیں تو لاہور کی تعلیم یافتہ جماعت میں سے عربی دان ڈاکٹر اقبال، پروفیسر شفیع اورئینٹل کالج۔ڈاکٹر برکت علی قرشی۔ پروفیسر متراوغیرہ میں سے کوئی ایک۔

پس یہ ہماری طرف سے آخری جواب ہے۔

ہاں ۲۱ مارچ کے فاروق میں صفحہ ۷ کالم ۲ پر جس امر کے ثابت کرنے پر آپ نے دس روپیہ انعام رکھے ہیں وہ امر بھی اسی منصف کے سامنے پیش ہوکر فیصلہ ہوگا

مولوی سرورشاہ کوہم نے تمہارے قول پر منصف پیش کیا تھا جب تم نے کھلے لفظوں میں ان کومنظور کرلیا تو ہم نے بھی آب آمد تیمّم برخواست پر عمل کرنے کو اصل کی طرف رجوع کیا اوراب اسی پر مصر ہیں۔

رقم امانت تین سو،معززین شہرامرتسر میں سے شیخ صادق حسن ممبر اسمبلی یا میاں فیروزالدین سوداگر آنریری مجسٹریٹ یا میاں حفیظ آنریری مجسٹریٹ کے پاس رکھی جاوے۔ان کے سوااگر کوئی بات پیش ہوئی، یا ان مسلمہ باتوں سے انکار ہوا تو سلسلہ بند کیا جائے گا۔اورآئندہ آخری فیصلہ مرزا کوپیش گوئی کے نام سے موسوم کیا جائے گا۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳ مئی ۱۹۳۲ء ص ۴۔۵)

شاہ شریف گھریالوی اورمحموداحمد قادیانی
کی اشتہار بازی میں ہمارا محاکمہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آج عرصہ مدید ہونے کو ہے کہ ان فریقین میں اشتہار بازی اس امر کیلئے ہورہی ہے کہ آؤ جی دونوں فریق مل کرخدا سے دعا کریں کہ مرزا غلام احمد قادیانی مدعی مسیحیت ومہدویت کے متعلق ہم میں فیصلہ فرمائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اتنا وقت اور اتنا روپیہ محض فریقین کے بلانے اور قائل کرنے پر خرچ ہوا۔ سچ تو یہ ہے کہ دونوں فریقوں کو یہ تکلیف اس لئے ہوئی ہے کہ انہوں نے متوفی کا آخری فیصلہ کافی نہ جانا، حالانکہ وہ کافی سے اکفی تھا۔ کیونکہ آسمانی فیصلہ کے بعد زمینی فیصلہ لودہانہ میں بھی ہو چکا تھا جس میں فریق ثانی کو مالی تاوان بھی دینا پڑا۔ ایسا ڈبل فیصلہ مذہبی دنیا میں کبھی نہ ہوا ہوگا۔

خیر مضی ما مضی۔ بعد اس تنبیہ کے ہم ان دونوں فریقوں کی اشتہار بازی میں محاکمہ کرتے ہیں۔

کچھ شک نہیں کہ ابتدائی دعوت سید محمد شریف شاہ صاحب کی طرف سے تھی جو بالکل سادہ الفاظ میں تھی کہ میاں محمود احمد خلیفہ قادیان اپنے والد کے دعوی کے متعلق مجھ سے مباہلہ کرلیں۔ پھر اس پر آج تک جو تین تین نمبروں میں گفتگو ہوتی رہی وہ صرف دو باتوں میں رہی:

۱۔ مباہلہ سے پہلے فریقین اپنے اپنے دلائل بیان کریں یعنی میاں محمود احمد زور دیتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی مسیحیت موعودہ کے دلائل بیان کریں گے اور سید محمد شریف صاحب اپنے انکار کے دلائل پیش کریں گے۔ اس کے بعد فریقین خدا سے دعا کریں کہ ہم میں سے جو جھوٹا ہے ایک سال کے اندر اس پر موت وارد کر۔

۲۔ دوسرا امر زیر بحث یہ رہا کہ حاضرین کی تعداد کتنی ہو۔ خلیفہ قادیان کہتے رہے کہ ہر فریق ہزار پانچ سو آدمی ساتھ ضرور لائے۔ خلیفہ صاحب قادیان اسے ہی سنت قرار دیتے ہیں۔ شاہ محمد شریف صاحب کہتے ہیں یہ سنت نہیں بلکہ سنت یہ ہے کہ صرف مباہلہ کنندہ یا زیادہ سے زیادہ اس کا عیال ساتھ ہو۔ مگر خلیفہ صاحب قادیان اپنی بات پر مصر ہیں۔ چنانچہ آخری اشتہار نمبر ۳ ان کا جو کئی ماہ کے وقفہ کے بعد نکلا ہے اس میں بھی انہوں نے انہی دو باتوں پر اصرار کیا ہے۔

ہم نے اپنے سابقہ محاکمہ میں بتایا تھا کہ خلیفہ قادیان کا اس پر اصرار کرنا کہ ہزار پانچ سو آدمی ضرور شریک ہوں، خود ان کے والد ماجد مرزا صاحب متوفی کے بھی خلاف ہے کیونکہ انہوں نے ساری عمر میں ایک ہی مباہلہ اکیلے مولوی عبدالحق غزنوی مرحوم سے کیا تھا جس میں ایسی کوئی شرط نہ تھی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کا جواب دینا آسان نہ تھا کیونکہ مرزا صاحب متوفی کا فعل احمدیہ جماعت کے لئے سند قوی اور حجت شرعی ہے مگر خلیفہ قادیان نے اپنی بات کے مقابلہ میں اس کی بھی پرواہ نہ کی صاف لکھ دیا کہ میں جو کہتا ہوں کہ ہزار پانچ سو آدمی فریقین کے شریک مباہلہ ہوں یہی سنت ہے اور میرے والد مرزا صاحب مسیح موعود کا مباہلہ مسنونہ نہ تھا۔

کتنی دلیری یا فراری ہے کہ جس نبی یا رسول کی صداقت میں مباہلہ کیا جائے اسی کے فعل کو خلاف سنت کہہ کر چھوڑا جائے، حالانکہ مرزا صاحب قادیانی نے اپنے خط اسمی مولوی عبدالحق غزنوی میں لکھا تھا کہ میں استخارہ مسنونہ کر کے آپ کے ساتھ مباہلہ کرنے کو آیا ہوں (اشتہار غزنوی مورخہ ۸ ذی قعد ۱۳۱۰ھ)۔ ناظرین غور فرمائیں کہ استخارہ تو مسنونہ ہو، اور مباہلہ غیر مسنونہ۔ ایں چہ بو العجبی ست

ناظرین ! یہ ہے فریقین کے مقدمہ کی مسل۔ ہم چونکہ چاہتے ہیں کہ فریقین کا شوق اور ولولہ پورا ہو، اس لئے ہم محاکمہ بطور سفارش فریقین کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔

سید محمد شریف صاحب منظور کر لیں کہ خلیفہ قادیان صدق مرزا صاحب پر چند منٹ تک بیان کر لیں اس کے بعد شاہ صاحب چند منٹ بیان کریں۔ اس وقت وہ دلیل بیان کریں جس کی وجہ سے ان کو یقین ہو کہ مرزا صاحب مدعی مسیحیت موعودہ اپنے دعوی میں کاذب تھے۔ اس کے بعد فریقین الگ الگ ہو جائیں بلکہ پہلے سے الگ الگ بیٹھیں۔ ان کے نام بنام مع پتہ کے لکھے جائیں دعا مباہلہ صرف یہ ہو گی کہ میں محمد شریف مرزا غلام احمد کو ان کے دعوی مسیحیت موعودہ میں جھوٹا جانتا ہوں۔ میں محمود احمد قادیانی مرزا صاحب کو انکے دعوی مسیحیت موعودہ میں سچا یقین کرتا ہوں

یہ بیان فرداً فرداً ہو کر مل کر یوں دعا ہو۔

اے خدا ہم میں سے جو جھوٹا ہے اس کو ایک سال کے اندر اندر ہلاک کر۔

فریقین کے آدمی آمین کہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کا اثر کب ہوگا

شاہ محمد شریف صاحب کی سچائی کا اثر صرف خلیفہ قادیان تک محدود رہے گا مگر خلیفہ قادیان (مرزا محمود) کی سچائی کا اثر یہ ہوگا کہ جتنے لوگ شاہ صاحب کی طرف ہوں گے پانچ سو یا ہزار بلکہ دو ہزار مع شاہ صاحب کے سال کے اندر اندر سب مرجائیں۔ایک بھی اگر بچا تو خلیفہ (مرزا محمود) صاحب جھوٹے ہوں گے۔

ناظرین! یہ ہماری ایجاد نہیں بلکہ خود مرزا صاحب قادیانی مسیح موعود مہدی کا اعلان ہے۔ذرہ غور سے سنئے!

میں یہ بھی شرط کرتا ہوں کہ میری دعا کا اثر صرف اس صورت میں سمجھا جائے کہ جب تمام وہ لوگ جو مباہلہ کے میدان میں بالمقابل آویں ایک سال تک ان بلاؤں میں سے کسی بلا میں گرفتار ہو جائیں۔اگر ایک بھی باقی رہا تو میں اپنے تئیں کاذب سمجھونگا اگرچہ وہ ہزار ہوں یا دو ہزار اور پھر ان کے ہاتھ پر توبہ کرونگا۔(انجام آتھم۔ص ٦٧)

ناظرین! یہ ہے کثرت شرکاء کی صورت میں مرزا صاحب قادیانی بانی سلسلہ کا اقرار۔خلیفہ قادیان چونکہ ان صاحبزادے اور قائم مقام ہیں انہی کی تائید میں مباہلہ کرنے کو تیار ہو رہے ہیں اس لئے ان کو اس شرط کی تسلیم میں ذرہ بھر تامل نہیں ہوگا یا نہ ہو چاہیے۔پس جناب سید محمد شریف شاہ صاحب پہلی شرط تسلیم کریں اور خلیفہ صاحب قادیانی دوسری شرط کی تسلیم کا اعلان کریں۔پھر مقررہ تاریخ پر فریقین حاضر میدان ہوں تا کہ مباہلہ ہو کر فریقین کی خواہش پوری ہو جائے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳ مئی ۱۹۳۲ء مطابق ۶ محرم ۱۳۵۱ھ۔ص ۳۔۴)

قادیان کا انعام:

عنقا صفت

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی تحریک کے بانی نے انعامی اعلانوں کی رسم ڈالی اور ہمارے سرحدی دوست منشی قاسم علی اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان کی پارٹی نے بزمانہ خلافت اولی اس رسم کو پورا کر دیا۔اس کے بعد تو یہ ایسی کچھ ڈری کہ سوائے لفاظی کے دینے کے قریب بھی نہیں آتی۔ناظرین کو یاد ہوگا کہ عرصہ دراز سے یہ سلسلہ چل رہا ہے کہ مولوی ثناء اللہ،مرزا صاحب متوفی کی تحریر سے دکھا دے کہ آخری فیصلہ پیش گوئی تھا کہ جھوٹا سچے سے پہلے مرے گا اس دکھانے پر تین سو روپیہ کا اعلان ہے۔

اس کے بعد بلا مبالغہ تین سو گالیاں اور بد کلامیاں تو ہم سن چکے مگر روپیہ دینے کے قریب نہیں آتے ۔چونکہ انعامی مضمون ہے اس لئے منصف کا ہونا ضروری ہے۔ہم نے لکھا تھا کہ منصف خلیفہ قادیان میاں محمود ہمیں منظور ہیں۔جواب ملا کہ ہم ان کی خدمت میں عرض نہیں کر سکتے۔نیز خلیفہ صاحب کو مقرر کرنے میں تمہاری نیت بد ہے ۔اس کے بعد ہم نے بمجبوری لکھا کہ بقول آپ کے ہم بجائے خلیفہ صاحب کے مولوی سرور شاہ صاحب کو منصف مانتے ہیں (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۷ نومبر ۱۹۳۱ء ص ۱۴)۔

بعد ازاں فریق ثانی نے بڑے زور سے لکھا کہ مجھے مرزا محمود احمد منصف منظور ہیں۔

(اخبار فاروق قادیان ۲۸ فروری ۱۹۳۲ء۔ص ۹)

اس اقرار پر ہم نے پھر لکھا کہ

میاں محمود خلیفہ قادیان منصف ہوں گے۔(اہل حدیث ۱۱ مارچ ۱۹۳۲ء ص ۷)

ہم نے سمجھا کہ اب معاملہ ختم ہو جائے گا کیونکہ جماعت قادیانیہ کے نزدیک خلیفہ صاحب سے زیادہ دیانت دار کوئی نہیں۔غنیمت سمجھیں کہ ہم خود اس کے مجوز ہیں

لیکن مارچ کے اخبار فاروق میں پھر وہی دشنامی مضمون دیکھا تم ایسے اور ویسے مگر خلیفہ قادیان کی منصفی کی بابت کچھ نہ لکھا،اس لئے ہم خاموش رہے۔لیکن ہماری خاموشی سے فائدہ اٹھا کر ۲۵۔۲۸۔اپریل کے پرچہ میں لکھ مارا کہ ایک مہینہ گزرنے پر بھی اخبار اہل حدیث امرتسر خاموش ہے۔

ہم نے ایک معتبر دوست کے ذریعہ شیر پنجاب کی خدمت میں استدعا کی مگر آپ ہیں کہ قردۃ خاسئین کی طرح میں نہ مانوں کی رٹ لگا رہے ہیں۔(اخبار فاروق قادیان۔۲۵۔۲۸۔اپریل ۱۹۳۲ء)

آپ نے جس معتبر دوست کو بھیجا تھا اس کا نام عمر دین شملوی ہے۔انہوں نے آپ کا پیغام دیا مگر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب شاید آپ کو نہیں پہنچایا۔ یہ آپ کے معتبر دوست کا کام ہے۔ہم نے فوراً لکھ دیا تھا اور انہوں نے نوٹ کر لیا تھا۔

چونکہ فخر الدین (مجوز انعام) خلیفہ صاحب کو منصف مانتا ہے اس لئے وہی منصف ہوں گے۔ اگر وہ خود نہ مانیں تو لاہور کی تعلیم یافتہ جماعت میں سے عربی دان ڈاکٹر اقبال، پروفیسر شفیع اورینٹل کالج۔ ڈاکٹر برکت علی قریشی۔ پروفیسر مترا وغیرہ میں سے کوئی ایک۔

پس یہ ہے ہماری طرف سے آخری جواب۔

ہاں ۲۱ مارچ کے فاروق میں صفحہ ۷ کالم ۲ پر جس امر کے ثابت کرنے پر آپ نے دس روپیہ انعام رکھے ہیں وہ امر بھی اسی منصف کے سامنے پیش ہو کر فیصلہ ہوگا۔

نوٹ نمبرا:

مولوی سرور شاہ کو ہم نے تمہارے قول پر منصف پیش کیا تھا۔ جب تم نے کھلے لفظوں میں ان کو منظور کر لیا تو ہم نے بھی آب آمد تیمّم برخواست پر عمل کرنے کو اصل کی طرف رجوع کیا اور اب اسی پر مصر ہیں۔

نوٹ نمبر۲:

رقم امانت تین سو، معززین شہر امرتسر میں سے شیخ صادق حسن ممبر اسمبلی یا میاں فیروز الدین سوداگر آنریری مجسٹریٹ یا میاں حفیظ آنریری مجسٹریٹ کے پاس رکھی جاوے۔ ان کے سوا اگر کوئی بات پیش ہوئی، یا ان مسلمہ باتوں سے انکار ہوا تو سلسلہ بند کیا جائے گا۔ اور آئندہ آخری فیصلہ مرزا کو پیش گوئی کے نام سے موسوم کیا جائے گا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳ مئی ۱۹۳۲ء مطابق ۶ محرم ۱۳۵۱ھ۔ ص ۴۔ ۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انعامی چیلنج کی حقیقت

پنڈت آتمانند صاحب نے لکھا ہے:

معزز ناظرین! اخبار اہل حدیث امرتسر مجریہ ۸۔ اپریل ۱۹۳۲ء کے صفحہ ۷ پر مکتوب مفتوح کے عنوان سے بابو عبدالکریم صاحب نے سردار عبدالرحمٰن بی اے (سردار مہر سنگھ) قادیان کے چیلنج کو منظور کر کے استدعا کی تھی کہ سردار صاحب موصوف حسب وعدہ زرانعام کسی معتبر شخص کے پاس جمع کرادیں۔

میں بابو عبدالکریم صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ سب انعامی چیلنج محض دکھلاوے کے لئے ہوا کرتے ہیں (منشی قاسم علی سہ صدی اس سے مستثنیٰ ہیں جنہوں نے واقعی تین سو دیا او فاتح نے لیا۔ ثناء اللہ امرتسری) اوران انعاموں کی وقعت مرزا غلام احمد قادیانی کے انعامی اشتہاروں سے بڑھ کر نہیں ہے کہ حضرت مرزا صاحب کی جائیداد صرف مبلغ پانچ سو روپیہ کے عوض لالہ بشن داس کھتری قادیان کے پاس رہن تھی اور ہمیشہ قرض میں آپ کا بال بال بندھا ہوا تھا، مگر اشتہارات انعامی دس ہزار روپئے کے شائع ہوا کرتے تھے۔ اور جب کوئی مقابل آتا تو مرزا صاحب قادیانی اس سے بھی دس ہزار جمع کروانے کا مطالبہ کیا کرتے تھے مجھے تو سردار صاحب کے انعامی چیلنج بھی اسی طرح کے دکھائی دیتے ہیں۔ واللہ اعلم

مرزائی دوست پیشتر ہی مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری مالک اخبار اہل حدیث کے ہاتھوں تین سو روپیہ ہار کر سبق سیکھ چکے ہوئے ہیں، اس لئے سردار صاحب کے انعامی اشتہار کو پڑھ کر میرے معزز بابو عبد الکریم صاحب کو انعام حاصل کرنے کی آرزو نہ رکھنی چاہیے۔

ہم یہ بھی نہیں چاہتے کہ جوش میں آکر سردار عبدالرحمٰن صاحب اپنا روپیہ ہار دیں، اس لئے میں بلا کسی خواہش انعام کے سردار صاحب کو بتلائے دیتا ہوں کہ جب خدا فاعل ہو اور بندہ مفعول ہو، تو لفظ توفی کے معنی قبض روح یا موت کے علاوہ اور بھی ہوا کرتے ہیں۔ اور یہ معنی کسی انسانی تصنیف سے نہیں بلکہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احمدیوں کے خدااور مرزا غلام احمد قادیانی کی اپنی زبان سے الہام شدہ بتلاؤنگا تاکہ اتمام حجت ہواور مزید انکارواصرار کی ضرورت نہ پڑے۔

مرزاغلام احمد صاحب قادیانی نے بھی ازالہ اوہام صفحہ ۳۷۵ باردوم میں بدیں الفاظ چیلنج کیا تھا کہ اگرکوئی شخص قرآن کریم سے یا کسی حدیث رسول اللہ ﷺ سے یا اشعاروقصائدنظم ونثر جدیدعرب سے یہ ثبوت پیش کرے کہ کسی جگہ توفی کا لفظ خداتعالی کا فاعل ہونے کی حالت میں جوذوی الروح کی نسبت استعمال کیا گیا ہووہ بجز قبض روح اوروفات دینے کے کسی اورمعنی پر بھی اطلاق پا گیا ہے یعنی قبض جسم کے معنوں میں بھی مستعمل ہوا ہے تو میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کراقرارشرعی کرتا ہوں کہ ایسے شخص کواپنا جائداد کا کوئی حصہ ملکیت کا فروخت کرکے مبلغ ہزارروپیہ نقد دونگا۔

مولوی اللہ دتہ جالندھری قادیانی نے بھی ضمیمہ تفهيما ت ر با نيه کے صفحہ ۷ اپر لکھا ہے کہ جہاں کہیں لفظ (تو فی) اپنی اس نوعیت میں استعمال ہوا ہے وہاں پر صرف قبض روح کے معنے ہیں۔

غالباً سردار صاحب موصوف نے مرزا صاحب قادیانی کی مذکورہ بالاتحریر پر بھروسہ واعتماد کرکے انعامی اشتہار شائع کیا ہوگا لہذا میں

اس لفظ تو فی کے معنی جب کہ خدافاعل اوربندہ مفعول ہوقبض روح کےعلاوہ خودمرزاصاحب کے خدا کی زبانی یہاں درج کئے دیتا ہوں اورمتنازعہ فیہ آیت مقدسہ کے ہی معنی بتلائے دیتا ہوں تاکہ فعل فاعل مفعول کا جھگڑاہی تمام ہوجائے ۔

اوروہ یوں کہ آیت متنازعہ انّی متو فيك و رافعك اليّ و جا عل الّذين اتّبعو ك فوق الذين كفروا الى يو م القيا مة .....

بقول مرزا غلام احمد صاحب قادیانی، خدا کی طرف سے مرزاغلام احمد پر بھی الہام کی گئی اور یہ معانی کئے گئے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

میں تجھ کو پوری نعمت دونگا اور اپنی طرف اٹھاؤنگا اور جو لوگ تیری متابعت کریں یعنی حقیقی طور پر اللہ و رسول کے متبعین میں داخل ہو جائیں ان کو ان کے مخالفوں پر جو انکاری ہیں قیامت تک غلبہ بخشونگا یعنی وہ لوگ حجت اور دلیل کی رو سے اپنے مخالفوں پر غالب رہیں گے اور صدق اور راستی کے انوار ساطعہ انہی کے شامل حال رہیں گے اور سست مت ہو اور غم مت کرو خدا تم پر بہت ہی مہربان ہے خبردار ہو بتحقیق جو لوگ مقربان الٰہی ہوتے ہیں ان پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ کچھ غم کرتے ہیں تو اس حالت میں مرے گا کہ جب خدا تجھ پر راضی ہوگا پس بہشت میں داخل ہو انشاء اللہ امن کے ساتھ تم پر سلام ہو تم شرک سے پاک ہو گئے سو تم امن کے ساتھ بہشت میں داخل ہو تجھ پر سلام تو مبارک کیا گیا خدا نے دعا سن لی وہ دعاؤں کو سنتا ہے تو دنیا اور آخرت میں مبارک ہے۔

ثابت ہوا کہ احمدی ملہم کے نزدیک متو فی کے معنی پوری نعمت دینے والا بھی ہیں

لیجئے سردار عبدالرحمٰن صاحب! یہ ہیں آیت متنازعہ میں لفظ متو فيك کے معنی کہ میں تجھ کو پوری نعمت دوں گا، جو کہ بقول مرزا غلام احمد قادیانی، خدا کے کئے ہوئے ہیں۔

کیا اب بھی کسی شک وشبہ کی گنجائش رہ سکتی ہے کہ خدا فاعل اور بندہ مفعول ہونے کی صورت میں لفظ تو فی کے معنی علاوہ قبض روح کے اور بھی ہو سکتے ہیں۔

آئندہ کے لئے آپ کبھی ایسے انعامی چیلنج شائع نہ فرمایئے گا اور اگر شائع بھی کرنے ہوں تو مرزا غلام احمد صاحب کی طرح ہمیشہ ذو معنی الفاظ استعمال کیا کریں تاکہ شرط و مشروط کا بہانہ ڈھونڈنے کا موقعہ مل سکے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳ مئی ۱۹۳۲ء مطابق ۶ محرم ۱۳۵۱ھ۔ص ۵۔۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حقیقت دجال

اور

یاجوج ماجوج

(قادیان سے چونکہ مسیح موعود ہونے کی آواز اٹھی ہے۔مسیح موعود کا نزول دمشق میں ہونا مقدر ہے اس لئے دمشق سے مراد قادیان کہا گیا۔لازم ہے کہ مسیح موعود کے ساتھ تعلق رکھنے والی چیزوں کی تاویل بھی ایسی لطیف کی جائے جیسی دمشق کی۔اس لئے دجال اور یاجوج ماجوج وغیرہ کی تاویل جو مرزا صاحب قادیانی نے مختلف مقامات میں کی ہوئی ہے،مولوی محمد علی امیر جماعت مرزائیہ لاہوریہ نے مع تشریح یک جا کر کے رسالہ کی صورت میں شائع کیا ہے۔اس رسالہ پر فاضل اڈیٹر الجامعہ دہلی نے تبصرہ کیا ہے جو درج ذیل ہے۔ مدیر اخبار اہل حدیث امرتسر)

المسیح الد جا ل

و

یاجوج ماجوج

مصنفہ مولوی محمد علی ایم اے امیر جماعت احمدیہ لاہور

اس رسالہ میں مولوی محمد علی صاحب نے بعض علامات قیامت کی تشریح کی ہے۔مثلاً یاجوج ماجوج، مسیح دجال،دابۃ الارض اور مغرب سے طلوع شمس ۔

یاجوج ماجوج جن کا ذکر قرآن مجید میں ہے انکے متعلق کوئی تفصیلی بحث مولوی (محمد علی) صاحب نے نہیں کی،نہ ان کے تاریخی حالات پڑھنے کی زحمت گوارا کی،نہ ان کتابوں کا مطالعہ کیا جو خود علماء مغرب یا بائیبل کے شارحین نے اس موضوع پر لکھی ہیں۔صرف حزقیل نبی کی کتاب کے حوالہ سے اقوام مغرب کو یاجوج

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماجوج قرار دے دیا۔

زیادہ توجہ انہوں نے مسیح دجال پر صرف کی ہے، بلکہ یہ سارا رسالہ اسی کے متعلق ہے مگر اس بحث میں تاویلیں اس قدر کمزور ہیں جن کے لکھنے کی جرأت صرف انہی کو ہوسکتی ہے۔ مثلاً دعوی یہ ہے کہ یاجوج ماجوج اور دجال دونوں ایک ہی ہیں۔ دلیل یہ ہے کہ :

صحیح حدیث نے سورہ کہف کو فتنہ دجال کا علاج بتایا ہے اور سورہ کہف بالخصوص عیسائیت کے فتنہ سے پر ہے، تو اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کریم نے غلبہ عیسائیت ہی کو فتنہ دجال قرار دیا ہے (ص ۱۲)۔

اگر مولوی محمد علی صاحب اس دلیل کو ترتیب دے کر اپنے سامنے رکھ لیتے تو ان کو خود معلوم ہو جاتا کہ اس کے کتنے مقدمات ممنوع ہیں۔

دوسرا دعوی یہ ہے کہ دجال ایک فرد کا نام نہیں ہے بلکہ ایک قوم کا نام ہے۔ دلیل یہ لکھی ہے کہ:

یہ پیش گوئیاں نبی کریم ﷺ کے کشوف ہیں۔ اور کشف یا رؤیا میں جب ایک قوم دکھائی جائے گی تو ایک فرد واحد ہی کے طور پر دکھائی جائے گی (ص ۱۷)

سوال یہ ہے کہ ایک، فرد واحد، کس طور پر دکھایا جائے گا؟ مولوی صاحب نے خود ابن صیاد کے ذکر میں نقل کیا ہے کہ

حضرت جابرؓ صحابی نے قسم کھا کر کہا کہ وہ دجال ہے۔ نیز خود آنحضرت ﷺ بھی جیسا کہ روایات سے معلوم ہوتا ہے اس کے دجال ہونے کا گمان رکھتے تھے۔

کیا وہ، ایک فرد واحد تھا یا ایک قوم؟

اس کے علاوہ یہ بھی حدیث میں ہے کہ :

میری امت میں تیس دجال نکلیں گے،

کیا وہ، ایک فرد واحد ہونگے یا ایک ایک قوم؟

حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں لکھتے ہیں:

حضرت عیسیٰؑ کا کام صرف یہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ صلیب کو توڑے گا اور خنزیر کو قتل کرے گا۔ یہاں قتل دجال کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نام تک نہیں ۔(ص ۱۴)۔

پھر آ گے لکھتے ہیں:

آنے والے مسیح کے کارناموں میں قتل دجال کا نام نہ لینا اس بات کی قطعی اور کھلی دلیل شہادت ہے کہ فتنہ دجال اورغلبہ صلیب ایک ہی حقیقت کے دونام ہیں۔(ص ۱۴)

دعوی، دلیل، اورنتیجہ کی مطابقت کی منطقی بحث کو جانے دیجئے کیونکہ مولوی محمد علی صاحب اس سے کبھی سروکار نہیں رکھتے۔ دیکھنے کی چیز یہ ہے کہ جن حدیثوں میں کسر صلیب اور قتل خنزیر کا ذکر ہے ان میں پہلے تصریح کے ساتھ قتل دجال کا بھی ذکر ہے جسکا اس شدومد سے مولوی صاحب نے بار بار انکار کیا ہے۔ مجھے ان احادیث کے نقل کرنے کی یہاں ضرورت نہیں کیونکہ آخر میں خود مولوی صاحب موصوف ہی کے قلم سے یہ پردہ اس طرح فاش ہوتا ہے :

بعض قلوب میں یہ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ مسیح موعود وہی شخص ہوسکتا ہے جو دجال کو قتل کرے اور حضرت مرزا صاحب نے دجال کو قتل نہیں کیا اس میں شک نہیں کہ احادیث میں مسیح موعود کے دجال کو قتل کرنے کا ذکر آتا ہے مگر سوال یہ ہے کہ قتل دجال سے مراد کیا ہے۔(ص ۵۱)۔

قتل دجال کی اگر پہلے ہی تاویل کردیتے اور یہ نہ لکھتے کہ آنے والے مسیح کے کارناموں میں قتل دجال کا نام تک نہیں ہے،تو کیا حرج تھا۔

ذوالقرنین بعض لوگوں نے سکندر کو کہا ہے مولوی صاحب لکھتے ہیں کہ یہ غلط ہے۔ان کے نزدیک ذوالقرنین دارائے اول ہے۔مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ تاریخی لحاظ سے اس سے بھی زیادہ غلط ہے۔کیونکہ دارا کا سدّ بنانا کسی طرح ثابت نہیں۔اس بارے میں کتاب التیجان کا بیان زیادہ قابل قبول ہے جس نے ملک یمن کے ذوالقرنین کے سفر مغرب ومشرق اور سدّ یاجوج بنانے کے مفصل حالات لکھے ہیں۔

دابۃ الارض جس کا ذکر قرآن کریم میں اس طرح ہے :

جب ان کے اوپر عذاب کا فیصلہ ہو چکے گا اس وقت ہم زمین سے ایک جاندار نکالیں گے جو لوگوں سے یہ کہے گا کہ وہ اللہ کی آیتوں پر یقین نہیں رکھتے تھے۔(پ ۲۰۔ع۲)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مولوی صاحب نے اس سے عیسائی علماء مراد لیا ہے۔ لکھتے ہیں:

اقوام یورپ کے تین مختلف حصوں کا تین ناموں کے تحت میں ذکر کیا ہے دجال ان کے پادری ہیں یاجوج ماجوج ان کا وہ گروہ ہے جس کے ہاتھ میں ملکی طاقت ہے اور دابۃ الارض ان کے وہ علماء ہیں جو مادہ پرستی میں منہمک ہیں۔ (ص ۶۴)

لیکن مرزا صاحب قادیانی نے دابۃ الارض خود علمائے اسلام ہی کو قرار دیا ہے جو زمینی باتوں پر گرے ہوئے ہیں اس لئے مولوی محمد علی صاحب کو اس تحقیق کے سامنے سر جھکانا تھا، لکھتے ہیں:

کیا اس میں کوئی شبہ ہے کہ یہ آج ہمارے علماء کی ہو بہو تصویر ہے۔ اگر ایسے لوگوں کو دابۃ الارض کہدیا ہو تو کیا بعید ہے۔ (ص ٦٦)

لیکن کیا علماء اسلام کی آج ہو بہو تصویر یہ ہے؟

میں تو یہی ان کی ذہنیت ایک ہزار سال سے ثابت کرنے کو تیار ہوں لیکن اس کو چھوڑ دیئے اور یہ دیکھئے کہ قرآن میں دابۃ الارض کا خروج مشروط ہے کہ اس وقت ہوگا جب عذاب یا قیامت کا فیصلہ ہو چکے گا لیکن بقول مولوی محمد علی صاحب علماء مغرب اور بقول مرزا صاحب علماء اسلام جو دوسرے انسانوں کی طرح ماں کے شکم ہی سے پیدا ہوئے ہیں زمین سے نکالے جاچکے ہیں اور کہتے پھرتے ہیں کہ لوگ آیات الٰہی پر یقین نہیں رکھتے تھے۔

دابۃً میں تنوین وحدت کی ہے جس کے معنی ہوئے ایک جانور، مگر مولوی محمد علی صاحب کے لئے یہ آسان ہے کہ وہ ایک فرد واحد کو ایک قوم بنالیں۔

آخر میں مغرب سے طلوع شمس کی یہ تاویل کی ہے کہ جماعت احمدیہ نے ممالک غربیہ میں تبلیغی مرکز قائم کر دیا ہے جہاں سے آفتاب اسلام ضیا باریاں کر رہا ہے۔ مگر اس صورت میں طلوع آفتاب مشرق یعنی پنجاب ہی سے ماننا پڑے گا جس کی ایک کرن مغرب میں پہنچ گئی نہ کہ مغرب سے۔

خاتمہ پر میں یہ عرض کرتا ہوں کہ پیش گوئیاں جو روایات میں بیان کی گئی ہیں ان کی نسبت خود آئمہ حدیث نے اپنا اطمینان ظاہر نہیں کیا بلکہ امام احمد بن حنبل کا قول ہے کہ ملاحم میں ایک حدیث بھی صحیح نہیں ایسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حالت میں انکی اس قدر بے بنیاد تاویلوں میں پڑنا اہل علم کے شایان شان نہیں۔ بے شک قرآن مجید میں جو امور مذکور ہوئے ہیں ان پر مفید اور دل چسپ بحث ہو سکتی ہے لیکن ایسی بحث جس کی بنیاد عقل پر ہو نہ کہ فرقہ وارانہ خیالات پر۔ (الجامعہ۔ اپریل ۱۹۳۲ء)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰ مئی ۱۹۳۲ء مطابق ۱۳ محرم ۱۳۵۱ھ ص ۹-۱۰)

دلیر کون ہے؟ عیسائی یا مرزائی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں؛

ناظرین کرام! یہ سنتے سنتے ہمارے کان پک گئے کہ ہم (احمدیوں) نے عیسائیوں کو ایسا مغلوب کیا ہے کہ پادری لوگ احمدی کا نام سن کر مناظرے کا حوصلہ نہیں کر سکتے بلکہ بھاگ جاتے ہیں کیونکہ ہم (احمدیوں) نے عیسائیوں کا خدا (مسیح) مار دیا ہے، اب وہ سر نہیں اٹھا سکتے۔ وغیرہ۔

ہم بہت خوش ہوتے اگر واقعات دعوی کی تصدیق کرتے کیونکہ عیسائیوں کو مغلوب دیکھنا ہمارا بھی مقصود اور دلی منشاء ہے، مگر افسوس ہے کہ واقعات اس دعوی کی تکذیب کرتے ہیں۔

ہم دیکھتے ہیں کہ عیسائیوں کا مسئلہ الوہیت مسیح جتنا کچھ مشکل ہے تمام دنیا کو معلوم ہے (کہ دونہ خرط القتاد) لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ احمدیہ جماعت (بہر دو صنف) ہاں وہ جماعت جو آج میدان مناظرہ میں متکلمین کی جماعت بنتی ہے، ہاں وہ جماعت جو اپنے مورث اعلی (اصلی یا ظلی نبی) کو امام رازی اور امام غزالی سے اعلی وارفع جانتی ہے، ہاں وہ جماعت جس کا دعوی ہے کہ ہم ہی آج تبلیغ کے واحد ذمہ دار ہیں۔ ہاں جس کا دعوی کا کہ اسلامی فرقوں میں زندہ ہم ہی ہیں باقی سب مردہ ہیں، ہاں وہ جماعت جو مدعی ہے کہ ہمارا ہر عقیدہ فلسفہ اور منطق سے مدلل اور مبرہن ہے، غرض وہ جماعت جو علم فضل دیانت تقوی مناظرہ کلام سب میں اعلی رتبہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں ہونے کا ادعی کرتی ہے، اس کا یہ حال ہے کہ جس امر کو اس کا (اصلی یا ظلی) نبی فیصلہ کن قرار دیتا ہے اس پر گفتگو کرنے سے جی چراتے ہیں اور عیسائیوں کا یہ حال ہے کہ پادری عبدالحق جیسا جوان جوادنی گفتگو سے قائل ہو سکتا ہے قادیان تک دعوت مناظرہ لے کر جاتا ہے اور دعوت مباحثہ کا خط دے کر آتا ہے قادیان کا اخبار فاروق پادری مذکور کے قادیان پہنچنے پر مخول کرتا ہے مگر اصلی بات کا جواب وہی دیتا ہے جو استاد غالب نے بتایا

غالب تم ہی کہو کہ ملا ہے جواب کیا
مانا کہ تم کہا کئے اور وہ سنا کئے

یہ تو مخالف اسلام کے حملے کا ذکر ہے جس کے فنا کرنے کو ان کے پیر و مرشد ماموالہی ہوئے تھے جن کو خنزیر کہہ کر عرصہ سے قتل کر چکنے کا اظہار کر رہے ہیں۔

اب سنئے خود ان کے اندورن کا حال۔ گذشتہ دسمبر میں ہم نے ایک اعلان موسومہ مودت نامہ شائع کیا جس میں بڑی نرمی سے احمدیہ جماعت کو عموماً اور لاہوری امیر جماعت (مولوی محمد علی) کو خصوصاً درخواست کی تھی کہ باہمی یک جا بیٹھ کر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے آخری فیصلہ پر تبادلہ کلام کریں۔

گمان غالب تھا کہ درخواست قبول ہوگی، مگر یہ دنیا کو غرانے والے (شیر قالین) ایسے سہمگیں ہوئے کہ الامان والحفیظ۔ وہ حجتیں نکالیں جن کا سان گمان بھی نہ تھا مثلاً اس سے پہلے دجال کی حقیقت پر بحث ہو، نیز مسیح کی وفات پر گفتگو ہو، فلاں پر ہو فلاں پر ہو۔ اس کا مفصل ذکر اخبار اہل حدیث یکم اپریل سنہ رواں میں ہو چکا ہے۔

اخبار پیغام صلح لاہور کا اڈیٹر جس کا اصل الاصول یہ ہے

اگر شہ روز را گوید شب است ایں
بباید گفت اینک ماہ و پروین

وہ کیوں نہ اپنے امیر کی تائید کرتا۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ ۳ مئی سنہ رواں کے پرچہ میں راستی اور صداقت سے دور ہو کر لکھا کہ جو کچھ امیر صاحب نے لکھا ہے وہی ٹھیک ہے۔ آخری فیصلہ کے متعلق لکھا کہ :

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے ایک دعائے مباہلہ لکھی تھی۔

شکر ہے ہمارے بیان دعوی اور فریق ثانی کے جواب دعوی سے تنقیح قائم ہوگئی۔یعنی مرزا صاحب قادیانی کے آخری فیصلہ والا اعلان، ہم تو اس کو صرف دعا فیصلہ کہتے ہیں اور فریق ثانی دعاء مباہلہ اس کا نام رکھتا ہے۔ پس گفتگو بہت محدود ہے۔ہم اپنے دعوی کا ثبوت دیں گے کہ یہ صرف دعا ہے۔وہ اس کا ثبوت دیں کہ یہ دعا مباہلہ ہے۔اہل مجلس اور ہم فریقین خود بھی فائدہ اٹھائیں گے۔

ناظرین! اللہ غور کریں اتنا بڑا اہم کام جس کو بانی سلسلہ اپنی جملہ زبردست دلائل کو ایک طرف رکھ کر اپنی صداقت کے ثبوت میں آخری فیصلہ کا اعلان کرتا ہے، مگر امت ہے کہ اس کی طرف آتی ہی نہیں، دور بیٹھے ہوئے اینچ پینچ کررہی ہے۔

احمدی دوستو! اتنا تو سوچو کہ عیسائی اتنے کیوں دلیر ہیں کہ وہ الوہیت مسیح کے اثبات کا تم کو چیلنج دیتے ہیں، بلکہ اس کی منظوری کرانے کے لئے قادیان پہنچتے ہیں۔ان کے مقابلہ میں اپنا طریق عمل دیکھو کہ تم آخری فیصلہ پر گفتگو کرنے کیلئے تیار نہیں ہوتے۔کیا ہم یہ سمجھ لیں کہ عیسائی تم سے زیادہ دلیر ہیں اور وہ جو کچھ مانتے ہیں دل سے مانتے ہیں، اور تم جو قادیانی مرزا جی کو (اصلی یا ظلی) نبی رسول مانتے ہو، یہ صرف منہ سے کہتے ہو، ور نہ ایسے نہ ہوتے۔

احمدی شیرو! کیا کوئی آریہ تمہارے سامنے یہ پیش کرے کہ مجھے حج کی فلاسفی بتادو، تو میں مسلمان ہوتا ہوں، اسے کہو گے کہ فقہاء کی ترتیب سے بحث کرو۔ پہلے استنجا، پھر وضو، پھر نماز، پھر زکوۃ، پھر روزہ، پھر کہیں حج کی باری آئے گی۔واللہ اگر ایسا کہو تو لاہور میں نہیں بلکہ بریلی میں بھیجے جانے کے قابل قرار دیئے جاؤ گے۔

ناظرین! ان کاغذی شیروں کی جرأت دیکھو جب سے انہوں نے لودہانہ میں شکست کھائی ہے، ایسے بزدل ہوئے ہیں کہ جنگل کا کوئی جانور اتنا بزدل نہ ہوگا حالانکہ شیر تو شیر لومڑ بھی ایسا نہ ہوگا کہ ایک دفعہ گر کر منہ نہ اٹھائے۔

احمدی بہادرو! اٹھو ہمت کرو، دنیا کیا کہے گی کہ اپنے مسیح موعود، اپنے ہادی، اپنے بانی سلسلہ کے فیصلے سے منحرف ہیں۔تم کیسے خلف ہو کہ اپنے بزرگ، اپنے مہدی مسعود اور مسیح موعود کی لاج رکھنے اور عزت بچانے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی فکر نہیں کرتے۔

واللہ! تمہیں اپنے صنفی جھگڑے سارے چھوڑ کر اس کام میں لگ جانا چاہیے کیونکہ باپ کی اولاد وہی ہے جو باپ کے مرنے کے بعد اس کی عزت بحال رکھنے کو اپنے اختلافات تہ کر دے۔ وہ کیا اولاد ہے جو باپ کی عزت برباد ہوتی دیکھ کر ایک دوسرے کا منہ تا کا کرے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ میں احمدی ہوتا تو جہاں سے یہ آواز سنتا کہ میرے مسیح موعود کے آخری فیصلہ پر اعتراض ہے، واللہ کھانا پینا چھوڑ کر مقابلہ کر کے معترض کو گھر تک پہنچا دیتا یا درصورت ناکامی ایسے مسیح موعود کو چھوڑ دیتا۔

احمدی دوستو! اللہ غور کرو وہ متکلم مخالف کے سامنے کیا کلام کرے گا جو نبوت محمدیہ جیسے اصل الاصول مسئلہ پر تو بحث نہ کر سکے مگر ادھر ادھر کی باتوں پر آستینیں چڑھا کر تن جائے۔ ایسا متکلم یا تو نبوت محمدیہ کا قائل نہیں یا اپنے میں خامی دیکھتا ہے۔

بہرحال آخری فیصلے کے متعلق تم دونوں پارٹیوں کا توجہ نہ کرنا تم کو اس شعر کا مصداق بناتا ہے

وفا کیسی کہاں کا عشق جب سر پھوڑنا ٹھہرا
تو پھر اے سنگ دل تیرا ہی سنگ آستاں کیوں ہو

پس محمودی اور پیغامی پارٹی کے ممبرو! ہوش کرو۔ ہم تمہیں تمہارا فرض منصبی بتاتے ہیں کہ دونوں سرداران قوم مل کر اپنے مسیح موعود کے آخری فیصلہ کا احترام کرو سب سے بڑھ کر یہ کہ بعد الموت کے واقعات کو یاد کر کے اللہ سے ڈرو۔ اور ہمیں یہ شعر پڑھنے کا موقع نہ دو

عجب مزا ہو کہ محشر میں ہم کریں شکوہ
وہ منتوں سے کہیں چپ رہو خدا کے لئے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰ مئی ۱۹۳۲ء مطابق ۱۳ محرم ۱۳۵۱ھ ص ۳۔۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تاریخ مرزا

اور

فاروق قادیانی

جناب منشی محمد عبداللہ معمار امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر کے اکثر ناظرین تاریخ مرزا مرتبہ مولانا ثناءاللہ صاحب کو پڑھ چکے ہوں گے۔اس رسالہ کے اندر حضرت موصوف نے مرزا غلام احمد قادیانی کے احوال شریفہ از ابتداء تا انتہاء بالاختصار درج فرمائے ہیں جو بحوالہ کتب مرزا قادیانی صحیح صحیح واقعات پر مشتمل ہیں۔

ہمارا بجا طور پر دعوی ہے اور علی الاعلان ڈنکے کی چوٹ دعوی ہے کہ احمدی حضرات، تاریخ مرزا، چھوڑ مولانا ثناءاللہ امرتسری کی کسی تحریر کا بھی صحیح جواب قیامت تک نہیں دے سکتے جس کے ثبوت میں سابقہ واقعات کے علاوہ اخبار فاروق قادیان مورخہ ۷ مئی ۱۹۳۲ء کو ہم پیش کرتے ہیں۔

اخبار مذکور میں ایک مضمون بعنوان: ثناءاللہ کی تاریخ مرزا پر ایک سرسری نظر، نکلا ہے جس کے پڑھنے سے اس کے عنوان، سرسری نظر، کی تصدیق ہوتی ہے کہ فی الواقع مجیب نے تاریخ مرزا کو سرسری نظر سے ہی دیکھا ہے۔اگر وہ ذرہ گہری نظر سے اس کا مطالعہ کرتا تو غالبًا کیا، یقیناً اس کا جواب دینے پر آمادہ نہ ہوتا۔

قادیانی مجیب نے تاریخ مرزا کی دو باتوں پر اعتراض کیا ہے۔

اول یہ کہ مولوی ثناءاللہ نے مرزا کی تاریخ پیدائش غلط لکھی ہے (یا یوں سمجھئے کہ مولانا ثناءاللہ صاحب نے بحوالہ کتب مرزا قادیانی جوان کی تاریخ پیدائش لکھی ہے اس کی رو سے مرزا جی کی عمر ۶۶ سال کے قریب بنتی ہے اور مرزا قادیانی کا الہام تھا کہ تیری عمر اسّی (۸۰) برس ہوگی۔یہی وجہ ہے کہ مرزائی صاحب اس سے منکر ہو رہے ہیں)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوم، یہ کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے جو اپنے ہاں لڑکا پیدا ہونے کی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو پیش گوئی کی تھی اس کے متعلق مولوی ثناءاللہ صاحب نے واقعات کو غیر صحیح شکل میں لکھا ہے۔

سوامر اول کے متعلق ہم پہلے تاریخ مرزا کی اصل عبارت نقل کرتے ہیں و ھو ھذا

مرزا صاحب کی تاریخ ولادت صاف تو نہیں ملتی البتہ ان کی اپنی کتاب تریاق القلوب سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ۱۲۶۰ھ میں پیدا ہوئے تھے۔

(تاریخ مرزا صفحہ۴ بحوالہ تریاق القلوب صفحہ ۶۸)

اس تحریر میں حضرت مولانا ثناءاللہ صاحب نے تریاق القلوب کا حوالہ دیا ہے جس کی اصل عبارت درج ذیل ہے ۔مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں:

جب میری عمر چالیس برس تک پہنچی تو خدا نے مجھے اپنے الہام وکلام سے مشرف کیا اور یہ عجیب اتفاق ہوا کہ میری عمر کے چالیس برس پورے ہونے پر صدی کا سر بھی آ پہنچا۔(تریاق القلوب ص ۶۸)

اس عبارت سے صاف عیاں ہے کہ مرزا صاحب قادیانی بقول خود صدی کے سر پر چالیس سال کے تھے۔بدیں حساب ٹھیک ۱۲۶۰ھ اخیر مرزا صاحب قادیانی کی پیدائش ثابت ہوتی ہے۔

اسکے متعلق قادیانی مجیب نے یہ لکھا ہے:

اس عبارت سے مولوی (ثناءاللہ) صاحب نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ آپ (مرزا قادیانی) ۱۲۶۰ھ میں تولد ہوئے ،لیکن مولوی صاحب نے صدی کے سر کا تعین کرنے میں غلطی کھائی ہے حالانکہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے اس کی تصریح حقیقۃ الوحی میں یوں بیان فرمائی ہے کہ :

یہ عجیب امر ہے ...کہ ٹھیک ۱۲۹۰ھ میں خدا تعالی کی طرف سے یہ عاجز شرف مخاطبہ پا چکا تھا۔

پس صاف ہوگیا کہ آپ ۱۲۹۰ھ میں چالیس برس کے تھے۔اس لحاظ سے آپ (مرزا قادیانی) کی پیدائش ۱۲۵۰ھ میں ہوئی۔(اخبار فاروق۔ص ۷)۔

اس جواب میں قادیانی مجیب نے صدی کے سر پر مرزا صاحب قادیانی کی عمر چالیس سال تو مانی ہے،مگر صدی کے سر کا مطلب یہ بیان کیا کہ چودھویں صدی کا سر اس کے شروع ہونے سے دس سال قبل آچکا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھا اور اس پر حقیقۃ الوحی کی ایک تحریر سے استشہاد کیا ہے۔

اس کے جواب میں ہم صدی کے سر کی تعیین خود مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریرات سے دکھاتے ہیں۔ ملاحظہ ہو مرزا صاحب قادیانی رقم طراز ہیں:

جب سنہ ہجری کی تیرھویں صدی ختم ہو چکی تو خدا نے چودھویں صدی کے سر پر مجھے مامور کر کے بھیجا۔ (چشمہ معرفت۔ ص ۳۱۳)

غلام احمد قادیانی بتلا رہا ہے کہ تیرھویں صدی کے ختم ہونے پر یہی مجدد آیا جس کا نام تیرہ سو کا عدد پورا کر رہا ہے۔ (تریاق القلوب۔ ص ۱۷)

یہ حوالے بعبارت النص ظاہر کر رہے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی تیرھویں صدی ختم ہونے کے بعد چودھویں صدی کے سر پر، آغاز پر، شروع سال پر بقول خود بعمر چالیس سال مبعوث ہوئے تھے۔ بدیں حساب ٹھیک ۱۲۶۰ھ اخیر مرزا صاحب کی تاریخ ولادت ثابت ہوتی ہے اور یہی حضرت مولانا مجدد زمان فاتح قادیان ابوالوفا محمد ثناء اللہ صاحب نے تاریخ مرزا میں رقم فرمایا ہے۔

اب رہا مرزائی مجیب کا حقیقۃ الوحی سے مرزا قادیانی کا سنہ بعثت یا بالفاظ دانی ایل، مکروہ چیز کا قیام، ۱۲۹۰ھ لکھ کر مرزا صاحب کی پیدائش ۱۲۵۰ھ ثابت کرنی، اس کے متعلق ہمیں زیادہ مغز کھپائی کی ضرورت نہیں کیونکہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرما گئے ہیں:

کسی سچیار عقل مند صاف دل انسان کے کلام میں تناقض نہیں ہوتا۔ ہاں اگر کوئی پاگل مجنون (یا خود غرض) یا منافق ہو اس کا کلام بے شک متناقض ہو جاتا ہے۔ (ست بچن۔ ص ۳۰)

پس احمدی مجیب کا فرض اولین ہے کہ وہ اس اپنے ہی ڈالے ہوئے اختلاف کو خود ہی حسب مثل مشہور ہاتھوں کی دی ہوئی دانتوں سے کھولنی پڑیں، سمجھ کر اس اختلاف کو رفع کریں ورنہ ہم جناب مرزا غلام احمد صاحب کے فرمان مذکورہ کی تصدیق پر مجبور ہوں گے۔

معزز قارئین کرام! تاریخ مرزا کے جواب میں قادیانی مجیب کی بے بسی آپ ملاحظہ کر چکے ہیں کہ وہ اپنے نبی کی تحریر کا آدھا حصہ ایک مقام سے اور آدھا حصہ دوسری جگہ سے لیتا ہے اور یوں جا کر وہ تاریخ مرزا پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معترض بننے کے قابل ہوتا ہے۔ پھر اس بے چارگی پر اس کی لن ترانی کا یہ عالم ہے کہ بڑے رعونت و تکبر بھرے الفاظ میں لکھتا ہے:

جو کچھ رطب و یابس تاریخ مرزا میں اس (فاتح قادیان) نے جمع کیا ہے وہ اس قابل نہ تھا کہ اس کا جواب لکھا جاتا لیکن پھر بھی اس خیال سے کہ اسکو کہنے کا موقعہ نہ ملے کہ اس کا جواب شائع نہیں ہوا، جواب لکھتا ہوں۔

آہ! یہ منہ اور مسور کی دال

بت کریں آرزو خدائی کی

شان ہے تیری کبریائی کی

آگے چلیئے۔ تاریخ مرزا میں مرزا غلام احمد صاحب کی وہ پیش گوئی نقل کی گئی ہے جو ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو مرزا صاحب قادیانی نے بدیں مضمون لکھی تھی:

میرے گھر ایک لڑکا پیدا ہوگا، جو ایسا ہوگا، ویسا ہوگا وغیرہ۔

(واضح ہو کہ اس پیش گوئی کے وقت مرزا صاحب کی بیوی حاملہ تھی جس سے لڑکی پیدا ہوئی)

اس کے متعلق اخبار فاروق قادیان لکھتا ہے: (مولوی ثناءاللہ) اس پر یوں اعتراض کرتے ہیں کہ حضرت (مرزا) کے گھر لڑکا پیدا ہوا جو مخفی رکھا گیا۔

جواب۔ اس کے متعلق اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ اگر آپ تاریخ مرزا سے مولانا ثناءاللہ کی طرف سے یہ اعتراض دکھادیں تو مبلغ پانچ روپیہ انعام دیا جائے گا۔

جناب من! تاریخ مرزا کا نام ہی کہہ رہا ہے کہ اس کے اندر جو کچھ لکھا گیا ہے مورخانہ حیثیت سے ہے۔ پس مصنف کا فرض تھا کہ اگر ایک طرف مرزا صاحب قادیانی کی پیش گوئی نقل کرتا تو دوسری طرف اس وقت کے مخالفین کے اعتراضات بھی بتاتا۔ آپ نے جو الفاظ تاریخ مرزا صفحہ ۱۱ سے نقل کئے ہیں وہ مولانا کے اپنے نہیں دیگر مخالفین مرزا کے ہیں (وہ بھی بشہادت مرزا صاحب جو کم از کم میرے نزدیک تو لائق اعتبار نہیں) چنانچہ تاریخ مرزا میں یوں لکھا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس اشتہار پر مخالفوں کی طرف سے اعتراض ہوا کہ چند روز سے مرزا صاحب کے گھر میں لڑکا پیدا ہوا ہے جس کو مخفی رکھا گیا ہے (دیکھو اشتہار مرزا ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء۔ ناقل) اس کے جواب میں مرزا صاحب نے ایک اشتہار دیا جو درج ذیل ہے۔ (تاریخ مرزا۔ ص ۱۱)

اس کے بعد مولانا ثناء اللہ نے وہ اشتہار مرزا صاحب قادیانی کا نقل کیا ہے جس میں مرزا جی نے اس امر کی تکذیب کی ہے۔ پس آپ کا اس غلط الزام کو مولانا ثناء اللہ امرتسری کی طرف منسوب کرنا صریح بد دیانتی ہے۔

اس کے بعد تاریخ مرزا میں مرقوم ہے :

آخر مرزا صاحب کے گھر (۷۔ اگست ۱۸۸۷ء کو) لڑکا پیدا ہو گیا تو مرزا صاحب نے مخالفوں کا منہ بند کرنے کو اشتہار دیا۔ مگر تقدیر خدا غالب تھی وہ بچہ جس کو اس پیش گوئی کے مطابق موعود فرمایا تھا ۴ نومبر ۱۸۸۸ء کو سولہ مہینے عمر پا کر مرزا صاحب کو داغ مفارقت دے گیا۔ (تاریخ مرزا۔ ص ۱۶۔ ۱۸)

اس کے جواب میں قادیانی مجیب لکھتا ہے :

حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے اس وفات پانے والے بچہ کو موعود نہیں فرمایا جیسا کہ آپ تحریر فرماتے ہیں:

کوئی شخص ایک ایسا حرف بھی نہیں پیش کر سکتا جس میں یہ دعوی کیا گیا ہو کہ مصلح موعود اور عمر پانے والا یہی لڑکا تھا جو فوت ہو گیا۔ اشتہار مرزا، ۸۔ اپریل ۱۸۸۶ء صاف بتلا رہا ہے کہ ہنوز الہامی طور پر تصفیہ نہیں ہوا۔ (قادیانی اشتہار دسمبر ۱۸۸۸ء)

اے جناب! مورخ اور سوانح نگار کا یہ فرض نہیں کہ وہ الہامی غیر الہامی کا فیصلہ کرے وہ تو صاحب سوانح کے الفاظ بتائے گا چنانچہ مرزا غلام احمد کے الفاظ یہ ہیں:

ہمیں اس (محمدی بیگم کے) رشتہ کی ضرورت نہیں تھی سب ضرورتوں کو خدا نے پورا کر دیا تھا اور اولاد بھی عطا کی ان میں وہ لڑکا بھی جو دین کا چراغ ہوگا۔ بلکہ ایک اور لڑکا ہونے کا قریب مدت تک وعدہ جس کا نام محمود احمد ہوگا اور اپنے کاموں میں اولوالعزم نکلے گا۔ (اشتہار مرزا۔ ۱۵۔ جولائی ۱۸۸۸ء)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس تحریر میں مرزا جی نے بشیر اول کو دین کا چراغ لکھ کر اشتہار ۲۰ فروری والا موعود ظاہر کیا ہے، مگر جب یہ بچہ مر گیا تو کہنا شروع کیا:

اجتہادی طور پر گمان کیا جاتا تھا کہ کیا تعجب مصلح موعود یہی ہو۔ (ص ۴ سبز اشتہار)

حاصل یہ کہ خود مرزا صاحب نے اس لڑکے کو موعود ظاہر کیا تھا گو اس کے مرنے کے بعد اجتہادی (عذر کی) پناہ لی جو ساری عمر آپ کا وظیفہ رہا۔ یعنی پہلے تو بڑے زور شور سے پیش گوئی کرتے جب غلط نکلتی تو اجتہادی غلطی کہہ کر جان چھڑاتے۔

آگے چل کر قادیانی مجیب لکھتا ہے:

باقی رہا مدت حمل کا سوال، سو مولوی صاحب علم میراث کی ابتدائی کتاب سراجی لے کر صفحہ ۵۱ پڑھیئے

۔(فاروق ۷ مئی ۱۹۳۲ء ص ۱۰)۔

اے جناب! سراجی تو بعد میں دیکھی جائے گی قطع نظر اس کے کہ مدت حمل والا اعتراض مرزا صاحب پر پڑتا ہے یا نہیں، پہلے آپ مہربانی فرما کر یہ تو بتلایئے کہ مدت حمل والا سوال تاریخ مرزا کے کس صفحہ پر کیا گیا ہے؟

معلوم ہوتا ہے کہ یا تو آپ نے تاریخ مرزا خود نہیں پڑھی اور سنی سنائی باتوں کی بنا پر مضمون لکھ مارا ہے، یا آپ کی عیب جو یانہ، سرسری نظر، نے آپکی آنکھوں پر تعصب کی دھندلی عینک چڑھا رکھی ہے کہ جو بات تاریخ مرزا میں درج ہی نہیں ہے آپ کو اس میں نظر آرہی ہے۔ اس کا سبب یہی ہے کہ یہ اعتراض ایسا مضبوط و مستحکم آپ کو معلوم ہوتا ہے کہ مثل بھوت کے ہر وقت آپ کے سر پر سوار رہتا ہے کوئی اس پر اعتراض کرے یا نہ ۔ آپ کا تخیل فوراً آپ کے دماغ میں اس کا ٹھوس احساس پیدا کرتا ہے اور آپ ہاتھ پیر مارنا شروع کر دیتے ہیں اسی کا نام ہے قبل از مرگ واویلا۔

اس کے بعد آپ نے میاں محمود احمد کو مصلح موعود ثابت کرنے کی کوشش کی ہے سو اس کے جواب میں آپ کی وہ دلیل ہی کافی ہے جس سے آپ نے بشیر اول کا مصلح موعود نہ ہونا ثابت کیا ہے یعنی :

الہام کے الفاظ میں ہے : دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔

یعنی مصلح موعود دوشنبہ کو پیدا ہوگا حالانکہ بشیر اول ۷۔ اگست ۱۸۸۷ء بروز شنبہ پیدا ہوا تھا، نہ بروز دوشنبہ۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(اخبار فاروق قادیان۔ص ۵)۔

یہی جواب بطور حجت ملزمہ ہم آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں یعنی محمود احمد بھی بروز شنبہ پیدا ہوا تھا

ملاحظہ ہو تریاق القلوب طبع ثانی صفحہ ۹۴ وطبع اول صفحہ ۴۳

ناظرین کرام! فاروق قادیانی نے تاریخ مرزا کے اتنے حصہ ہی کا جواب دیا ہے اور باقی حصہ جس میں مرزا جی کی کئی ایک غلط پیش گوئیاں درج ہیں چھوڑ دیا ہے۔شائد فاروق اس حصہ سے متفق ہے؟

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳ جون ۱۹۳۲ء مطابق ۲۷ محرم ۱۳۵۱ھ ص ۴۔۶)

مرزا صاحب کی ترقی مدارج

جناب مولوی مہر دینؒ صاحب میاں ونڈ سے لکھتے ہیں:

۱۔مرزا غلام احمد صاحب قادیانی تحریر فرماتے ہیں:

یہ عاجز بار بار یہی کہتا ہے کہ میں بھی تمہاری طرح ایک مسلمان ہوں اور ہم مسلمانوں کے لئے بجز قرآن کے کوئی کتاب نہیں اور بجز جناب ختم المرسلین احمد عربی ﷺ کے کوئی ہادی اور مقتدی نہیں۔

(ازالہ اوہام۔ص ۱۸۲)

۲۔اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

میں نہیں سمجھتا کہ میرے قبول کرنے میں نقصان دین کس وجہ سے ہوسکتا ہے۔نقصان تو اس صورت میں ہوتا کہ اگر یہ عاجز خلاف تعلیم اسلام کے کسی اور نئی تعلیم پر چلنے کے لئے انہیں مجبور کرتا۔

(ازالہ اوہام۔ص ۱۸۱)

۳۔اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

کسی نبی کا اپنے تئیں مثیل ٹھہرانا عندالشرع جائز ہے یا نہیں۔سو ہم نماز میں اس دعا کے مامور ہیں اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم ۔یعنی اے خدا ہمیں ایسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہدایت بخش کہ ہم آدم صفی اللہ حتی کہ محمد ﷺ کے مثیل ہو جائیں اور علماء ربانی کیلئے یہ خوش خبری ہے کہ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل۔(ازالہ اوہام۔ص ۳۵۶)

۴۔اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

آنحضرت ﷺ سے ثابت ہے کہ ہر ایک صدی پر ایک مجدد کا آنا ضرور ہے اب ہمارے علماء جو بظاہر اتباع حدیث کا دم بھرتے ہیں انصاف سے بتلائیں کہ کس نے اس صدی پر خدا تعالی سے الہام پا کر مجدد ہونے کا دعوی کیا ہے۔(ازالہ اوہام۔ص ۱۵۴)

۵۔اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

الہام الہی اور کشف صحیح ہمارا مؤید ہے ایک متدین عالم کا یہ فرض ہونا چاہیے کہ الہام اور کشف کا نام سن کر چپ ہو جائے اور لمبی چوڑی چون و چرا سے باز آجائے۔ (ازالہ اوہام۔ص ۱۴۸)

۶ اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

جنہوں نے اس عاجز کو مسیح موعود مان لیا انہوں نے اپنے بھائی پر حسن ظن کیا اور اس کو مفتری اور کذاب نہیں ٹھہرایا۔ (ازالہ اوہام۔ ص ۱۷۹)

۷۔اور لکھتے ہیں:

پھر میرے اس دعوی پر ایمان لانا جس کی الہام الہی پر بنیاد ہے کون سے اندیشہ کی جگہ ہے بفرض محال اگر میرا یہ کشف غلط ہے اور جو کچھ مجھے حکم ہو رہا ہے اس کے سمجھنے میں دھوکہ کھایا ہے تو ماننے والے کا اس میں کیا حرج ہے۔ (ازالہ اوہام۔ص ۱۸۲)

اسی قسم کی اور عبارتیں بھی بہت سی ہیں جن سے واضح ہوتا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی بھی مثل اور مسلمانوں کے مسلمان ہیں اگر دعوی ہے تو صرف مجددیت اور کشف والہام کا ہے۔اور اس میں بھی غلط فہمی کا احتمال بیان کرتے ہیں اور اگر مثیل عیسی بھی ہیں تو اسی حد تک جو دوسرے علماء امت کو بھی مثلیت حاصل ہے۔ اور درخواست اسی قدر ہے کہ حسن ظن کر کے مفتری اور کذاب نہ کہا جائے۔غرض کہ یہاں تک کوئی ایسی بات نہیں جو مرزا صاحب قادیانی کو دوسرے امتیوں سے ممتاز کر دے کیونکہ ہزار ہا اہل کشف والہام و مجددین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امت میں گذر چکے ہیں۔ اوراب بھی موجود ہیں۔ سب امتی کہلایا کئے ۔ مرزا صاحب قادیانی ان تقریرات میں کمال لیاقت سے اپنی برأت ثابت فرماتے ہیں کہ مجھے نبوت و رسالت کا دعویٰ نہیں جس سے بحسب حدیث دجال ہونا لازم آئے۔ اب رہیں وہ حدیثیں جو حضرت عیسیٰؑ کے القاب نبی اللہ اور رسول اللہ ثابت کرتی ہیں سو ان میں بھی انکار نہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

اب اگر مثالی طور پر مسیح یا ابن مریم کے لفظ سے کوئی امتی شخص مراد ہو جو محدثیت کا مرتبہ رکھتا ہو تو کوئی بھی خرابی لازم نہیں آتی کیونکہ محدث من وجہ نبی ہوتا ہے مگر ایسا نبی ہے جو نبوت محمدی کے چراغ سے روشنی حاصل کرتا ہے اور اپنی طرف سے براہ راست نہیں بلکہ اپنے نبی کے طفیل سے علم پاتا ہے۔

(ازالہ اوہام۔ ص ۵۸۶)

اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

اس حکیم مطلق نے اس عاجز کا نام آدم اور خلیفۃ اللہ رکھ کر اور انی جاعل فی الارض خلیفۃ کی کھلی کھلی طور پر براہین احمدیہ میں بشارت دے کر لوگوں کو توجہ دلائی کہ تا اس خلیفۃ اللہ کی اطاعت کریں اور اطاعت کرنے والی جماعت سے باہر نہ رہیں اور ابلیس کی طرح ٹھوکر نہ کھائیں اور من شذّ شذّ فی النّار کی تحدید سے بچیں۔ (ازالہ اوہام۔ ص ۶۹۵)۔

کیا اب بھی مسلمانوں کو اس بات میں شبہ ہوسکتا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے جو کچھ لکھا ہے کہ: ان کو نہ ماننے والا دوزخی اور کافر ہے،

سب اختراع اور افتراء ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ جون ۱۹۳۲ء مطابق ۵ صفر ۱۳۵۱ھ ص ۴۔۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کتاب فیصلہ مرزا کی طلبی دمشق سے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

دمشق کے قریب ایک ضلع حیفا ہے۔اس کے ایک گاؤں: کبابیر، میں قادیانیوں نے ڈیرہ ڈال رکھا ہے۔وہاں سے وہ مختلف اوقات میں ابناء ملک میں اپنی اشاعت کرتے رہتے ہیں۔وہ لوگ بھی اس تحریک کا دستی اور قلمی جواب دیتے ہیں۔اسی اثنا میں انہوں نے ہمارا رسالہ فیصلہ مرزا (جس ایک حصہ عربی میں ہے اس کا نام فصل قضیة القادیانی) پایا۔چونکہ وہاں کے علماء اردو نہیں جانتے،اور قادیانی تحریرات زیادہ اردو میں ہیں، اس لئے رسالہ مذکور نے بہت کام دیا چنانچہ ان کی طلبی کا ایک مسرت نامہ پہنچا جوان کی مسرت کا اظہار کر رہا ہے

حضرة الامام العلامة قمر الديار الهنديه قطب العلم و الدين فخر الاسلام و المسلمين

مولانا ابی الوفاء ثناء الله الامرتسری ادام الله فضائله و حرس شمائله آمين۔

السلام عليكم و رحمة الله و بركاته ۔

اما بعد فقد كنت منذ اشهر خطيت بكتابكم الكريم و رسالتكم المفيدة فجزاكم الله عن الاسلام و المسلمين خيراً كثيراً ۔آمين۔

فانكم جاهدتم فی غلام احمد القاديانی المرتد الملحد و جماعته من بعده جهاداً كبيراً و دافعتم عن الاسلام حق الدفاع و لقد افتخرنا بتلك الرسالة التی هی من جملة مآثركم القيّمة الشهيرة و لا سيما فی قضيتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

التحکیم الذی انتھی بفوزکم ۔ و المباھلة التی انتھت بموت الخصم و قضاء الله علیه و علی بدعته فالحمد لله علی نصره و تائیده

ھذا و ان تفضلتم بارسال اعداد من تلك الجوھرة الکریمة نشرناھا و وزعناھا علی من سمعنا بھم من اتباع ھذه البدعة و علی من یجادیھا او تجعلھا من اخواننا انصار العلم و الدین ۔ الداعی مفتی الحنابله بدمشق

محمد جمیل السلفی

مختصر ترجمہ:

آپ کا رسالہ فیصلہ مرزا ہم کو پہنچا جزاکم اللہ آپ نے مرزا قادیانی کے مقابلہ میں خوب جہاد کیا ہے ہم اس رسالہ پر فخر کرتے ہیں خصوصاً آپ کی فتح بذریعہ فیصلہ لودہانہ اور موت دشمن پر اللہ تعالی کا شکر ہے اور چند نسخے بھیجئے تاکہ ہم اپنے بےگانوں میں بانٹیں۔ والسلام۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ جون ۱۹۳۲ء ص ۴)

انعامی فیصلہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

عرصہ سے قادیانی اخبار فاروق نے آواز اٹھا رکھی ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کے آخری فیصلہ والے مضمون کو پیش گوئی ثابت کردو، تو تین سو روپیہ انعام دیں گے۔ امین انہوں نے ڈاکٹر منیر امرتسری احمدی کو بنایا۔ ہم نے منظور کیا۔

مگر اس گفتگو کے دوران میں اخبار فاروق قادیان کے راقم مضمون نے ایک چٹھی ڈاکٹر مذکور کی معرفت ہم کو بھیجی جو انہوں نے ہم کو نہ پہنچائی، تو ہم نے بقاعدہ محدثین ان کو عہدہ امانت سے تبدیل کر کے اور معززین شہر امرتسر کے نام بتا دیئے اور منصفی کے لئے خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کو منظور کیا تھا۔ جس سے فاروق کے راقم مضمون کو سخت انکار ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس میں شک نہیں کہ ایک دفعہ اس نے خلیفہ کو منصف ماننے سے اعراض کیا تھا تو ہم نے ان کی جگہ مولوی سرور شاہ کو پیش کیا تھا لیکن جب اس نے تسلیم کی اطلاع دی، تو ہم اپنی پہلی تجویز پر پھر رجوع ہو گئے۔ علاوہ اس دوران معاہدے میں فریقین کو تبدیلی کا اختیار رہوتا ہے۔ ہم نہیں سمجھتے کہ فاروق کی نیت اگر فیصلہ کرانے کی ہے تو اس میں نزاع کیا۔ مبلغات کے امین آخر لودہانہ میں بھی ایک معزز اہل حدیث تھے۔ یہ بھی کوئی بات محل نزاع نہیں۔ ہاں خلیفہ صاحب انکار کریں گے تو لاہور کے عربی دان پروفیسروں میں سے کوئی لیا جائے گا جن کے اسماء درج اہل حدیث ہو چکے ہیں۔

پس ہم اس تحریر کے بعد اپنے اسی بیان پر مستقل رہیں گے اور اس کے سوا کسی بات کو قبول نہ کریں گے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷۔ جون ۱۹۳۲ء مطابق ۱۲ صفر ۱۳۵۱ھ ص ۴)

قلعہ نبوت مرزا پر گولہ باری

جناب مولوی صدیق احمدؒ، مدرس مدرسہ اسلامیہ عربیہ ڈھاکہ لکھتے ہیں:

ناظرین کرام! دور ہذا میں مرزائیوں کا فتنہ اسلام کے حق میں کوئی معمولی فتنہ نہیں۔ اس لئے ان کے دھوکے اور فریب کے جال میں سادہ لوح مسلمان پھنس جاتے ہیں۔ اس لئے سخت ضرورت ہے کہ مدارس عربیہ میں خصوصیت کے ساتھ حضرات مدرسین مرزائیوں کے عقاید کفریہ سے طلبہ کو پوری واقفیت حاصل کرائیں اور ان کے فریبوں سے سیدھے سادے بے خبر مسلمانوں کو تقریراً و تحریراً خبردار کرتے رہیں۔ حضرات علماء اللہ اس طرف توجہ فرمائیں۔

ہمارے بنگالہ میں علماء کی عدم توجہ کی وجہ سے مرزائیوں کا فتنہ زہر ہلاہل کا کام کر گیا ہے۔ چنانچہ برہمن بڑیہ ضلع تپرہ کے چند نادان دوستوں کی اسی زہر سے عاقبت خراب ہو چکی ہے۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مدرسہ اسلامیہ عربیہ ڈھاکہ کے علماء نے اس طرف توجہ کی ہے چنانچہ مولانا عبدالحمید ناظم مدرسہ ہذا کے مرتبہ عقاید مرزا بزبان بنگلہ پمفلٹ کی صورت میں عنقریب شائع ہونے والے ہیں تائیدایزدی سے یہ کتاب اس پیمانہ کی ہوگی کہ ہر معمولی بنگلہ دان اس کو پڑھ کر قادیانی فتنہ سے اپنے ایمان اور اپنے احباب کے ایمان کی حفاظت کرتے ہوئے قادیانیوں سے باقاعدہ مناظرہ کرسکتا ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷۔ جون ۱۹۳۲ء مطابق ۱۲ صفر ۱۳۵۱ھ ص ۴)

مرزائی دوستو! خدا سے ڈرو

جناب مولوی محمد مہرالدینؒ، میاں ونڈ سے لکھتے ہیں:

جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنے ازالہ اوہام صفحہ ۲۳۰ میں مسلم شریف کی وہ حدیث جس میں دجال کا پانی برسانا اور مردے کو زندہ کرنا وغیرہ مذکور ہے، نقل کر کے لکھتے ہیں:

ایسے پر شرک اعتقادات انکے دلوں میں جمے ہوئے ہیں کہ ایک کافر حقیر کو الوہیت کا تخت وتاج سپرد کر رکھا ہے اور ایک انسان ضعیف البنیان کو اتنی عظمتوں اور قدرتوں میں خدائے تعالی کے برابر سمجھ لیا ہے۔

جس کا مطلب یہ ہوا کہ امام مسلم جن کے تدین پر اجماع امت ہے، انہوں نے یہ حدیث نقل کر کے تمام مسلمانوں کو مشرک بنا دیا جس سے خود صرف مشرک ہی نہ بنے بلکہ مشرک بنانے والے۔ اور نبی ﷺ پر نعوذ باللہ شرک کا الزام لگانے والے ٹھہرے کیونکہ اگر اس حدیث کے کوئی دوسرے معنی تھے تو ضرور تھا کہ اس معنی کی تصریح کردیتے تاکہ مسلمان اس حدیث کو دیکھ کر مشرک نہ بنیں۔

پھر یہ روایت صرف مسلم ہی نے نہیں بلکہ اور بھی اکابر محدثین نے اس کو نقل کیا ہے غرض کہ یہ محدثین اور ان کے بعد کے کل مسلمان لوگ تو مرزا صاحب قادیانی کے نزدیک قطعی مشرک ہیں اور چونکہ باتفاق محدثین مسلم کی اسناد کل صحیح ہیں اس لحاظ سے اس شرک کا سلسلہ بقول مرزا صاحب صدر تک پہنچے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس مسلک میں مرزا صاحب کے مقتداء خوارج ہیں جنہوں نے حضرت علیؓ وغیرہ کی تکفیر میں کوتاہی نہ کی اور یہ الزام لگایا کہ آدمیوں کو انہوں نے خدا کے برابر کر دیا جو صراحتاً شرک ہے اور طرفہ یہ کہ ازالہ اوہام میں لکھتے ہیں:

غرض جیسا کہ خدا تعالی کی یہ شان ہے کہ انما امرہ اذا اراد شیئاً ان یقول لہ کن فیکون اسی طرح یہی کن فیکون سے بقول ان کے دجال سب کچھ کر دکھائے گا۔

(ازالہ اوہام۔ص ۳۳۹)۔

مطلب یہ کہ کن فیکون اس کیلئے جائز رکھنا شرک ہے اور خود اس کا رتبہ اپنے لئے تجویز کرتے ہیں کہ مجھے کن فیکون دیا گیا ہے یعنی جس معدوم کو چاہوں کن فیکون کہہ کر موجود کر سکتا ہوں۔

(افادہ۔ص ۵۳)۔

اور یہ بھی فرماتے ہیں کہ اجابت دعا دی گئی ہے جو کچھ خدا سے مانگتا ہوں فوراً مل جاتا ہے۔(افادہ حصہ اول۔ص ۳۴۵)

مگر ہائے افسوس نہ تو محمدی بیگم ملی اور نہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری ہی مرے اور خود بدولت اسی یاس وحسرت میں اپنے معبود سے شیخ سعدی کا شعر ذیل عرض کرتے ہوئے چلتے بنے

از تو بکو نالم کہ دگر داور نیست
وز دست تو ہیچ دست بالا تر نیست

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷۔جون ۱۹۳۲ء مطابق ۱۲ صفر ۱۳۵۱ھ ص ۵)

پیدائش مرزا، اور تاریخ مرزا

جناب بابو حبیب اللہؒ صاحب کلرک دفتر نہر امرتسر لکھتے ہیں؛

مولانا ثناء اللہ امرتسری نے کتاب تاریخ مرزا میں بڑی تحقیق سے مرزا غلام احمد قادیانی کی سوانح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عمری لکھی۔قادیان کے اخبار فاروق میں مرزا قادیانی کی عمر کے متعلق اعتراض شائع ہوا ہے۔

اصل وجہ اس کی یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کا الہام ہے کہ میری عمر ۷۵ سے ۸۵ سال کے درمیان ہوگی۔مولانا ثناء اللہ موصوف نے مرزا صاحب قادیانی کی پیدائش ۱۸۴۰ء میں لکھی۔اس حساب سے الہام میں کمی ہوتی ہے۔اخبار فاروق کے نامہ نگار نے اس ضرورت کو سامنے رکھ کر پیدائش مرزا قادیانی دس سال پرے کو کھسکا دی تاکہ مرزا غلام احمد صاحب کا الہام صحیح ہو جائے۔

حق بات یہ ہے کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی عمر ۷۴ سال سے کم ہوئی ہے۔اس پر میرے پاس بیس سے زیادہ دلیلیں ہیں، جن میں سے بطور نمونہ دو دلیلیں ذیل میں درج کرتا ہوں۔

دلیل اول:

۱۔کتاب البریہ کے صفحہ ۱۴۶ کے حاشیہ، رسالہ ریویو آف ریلی جنز جلد ۵ جون ۱۹۰۶ء ص ۲۱۹، اخبار بدر جلد ۳ نمبر ۳۰ مورخہ ۸۔اگست ۱۹۰۴ء صفحہ ۵، اخبار الحکم جلد ۱۵ نمبر ۱۹، و ۲۰ مورخہ ۲۱۔۲۸ مئی ۱۹۱۱ء صفحہ ۴ اور کتاب حیاۃ النبی جلد اول مؤلفہ شیخ یعقوب علی تراب صفحہ ۴۹ پر مرزا غلام احمد قادیانی کے الفاظ یوں درج ہیں:

میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی ہے۔

۲۔عسل مصفی طبع ۱۹۰۱ء، اسلامیہ سٹیم پریس لاہور کے صفحہ ۵۱۱ پر مرزا صاحب قادیانی کی بابت یوں لکھا ہے:

ان کا تولد ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں ہوا۔

۳۔عسل مصفی کے صفحہ ۵۷۵ پر یوں لکھا ہے: حضرت مرزا کی ولادت باسعادت سکھوں کے آخری وقت میں یعنی ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں ہوئی۔

۴۔عسل مصفی حصہ دوم طبع ۱۹۱۴ء اللہ بخش سٹیم پریس قادیان کے صفحہ ۶۳۶ پر مرزا صاحب قادیانی کی نسبت یوں لکھا ہے کہ وہ:

ایک مانے ہوئے مصنف اور مرزائی فرقہ کے بانی تھے آپ کی پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں ہوئی تھی۔

۵۔کتاب نور الدین کے صفحہ ۱۷۰ کی سطر ۱۱ میں ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سنہ پیدائش حضرت مسیح موعود مہدی مسعود ۱۸۳۹ء

۶۔اخبار بدر جلد اول نمبر۱ مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۲ صفحہ ۲ میں ہے :

آپ ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں بمقام قادیان اسی مکان میں جہاں سکونت ہے توام پیدا ہوئے۔

۷۔اخبار الحکم ج ۸ نمبر ۴۳۔۴۴ مورخہ ۱۷۔۲۴ دسمبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۴ میں ہے:

آپ کی مبارک پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی۔

۸۔اخبار الحکم قادیان جلد ۱۰ نمبر ۴۲۔۱۰ دسمبر ۱۹۰۶ صفحہ ۷،اخبار بدر قادیان جلد ۲ نمبر ۵۰۔۱۳ دسمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۵ میں ہے :

مرزا صاحب کا جنم ۴۰۔۱۸۳۹ء میں ہوا تھا۔(از رسالہ سرستی)

۹۔رسالہ محقق کے صفحہ ۳۸۹ اور براہین احمدیہ مطبوعہ ۱۹۰۶ء بدر پریس لاہور کے صفحہ ۶۰۔۶۱ پر لکھا ہے :

۱۸۳۹ء اور ۱۲۵۵ھ دنیا کی رواریخ میں بہت مبارک سال جس میں خدائے تعالی نے مرزا غلام مرتضی کے گھر قادیان....مہدی پیدا فرمایا۔

۱۰۔براہین احمدیہ کے صفحہ ۶۱ اور رسالہ محقق کے صفحہ ۳۹۰ پر ہے:

مسیح موعود کی ولادت اور رنجیت سنگھ کی موت کا ایک ہی سال میں واقعہ ہونا مرسلانہ نشانات کا مظہر ہوتا ہے مہاراجہ رنجیت سنگھ سکھی سلطنت کا تاج تھا جو مسیح موعود کے پیدا ہوتے ہی ۲۷ جون ۱۸۳۹ء کو گر کر خاک میں مل گیا۔

۱۱۔الحکم جلد ۱۲ نمبر ۲ مورخہ ۶ جنوری ۱۹۰۸ صفحہ ۶ میں ہے:

الف ششم میں جو کہ ۱۲۷۰ھ کو ختم ہوا آپ کی پیدائش ہوئی (نہ کہ ماموریت) کیونکہ آپ کی ولادت ۱۲۵۵ھ کو ہوئی۔

۱۲۔رسالہ تشحیذ الاذہان جلد ۳ نمبر ۲۔۳ فروری مارچ ۱۹۰۸ء صفحہ ۵۶ پر ہے :

چھٹا ہزار ضرور ۱۲۷۰ھ میں پورا ہوا حضرت مرزا ۱۲۵۵ھ میں پیدا ہوئے۔

۱۳۔تشحیذ الاذہان، فروری مارچ ۱۹۰۸ء صفحہ ۹۱ پر ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ کی ولادت ۱۲۵۵ھ کو ہوئی۔

۱۴۔ پیغام صلح جلد ۱۱ نمبر ۳۷ مطابق ۲۱ جولائی ۱۹۲۳ء صفحہ ۱ کالم ۲ میں ہے:

اس فرقہ (احمدیہ) کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی ہیں۔ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب میں ایک گاؤں ہے آپ ۱۸۳۹ء میں پیدا ہوئے۔

۱۵۔ اخبار پیغام صلح لاہور ۲۹ شوال و ۳ ذی قعد ۱۳۴۳ھ کے صفحہ ۹، رسالہ سوانح مسیح موعود کے صفحہ ۷ پر ہے:

۱۸۳۹ء، ۱۲۵۵ھ وہ مبارک سال ہے جب آپ کی پیدائش ہوئی۔

۱۶۔ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے تھے کہ

جب سلطان احمد پیدا ہوا، اس وقت ہماری عمر صرف سولہ برس کی تھی۔

(سیرۃ المہدی حصہ اول۔ ص ۲۵۶)

اور جناب مرزا سلطان احمد ۱۹۱۳ء بکرمی یعنی ۱۸۵۶ء میں پیدا ہوئے تھے

(سیرۃ المہدی اول۔ ص ۱۹۶۔ ۱۹۷)

پس جناب مرزا غلام احمد صاحب ۱۸۴۰ء میں پیدا ہوئے

۱۷۔ اخبار وکیل جلد ۱۴ نمبر ۷ مورخہ ۷ جون ۱۹۰۸ء صفحہ ۸ کالم ۱ میں ہے:

مرزا غلام احمد صاحب ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں توام پیدا ہوئے۔

۱۸۔ کتاب مذاہب الاسلام کے صفحہ ۱۰۷ پر لکھا ہے:

مرزا غلام احمد کی پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں ہوئی۔

۱۹۔ صوفی ابو عنایت الرحمٰن صاحب مالیر کوٹلوی، استفتاء لاثانی بر قائلین ممات حضرت مسیح آسمانی، کے صفحہ ۱۵ پر لکھتے ہیں:

حضرت مرزا صاحب قادیانی نے بموضع قادیان ضلع گورداسپور ۱۸۳۹ء میں پیدا ہو کر نزول اجلال فرمایا اور ۱۹۰۸ء میں دار فانی سے رحلت فرمائی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم جولائی ۱۹۳۲ء مطابق ۲۶ صفر ۱۳۵۱ھ ص ۴۔۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی تصویر کا اصلی رخ

جناب منشی محمد عبداللہؒ صاحب معمار امرتسری لکھتے ہیں:

جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مختلف اور بڑھتے ہوئے دعاوی کا مجسمہ تین زمانوں میں ڈھلا ہے۔ شروع میں وہ ایک، عامی، مسلمان تھے۔ اس کے بعد ملہم مجدد بنے۔ پھر مسیح موعود، رسول اللہ، نبی اللہ کہلائے۔

اتباع مرزا، مرزا صاحب کے جملہ دعاوی کی تصدیق میں یہ کہتے ہیں کہ:

مرزا صاحب صحیح الاعتقاد مومن، خادم قرآن، محبّ رسول علیہ السلام، عاشق اسلام، دورحاضرہ میں سب سے اعلی، اکمل بزرگ تر، ناشرو مبلغ اسلام وقرآن تھے۔ انہوں نے مختلف زبانوں میں قرآن پاک کے تراجم شائع کرنے کی تعلیم دی۔ اسی طرح غیر مسلموں میں تبلیغ اسلام کی ترغیب دی اور ایک ایسی منظّم جماعت پیدا کی جس نے سینکڑوں اہل یورپ کو حلقہ بگوش اسلام کیا، اور تمام ادیان پر تفوق اسلام ثابت کرنے کے لئے ایسے ایسے علمی، عقلی اصول وضع کئے کہ ان کی نظیر نہیں۔ وغیرہ

(خلاصہ مضمون اخبار پیغام صلح مصلح موعود نمبر ورسالت دعوت عمل مجدد کامل وغیرہ)

ہم بفرض محال تسلیم کئے لیتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے یہ سب کچھ کیا۔ مگر سوال یہ ہے کہ کیا مرزا صاحب قادیانی کے یہ اعمال وافعال ظاہری ان کے دعوی الہام وغیرہ کی سچائی پر دلیل بن سکتے ہیں؟ اس کا جواب مرزا غلام احمد صاحب کی تحریر ذیل سے ملتا ہے کہ:

ظاہر ہے کہ محض عقلی دلائل مذہب کی سچائی کے لئے کامل شہادت نہیں ہوسکتے اور یہ ایسی مہر نہیں کہ کوئی جعل ساز اس کے بنانے پر قادر نہ ہو بلکہ یہ تو عقل کے چشمہ عام کی ایک گداگری متصور ہوسکتی ہے...

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایسا ہی ایک ظاہری راست باز کے لئے صرف یہ دعوی کافی نہیں کہ وہ خدائے تعالی کے احکام پر چلتا ہے...

ایسا دعوی تو قریباً ہر ایک شخص کرسکتا ہے کہ وہ خدائے تعالی سے محبت رکھتا ہے اور اسکا دامن تمام اقسام فسق وفجور سے پاک ہے مگر ایسے دعوی پر تسلی کیونکر ہو کہ فی الحقیقت ایسا ہی ہے۔ اگر کسی میں مادہ سخاوت ہے تو ناموری کی غرض سے بھی ہوسکتا ہے۔ اگر فسق وفجور سے کوئی بچ گیا تو تہیدستی بھی اس کا باعث ہوسکتی ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ محض لوگوں کے لعن طعن کے خوف سے کوئی پارساطبع بن بیٹھے اور عظمت الٰہی کا کچھ بھی اس کے دل پر اثر نہ ہو۔ پس ظاہر ہے کہ عمدہ چال چلن اگر ہو بھی تاہم حقیقی پاکیزگی پر کامل ثبوت نہیں ہوسکتا..

لہذا حقیقی راست بازی کیلئے خدا تعالی کی شہادت ضروری ہے جو عالم الغیب ہے...

غرض بغیر امتیازی نشان کے نہ مذہب حق اور باطل میں کوئی کھلا کھلا تفرقہ پیدا ہوسکتا ہے اور نہ ایک راست باز اور مکار کے درمیان کوئی فرق بین ظاہر ہوسکتا ہے کیونکر ممکن ہے کہ ایک شخص دراصل بدچلن اور فاسق اور فاجر ہو، لیکن اس کی بدچلنیاں ظاہر نہ ہوں۔ پس اگر ایسی صورت میں وہ بھی راست بازی کا دعوی کرے جیسا کہ ایسے دعوی ہمیشہ دنیا میں پائے جاتے ہیں تو پھر خدائے تعالی کی طرف سے حقیقی راست باز کے لئے ایک چمکتا ہوا نشان ہے جس سے وہ.... یقیناً سمجھو کہ... حقیقی راست باز ضرور اپنے ساتھ امتیازی نشان رکھتا ہے اور اسی کا نام دوسرے لفظوں میں معجزہ اور کرامت اور خرق عادت امر ہے۔ (نصرۃ الحق از مرزا قادیانی۔ص ۴۸۔۵۰)

یہ حقانی تقریر جہاں احمدی بزرگوں کی تمام دلائل مذکورہ بالا کو مشکوک ومشتبہ ٹھہرا رہی ہے، وہاں جناب مرزا صاحب قادیانی کی تصویر کا اصلی رخ سامنے کررہی ہے۔ یعنی یہ کہ مرزا صاحب قادیانی کو ان کے اعمال وافعال وان کے ظاہری دعاوی وخدمات اسلامیہ وغیرہ سے نہ جانچو بلکہ انہیں ان کے خارق عادت اخبار ومعجزانہ افعال سے پرکھو۔ اسی کی تائید مرزا قادیانی کی عبارت ذیل سے بھی ہوتی ہے کہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہمارا صدق یا کذب جانچنے کو ہماری پیش گوئی سے بڑھ کر اور کوئی محک امتحان نہیں۔

(اشتہار مرزا قادیانی۔۱۵ جولائی ۱۸۸۸ء)

جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی منقولہ بالا عبارات سے مہر نیم روز کی طرح عیاں ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کا کذب وصدق جانچنے کو سب سے بڑھ کر ان کی پیش گوئیاں ہی دلیل ہیں۔سو

ناظرین اہل حدیث کو مبارک ہو کہ اسی صحیح راستہ وسیدھی لائن کو سال ہا سال سے حضرت مجدد زمان، فاتح قادیان، شیر پنجاب، سردار اہل حدیث، مولانا ثناء اللہ اختیار کئے ہوئے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنے رسائل مثل الہامات مرزا، نکاح مرزا، تعلیمات مرزا، مرقع قادیانی، شاہ انگلستان اور مرزا قادیان، شہادات مرزا وغیرہ میں جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے متحدیانہ الہامات کی وہ دھجیاں اڑائی ہیں کہ تمام احمدی حضرات ان کے نام سے تھرّاتے اور کانپتے ہیں۔ناظرین کرام! کہو مولانا ثناء اللہ زندہ باد ۔

میں حضرت مولانا محترم کو مخاطب کر کے اپنے قلبی جذبات کا بایں الفاظ دعائیہ اظہار کرتا ہوں :

تم سلامت رہو ہزار برس

ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ جولائی ۱۹۳۲ء مطابق ۱۰ ربیع الاول ۱۳۵۱ھ ص ۴۔۵)

حضرتِ مسیح موعود عیسیٰ بن مریم کا حج کرنا

(اور مرزا قادیانی کا بغیر حج کے مرنا)

جناب بابو حبیب اللہ صاحب کلرکؒ امرتسری لکھتے ہیں:

احادیث رسول ربانی:

صحیح مسلم جلد اول صفحہ ۴۰۸،اور کتاب حجج الکرامۃ صفحہ ۴۲۹ پر ہے:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

عن حنظلة الاسلمی قال سمعت ابو ہریرہ یحدث عن النبی ﷺ قال والذی نفسی بیدہ لیھلن ابن مریم بفج الروحاء حاجاً او معتمراً او لیثنینھما

(ترجمہ: حضرت ابوہریرہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ حضور پرنور ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے اس ذات پاک کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، البتہ ضرور حضرت ابن مریم روحاء کی گھاٹی میں لبیک پکاریں گے، حج کی یا عمرہ کی یا قران کریں گے اور دونوں کی لبیک پکاریں گے ایک ہی ساتھ)۔ (نیز دیکھو کتاب العلم جلد ۳ صفحہ ۱۲۸۷)

۲۔ مسند احمد جلد دوم صفحہ ۲۴۰، ۲۷۲، ۵۱۳، ۵۴۰، اور تفسیر در منثور جلد ۲ صفحہ ۲۴۲ پر ہے

عن حنظلة الاسلمی سمع ابا ھریرة قال قال رسول اللہ والذی نفس محمد بیدہ لیھلن ابن مریم بفج الروحاء حاجاً او معتمراً او لیثنینھما

(حضرت حنظلہ تابعی سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے سنا کہ فرماتے تھے کہ حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا مجھے اس خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے البتہ ضرور حضرت ابن مریم روحاء کے راستے سے لبیک پکاریں گے حج کرتے ہوئے یا عمرہ، یا دونوں لبیک پکاریں گے ایک ہی ساتھ)

۳۔ مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۲۹۰، تفسیر ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۲۳۵، درمنثور جلد ۲ صفحہ ۲۴۲، حجج الکرامة صفحہ ۴۲۹:

عن حنظله عن ابی ھریرہ قال قال رسول اللہ ﷺ ینزل عیسی ابن مریم فیقتل الخنزیر و یمحوا الصلیب و تجمع له الصلوة و یعطی المال حتی لا یقبل و یضع الخراج و ینزل الروحاء فیحج منھا او یعتمراً او یجمعھما قال و تلا ابی ھریرة و ان من اھل الکتاب الا لیومنن به قبل موته و یوم القیامة یکون علیھم شھیداً

فزعم حنظلة انّ ابا ھریرة قال یومن به قبل موته عیسی فلا ادری ھذا کله حدیث النبی ﷺ او شیء قاله ابو ھریرة

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(ترجمہ: حضرت حنظلہ تابعی سے روایت ہے کہ حضور پرنور ﷺ نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم اتریں گے پس خنزیر کو قتل کریں گے اور صلیب کو مٹا دیں گے اور ان کے واسطے نماز اکٹھی کی جاوے گی اور دے گا مال یہاں تک کہ اسے کوئی قبول نہ کرے گا اور خراج (جزیہ) کو بند کر دیں گے اور روحاء میں تشریف لاویں گے پس اس جگہ سے حج کرینگے یا عمرہ یا دونوں کو اکٹھا کریں گے۔ حضرت حنظلہ راوی نے کہا اور حضرت ابو ہریرہؓ نے آیت پڑھی ان من اهل الكتاب الا ليومنن به قبل موته ويوم القيامة يكون عليهم شهيدا۔

پس حنظلہ نے گمان کیا کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ اہل کتاب ایمان لائیں گے حضرت عیسیٰ کے ساتھ ان کے مرنے سے پہلے۔ پس میں نہیں جانتا کہ یہ سارا کلام نبی ﷺ کا ہے یا ابو ہریرہ کا کلام ہے)

(احتساب قادیانیت سے: عن عطاء مولى ام حبيبه قال سمعت ابا هريرة يقول قال رسول الله ﷺ ليهبطن عيسى بن مريم حكما عدلا و اماما مقسطا و ليسلكن فجا حاجا او معتمرا و ليأتين قبرى حتى يسلم علىّ و لاردن عليه يقول ابو هريرة اى بنى اخى ان رأيتموه فقولوا ابو هريرة يقرئك السلام۔ (مستدرک حاکم ج۲ ص۵۹۵ حج الکرامۃ ص۴۲۹ درمنثور ج۲ ص۲۴۵ کنز العمال ج۷ ص۲۰۲، منتخب کنز العمال برحاشیہ مسند احمد ج۶ ص ۵۵)۔

حضرت عطا تابعی سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا البتہ ضرور اترے گا حضرت عیسیٰ بن مریم حاکم عادل ہوگا اور امام انصاف کرنے والا اور البتہ ضرور گذرے گا ایک راہ سے حج یا عمرہ کرتا ہوا، اور البتہ ضرور میری قبر پر تشریف لائے گا اور مجھے سلام کرے گا اور میں اسے جواب دوں گا۔ اور حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ اے میرے بھتیجے اگر تم ان کو دیکھو تو کہو کہ ابو ہریرہ آپ کو سلام کہتا ہے۔

۵۔ محدث ابو یعلی نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں فرماتے سنا ہے کہ قسم ہے اس ذات پاک کی کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ ضرور حضرت عیسیٰ بن مریم اتریں گے پھر میری قبر پر کھڑے ہو کر پکاریں گے کہ اے محمد ﷺ تو میں ان کو ضرور جواب دوں گا (امام جلال الدین سیوطی کے رسالہ انتباہ الاذکیا فی حیوۃ الانبیاء ص۴-۵... مجمع الزوائد ج۸ ص۲۱۴... روح المعانی ج۲۲ ص۲۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیش گوئی از قاضی محمد سلیمان صاحب عالم رحمانی رحمۃ اللہ علیہ

مشہور و معروف کتاب رحمۃ للعالمین کے مصنف حضرت مولانا قاضی محمد سلیمان صاحب منصور پوری نے اپنی کتاب تائید الاسلام حصہ دوم مطبوعہ اسلامیہ پریس لاہور کے صفحہ ۱۲۴ پر تحریر فرمایا تھا:

مرزا صاحب کے مسیح موعود نہ ہونے پر حدیث حضرت ابو ہریرہؓ جو احمد اور ابن جریر کے نزدیک ہے شاہد ہے کہ حضرت مسیح مقام روحاء میں آ کر حج و عمرہ کریں گے

میں نہایت جزم کے ساتھ بآواز بلند کہتا ہوں کہ حج بیت اللہ مرزا صاحب کے نصیب میں نہیں۔ میری اس پیش گوئی کو سب صاحب یاد رکھیں۔

مرزائی دوستو! یہ ہے پیش گوئی کا صدق۔ نہ کہ تمہاری طرح کہا تھا کہ وہ میرے نکاح میں آئے گی ضرور آئے گی۔ جب نہ آئی تو کہہ دیا قیامت کو آئے گی۔

اقوال مرزا غلام احمد قادیانی

۱۔ کتاب ایام الصلح اردو صفحہ ۱۶۸۔۱۶۹ پر مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

ماسوا اس کے میں آپ لوگوں سے پوچھتا ہوں کہ آپ اس سوال کا جواب دیں کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو کیا اول اس کا یہ فرض ہونا چاہیے کہ مسلمانوں کو دجال کے خطرناک فتنوں سے نجات دے یا یہ کہ ظاہر ہوتے ہی پہلے حج کو چلا جائے۔ اگر بموجب نصوص قرآنیہ وحدیثیہ پہلا فرض مسیح موعود کا حج کرنا نہ دجال کی سرکوبی تو وہ آیات اور احادیث دکھلانی چاہییں تا ان پر عمل کیا جائے۔ اور اگر پہلا فرض مسیح موعود کا جس کے لئے وہ باعتقاد آپ کے مامور ہو کر آئے گا قتل دجال ہے، جس کی تاویل ہمارے نزدیک اہلاک ملل باطلہ بذریعہ حجج و آیات ہے تو پھر وہی کام پہلے کرنا چاہیے۔ اگر کچھ دیانت اور تقوی ہے تو ضرور اسکا جواب دو کہ مسیح موعود دنیا میں آ کر پہلے کس فرض کو ادا کرے گا۔ کیا پہلے حج کرنا اس پر فرض ہوگا یا کہ پہلے دجالی فتنوں کا قصہ تمام کرے گا۔ یہ مسئلہ کچھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باریک نہیں ہے صحیح بخاری یا مسلم کے دیکھنے سے اس کا جواب مل سکتا ہے اگر رسول اللہ ﷺ کی یہ گواہی ثابت ہو کہ پہلا کام مسیح موعود کا حج ہے تو ہم بہر حال حج کو جائیں گے ہر چہ بادا باد۔ لیکن پہلا کام مسیح موعود کا استیصال فتن دجالیہ ہے تو جب تک اس کام سے ہم فراغت نہ کر لیں حج کی طرف رخ کرنا خلاف پیش گوئی نبوی ہے۔ ہمارا حج تو اس وقت ہوگا جب دجال بھی کفر اور دجل سے باز آکر طواف بیت اللہ کرے گا کیونکہ بموجب حدیث صحیح وہی وقت مسیح موعود کے حج کا ہوگا۔ دیکھو وہ حدیث جو مسلم میں لکھی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے مسیح موعود اور دجال کو قریب قریب وقت میں حج کرتے دیکھا۔ یہ مت کہو کہ دجال قتل ہوگا کیونکہ آسمانی حربہ جو مسیح موعود کے ہاتھ میں ہے کسی کے جسم کو قتل نہیں کرتا بلکہ وہ اس کے کفر اور اسکے باطل عذرات کو قتل کرے گا اور آخر ایک گروہ دجال کا ایمان لا کر حج کرے گا۔ سو جب دجال کو ایمان اور حج کے خیال پیدا ہوں گے، وہی دن ہمارے حج کے بھی ہوں گے۔ اب تو پہلا کام ہمارا جس پر خدا نے ہمیں لگا دیا ہے دجالی فتنہ کو ہلاک کرنا ہے ۔کیا کوئی شخص اپنے آقا کی مرضی کے برخلاف کام کر سکتا ہے۔،

نوٹ نمبرا: دجال سے مراد مسیحی پادری ہیں۔ کیا پادری مسلمان ہو کر مرزا غلام احمد صاحب کے ساتھ حج کو گئے۔

نوٹ نمبر۲۔ مرزا صاحب کے آسمانی نکاح نہ ہونے پر قادیان سے جواب نکلا تھا کہ منکوحہ مذکورہ کا خاوند سلطان محمد مرا نہیں تو نکاح کیسے ہو۔ اسی طرح عیسائی پادری ایسے سڑی ہیں کہ مسلمان نہیں ہوتے۔ پھر مرزا صاحب ان کو ساتھ کیسے لے جاتے۔ پس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے حج نہ کرنے کا گناہ پادریوں پر ہے جو اپنی ضد نہیں چھوڑتے۔

(اس مضمون کا ذیل کا حصہ احتساب قادیانیت جلد۳ سے نقل کیا جا رہا ہے کیونکہ یہ اخبار اہل حدیث امرتسر میں نہیں ہے۔ شائد بعد کا اضافہ ہے۔ بہاء)

ب: ایک شخص نے عرض کی کہ مخالف مولوی اعتراض کرتے ہیں کہ مرزا غلام احمد حج کو کیوں نہیں جاتے۔

فرمایا: یہ لوگ شرارت کے ساتھ ایسا کرتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ دس سال مدینہ میں رہے صرف دو دن کا راستہ مکہ اور مدینہ میں تھا مگر آپ نے دس سال میں کوئی حج نہیں کیا، حالانکہ آپ سواری وغیرہ کا انتظام کر سکتے تھے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیکن حج کے واسطے صرف یہی شرط نہیں کہ انسان کے پاس کافی مال ہو بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ کسی قسم کے فتنہ کا خوف نہ ہو وہاں تک پہنچنے اور امن کے ساتھ حج کرنے کے وسائل موجود ہوں۔

جب وحشی طبع علماء اس جگہ ہم پر قتل کا فتوی لگا رہے ہیں اور گورنمنٹ کا بھی خیال نہیں کرتے تو وہاں یہ لوگ کیا نہ کریں گے۔

لیکن ان لوگوں کو اس امر سے کیا غرض ہے کہ ہم حج نہیں کرتے۔ کیا اگر ہم حج کریں گے تو وہ ہم کو مسلمان سمجھ لیں گے اور ہماری جماعت میں داخل ہو جائیں گے اور ہمارے مرید ہو جائیں گے۔

اگر وہ ایسا لکھ دیں اور اقرار حلفی کریں تو ہم حج کر آتے ہیں۔ اللہ تعالی ہمارے واسطے اسباب آسانی کے پیدا کر دے گا تا کہ آئندہ مولویوں کا فتنہ رفع ہو ناحق شرارت کے ساتھ اعتراض کرنا اچھا نہیں ہے۔

یہ اعتراض ان کا ہم پر نہیں پڑتا بلکہ آنحضرت ﷺ پر بھی پڑتا ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ نے بھی صرف آخری سال حج کیا تھا (اخبار الحکم ۱۷۔ اگست ۱۹۰۷ء ص ۱۰۔ ملفوظات جلد ۹ ص ۳۲۴۔۳۲۵)

نوٹ: مرزا غلام احمد قادیانی کی وفات ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء (۱۳۲۶ھ) کو ہوئی تھی اور بیت اللہ شریف کا حج مرزا قادیانی کو نصیب نہ ہوا۔ پس دیکھئے کہ کس طرح جناب قاضی محمد سلیمان صاحب کی پیش گوئی پوری ہوئی۔ مرزائی صاحبان غور کریں۔

مرزائیوں کی طرف سے جواب ناصواب

اور اس کی تردید

مرزائی: آپ ثابت کریں کہ آپ (مرزا قادیانی) کو فارغ البالی اور مرفع الحالی حاصل تھی جو حج کے لئے ضروری ہے۔ (ریویو آف ریلی جنز بابت فروری ۱۹۲۳ء ص ۲۸)

مسلمان: مرزا غلام احمد قادیانی کو دعوی کے بعد ہزاروں لاکھوں روپئوں کی آمدنی ہوئی تھی، سنیئے اور غور سے سنیئے

:۱۔ اور مالی فتوحات اب تک دو لاکھ روپئے سے بھی زیادہ۔ (نزول المسیح۔ ص ۳۴)

۲۔ ہزار ہا کوس سے لوگ آتے ہیں اور ہزار ہا روپیہ سے مدد کرتے ہیں۔ (قادیانی اربعین نمبر۲۔ ص ۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۔ مجھے اپنی حالت پر خیال کر کے اس قدر بھی امید نہ تھی کہ دس روپیہ ماہوار بھی آئیں گے مگر خدا تعالی جو غریبوں کو خاک میں سے اٹھاتا ہے اور متکبروں کو خاک میں ملاتا ہے اس نے ایسی میری دست گیری کی کہ میں یقیناً کہہ سکتا ہوں کہ اب تک تین لاکھ کے قریب روپیہ آچکا ہے۔ (حقیقۃ الوحی۔ص ۲۱۱)۔

مرزائی: سنئے آپ (مرزا) کو دنیا سے فارغ البالی تھی لیکن دین کے معاملہ میں آپ فارغ البال نہ تھے آپ نے دین کی خدمت کے لئے رات اور دن ایک کر دیا تھا۔ (ریویو آف ریلی جنز۔فروری ۱۹۲۳ء ص ۲۹)

مسلمان: دین کی خدمت کرنا حج کرنے کے منافی نہیں ہے۔ دین کی خدمت کرنے والا، تقریریں کرنے والا، مخالفوں کے مقابل کتابیں لکھنے والا شخص بھی کر سکتا ہے۔ دیکھئے آپ کے مدمقابل مولوی ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مدیر اخبار اہل حدیث امرتسر (جنہوں نے بیسیوں کتابیں عیسائیوں آریوں چکڑالویوں مرزائیوں نیچریوں کی تردید میں لکھی ہیں) دین کی خدمت تحریروں اور تقریروں سے کی ہے اور بیت اللہ کا حج بھی کیا ہے (باقی دارد)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ جولائی ۱۹۳۲ء مطابق ۱۰ ربیع الاول ۱۳۵۱ھ ص ۵۔۷)

(ذیل کا مضمون احتساب قادیانیت جلد ۳ سے نقل کیا جا رہا ہے کیونکہ اہل حدیث کے جس شمارے میں یہ درج ہوا ہوگا وہ مجھے نہیں ملا۔ بہاء)۔

ایک اعتراض

حضرت پیغمبر خدا ﷺ کی ایک حدیث (صحیح مسلم ج ا ص ۴۰۸ میں ہے) جس کے الفاظ یہ ہیں

و الذی نفسی بیدہ لیھلن ابن مر یم بفج الرو حا حا جا او معتمرا او یثنیھما ۔

یعنی آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں خدا کی قسم ہے جس کے قبضے میں میری جان ہے حضرت عیسی بن مریم فج الروحا (مکہ و مدینہ کے درمیان) سے حج کا احرام باندھیں گے۔

اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسی مسیح موعود ضرور حج کریں گے یہاں تک کہ آنحضرت ﷺ نے ان کے احرام باندھنے کی جگہ بھی بتا دی جس کے دیکھنے سے یقین ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں یہ وقوعہ ضرور ہوگا یعنی حضرت مسیح موعود حج کریں گے مرزا قادیانی نے حج نہیں کیا۔ وجہ اس کی یہ بتائی ہے کہ ان کے حق میں امن نہ تھا لیکن حدیث شریف بتا رہی ہے کہ اگر مرزا قادیانی مسیح موعود ہوتے تو ان کے لئے ہر طرح خدا کے حکم اور پیغمبر ﷺ کی خبر سے راستہ صاف اور ہر طرح امن ہوتا۔ کیا خدا قادر و قیوم اس پر قادر نہیں کہ وہ اپنے مسیح موعود

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے لئے ہر قسم کی روکاوٹیں اٹھائے و ھو علی کل شیء قدیر (ریویو جلد ۲۳ نمبر ۹ ستمبر ۱۹۲۴ء ص ۲۰۔ حوالہ اخبار اہل حدیث یکم جون ۱۹۲۳ء

اللہ دتہ مرزائی مولوی فاضل کا جواب ناصواب

ناظرین! ابھی آپ پر منکشف ہو جائے گا کہ یہ اعتراض کس پایہ کا ہے:

جواب اول: مولوی ثناء اللہ نے و الذی نفسی بیدہ .. الخ

کو آنحضرت ﷺ کا قول قرار دے کر لکھا ہے کہ آپ ﷺ نے مسیح موعود کا یہ نشان قرار دیا ہے حالانکہ معاملہ بالکل دگرگوں ہے۔ الفاظ اس حدیث کے صراحۃً بتلاتے ہیں کہ یہ آنحضرت ﷺ ہی کے الفاظ نہیں۔ چنانچہ مکمل حدیث یوں ہے:

عن حنظلة الاسلمی قال سمعت ابا هریرہ یحدث عن النبی ﷺ قال و الذی نفسی بیدہ لیهلن ابن مریم بفج الروحاء حاجا او معتمرا او یثنیهما۔

جس کے اس جگہ مناسب عبارت یہ معنی ہیں کہ حنظلہ اسلمی بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوہریرہؓ کو آنحضرت ﷺ سے باتیں بیان کرتے سنا۔ ابوہریرہ نے کہا کہ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مسیح ضرور فج الروحاء سے احرام حج یا عمرہ یا قران باندھیں گے۔ گویا حضرت ابوہریرہؓ نے یہ کلمات مندرجہ آنحضرت ﷺ سے نقل نہیں کئے بلکہ دیگر بیانات سے استنباط کر کے انہوں نے اپنی طرف سے بطور قیاس بیان کئے ہیں۔ پس جب یہ الفاظ حضرت ابوہریرہؓ کے اپنے الفاظ ہیں تو امرتسری کی بنیاد ہی سرے سے اکھڑ جاتی ہے۔ (ریویو آف ریلیجنز ستمبر ۱۹۲۴ء ص ۲۰)

اقول: ۱:

حنظلة الاسلمی قال سمعت ابا هریرة عن النبی و قال و الذی نفسی بیدہ لیهلن ابن مریم بفج الروحا حاجا او معتمرا او لیثنیهما

(صحیح مسلم اول ص ۴۰۸) حضرت حنظلہ اسلمی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہؓ سے سنا کہ وہ حضرت نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے تھے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضرورت حضرت ابن مریم روحاء کے راستے سے احرام حج یا عمرہ یا قران باندھیں گے

قادیانی مولوی فاضل کی لیاقت علمی ملاحظہ ہو، لکھتا ہے

یہ آنحضرت ﷺ ہی کے الفاظ نہیں۔

پھر لکھتا ہے: ابو ہریرہ نے کہا کہ مجھے اس ذات کی قسم ہے۔

گویا حضرت ابو ہریرہ نے یہ کلمات مندرجہ آنحضرت ﷺ سے نقل نہیں کئے۔ یہ الفاظ ابو ہریرہؓ کے اپنے ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ الفاظ و الذی نفسی بیدہ لیھلن ابن مر یم حضرت ابو ہریرہؓ کے اپنے الفاظ نہیں بلکہ آنحضرت ﷺ کے الفاظ ہیں (دیکھو صحیح بخاری جلد اول ص ۴۹۰ پر لکھا ہے)

ان سعید بن مسیب سمع ابا ھر یرہ قا ل قا ل رسو ل اللہ و ولذی نفسی بیدہ لیو شکن ان ینز ل فیکم ابن مر یم .. الحدیث ۔تحقیق سعید تابعی نے حضرت ابو ہریرہ صحابی سے سنا کہ اس نے کہا کہ حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا مجھے اس اللہ کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ ضرور تم میں حضرت ابن مریم نازل ہوں گے۔

اس حدیث نبوی کے الفاظ ہیں

و الذی نفسی بیدہ لیو شکن ان ینزل فیکم ابن مر یم ۔

مسلم شریف جلد ا صفحہ ۴۰۸ پر الفاظ ہیں

و الذی نفسی بیدہ لیھلن ابن مر یم ۔

پس یہ الفاظ حدیث نبوی کے ہیں۔

اب رہا کہ ابن مریم سے کیا مراد ہے تو سورہ المومنون آیت ۵۰

و جعلنا ابن مر یم و امه آ یة و آ و ینا ھما الی ر بوۃ ذا ت قرار و معین

اور کیا ہم نے حضرت ابن مریم کو اور اس کی ماں کو نشانی اور ان دونوں کو پناہ دی تھی ایک اونچی جگہ پر جو جائے قرار تھی اور جہاں پانی جاری تھا۔

اور سورہ زخرف آیت ۵۷ و لما ضر ب ابن مر یم مثلا ۔

اور جب حضرت ابن مریم مثال کے طور پر بیان کیا گیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صاف ظاہر کرتی ہے کہ ابن مریم سے مراد حضرت عیسی بن مریم ہیں کسی صحیح حدیث نبوی یا اقوال صحابہ و تابعین میں یہ نہیں آیا ہے کہ ایک مثیل مسیح پیدا ہوگا۔

۲۔کسی نے کہا کہ دروغ گو را حافظہ نباشد، مولوی اللہ دتا جالندھری مرزائی مولوی فاضل نے رسالہ ریویو بابت ماہ ستمبر ۱۹۲۴ء ص ۲۰ پر صحیح مسلم کی اس روایت کے حدیث نبوی ہونے سے انکار کیا ہے اور اخبار الفضل مورخہ ۱۹ مارچ ۱۹۲۹ء ص ۷ میں اس روایت کو حدیث نبوی قرار دیتے ہیں ایک اور عجیب بات سنئے رسالہ ریویو آف ریلی جنز بابت ستمبر ۱۹۲۴ء ص ۲۰ پر حدیث نبوی کے الفاظ بفج الرو حاء کا ترجمہ فج الروحا سے، کیا ہے۔اور اخبار الفضل مورخہ ۱۹ مارچ ۱۹۲۹ء ص ۷ کالم ۲ پر لکھا ہے:

نیز عربی زبان کے لحاظ سے لیھلن بفج الرو حاء کا ترجمہ فج الروحاء سے، غلط ہے بلکہ فج الروحا میں، چاہیے۔

۳. عن حنظلة الا سلمی انی سمع ابا ھریرہ یقول قال رسول اللہ ﷺ و الذی نفسی بیدہ لیھلن ابن مریم من فج الرو حا بالحج او العمرۃ او لیثنیھما (مسند احمد چھاپہ مصری ج ۲ ص ۲۷۲)

حضرت حنظلہ تابعی سے روایت ہے کہ اس نے سنا حضرت ابو ہریرہ صحابی سے کہ وہ کہتے تھے کہ حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا مجھے اسچا اللہ کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ ضرور حضرت ابن مریم روحا کے راستے احرام حج یا عمرہ یا قران باندھیں گے

۴۔ عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ ﷺ قال لیھلن عیسی بن مریم بفج الروحاء بالحج او العمرۃ او لیثنیھما جمیعا

(مسند احمد جلد ۲ ص ۵۱۳ . نیز دیکھو مسند احمد ج ۲ ص ۵۴۰)

ان دونوں حدیثوں میں الفاظ ہیں: قال ... ان رسول اللہ قال

پس قادیانی مولوی فاضل کی تحریر سراسر غلط ثابت ہوئی

قادیانی: اگر بالفرض یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی علامت قرار بھی دی جائے تو اسی مسلم اور بخاری کی دوسری

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

حدیث کو ساتھ ملانے سے نہ صرف مسیح ہی ہی کی علامت حج کرنا بتائی گئی ہے بلکہ دجال ملعون کے لئے بھی ایسا ہی حج طواف ثابت ہوتا ہے۔ (ریویو آف ریلی جنز ستمبر ۱۹۲۴ ص ۲۲)

مسلمان: حدیث نبوی کے الفاظ یہ ہیں: و انی ا للیل عند الکعبۃ فی المنام ۔ اور مجھ کو خواب میں ایک رات معلوم ہوا کہ میں کعبے کے پاس ہوں۔ صحیح بخاری ج ا ص ۴۸۹

اور دوسری حدیث کے الفاظ ہیں:

قا ل بینما انا نا ئم ثم اطو ف بالکعبۃ۔ فرمایا میں خواب میں کعبے کا طواف کرتا تھا

ان دونوں حدیثوں میں حضور پر نور ﷺ نے اپنا خواب مبارک بیان کیا ہے اس واسطے شارحین حدیث نے اس حدیث کی تعبیر و تاویل کی ہے مگر (صحیح مسلم ج ا ص ۴۰۸ ۔ مسند احمد ج ۲ ص ۲۴۰، مستدرک حاکم ج ۲ ص ۵۹۵ پر) جو حدیثیں حضرت مسیح ابن مریم کے حج کے بارے میں آئی ہیں ان میں حضور ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا۔

مرزائیوں کی طرف سے جواب ناصواب اور اس کی تردید

مرزائی: آپ ثابت کریں کہ آپ (مرزا قادیانی) کو فارغ البالی اور مرفع الحالی حاصل تھی جو حج کے لئے ضروری ہے۔ (ریویو آف ریلی جنز بابت فروری ۱۹۲۳ء ص ۲۸)

مسلمان: مرزا غلام احمد قادیانی کو دعوی کے بعد ہزاروں لاکھوں روپیوں کی آمدنی ہوئی تھی، سنیئے اور غور سے سنیئے

ا۔ اور مالی فتوحات اب تک دو لاکھ روپے سے بھی زیادہ۔ (نزول المسیح ۔ص ۳۴)

۲۔ ہزار ہا کوس سے لوگ آتے ہیں اور ہزار ہا روپیہ سے مدد کرتے ہیں۔ (اربعین نمبر ۲۔ ص ۴)

۳۔ مجھے اپنی حالت پر خیال کر کے اس قدر بھی امید نہ تھی کہ دس روپیہ ماہوار بھی آئیں گے مگر خدا تعالی جو غریبوں کو خاک میں سے اٹھاتا ہے اور متکبروں کو خاک میں ملاتا ہے اس نے ایسی میری دست گیری کی کہ میں یقیناً کہہ سکتا ہوں کہ اب تک تین لاکھ کے قریب روپیہ آچکا ہے۔ (حقیقۃ الوحی ۔ص ۲۱۱)۔

۴۔ اگرچہ منی آرڈروں کے ذریعہ ہزار ہا روپے آچکے ہیں مگر اس سے زیادہ وہ ہیں جو خود مخلص لوگوں نے آ کر دیئے اور جو خطوط کے اندر آئے نوٹ آئے اور بعض مخلصوں نے نوٹ یا سونا اس طرح بھیجا جو اپنا نام بھی ظاہر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں کیا اور مجھے اب تک معلوم نہیں کہ ان کے نام کیا یا ہیں۔ (حقیقۃ الوحی ص ۲۱۱ حاشیہ)

۵۔ اور اس وقت سے آج تک دو لاکھ سے زیادہ روپیہ آیا اور اس قدر ہر ایک طرف سے تحائف آئے کہ اگر وہ سب جمع کیے جاتے تو کئی کوٹھے ان سے بھر جاتے۔ (حقیقت الوحی۔ص ۲۴۲)

۶۔ اور کئی لاکھ روپیہ آیا۔ (حقیقۃ الوحی۔ص ۲۴۲۔خزائن جلد ۲۲ ص ۳۵۵)

مرزائی: سنئے آپ (مرزا) کو دنیا سے فارغ البالی تھی لیکن دین کے معاملہ میں آپ فارغ البال نہ تھے آپ نے دین کی خدمت کے لئے رات اور دن ایک کر دیا تھا۔ (ریویو آف ریلی جنز۔فروری ۱۹۲۳ء ص ۲۹)

مسلمان: دین کی خدمت کرنا حج کرنے کے منافی نہیں ہے۔ دین کی خدمت کرنے والا، تقریریں کرنے والا، مخالفوں کے مقابل کتابیں لکھنے والا شخص بھی کر سکتا ہے۔ دیکھئے حنفی علماء میں سے جناب مولانا مولوی محمد اشرف علی صاحب چشتی تھانوی اور مولانا مولوی احمد علی صاحب قادری لاہوری جناب مولانا مولوی احمد رضا خان قادری بریلوی اور اہل حدیث میں سے جناب قاضی محمد سلیمان اور جناب مولوی مولوی ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری (جنھوں نے ستر کے قریب کتابیں عیسائیوں آریوں مرزائیوں نیچریوں اور چکڑالوں کی تردید میں لکھی ہیں) نے دین کی خدمت تحریروں اور تقریروں سے کی ہے اور حج بیت اللہ کا بھی ادا کیا ہے؛ دیکھئے آپ کے مدمقابل مولوی ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مدیر اخبار اہل حدیث امرتسر (جنھوں نے بیسیوں کتابیں عیسائیوں آریوں چکڑالویوں مرزائیوں نیچریوں کی تردید میں لکھی ہیں) دین کی خدمت تحریروں اور تقریروں سے کی ہے اور بیت اللہ کا حج بھی کیا ہے

(باقی دارد)

مرزائی: مخفی نہ رہے کہ آپ (مرزا) کے نزول کی غرض جو قرآن مجید و احادیث میں بتائی گئی ہے صلیبی مذہب کا دلائل سے پاش پاش کرنا اور دین اسلام کا ادیان باطلہ پر غالب کر کے دکھانا ہے اس لئے آپ پر لازم ہی یہی تھا کہ آپ اس اہم کام کی طرف پہلے متوجہ ہوتے (ریویو آف ریلی جنز فروری ۱۹۲۴ء ص ۲۹)

مسلمان: قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے پتہ لگتا ہے کہ حضرت محمد ﷺ نے صلیبی مذہب کو دلائل سے پاش پاش کیا ہے اور یہود و مشرکین عرب کے عقائد کی خوب تردید کی ہے اور بیت اللہ شریف کا حج بھی کیا ہے مرزا قادیانی کو حج نصیب نہ ہوا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزائی: قرآن مجید واحادیث صحیحہ سے حضرت مرزا قادیانی کا مسیح موعود اور ابن مریم ہونا اظہر من الشمس ہے اور دوسری طرف سے حدیث سے ثابت ہیوتا ہے کہ آپ مسیح موعود نہیں ہیں کیونکہ آپ نے حج نہیں کیا تو یہ حدیث بوجہ معارض ہونے قرآن مجید مجید اور احادیث صحیحہ کے ساقط عن الاعتبار ہے اس لئے قابل قبول نہیں ہوسکتی کیونکہ جو حدیث قرآن مجید کے مخالف ومعارض ہو اس کے متعلق آنحضرتﷺ کا فیصلہ ہے کہ اس کو رد کرو۔

(ریویو آف ریلی جنز فروری ۱۹۲۲ء ص۲)

مسلمان: مرزا غلام احمد قادیانی کا دعوی تھا کہ، میں مسیح موعود ہوں (نزول المسیح ص ۹۴۸) اس کی تشریح مرزا قادیانی نے یوں کی ہے کہ:

مجھے مسیح ابن مریم ہونے کا دعویٰ نہیں اور نہ میں تناسخ کا قائل ہوں بلکہ مجھے مثیل مسیح ہونے کا دعوی ہے (اشتہار ۲۔ اکتوبر ۱۸۹۱ء تبلیغ رسالت ج۲ ص ۲۱ مجموعہ اشتہارات۔ ج ا ص ۲۳۰، عسل مصفی ج ۲ ص ۵۲۸)

اس کے علاوہ مرزا قادیانی نے یہ بھی لکھا ہے:

اس مسیح کو ابن مریم سے ہر ایک پہلو سے تشبیہ دی گئی ہے۔ (کشتی نوح ص ۴۹)۔

میں کہتا ہوں کہ قرآن مجید کی کسی آیت قطعیۃ الدلالۃ نص صریح اور کسی حدیث صحیح مرفوع متصل میں کسی مثیل مسیح کے آنے کی کوئی خبر نہیں ہے۔ مثیل مسیح کے الفاظ کسی صحیح حدیث مرفوع یا موقوف میں نہیں آئے آنحضرتﷺ نے کبھی یہ نہیں فرمایا کہ ایک مثیل مسیح اس امت میں سے آئے گا البتہ قرآن مجید اور احادیث صحیحہ نبویہ میں الفاظ عیسی، مسیح ابن مریم، عیسی بن مریم، مسیح ابن مریم، اس نبی ورسول کے لئے آئے ہیں جن کی والدہ ماجدہ حضرت مریم صدیقہ تھیں۔ جو بن باپ پیدا ہوئے تھے جن پر انجیل اتری تھی صحاح ستہ مسند احمد کنز العمال اور مشکوۃ وغیرہ کتب احادیث میں تیس یا اس سے زیادہ حدیثوں میں مسیح موعود کے آنے کی خبر دی گئی ہے مگر الفاظ مسیح ابن مریم، عیسی بن مریم، ابن مریم، مسیح، عیسی، روح اللہ عیسی آئے ہیں۔ اور یہ الفاظ یأتی مثیل المسیح منکم ، آنحضرتﷺ نے نہیں فرمائے۔ جب بنیاد ہی پکی نہیں تو عمارت کب کھڑی ہوسکتی ہے۔ اگر حضرت مسیح وفات یافتہ ہوتے تو آنحضرتﷺ ان کے آنے کی خبر نہ دیتے اور مرزا قادیانی مثیل مسیح نہیں ہیں۔ اور آپ کو ان کے ساتھ ہر ایک پہلو سے تشبیہ بھی نہیں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزائی : یہ حدیث صحیح مسلم کتاب الحج میں مذکور ہے تمام الفاظ یہ ہیں:

و الذی نفسی بیدہ لیھلم ابن مر یم بفج الرو حا حا جا او معتمرا او لیثنیھما ۔ ان الفاظ میں کہیں مذکور نہیں کہ، بعد نزول یہ واقعہ ہوگا یا آمد ثانی میں وہ حج کریں گے۔ (الفضل ۱۹ مارچ ۱۹۲۹ء ص ۷)

مسلمان: اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے:کلا می یفسر بعضہ بعضا کہ میرے کلام کے بعض حصے دوسرے بعض کی تفسیر کرتے ہیں۔(الفضل ۱۹ مارچ ۱۹۲۹ء ص ۷)

سو ذرا غور سے سنئے کہ:

عن حنظلة عن ابی ھر یرة قا ل قا ل رسو ل اللہ ﷺ ینزل عیسی بن مر یم فیقتل الخنز یر ویمحوا الصلیب و تجمع لہ الصلوة و یعطی المال حتی لا یقبل و یجع الخرا ج و ینزل الرو حا ء فیحج منھا او یعتمر و یجمعھما قا ل و تلا ابو ھر یرة ان من اھل الکتا ب ا لا لیو منن بہ قبل مو تہ فز عم حنظلة ان ابا ھر یرة قا ل یؤمن قبل مو ت عیسی فلا ادری ھذا کلہ حدیث النبی و او شیء قا لہ ابو ھر یرة۔ (مسند احمد ج ۲ ص ۲۹۰)

اس حدیث نبوی سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم بعد نزول حج کریں گے

مرزائی:حضرت ابو ہریرہؓ اس کے راوی ہیں اور الفاظ حا جا او معتمرا او لیثنیھما میں، یا یا کے تکرار سے اس کی محفوظیت ظاہر ہے۔(الفضل ایضاص ۷ کالم ۱)

مسلمان: ذرا اپنے گھر کی بھی خبر لیجئے کتاب ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۹۷ خزائن ج ۲۱ میں ہے:

اور تیس برس کی مدت گذر گئی کہ خدا نے مجھے صریح لفظوں میں اطلاع دی تھی کہ تیری عمر اسّی برس کی ہوگی اور یا یہ کہ پانچ چھ سال زیادہ یا پانچ چھ سال کم۔

مرزائی : حدیث نبوی کا ہرگز یہ منشا نہیں کہ مسیح موعود فج الروحا سے احرام باندھیں گے اور یہ بات بعد نزول من السماء ہوگی۔ اگر یہ مطلب ہوتا تو اس حدیث میں کوئی لفظ تو ایسا ہوتا جو آمد ثانی یا بعد نزول پر صراحتاً یا اشارۃ دلالت کرتا نیز عربی زبان کے لحاظ سے لیھلن بفج الرو حا کا ترجمہ فج الروحا سے غلط ہے بلکہ فج الروحا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں، ہو ناچاہیے۔اگر حضرت ﷺ کا منشاء مبارک یہ ہوتا کہ فج الروحا سے تلبیہ شروع کریں گے یا کرتے ہیں تو من فج الرو حا فرماتے ۔(الفضل ۱۹ مارچ ۱۹۲۹ء ص ۷ کالم نمبر ۲)

مسلمان :الف: امام نووی نے لکھا ہے: و ھذا یکو ن بعد نزو ل عیسی من السماء فی آ خر الز ما ن (شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۴۰۸)

ب ۔احمد بن حنبل نے ابو ہریرہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ابن مریم اترے گا اور خنزیر کو قتل کرے گا اور صلیب کو محو کرے گا اور نماز اس کیلئے جمع کی جائے گی اور مال دیگا لیکن قبول کوئی نہیں کرے گا اور خراج اٹھادے گا اور روحا میں اترے گا اور وہاں سے حج یا عمرہ کرے گا یا دونوں کو جمع کرے گا

(مرزائیوں کی مشہور کتاب عسل مصفی حصہ اول ص ۲۰۶ پر بحوالہ تفسیر روح المعانی ج ۳ ص ۲۱۳، کنز العمال ج ۷ ص ۲۲۸)

پس ثابت ہوا کہ حضرت عیسی بن مریم نزول فرمانے کے بعد حج کریں گے

ج۔دوسرے اعتراض کا جواب یہ ہے کہ حدیث نبوی میں من فج الرو حا ء بھی آیا ہے جیسا کہ (مسند احمد ج ۲ ص ۲۷۲) پر ہے

عن حنظلۃ ا لا سلمی انہ سمع ابا ھر یرۃ یقول قا ل رسو ل اللہ ﷺ و الذی نفسی بیدہ لیھلن ابن مر یم من فج الرو حا ء بالحج او العمرۃ او لیثنیھما

مرزائی: حضرت خلیفۃ المسیح اول (نوردین) اس کی تطبیق یوں فرماتے تھے کہ اس حدیث میں مضارع بمعنی ماضی استعمال ہوا ہے جیسا کہ عربی زبان میں استعمال ہوتا ہے اور اس سے مراد آنحضرت ﷺ کا وہ کشف ہے جس میں آپ نے حضرت موسی اور حضرت یونس کو حج کرتے ہوئے دیکھا ہے ویسے ہی ان میں حضرت عیسی بھی آپ نے احرام باندھے ہوئے دیکھا ہے (رسالہ ریویو بابت اپریل ۱۹۲۴ء۔ریویو بابت ماہ فروری ۱۹۲۳ء ص ۳۴، الفضل ۱۹ مارچ ۱۹۲۹ء ص ۷)

مسلمان: بے شک (مشکوۃ ص ۵۰۸ باب بدء الخلق وذکر الانبیاء فصل اول میں) حضرت ابن عباس سے بحوالہ صحیح مسلم ایک روایت آئی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے وادی ارزق میں حضرت موسی کو اور وادی ہرشئے میں حضرت یونس کو لبیک کہتے ہوئے دیکھا ہے مگر یہ آپ نے کشفی حالت میں دیکھا جیسا کہ الفاظ قال کأنی انظر الی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

موسی (گویا میں دیکھتا ہوں حضرت موسی کی طرف) اور الفاظ قال کأ نی انظر الی یو نس (فرمایا گویا میں دیکھتا ہوں حضرت یونس کی طرف) اس پر دال ہیں۔ مگر (صحیح مسلم جلد اول۔ ص ۴۰۸، مسند احمد ج ۲ ص ۲۷۲، ۲۹۰، ۵۱۳، ۵۴۰، مستدرک حاکم ج ۲ ص ۵۹۵ کنز العمال۔ ج ۱۴ ص ۶۱۹ حدیث نمبر ۳۹۷۲۶) کسی جگہ یہ الفاظ نہیں ہیں۔ قال کأ نی انظر الی عیسی ۔ پس حضرت موسی کلیم اللہ اور حضرت یونس نبی اللہ کا واقعہ پیش کرنا صحیح جواب نہیں ہے۔

قادیانی: آنحضرت ﷺ نے جس طرح وادی رزقا سے گذرتے ہوئے حضرت موسی کو حج کے لئے جاتے دیکھا ثنیہ ہرشے میں حضرت یونس کو لبیک کہتے سنا ایسا ہی حضور نے فج الروحا سے گذرتے ہوئے حضرت مسیح کو لبیک کہتے سنا اور ذکر فرمایا جسے راوی نے مسلم شریف کے مندرجہ بالا الفاظ میں ذکر کیا ہے۔ اس صورت میں حدیث مذکور کے صحیح لفظی معنی بغیر کسی تاویل کے یہ ہوں گے کہ بخدا ابن مریم فج الروحا میں حج یا عمرہ یا ہر دو کے لئے لبیک لبیک کہتے ہیں۔ (الفضل ۱۹ مارچ ۱۹۲۹ء ص ۷)

مسلمان: آنحضرت ﷺ نے فرمایا کلا می یفسر بعضه بعضا کہ میرے کلام کے بعض حصے دوسرے بعض کی تفسیر کرتے ہیں (الفضل ۱۹ مارچ ۱۹۲۹ء ص ۷) مسند احمد اور مستدرک حاکم میں جو روایتیں آنحضرت ﷺ سے اس بارے میں آئی ہیں وہ ثابت کرتی ہیں کہ قادیانی مولوی کا ترجمہ صحیح نہیں ہے۔ حضرت عیسی ابن مریم نزول مسیح کے بعد حج کریں گے (کنز العمال ج ۱۴ ص ۶۱۹ حدیث ۳۹۷۲۶ منتخب کنز العمال ج ۶ ص ۵۶۔ حجج الکرا مۃ ص ۴۲۳) حدیث نبوی ہے کہ حضرت عیسی ابن مریم آسمان سے اتریں گے لطف کی بات یہ ہے کہ خود مرزا قادیانی نے (اپنی کتاب حمامۃ البشری ص ۸۸۔ ۸۹ خزائن ج ۷ ص ۳۱۲ پر) یہ حدیث نقل کی ہے مگر الفاظ: من السماء نقل نہیں کئے ہیں اس جگہ مرزا قادیانی نے امانت سے کام نہیں لیا ہے اور قرآن مجید میں اللہ نے فرمایا ہے؛ و ما کان لنبی ان یغل یعنی کسی نبی کے لئے یہ جائز نہیں کہ خیانت کرے۔ اس معیار کی رو سے مرزا قادیانی اپنے دعووں میں جھوٹے ثابت ہوتے ہیں۔

مرزائی: فج کے معنی راستہ کے ہیں اور روحاء سے مراد راحت والا یعنی آرام کا راستہ مراد اسلام ہے یعنی مسیح موعود اسلام کے راستہ میں کمر باندھے گا۔ عمرہ اور حج میں آپ نے تردد ظاہر کیا ہے۔ یعنی آیا مسیح کے ذریعہ جلالی تکمیل ہوگی یا جمالی یا دونوں جمع کرے گا۔ جمالی اور جلالی دونوں رنگ میں آئے گا۔ اول یہ ایک آنحضرت ﷺ کا کشف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے جو تعبیر طلب ہے ...پس آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ جب مسیح ابن مریم آئے گا تو اس پر خدا تعالیٰ کی طرف سے فیوض وانوار نازل ہوں گے اور اسے علم لدنی عطا کیا جائے گا اور اسرار شریعت اس پر کھولے جائیں گے جس کی وجہ سے کوئی مخالف آپ پر غالب نہیں آسکے گا اور آپ کے ذریعہ سے دین اسلام کا ادیان باطلہ پر غلبہ ظاہر ہوگا اور آپ کو دو بیماریاں ہوں گی جیسا کہ حدیث میں ان بیماریوں کو دو زرد چادروں سے تعبیر کیا گیا ہے (ریویو بابت ماہ فروری ۱۹۲۳ء ص ۳۵۔۳۶۔ج ۲۲ شمارہ ۲)

مسلمان: مرزا مولوی کے الفاظ ہیں: جمالی اور جلالی دونوں رنگت میں آئے گا۔مگر مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

اب اسم محمد کی تجلی ظاہر کرنے کا وقت نہیں۔یعنی اب جلالی رنگ کی کوئی خدمت باقی نہیں کیونکہ مناسب حد تک وہ جلال ظاہر ہو چکا ہے سورج کی کرنوں کی اب برداشت نہیں اب چاند کی ٹھنڈی روشنی کی ضرورت ہے اور وہ احمد کے رنگ میں ہو کر میں ہوں ....اور کوئی شخص زمین پر ایسا نہ رہا کہ مذہب اسلام کے لئے اسلام پر جبر کرے اس لئے خدا نے جلالی رنگ کو منسوخ کر کے اسم احمد کا نمونہ ظاہر کرنا چاہا یعنی جمالی رنگ دکھلانا چاہا سو اس نے قدیم وعدہ کے موافق اپنے مسیح موعود کو پیدا کیا جو عیسیٰ کا اوتار اور احمدی رنگ میں ہو کر جمالی اخلاق کو ظاہر کرنے والا ہے۔(اربعین نمبر ۴ ص ۱۷ خزائن ج ۱۷ ص ۴۴۵۔۴۴۶)

۲۔صحیح مسلم اور مسند احمد میں ...حدیث نبوی میں الفاظ و الذی نفسی بیدہ آئے ہیں اور مرزا قادیانی حدیث نبوی و اقسم باللہ ما علی الارض من نفس منفوسۃ یأتی علیھا مأۃ سنۃ و ھی حیۃ یومئذ ۔پر بحث کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں؛ اور قسم صاف بتاتی ہے کہ یہ خبر ظاہری معنوں پر محمول ہے نہ اس میں کوئی تاویل ہے اور نہ استثناء ہے ورنہ قسم میں کون سا فائدہ ہے ۔(حمامۃ البشری مترجم ص ۴۳ حاشیہ خزائن ج ۷ ص ۱۹۲)

میں کہتا ہوں کہ صحیح مسلم شریف اور مسند احمد شریف کی روایتوں میں قسم صاف بتاتی ہے کہ یہ خبریں ظاہری معنوں پر محمول ہیں نہ اس میں کوئی تاویل ہے اور نہ استثناء ہے۔

(منقول از احتساب قادیانیت ج ۳ ص ۳۸۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۔مباحثہ مرزائیاں

لاہور سے مشرق میں مغل پورہ کے قریب ایک مقام گجن ہے اس میں ۱۷ جولائی کو مرزائیوں سے اہل حدیث کا مناظرہ ہوا۔ وفات مسیح۔ختم نبوت۔صداقت مرزا کے مضامین تھے۔مضامین ثلاثہ میں مولوی احمد دین، مولوی نور الٰہی گھر جاکھی اور مولوی عبدالرحیم مبلغ کانفرنس اہل حدیث نے مناظرہ کیا۔صدارت مولانا ابراہیم میر کی تھی۔ مولانا ثناء اللہ بھی موجود تھے

(اہل حدیث ۲۲ جولائی ۱۹۳۲ء ص ۱۶)

مرزا صاحب قادیانی کا مبلغ علم

بضمن نکاح محترمہ محمدی بیگم

حضرت مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی رح لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب نے حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۲۳ میں کہا ہے کہ :

نکاح فسخ ہوگیا تاخیر میں پڑ گیا۔

فسخ، بوقت تکلم، وجود نکاح چاہتا ہے۔اور تاخیر (بوقت تکلم)، اس کے عدم کو۔اور ایک ہی امر میں وجود و عدم کا تصور ہماری سمجھ سے بالا ہے۔اگر نکاح فسخ ہوگیا تو تاخیر کا وعدہ باطل و غیر متصور ہے۔اور اگر تاخیر میں پڑ جانا صحیح ہے تو فسخ کیا ہوا؟ کیونکہ فسخ عدم بعد وجود کے مرتبے میں اور تاخیر وجود بعد عدم کو چاہتی ہے۔

اس سے صاف ظاہر ہے مدعی ہمہ دانی جناب مرزا غلام احمد قادیانی علم منطق سے کورے تھے۔عوام کی تفہیم کے لئے اس کی توضیح یوں ہے کہ فسخ نکاح سے یہ مراد ہے کہ وہ منعقد ہو جانے کے بعد کسی سبب سے ٹوٹ جائے۔تو جب حقیقت واقعہ یوں ہی ہے ابھی محترمہ محمدی بیگم جناب مرزا قادیانی کے نکاح میں نہیں آئیں تو فسخ کیا ہوا؟

اور تاخیر کے معنی یہ ہیں کہ وہ تاریخ جو نکاح کے لئے مقرر تھی وہ بڑھا دی گئی جس سے صاف ظاہر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ ابھی نکاح نہیں ہوا۔

ایک ہی امر کے متعلق یہ کہنا کہ کہ وہ ہوکر قائم نہ رہا، اور یہ بھی کہنا کہ وہ آئندہ کو ہوگا، کس طرح صحیح ہے؟

اس کے جواب میں اگر یہ کہا جائے کہ فسخ کی خبر اس نکاح کے متعلق ہے جو حسب تحریر مرزا قادیانی، آسمان پر پڑھا تھا۔ اور تاخیر کا وعدہ اس نکاح کی بابت ہے جو دنیا پر پڑھا جانے والا تھا۔، تو گزارش ہے کہ جو نکاح آسمان پر پڑھا گیا تھا وہی تو عالم دنیا میں ظہور پذیر ہوا تھا۔ جب وہ فسخ ہوگیا تو اس کی نسبت تاخیر کی توقع دلانے کے کیا معنی؟ اور اگر ابھی تاخیر کا وعدہ درست تھا تو وہ فسخ کیسے ہوگیا کیونکہ وہ اسی صورت میں درست رہ سکتا ہے جب وہ عالم تقدیر میں ثابت رہے یہ وہ منطقہ ... ہے جو مرزا صاحب کو محترمہ محمدی بیگم کے نکاح کی خواہش اور انتظار و اضطراب کی طرح نہ اس کروٹ آرام لینے دے نہ اس کروٹ چین سے لیٹنے دے

اسباب فسخ نکاح۔ شریعت مطہرہ میں یہ ہیں۔

ا۔ شوہر ایسا نادار ہو کہ بیوی کے اخراجات واجبہ کے لئے کفاف نہ رکھتا ہو۔

۲۔ شوہر عنین ہو۔

سوم۔ ایسا ظالم ہو کہ زدوکوب عدم خبرگیری وغیرہ سے بیوی کی زندگی تنگ رکھتا ہو۔

۴۔ شوہر اسلام سے برگشتہ ہوجائے۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نادار نہیں تھے۔ سیالکوٹ والی نوکری کے بعد وہ خود کو رئیس قادیان لکھا کرتے تھے۔ مرزا صاحب قادیانی کے ہاں ۱۸۸۶ء کے بعد بھی اولاد ہوتی رہی۔

کیا وہ ظالم تھے؟ خدا کہتا ہے لا ینال عهدی الظالمین۔ یعنی میرا عہد (نبوت) ظالموں کو نہیں ملتا۔

کیا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اسلام سے برگشتہ ہوگئے تھے؟

جو لوگ انہیں مسیح موعود وغیرہ کہتے ہیں، کیونکر اس بات کا اقرار کرسکتے ہیں۔ تو پھر فرمایئے کہ نکاح فسخ کیونکر ہوا؟

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۲۔ اگست ۱۹۳۲ء مطابق ۹ ربیع الثانی ۱۳۵۱ھ ص ۲۔۵ ملخصاً)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محبت نامہ بخدمت مولوی محمد علی لاہوری

معرفت انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور

(ایک مطبوعہ اشتہار)

جناب مولوی صاحب!

میں نے دسمبر گذشتہ کے مہینہ میں بموقع سالانہ جلسہ احمدیہ لاہور ایک مودت نامہ آپ کی خدمت میں بھیجا تھا ۔جس کا مضمون یہ تھا کہ میں اور آپ عمر کی آخری منزل میں ہیں، اسی طرح اور بھی ہمارے احباب سفر آخرت کے قریب ہیں۔ کیا اچھا ہو کہ مرزا صاحب قادیانی کے دعوی کے متعلق ہم ایک جا بیٹھ کر گفتگو کریں۔

اس گفتگو کا موضوع ہوگا۔مرزا صاحب کا آخری فیصلہ۔،

جس کا مختصر مضمون یہ تھا کہ ہم دونوں (مرزا قادیانی اور ثناء اللہ امرتسری) میں سے جو خدا کے نزدیک جھوٹا ہو، وہ سچے سے پہلے مر جائے گا۔

میں جہاں تک سمجھتا ہوں میں نے اپنا مافی الضمیر بتانے میں کمی نہ کی تھی مگر آپ کی اور آپ کی جماعت کی طرف سے میرے خلاف متعدد جواب نکلے جن کو دیکھ کر مجھے خیال ہوا کہ شاید آپ لوگوں کو میری غرض سمجھنے میں غلط فہمی ہوئی اس لئے آج مکرر دلی اخلاص سے آپ کو متوجہ کرتا ہوں۔

میں اس مودت نامہ کے ذریعہ کسی تحریری مباحثہ کا دروازہ کھولنا نہیں چاہتا تھا کیونکہ یہ تو عرصہ سے جاری ہے بلکہ میری دلی غرض یہ تھی کہ لاہور ایک علمی مرکز ہے اس میں ہر طرح کے تعلیم یافتہ، ہر طرح کے معزز چوٹی کے لوگ رہتے ہیں۔ممبران کونسل ممبران انجمن حمایت اسلام۔ممبران انجمن اہل حدیث۔ممبران انجمن احمدیہ قادیان، اور لاہور۔ججان ہائی کورٹ وغیرہ ممبران بلدیہ علماء کرام صوفیاء عظام پروفیسران۔ وغیرھم کو دعوتی کارڈ بھیجے جائیں مکان گفتگو حبیبہ ہال یا کوٹھی میاں عبدالعزیز صاحب بیرسٹر یا جو آپ تجویز کریں۔ گفتگو نہایت شریفانہ ہوگی آپ چونکہ ایک تبلیغی جماعت کے سردار ہیں آپ سے امید ہے کہ آپ اس مجلس کو بلحاظ تبلیغ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسا غنیمت سمجھیں گے۔ یہ تھی میری غرض۔

آپ نے اور آپ کی جماعت نے میری اس غرض کو یا تو سمجھا نہیں یا کسی خاص وجہ سے ٹھکرا دیا ہے۔ آپ لوگوں نے میری تردید کے دلائل چھاپنے شروع کر دیئے خواجہ کمال الدین صاحب نے ایک طویل رسالہ شائع کر دیا جس کا جواب ادھر سے رسالہ مرقع قادیانی میں دیا گیا۔

میں اس پر خاموش ہو رہتا لیکن ۱۷ جولائی کو ایک چورقہ اشتہار آپ کی انجمن کی طرف سے میری نظر سے گذرا جس میں وہی مناظرانہ طریق اختیار کیا گیا ہے جو میری غرض نہ تھی۔ آپ لوگوں کے سارے جوابات سے یہ بات بخوبی سمجھ میں آتی ہے کہ آپ اپنی تائید اور میری تردید میں قوی دلائل رکھتے ہیں۔ کیا اچھا ہو کہ وہی دلائل یکجا کر کے بالمشافہ بیان کریں جن سے دو فائدے ہوں گے:

۱۔ آپ کی طرف سے تبلیغ اور اتمام حجت ہو جائے گا۔

۲۔ اور ہماری طرف سے شکریہ۔ ممکن ہے ہدایت یاب بھی ہوں۔

امید ہے میری اس غرض کو ملحوظ رکھ کر جواب باصواب سے مسرور فرمائیں گے۔ آپ میری درخواست منظور فرمانے پر تیار ہیں یا نہیں۔

راقم: خادم دین اللہ ابو الوفاء ثناء اللہ امرتسری

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹۔ اگست ۱۹۳۲ء مطابق ۱۶ ربیع الثانی ۱۳۵۱ھ ص ۴)

دونوں میں سچا کون؟ نبی یا امتی

قادیان کے ماہوار رسالہ ریویو آف ریلی جنز اگست ۱۹۳۲ء میں ساری دنیا کے مسلمانوں کی تازہ مردم شماری ۶۹ کروڑ ۶۰ لاکھ ۷ ہزار ۶ سو ۳۳ بتائی ہے (ص ۱۳)۔

اور مرزا صاحب قادیانی (تقریباً تیس سال پہلے) حاشیہ تحفہ گولڑویہ۔ صفحہ ۶۷ پر لکھ چکے ہیں:

تحقیقات کی رو سے صحیح تعداد مسلمانوں کی نوّے کروڑ صحت کو پہنچی ہے۔

اب بتاؤ سچا کون ہے؟ اڈیٹر ریویو آف ریلی جنز یا مرزا قادیانی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶۔ اگست ۱۹۳۲ء مطابق ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۵۱ھ ص ۴)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

قادیان کا سہ صد انعام

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒ لکھتے ہیں:

ناظرین کو یاد ہوگا اخبار اہل حدیث امرتسر ۹۔ اکتوبر ۱۹۳۱ء سے یہ سلسلہ چلا ہے کہ قادیانی اخبار فاروق نے اعلان کیا تھا کہ مولوی ثناء اللہ، مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تحریرات سے آخری فیصلہ والے اشتہار کو پیش گوئی ثابت کردیں گے، تو ہم اس کو تین سو روپیہ انعام دیں گے۔

اس پر شرائط میں گفتگو ہوتی رہی۔ جس کی تفصیل وقتاً فوقتاً ناظرین کی نظر سے گذرتی رہی۔ زیادہ اختلاف تقرر منصف میں تھا۔

ہماری تجویز تھی کہ جناب میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان منصف ہوں۔ فریق ثانی اس سے پہلو بچاتا رہا اب اخیر میں اس نے ہمارے اس بیان پر بڑے زور سے لکھا ہے:

لعنة الله على الكا ذبين۔ میرے ایمان واعتقاد اور تجربہ کے ماتحت خلیفہ صاحب سے بڑھ کر اس وقت دنیا میں کون منصف ہوسکتا ہے؟ (اخبار فاروق قادیان ۷۔ اگست ۱۹۳۲ء ص ۶)

ہمیں کچھ ضرورت نہیں کہ ہم اس ضمنی گفتگو میں وقت ضائع کریں کیونکہ فریق ثانی مان گیا ہے کہ خلیفہ صاحب قادیان سے اچھا انصاف کرنے والا کوئی نہیں۔

جب وہ بھی خلیفہ صاحب کو بہترین منصف مانتے ہیں تو ہم معاہدہ کی عبارت لکھ دیتے ہیں۔ فریق ثانی بھی اس پر دستخط کرکے خلیفہ صاحب کی خدمت میں پیش کردیں، یا دستخط شدہ عبارت ہمیں بھیج دیں ہم مع اپنی مطبوعہ تحریر کے خلیفہ صاحب کے پاس بھیج دیں۔ وہ عبارت یہ ہے:

ہم میں سے ایک فریق (ابوالوفاء ثناء اللہ) کہتا ہے کہ مرزا صاحب نے آخری فیصلہ والے اعلان میں سچے جھوٹے کے مرنے کی پیش گوئی کی تھی۔ دوسرا فریق (....) کہتا ہے کہ حضرت مرزا کے کسی اشتہار میں مولوی ثناء اللہ یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیش گوئی لفظاً یا معناً یا مفہوماً دکھادے تو تین سو روپیہ انعام ہم سے لے

اس امر کے تصفیہ کے لئے ہم فریقین خلیفہ صاحب قادیان کو منصف مانتے ہیں خلیفہ صاحب مدعی کا بیان سن کر ....اس نزاع میں .....ناطق ہوگا۔کسی فریق کو...انکار کرنے یا اس پر اعتراض کرنے کا حق نہ ہوگا؛

العبد ابوالوفاء ثناء اللہ مدعی، العبد.... (زیر نظر اخبار کا کاغذ کرم خوردہ ہے۔بعض الفاظ موجود نہیں۔بہاء)۔نوٹ: غالباً اب ابتدائی مرحلہ کوئی نہیں رہا اس لئے یہ امید بے جا نہ ہوگی کہ فریق ثانی بھی فیصلہ کرانے پر متوجہ ہوں گے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ستمبر ۱۹۳۲ء مطابق ۳۰ ربیع الثانی ۱۳۵۱ھ ص ۴)

قادیانی اور لاہوری مرشد بھائیوں سے خطاب

جناب مولوی محمد مہرالدینؒ صاحب میاں ونڈ سے لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی، حضرت عیسی علیہ السلام کا صلیب پر چڑھ کر زخمی ہونا طب کی کتابوں سے ثابت کرتے ہیں کہ مرہم عیسی اسی واسطے بنایا گیا تھا۔اور حق تعالی جو فرماتا ہے کہ وما صلبوہ یعنی عیسی کو کسی نے سولی پر نہیں چڑھایا، اس کی کچھ پرواہ نہیں۔سبحان اللہ۔قرابادین سے قرآن شریف کو ردّ کرتے ہیں عیسائیوں کی کتابوں سے خود ہی نقل کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ سولی پر مر گئے اور ان کی لاش دفن کی گئی اور جو قصہ خود نے تراشا ہے اس میں بھی یہی ہے کہ سولی سے اتارنے کے بعد وہ گڑ بڑ میں بھاگ گئے۔ بہر حال ان مواقع میں کس نے ان پر رحم کھا کر مرہم لگایا؟ اور کس ہسپتال میں وہ زیر علاج رہے۔اور اگر خود ہی نے وہ نسخہ تجویز کیا تھا، تو وہ بھی کسی تاریخی کتاب سے لکھ دیتے۔مگر ایسا نہ کیا اور بغیر کسی ثبوت کے قرآن کریم کو ردّ کر رہے ہیں اور لکھتے ہیں:

قولہ۔فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمو ن ۔یعنی اگر تمہیں ان بعض امور کا علم نہ ہو جو تم میں پیدا ہوں، تو اہل کتاب کی طرف رجوع کرو اور ان کی کتاب کے واقعات پر نظر ڈالو تاکہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اصل حقیقت تم پر منکشف ہو جائے۔(ازالہ اوہام۔ص ۶۱۶)

اوران کتابوں کی توثیق اس طرح کی جاتی ہے:

ہمارے امام المحدثین اسماعیل صاحب اپنی صحیح بخاری میں بھی لکھتے ہیں کہ ان کتابوں میں کوئی لفظی تحریف نہیں۔ (ازالہ اوہام۔ص ۲۷۳)

یہ اس موقعہ میں لکھا جہاں ان کو انجیل سے استدلال کرنا تھا، اور جب یہ الزام دیا گیا کہ انجیلوں میں ہے کہ حضرت عیسی آسمان پر زندہ اٹھائے گئے تو وہی اہل الذکر جن سے واقعات سابقہ کا پوچھنا قرآن کی رو سے فرض ٹھہرایا تھا مردود الشہادۃ قرار دیئے گئے۔ چنانچہ مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

مسیح کا آسمان کی طرف اٹھائے جانا انجیل کی کسی عبارت سے ہرگز نہیں ثابت ہو سکتا اور جنہوں نے اپنی اٹکل سے بغیر رؤیت کے کچھ لکھا ہے ان کے بیانات میں علاوہ اس خرابی کے ان کا بیان چشم دید نہیں اس قدر تعارض ہے کہ ایک ذرہ ہم ان سے شہادت کے طور پر نہیں لے سکتے۔

(ازالہ اوہام۔ص ۴۷۷)

اور ضرورۃ الامام میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

ایسی غلطیاں حوارئین کی سرشت میں تھیں۔(ضرورۃ الامام، ص ۱۵)

اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

یہ انجیلیں مسیح کی انجیلیں نہیں اسی وجہ سے باہمی اختلاف ہے۔ (ضرورۃ الامام۔ص ۱۴)

لیجیئے وہی کتابیں جن کی نسبت تحریف کا لفظ ناگوار تھا اور قرآن سے ثابت کیا تھا کہ عیسائیوں سے پوچھا جائے کہ انجیلوں میں کیا لکھا ہے، انہی کی نسبت یک دم یہ کہا جاتا ہے کہ وہ مردود الشہادۃ اور غلط بیانوں کے خیالات ہیں۔ اس خودغرضی کی کوئی انتہاء بھی ہے جو جی چاہتا ہے قرآن کے معنی ٹھیرا لیتے ہیں۔

ان لوگوں کے استدلالات کا حال بعینہ ایسا ہے جیسے کسی مجلس میں ایک مولوی صاحب نے کوئی واقعہ بیان کیا، جو ظاہراً غیر مربوط سا تھا۔ اس بیان پر ایک شاعر صاحب نے ہنس کر یہ شعر پڑھا تھا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چہ خوش گفت است سعدی در زلیخا

الا یــــا ایھــــا الســـاقـــی ادر کـــاســـاً و نـــاولھـــا

مولوی صاحب نے بگڑ کر کہا، کیسا غلط پڑھتے ہو۔ اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ ایک مصرعہ چھوٹا ایک بڑا ہے اس پر شاعری کا دعوی ہے۔

شاعر نے کہا: حضرت مجھے تو ایسا ہی یاد ہے، صحیح آپ ارشاد فرمائیں۔

مولوی صاحب نے کہا، خیر ہم ہی صحیح بتائے دیتے ہیں:

چہ خوش گفت است سعدی در زلیخا

الا یــــا ایھــــا الســـاقـــی ادر کـــا

شاعر نے کہا: ادرکا، چہ معنے دارد

مولوی صاحب نے کہا، عربی پڑھیں تو معلوم ہوگا کہ ادر، امر کا صیغہ ہے، اور، ک خطاب کا۔ جو اشباع کی وجہ سے، ادرکا، پڑھا جاتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اے ساقی پیالہ کے دور کرانے میں کیا لگا ہے، اپنے کو پھیر اور ادھر متوجہ کر

شاعر نے کہا کہ دیوان حافظ میں تو اس مصرعہ میں یہ ہے ،اد ر کا سأ و نا و لھا

مولوی صاحب نے کہا۔ سبحان اللہ ترجمہ کا بھی آپ کو خوب سلیقہ ہے۔ کیا سعدی کے معنی حافظ اور زلیخا کے معنی دیوان ہیں جو دیوان حافظ کا حوالہ دیا جاتا ہے۔ شاعر تو یہ خبر دے رہا ہے کہ سعدی نے زلیخا میں یہ مصرعہ لکھا ہے، اور آپ کہتے ہیں کہ دیوان حافظ میں ایسا نہیں ہے، نہ ہوا کرے۔

شاعر نے کہا، کیا سعدی نے زلیخا بھی لکھی ہے۔

مولوی صاحب نے کہا کیا سعدی کو زلیخا لکھنا منع تھا۔

شاعر نے کہا اگر لکھی ہے تو وہ زلیخا کہاں ہے؟

مولوی صاحب نے کہا، کیا ساری دنیا کی کتابیں آپ کے شہر میں موجود ہیں یا آپ نے سب کا مطالعہ کر لیا ہے اور صرف وہی ایک باقی رہ گئی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شاعر نے کہا، حضرت آپ یہ خیال نہیں فرماتے کہ یہ شعر کس موقع پر پڑھا جاتا ہے۔ جب کوئی بے ربط بات کہی جائے تو مضحکہ کے طور پر پڑھتے ہیں جس سے .. یہ بات کہنا منظور ہوتا ہے کہ وہ بات ایسی ہے جیسا اس شعر کا مضمون۔

مولوی صاحب نے کہا یہ آپ کا خیال ہے مضحکہ.... جب کوئی دل چسپ بات سنتے ہیں تو ....اس کی داد دیتے ہیں کہ ادھر متوجہ ہو کر پھر فرمائیے۔ جناب اتنا تو خیال کر لیجئے کہ یہ شعر حد تواتر کو پہنچ گیا ہے ہزاروں ذی علم اس کو پڑھتے ہیں اور یہ خبر دیتے ہیں کہ یہ مصرعہ سعدی نے اپنی زلیخا میں لکھا ہے۔ کیا وہ سب جھوٹے ہیں؟ کیا ان میں کسی نے بھی سعدی کی زلیخا کو نہ دیکھا ہوگا۔ آپ کی عقل پر افسوس ہے۔

الغرض شاعر صاحب سے کچھ نہ بن پڑی اپنا سا منہ لے کر رہ گئے اور آخر یہی کہنا پڑا کہ شاید ایسا ہی ہوگا۔

کلام اس میں ہے کہ ساڑھے تیرہ سو برس سے جو بات بلا خلاف ہم تک پہنچی اور جس پر ہر مکان وزمان کے اہالیان اسلام اہل الرائے شہادت دیا کئے اور کسی کو اس میں کلام نہ تھا، مرزا صاحب قادیانی نے باتیں بنا کر جہلاء کو دام میں پھنسالیا۔ بعض متزلزل بھی ہو گئے رفتہ رفتہ ایک علیحدہ جماعت بھی قائم کر لی۔

باتباع مرزا صاحب ان کے امتی ہمہ تن متوجہ ہو کر اپنی پوری ذکاوتیں مسئلہ وفات مسیح میں صرف کر رہے ہیں جس سے جاہلوں کے اعتقاد ضرور متزلزل ہو گئے اور یہ کوئی نہیں سمجھتا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی جب اپنے لئے منصب عیسویت تجویز کر رہے ہیں اور اس کا مدار انہی خدشات پر ہے، تو ان کی غرض اس سے متعلق ہوئی۔ اور خود غرضی کی کاروائی عقلاً قابل التفات ہو سکتی ہے یا نہیں؟ پھر جب ان کا مقصود یعنی ان کی عیسویت کسی دلیل سے ثابت نہ ہو سکے تو حضرت عیسی کی موت وحیات میں گفتگو سے کیا فائدہ؟

ان کو ضرور تھا کہ اپنی عیسویت بدلائل ثابت کرتے اور جب وہ بدلائل ثابت ہو جاتی تو عیسی کی موت خود ہی ثابت ہو جاتی۔ کیونکہ مسیح موعود تو ایک ہی ہے اور یہ ممکن نہیں کہ ان کی موت ثابت ہونے سے مرزا صاحب قادیانی کی عیسویت ثابت ہو جائے۔ اس لئے کہ یہ ضرور نہیں کہ عیسی کے مرتے ہی مرزا صاحب قادیانی ہی عیسی بن جائیں۔ آخر مرزا صاحب بھی اس کے قائل نہیں کہ عیسی کی وفات ۱۳۰۰ھ میں ہوئی اور وہ ان کے جانشین ہوئے۔ اور یہ بات بھی کسی دلیل سے ثابت نہیں ہو سکتی کہ ایک عیسی کے مرنے کے بعد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسرے عیسے کے نکلنے کی اس قدر مدت مقرر ہے۔

الحاصل مرزا صاحب قادیانی مدعی عیسویت تھے اپنا دعوی مع شرائط ولوازم ثابت کرنا ان کے ذمہ تھا ہمیں کوئی ضرورت نہیں کہ اپنے دین میں طے شدہ اجماعی مسئلہ حیات مسیح کو از سر نو ثابت کریں۔ البتہ بحسب قواعد مناظرہ ہمارا حق اور کام یہ ہوگا کہ مدعی کے دلائل میں بحسب موقع وضرورت جرح کریں۔ فافہم

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ ستمبر ۱۹۳۲ء مطابق ۳۰ ربیع الثانی ۱۳۵۱ھ ص ۴۔۶)

امت مرزا میں ایک جدید نبی

(ہندو، سکھ، مسلمان، عیسائی انگریز اور اسٹاف اخبار زمین دار وغیرہ خبردار)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب نے چونکہ نبوت کا دروازہ کھولا ہوا ہے پہلا فیض اس کا ان کی امت کو ملنا چاہیے تھا۔ اسی لئے قادیان سے ایک دفعہ یہ آواز نکلی تھی کہ:

حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے خادموں میں انبیاء عظام پیدا ہوں گے (الفضل قادیان)

اس آواز کی صداقت یوں ہے کہ ایک نبی تو خود قادیان میں پیدا ہوا جس کا نام احمد نور رسول اللہ کابلی، ہے دوسرا رسول عبداللطیف گناچور ضلع جالندھر پنجاب میں ہوا۔ تیسرا مولوی عبداللہ تیما پور ریاست حیدر آباد دکن میں ہوا۔ اب چوتھا رسول جدید پنجاب کے ضلع راولپنڈی میں بمقام چنگاں بنگیال تحصیل گوجر خان ظاہر ہوا۔ یہ آخری نمبر چہارم رسول پروپیگنڈہ کرنے میں مرزا صاحب کے نقش قدم پر خوب چل رہے ہیں یعنی مہینے میں ایک دوبار تبلیغی ٹریکٹ موسومہ زلزلہ نکال چھوڑتے ہیں جن کو کوئی سمجھے یا نہ سمجھے مگر ان کا اصول یہ ہے:

کس بشنود یا نشود من گفتگوئے میکنم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ اپنے سلسلہ میں ہم کو خاص طور پر مخاطب کرتے ہیں اور بار بار یہی فرماتے ہیں کہ آخری فیصلہ کے مطابق مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بہشت میں زندہ ہیں۔ زندگی کا ثبوت یہ ہے کہ مجھے وہی الہام کرتے ہیں۔ تمہارا خیال کہ وہ مرگئے ہیں غلط ہے۔

یہ بھی کہتے ہیں کہ ہمارے مضامین درج اخبار کیا کرو تو ہم اخبار اہل حدیث امرتسر کے خریدار بنے رہیں گے۔

مولانا امرتسری فرماتے ہیں: جواباً قلمی ہے کہ چونکہ آپ کی نبوت، قادیانی نبوت کی فرع ہے اس لئے آپ پہلے قادیانی خلافت سے اپنی تصدیق کرائیے پھر ہم سے درخواست اشاعت کیجئے کیونکہ وائسرائے کی تصدیق جب تک گورنمنٹ گزٹ میں نہ ہو رعایا اس کی اطاعت کیا کرے گی۔

خیر یہ تو ایک قانونی بات ہے آپ نے ایک قلمی چٹھی میں اپنے دو نشان بتائے ہیں جو انہی کے الفاظ میں درج ذیل ہیں:

خدا نے مجھے اردو میں خبر دی ہے مسیح قادیانی کی باتوں کو جو نہیں مانیں گے...سال کے اندر اندر ان کے...مٹا دیئے جائیں گے۔

کیا انگریز بھی اس وعید میں داخل ہیں کیونکہ انگریزوں کی حکومت کی خدمت....نے باوجود ان کے منکر مرزا ہونے کے اتنی کی ہے کہ پچاس الماریاں ان تحریروں سے بھر گئیں (جل جلالہ)

رہے ہندو، سکھ، عیسائی اور مسلمان خاص کر سٹاف زمین دار لاہور، سوان کی بچت کی صورت وہی ہے جو استاد مومن خان نے کہا ہے:

مانگا کریں گے اب سے دعا ہجر یار کی
آخر تو دشمنی ہے اثر کو دعا کے ساتھ

دوسرا الہامی نشان یہ ہے کہ:

آج مورخہ ۹۔ اگست ۱۹۳۲ء کو مجھے خدا تعالی نے آئندہ بنگال کے متعلق الفاظ ذیل میں اطلاع فرمائی ہے: بنگال میں طوفان تجربہ کرلیں۔ اعلم یا اخی ان ھذا وحی من اللہ تعالی۔

(ایم ایم فضل احمد احمدی القادیانی)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہم اس الہام کی دل سے تصدیق کرتے ہیں کیونکہ اپنی گولائی میں بالکل مرزا صاحب کے الہاموں کے مشابہ اور مثیل ہے چنانچہ نمونہ اس کا یہ الہام ہے:

تخرج الصّدور الی القبور۔(حقیقۃ الوحی)(بڑے بڑے لوگ قبروں میں چلے جائیں گے)

یہ الہام ایسا سچا ہے کہ اس نے اپنی سچائی ثابت کرنے کے لئے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی، مولوی نورالدین صاحب بھیروی جیسے صدور کو بھی نہ چھوڑا بلکہ بہشتی مقبرہ میں دفن کرڈالا۔

اسی طرح جدید نبی کا الہام بھی ضرور سچا ہوگا کیونکہ یہ زمان ومکان کی قید سے بالکل آزاد ہے۔یعنی بنگال میں کس جگہ طوفان آئے گا اور کب آئے گا، اس قید سے آزاد ہے۔گویا ہمارا خیال بلکہ گمان ہے کہ یہ طوفان بصورت عذاب، شائد برہمن پڑیہ میں آئے گا۔جہاں بنگالی احمدیت کا مرکز ہے لیکن ہم بھی حسب منشاء صاحب الہام یقیناً اس کو مقید نہیں کرتے۔

ایسے الہامات کی تصدیق میں کسی من چلے نے اچھا کہا ہے

این کرامت ولی ما چہ عجب
گربہ شاشید گفت باراں شد

ہماری طرف سے قادیانی تحریک کی نگرانی کے لئے ضلع وار گورنر مقرر ہیں۔ضلع راولپنڈی کے گورنر حافظ فضل الرحمٰن ہیں۔اس لئے ہم ان کو متنبہ کرتے ہیں کہ جدید نبی قادیانی کی خدمت گذاری کے لئے مع اپنے سٹاف تیار ہوجائیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ ستمبر ۱۹۳۲ء مطابق ۳۰ ربیع الثانی ۱۳۵۱ھ ص ۱۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک نبی کی پیش گوئی متعلق موجودہ سیاست

(یونین جیک دس سال تک لہرائے گا)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

جب سے ہندوستان میں سیاسیات کا زورشور ہوا ہے کئی ایک دفعہ پیش گوئیاں ہوئی ہیں۔ کبھی سوراج ملنے کی۔ کبھی گاندھی جی کے چھوٹنے کی۔ سب سے آخری پیش گوئی وہ تھی جو لاہور کے پرجوش کانگریسی اخبار پرتاپ ۱۹۔ مارچ ۱۹۳۲ء میں نکلی تھی کہ:

۲۷ جولائی ۱۹۳۲ء کو گاندھی جی رہا کیے جائیں گے پھر گرفتار نہ ہونگے (مقولہ جوتشی)

یہ تو سب یکے بعد دیگرے غلط ہوگئیں، لیکن آج ہم جس پیش گوئی کا ذکر کرنے کو ہیں، یہ نہ کسی جوتشی کی ہے، نہ کسی پولیٹیشن مدبر یا لیڈر کی، بلکہ ایک الہامی مدعی نبوت کی ہے جو (بلحاظ دعوی) کسی طرح غلط نہ ہونی چاہیے۔

ناظرین نے اسی پرچہ میں کسی جگہ پڑھا ہوگا کہ ایک شخص ضلع راولپنڈی مقام چنگا بنگیال میں نبی پیدا ہوا ہے جو اپنے آپ کو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا مستفیض نبی بتاتا ہے۔ آدمی ذی علم معلوم ہوتا ہے۔ آپ نے اپنی نبوت کے کئی ایک ٹریکٹ شائع کیے ہیں۔ ایک ٹریکٹ اس نام (میدان سیاست میں خدا کی طرف سے آسمانی ندا) سے شائع کیا ہے جس میں بہت سی سیاسی پیش گوئیاں ہیں منجملہ ایک دو یہاں نقل ہیں۔ آپ لکھتے ہیں:

۲۔ مورخہ ۲ جولائی ۱۹۳۱ء کو خدا تعالی نے یہ ارشاد فرمایا،

سلطنت ہند اور اگر ہندوستانیوں کو دی گئی تو وہ ان سے لے لی جائے گی کیونکہ وہ ابھی اس کو سنبھالنے کے قابل نہیں۔

۳۔ مورخہ ۱۰۔ اگست ۱۹۳۱ء کو خدائے تعالی نے مجھے یہ اطلاع فرمائی:

دس بارہ سال تک یونین جیک (انگریزی جھنڈا) ہند پر لہرائے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اب ان باتوں کا تجربہ کر لے (ص۲)

یہ ہیں دو پیش گوئیاں جو ہندوستان کے متعلق ہیں۔ پہلی پیش گوئی کے ایک حصہ پر تو ہمارا ابھی یقین ہے کہ ہندوستانی اس قابل نہیں ۔ اگر قابل ہوتے تو ولایت میں جا کر اپنے نزاعات میں انگریزوں کو کیوں منصف بناتے۔

دوسری پیش گوئی البتہ محل انتظار ہے۔ اتنے سخت مشکل کام کے لئے دس سال کیا ہیں۔ جو جئے گا سو دیکھے گا۔

اس سے بڑھ کر، یہ تو ہندوستان میں انگریزی جھنڈے کی میعاد بتائی ہے۔ مزے کی بات یہ ہے کہ ساری انگریزی حکومت کی میعاد بھی آپ نے بتادی ہے چنانچہ لکھا ہے:

مورخہ ۲۰۔ جولائی ۱۹۳۲ء سے آئندہ بیس سال کیلئے حضرت ملک معظم جارج پنجم کا تخت قائم رہنے کیلئے خدا تعالی سے ہم نے منظور کروالیا ہے باقی ساری دنیا کے بادشاہ اور راجے جو ہمارے کہنے پر نہ چلیں گے بہت جلدی ان کے تخت ان کو دھکے دے کر پھینک دیں۔ یہ باتیں اسلامی مسیح قادیانی کی صداقت کے نشان ہوں گے۔ (ص۳)

..حضرت ملک معظم جارج پنجم کا تخت بیس سال قائم رہے گا۔ (ص ۶)

جارج پنجم کا تخت بیس سال رہنے سے مراد اگر ان کی خاص زندگی ہے تو پھر تو کوئی بڑی بات نہیں لیکن اگر مراد اس سے حکومت انگلستان ہے جس کی عمر بیس سال بتائی ہے، تو بے شک مقام غور ہے مگر ہمیں ایسے الہامیوں کے کلام سمجھنے میں کیا دخل؟

سرّ مستاں منطق الطیر است جامی لب بہ بند
جز سلیمانے نباید فہم ایں گفتار را

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ ستمبر ۱۹۳۲ء مطابق ۳۰ ربیع الثانی ۱۳۵۱ھ ص ۱۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ڈیرہ بابانانک ضلع گورداسپور میں فساد

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرکز قادیان نے فیصلہ کیا تھا کہ اپنے ضلع گورداسپور کو اغیار کی دست برد سے محفوظ رکھنے اور اپنے خیالات اور اعتقادات کی تبلیغ کرنے کو مختلف مقامات میں جلسے کئے جائیں۔ چنانچہ ۲۳۔۲۴۔اگست ۱۹۳۲ء کو ڈیرہ بابانانک میں جلسہ تھا۔

مسلمانوں کی انجمن اسلامیہ نے بھی جلسہ کا انتظام کیا۔ان دونوں مقابل جلسوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ خوب لڑائی ہوئی چونکہ مرزائی جنگ کے ارادے سے لاٹھیوں سے مسلح ہو کر آئے تھے،اس لئے مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے (سیاست، پرتاپ، زمین دار)

ہم اس لڑائی سے جس نتیجہ پر پہنچے ہیں اپنے احباب تک پہنچا دینا اپنا فرض جانتے ہیں۔پس وہ غور سے سنیں اور ان ہدایات پر عمل کرنے سے ہرگز نہ چوکیں۔

۱۔جلسہ مناظرہ میں دوصدر ہرگز منظور نہ کیا کریں۔مسلم ہو یا غیر مسلم کوئی ہو،منتظم ہو جو فرائض صدارت سے واقف اور کارکن ہو،اس کو صدر مان لیں۔

فریق ثانی دوصدر ماننے پر زور دے،تو مباحثہ ترک کر دیں مگر دوصدر نہ مایں کیونکہ دوصدر نہیں ہوتے بلکہ وکیل مطلق ہوتے ہیں اس لئے انتظام جلسہ میں گڑ بڑ ہو جاتی ہے جو فساد تک پہنچا دیتی ہے یا فساد ہونے کا احتمال ہوتا ہے۔

۲۔جلسہ گاہ میں کسی قسم کی لاٹھی یا ہتھیار کسی فریق کو نہ لے جانے دیں۔یہ کام خود نہ کرسکیں تو بذریعہ پولیس کرائیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ ہیں دوضروری شرائط جو ہم نے ڈیرہ بابا نانک کے فساد سے اخذ کی ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ستمبر ۱۹۳۲ء مطابق ۳۰ ربیع الثانی ۱۳۵۱ھ ص ۱۵)

مولانا سیالکوٹی اورمرزا قادیانی

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒ فرماتے ہیں:

مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی کا عالمانہ مضمون ۱۲۔اگست ۱۹۳۲ء میں نکلا تھا جس میں موصوف نے بقاعدہ شرعیہ پوچھا تھا کہ محترمہ محمدی بیگم معروفہ آسمانی منکوحہ کے نکاح کی بابت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے لکھا ہے کہ فسخ ہو گیا۔

فسخ کی وجوہات بتا کر مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی نے سوال کیا تھا کہ ان میں سے کون سی وجہ سے نکاح فسخ ہوا۔

قادیانی پریس نے اس سوال کو لاینحل سوال سمجھ کر وہی کیا جو دانا کیا کرتے ہیں کہ

خموشی معنی دارد کہ در گفتن نمے آید۔

لاہوری اخبار پیغام صلح بولا،مگر نہ بولنے سے بدتر۔پہلے تو کمال دلیری سے کسی مخالف کے مطبوعہ اشتہار سے مولانا موصوف کی بدگوئی نقل کر کے اپنے حلقہ کار میں محظوظ ہوا۔اس کے جواب کی تو ضرورت نہیں۔لیکن اس خیال سے کہ آئندہ بھی کبھی کسی مخالف کی تحریر دیکھ کر اس کو شادی مرگ نہ ہو جائے ہم اتنا مشورہ دیتے ہیں کہ ایک پرانا ٹریکٹ منظوم پنجابی مصنفہ حافظ محمد الدین کلانوری موسومہ عشق مجازی۔مرزا کی بوسہ بازی۔بھی دیکھ رکھیں۔ساتھ ہی قادیان کا نیم سرکاری اخبار فاروق بھی دیکھیں جس میں پیغامی پارٹی کے کسی بڑے لیڈر کی سالیوں کے ساتھ رنگ رلیاں بتائی تھیں جن کا نقل کرنا ہم گناہ جانتے ہیں۔

اس تمہید کے بعد اصل مسئلہ کا جواب دیا ہے :

آیات اللہ کی تنسیخ ملاّ لوگوں کی مرضی سے نہیں ہوا کرتی۔ (پیغام صلح لاہور۔۱۵۔اگست ۱۹۳۲ء)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بس یہی ایک جواب کافی ہے۔لیکن کیا یہ قانون عام ہے کہ ہر مدعی، ہر ملحد، ہر رملی، ہر جفری، پیشگوئی کرے۔جب پیش گوئی جھوٹی نکلے تو کہدے، اللہ تعالی نسخ کرنے میں تمہارے قانون کا پابند نہیں۔

ہمارا گمان ہے کہ اس جواب میں تم اپنے ضمیر کا بھی خون کرتے ہو۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ ستمبر ۱۹۳۲ء ص ۸)

مرزائیوں کی وعدہ خلافی

بہاولپور میں مولوی نظام الدین مرزائی نے لکھ دیا کہ اگر جناب مولوی حبیب اللہ، مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا عقیدہ نبی تشریعی ہونے کا ثابت کردیں تو میں مرزا صاحب قادیانی سے توبہ کر کے مولوی صاحب کا مرید ہو جاؤنگا۔

اس تحریر کے مطابق مولوی حبیب اللہ صاحب نے علی رؤس الاشہاد مرزا صاحب قادیانی کا ادعاء نبوت تشریعیہ خود مرزا قادیانی کی کتاب اربعین نمبر ۴ ص ۶ و ص ۳۶ سے بالوضاحت ثابت کردکھایا۔ہم سب لوگ گواہ ہیں مگر مولوی نظام الدین نے مرزائیت سے توبہ نہ کی۔

بندہ محمد حیات۔ابوالفضل فقیر اللہ المستند دار العلوم دیوبند معلم جلالیہ اوچ شریف۔ رحیم بخش۔غلام فرید۔محمد بخش نمبردار۔گانمن ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ ستمبر ۱۹۳۲ء ص ۱۴)

نمونہ اجتہاد مرزا صاحب

جناب مولوی محمد مہر الدینؒ صاحب میاں ونڈ سے لکھتے ہیں:

ناظرین! مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی کج فہمیوں کی کوئی انتہا نہیں پائی جاتی۔صدہا احادیث و آثار امام مہدی کی خصوصیات میں موجود ہیں اور صدہا آیات و احادیث و آثار عیسی علیہ السلام کے باب میں وارد ہیں۔ ذرہ بھی احتمال نہیں ہوسکتا کہ یہ دونوں نام ایک شخص کے ہیں، مگر انہوں نے ایک حدیث لا مھدی الا عیسی (جو اکابر محدثین کے نزدیک کئی طرح مخدوش ہے) کو لے کر سب متواتر صحیح روایتوں کو باطل ٹھہرا دیا۔اور اس پر اجتہاد کا بھی دعوی ہے۔اگر اجتہاد اسی کا نام ہے کہ ایک حدیث کو لے کر سب کو باطل کر دیا جائے، تو اتنی بات کے لئے مجتہد کی کوئی ضرورت نہیں۔جس عامی سے کہیے فوراً یہ کام کردے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب قادیانی اپنے ازالہ اوہام (ص ۵۱۸) میں لکھتے ہیں:

یہ خیال بالکل فضول اور مہمل معلوم ہوتا ہے کہ باوجود کہ ایک ایسی شان کا آدمی ہو جس کو باعتبار باطنی رنگ اور خاصیت اس کے کے مسیح ابن مریم کہنا چاہیے دنیا میں ظہور کرے اور پھر اس کے ساتھ کسی دوسرے مہدی کا آنا بھی ضرور ہو۔ کیا وہ خود مہدی نہیں؟ کیا وہ خدا کی طرف سے ہدایت پا کر نہیں آیا؟ ابن ماجہ نے اپنی صحیح میں لکھا ہے لا مھدی الا عیسی یعنی بجز عیسی کے اس وقت کوئی مہدی نہ ہوگا۔

مطلب اس کا یہ ہوا کہ آنحضرت ﷺ نے اس خیال سے (کہ مسیح کے رنگ والا شخص یعنی قادیانی موجود ہونے کے بعد پھر مہدی کی کیا ضرورت) کمال زجر سے فرمایا لا مھدی الا عیسی یعنی مہدی اس وقت کوئی چیز نہیں وہی قادیانی بس ہے وہی مہدی ہے مگر یہ بات غور طلب ہے کہ صحابہ کا دستور تھا کہ جب کوئی بات سمجھ میں نہیں آتی تھی تو پوچھ کر اس کو صاف کر لیا کرتے تھے۔ اس موقعہ پر ضرور تھا کہ مودبانہ عرض کرتے کہ حضرت مہدی کا ذکر نہ تو قرآن میں ہے، نہ توارات وانجیل وغیرہ میں، نہ ہم نے کسی سے سنا کہ مہدی بھی کوئی آدمی ہوگا۔ پھر یہ جو بطور عتاب ارشاد ہو رہا ہے کہ مہدی کوئی چیز نہیں، اس کا سبب معلوم نہ ہوا۔ کسی نے عرض کی کہ مہدی بھی کوئی چیز ہے۔ اور اگر انہوں نے حضرت سے امام مہدی کا ذکر اور ان کا حسب نسب و حلیہ وغیرہ سنا تھا جیسا کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے، تو عرض کرتے کہ جس مہدی موعود کا بار بار ذکر فرمایا کیا اب ان کی ضرورت نہ رہی، اور جب عیسی ہی مہدی ٹھہرے تو کیا وہ حضرت ہی کی اولاد میں ہوں گے۔ اب تک تو ہم قرآن اور حضرت کے ارشاد سے عیسی ابن مریم کو نبی بنی اسرائیل سمجھتے تھے، اب ان کی نسبت کیا اعتقاد رکھنا چاہیے۔ کیا وہ سچ مچ عیسی بن مریم ہوں گے یا جس طرح مہدی کی نفی فرما دی گئی تھی ان کی بھی نفی مطلوب ہے۔ مگر کسی حدیث میں اس قسم کا سوال مذکور نہیں۔ اب یہ مضمون کس طرح اس حدیث سے نکالا جائے کہ قادیانی ہی مہدی ہوں گے۔ اہل وجدان سلیم سمجھ سکتے ہیں کہ مرزا صاحب جو اس حدیث کے معنی فرماتے ہیں کس قدر بدنما ہیں، مرزا صاحب نے جو لکھا ہے کہ بجز عیسی کے اس وقت کوئی مہدی یعنی ہدایت یافتہ نہ ہوگا، اس میں بھی ان کو غلطی ہوئی اسلئے کہ صحیح حدیثوں سے ثابت ہے کہ عیسی علیہ السلام کے زمانہ میں صرف اسلام ہی اسلام رہ جائے گا جس سے ظاہر ہے کل ہدایت یافتہ ہونگے۔ مگر اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ کل مہدی یعنی محمد بن عبداللہ ہوں۔ کلام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس میں ہے کہ مہدی موعود عیسی علیہ السلام نہیں البتہ معنی لغوی ان پر صادق آئیں گے جس میں ان کی خصوصیت نہیں۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے مہدی کو کلی قرار دیا ہے چنانچہ ازالہ اوہام صفحہ ۵۱۹ میں لکھا ہے:

یوں تو ہمیں اس بات کا اقرار ہے کہ پہلے بھی کئی مہدی آئے ہوں اور ممکن ہے کہ آئندہ بھی آئیں اور ممکن ہے امام محمد کے نام پر بھی کوئی مہدی ظاہر ہو لیکن جس طرز سے عام میں خیال ہے اس کا ثبوت نہیں پایا جاتا۔

مقصود یہ کہ مہدی اسلام میں متعدد ہوں گے مگر جس صورت میں حدیث لا مھدی الا عیسی ظاہری معنی پر لی جائے جس کے مرزا صاحب قائل ہیں تو اس کا مطلب تو یہ ہوگا کہ محمد ابن عبداللہ بھی مہدی یعنی ہدایت یافتہ نہیں جس کا حال آنحضرت ﷺ نے بکرات ومرات بیان فرمایا۔ پھر مرزا صاحب کا اقرار مہدیوں کے تعدد میں کیونکر صحیح ہوگا اور کیا مفید ہوگا۔ مرزا غلام احمد نے مہدی سے پیچھا چھڑانے میں بڑی دقتیں اٹھائیں مگر اس زمانہ میں اس کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ کسی کا نام مہدی رکھ جاتا یا اس نام کا کوئی شخص تلاش کر لیا جاتا تو بھی کام چل جاتا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴۔ اکتوبر ۱۹۳۲ء مطابق ۱۳ جمادی الثانی ۱۳۵۱ھ ص ۷)

قادیانی علماء سے ایک سوال

جناب غلام رسول صاحب مجاہد، ڈیرہ بابا نانک سے لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے کذبات اور افتراءات تو بہت ہیں جو ان کی کتابیں دیکھنے والوں پر مخفی نہیں۔ منجملہ ان سے ایک افتراء جو کسی معمولی ہستی پر نہیں بلکہ سید الانبیاء حضرت محمد ﷺ فداہ روحی وابی کی ذات مبارک پر ہے، لکھ کر قادیانی علماء سے پوچھتا ہوں کہ وہ خوف خدا کو دل میں جگہ دے کر بتائیں کہ مندرجہ ذیل حدیث کس مستند کتاب میں جس کو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے حدیث رسول بتایا ہے و ھوھذا پہلے نبیوں کی کتابوں اور احادیث نبویہ میں لکھا ہے کہ مسیح موعود کے ظہور کے وقت یہ انتشار نورانیت اس حدتک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوگا کہ عورتوں کو بھی الہام شروع ہو جائے گا اور نابالغ بچے نبوت کریں گے اور عوام الناس روح القدس سے بولیں گے۔ (ضرورۃ الامام۔ص ۵)

جواب دینے سے پہلے مندرجہ ذیل حوالہ جاتِ مرزا مدنظر رکھیں:

جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ۔ص ۱۹ حاشیہ۔ اربعین نمبر ۳۔ص ۲۴ حاشیہ)

جھوٹ بولنے سے بدتر دنیا میں اور کوئی برا کام نہیں۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی۔ص ۲۶)

جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا برابر ہے۔ (حقیقۃ الوحی۔ص ۲۰۶)

مرزائی صاحبو! اگر یہ حدیث نہ ملے اور یقیناً نہیں ملے گی، تو مذکورہ بالا اقوال اور حدیث رسول من کذب علیّ متعمداً فلیتبوا مقعده فی النار (بخاری) کو سامنے رکھ کر سچی گواہی دینا کیونکہ:

سچی گواہی کو چھپانا اور جھوٹی حجتیں پیش کرنا ان لوگوں کا کام نہیں جو خدا سے ڈرتے ہیں۔ (نسیم دعوت۔ص ۶۴)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴۔ اکتوبر ۱۹۳۲ء ص ۸)

قصیدہ بائیہ

مولوی عبدالعزیز صاحب قلعہ میہاں سنگھ سے لکھتے ہیں:

(۳۰ ستمبر ۱۹۳۲ء سے آگے)۔ (لیکن ۳۰ ستمبر کا شمارہ مجھے نہیں ملا۔ بہاء)

مرا تعجب و افسوس آید از مرزا
کہ ہیچ باک ندارد ز قہر ربانی
نہ قائل است بمعراج احمدی بہ جسد
محال گفت بگردوں صعود جسمانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بقول اہل عقول و فلاسفہ رفتن
بسوئے چرخ بروں شد ز حد امکانی
چہ باد جوّ سما ہست مہلک انسان
چگونہ رفت بہ بالا حبیبِ منانی
بہ جسم الطف آں ذات سرور کونین
کثیف گفت ز راہ عناد و طغیانی
بگفت روح امیں از خدائے عز و جل
گہے نیامدہ بر انبیائے حقانی
مگر بخاطر ایشاں ز عکس مے افگند
چنانچہ عکس در افتد ز خور بتابانی
ببیں کہ سلسلہ ہائے نبوت ایں گمراہ
چہ کرد درہم و برہم بقول شیطانی
بگفت نیز کہ گاہے ملائکہ نائند
ز بام چرخ بسوئے زمین یقین دانی
مگر کہ عکس ملائک بر انبیائے کرام
فتاد بر دل ایشاں چو شیشہ نورانی
اگر جواب بخواہی تر شود معلوم
اگر تو قصہ جدّ پیمبراں خوانی
جو مرسلاں سوئے آمدند خدا خلیل
پئے بشارت اسحاق ز امر ربانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

برائے خورد در آورد گوشت بریاں
نہاد پیشِ ملائک بطور مہمانی
ولے نہ خورد ملائک چرا کہ ایشاں را
نہ حاجت است بخوردن چو جسم انسانی
حبوب و گوشت فواکہ غذائے انسان ست
و لیک ذکر خدا شد غذائے ایشانی
چو عکس قابل خوردن نباشد اے یارم
چرا نہاد بر عکس گوشت بریانی
چہ عکس ہائے ملائک در آمدند بگو
برائے مژدہ بزد خلیل ربانی
خدا بگفت کہ پرہا ملائکہ دارند
چہ روح اجنحہ دارند گو اگر دانی
مرا بیاد در آمد کہ بارے در لاہور
نزول کرد نبی مسیلمہ ثانی

(باقی دارد) (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴۔ اکتوبر ۱۹۳۲ء مطابق ۱۳ جمادی الثانی ۱۳۵۱ھ ص ۸۔۹)

یوم تبلیغ مرزا

قادیان سے مریدوں کو حکم ہوا تھا کہ ۸۔ اکتوبر ۱۹۳۲ء کو تبلیغ مرزائیت کریں۔ جہاں جلسہ نہ کرسکیں، وہاں بذریعہ تحریر و تقریر لوگوں کے گھروں میں جا جا کر تبلیغ احمدیت کریں۔ ادھر علماء اسلام کو خبر ہوئی تو انہوں نے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ایک تو جلسوں کا انتظام کیا، دوسرا کام یہ کیا کہ طلباء عربی کو تیار کر کے مرزائیوں کے پیچھے ڈال دیا جنہوں نے بڑی دوڑ دھوپ سے مرزائیوں کو ڈھونڈھ، ڈھونڈھ کر تبلیغ اسلام کی۔ بعض جگہ تو ایسا ہوا کہ مرزائی آگے آگے بھاگا جارہا ہے، اور ناصحان اس کے پیچھے پیچھے دوڑے جارہے ہیں۔ غرض واقعات کے لحاظ سے دیکھا جائے تو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا یہ الہام ابھی تک معرض التواء میں ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

لا نبقی لك من المخز یا ت ذکرا

(ہم (خدا) تیرے لئے (اے مرزا) کوئی ذلیل اور شرمندہ کرنے والی باقی نہ چھوڑیں گے)

ابھی تک لوگوں میں اس قدر ہیجان باقی ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا نام سنتے ہی آگ بگولا ہو جاتے ہیں۔ گویا یہ مصرعہ انہی کے حق میں ہے: گدگدی اٹھتی ہے دل میں پارسا کو دیکھ کر

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴۔ اکتوبر ۱۹۳۲ء مطابق ۱۳ جمادی الثانی ۱۳۵۱ھ ص ۱۵)

محبت نامہ کا جواب غضب نامہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

مولوی محمد علی صاحب لاہوری نے مودت نامہ، کے :

جواب میں پہلے تو لکھا کہ آخری فیصلہ سے پہلے چھ مسئلوں پر بحث ہونی چاہیے۔

۱۔ صدی کا مجدد۔ ۲۔ اس صدی کا مجدد کون ہے؟ ۳۔ حضرت عیسی کی وفات۔ ۴۔ حضرت عیسی کے آنے سے ختم نبوت۔ ۵۔ کیا اس امت میں آنے والا مسیح حضرت عیسی ہوں گے یا کوئی اور۔ ۶۔ دجال یا جوج ماجون کون ہوں گے۔

ساتویں نمبر پر رکھا ہے آخری فیصلہ...

اور مولوی محمد علی کا آخری اشتہاران سب (خواجہ کمال الدین کے رسالے اور غلام محمد کی تحریر) سے عجیب و غریب ہے۔ آپ نے بہت سے الاہنے طعنے مجھے دیئے ہیں،.. جن میں سے ایک یہ ہے: دربار رامپور میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بموجودگی نواب صاحب بھی تمہاری زبان نہ رکی تو یہاں کیا رکے گی۔

جواباً عرض ہے کہ مباحثہ رام پور آپ کی طرف سے چھپا تھا جو مطبوعہ موجود ہے۔اس کا نام ستہ ضروری مباحثہ رام پور ہے۔مہربانی کرکے اس میں سے کوئی لفظ گالی یا خلاف تہذیب میرا دکھائیں تو میں توبہ کروں گا۔نہ دکھا سکیں تو میں آپ کو کچھ نہ کہونگا کیونکہ مجھے آپ سے ملنا مقصود ہے...

ہاں مولوی محمد علی لاہوری نے کہا ہے کہ تم مرزا صاحب کو دجال کہتے ہو۔میں سچ کہتا ہوں معاملہ بالکل برعکس ہے۔آپ نے تو میری تحریر سے ثبوت نہیں دیا میں دیتا ہوں: میاں محمود احمد قادیانی اور ان کی جماعت کہتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب متوفی نے نبوت کا دعوی کیا۔

مولوی محمد علی صاحب لاہوری لکھتے ہیں:

مدعی نبوت دجال ہے۔ (النبوۃ فی الاسلام)۔

بتایئے ان دونوں بھائیوں کو اس بیان میں ہم سچا جانیں تو ہم پر کیا الزام؟ یہ خفگی ہم پر کیوں؟ ہم تو دونوں کے مصدق ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱۔اکتوبر ۱۹۳۲ء مطابق ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۵۱ھ ص ۶۔۷)

<u>بھنگواں میں مناظرہ:</u>

مورخہ ۹۔اکتوبر ۱۹۳۲ء بھنگواں ضلع گرداسپور میں مرزائیوں سے مسئلہ ختم نبوت پر مناظرہ ہوا مناظر مولوی نور حسین تھے۔ مرزائیوں کی طرف سے مولوی عبدالاحد تھے۔

شرکاء کثیر تھے۔سب لوگ مناظر اسلام کے دندان شکن جوابات سنکر متاثر ہوئے۔مولوی احمد دین،مولوی علی محمد،مولوی محمد یعقوب واعظ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس بھی موجود تھے۔اہتمام حافظ گوہر دین کا تھا۔راقم: غلام رسول مجاہد،شریک جلسہ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱۔اکتوبر ۱۹۳۲ء مطابق ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۵۱ء)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب قادیانی بحثیت مصنف

(اس سلسلہ کا نمبر اول ۹ ستمبر میں ہے دوسرا نمبر ۳۰ ستمبر کے پرچہ میں۔ آج تیسرا نمبر ہے۔ راقم مضمون کا دعوی ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے اپنی تصنیفات میں خلاف داب مصنفین کام کیا یعنی فن تصنیف میں خیانت مجرمانہ کرنے سے بھی نہیں رکے۔ اس کی دو مثالیں پہلے نمبروں میں درج ہوئی ہیں آج تیسری مثال ہے۔ مدیر اخبار اہل حدیث امرتسر)

(۳۰ ستمبر کا شمارہ نہیں ملا اور ۹ ستمبر کا شمارہ ناقص ہے جس میں مذکورہ مضمون موجود نہیں ہے۔ بہاء)

جناب منشی محمد عبداللہ صاحبؒ معمار امرتسری لکھتے ہیں:

منشی الہی بخش صاحب اکونٹنٹ لاہوری، مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے ان مخصوص مخالفین میں سے تھے جو بحکم، آہن را آہن باید کوفت، الہام کا جواب الہام سے دیتے تھے۔ انہوں نے اپنی کتاب عصائے موسی کے صفحہ ۸۳ پر ایک الہام متعلقہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی یوں درج کیا ہے:

سنسمه علی الخرطوم ۔ ما رمیت اذ ر میت و لکن الله ر می ۔شتاب داغ دیویں گے ہم اس کو اوپر ناک کے۔ نہ پھینکا تو نے جب پھینکا تو نے لیکن اللہ تعالی نے پھینکا۔

منشی صاحب مرحوم کی اس عبارت میں کوئی لفظ ایسا نہیں کہ،

مرزا طاعون سے مرے گا،

مگر قادیانی رسول نے یہ ثابت کرنے کو کہ منشی الہی بخش صاحب لاہوری نے میرے لئے طاعونی موت کی پیش گوئی کی تھی اپنی کتاب حقیقۃ الوحی کے تتمہ میں صفحوں کے صفحے سیاہ کئے ہیں۔ اسی ذیل میں منشی الہی بخش صاحب کے الہام مذکورہ بالا کو نقل کر کے ترجمہ میں ذیل کے الفاظ (جو ہم خطوط وحدانی میں لکھ رہے ہیں) اس انداز سے بڑھائے ہیں کہ ناظر کتاب کو یہی معلوم ہو کہ یہ اصل الفاظ منشی الہی بخش صاحب لاہوری کے ہیں۔ ملاحظہ فرمایئے صفحہ ۱۱۴ تتمہ حقیقۃ الوحی پر لکھا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر ایک اور الہام ان کا میرے پر عذاب نازل ہونے کے بارے میں جو اس کی کتاب کے صفحہ ۸۳ میں موجود ہے اور وہ یہ ہے سنسمه على الخرطو م..الخ۔ ترجمہ۔ (اس مفتری کو یعنی) اس (مفتری) کی ناک پر (یا منہ پر ہم آگ کا) داغ لگائیں گے یعنی (اس کو طاعون سے ہلاک کریں گے یا یہ کہ جہنم کی آگ میں ڈالیں گے)

ناظرین! جو الفاظ پر ہم نے خطوط وحدانی میں لکھے ہیں یہ الفاظ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی ایجاد ہیں جو اپنے مدعا کو ثابت کرنے کے لئے کئے ہیں۔ یہ فعل مرزا صاحب قادیانی کا کسی حالت میں بھی ایک ایمان دار مصنف کے شایان شان نہیں کیوں ناظرین تتمہ حقیۃ الوحی سمجھ سکتے ہیں کہ یہ منشی الٰہی بخش لاہوری کے الفاظ ہیں، حالانکہ ان کے نہیں ہیں۔

اگر اس کا یہ جواب دیا جائے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے یہ الفاظ بطور تشریح زیادہ کئے ہیں، تو جواباً گذارش ہے کہ یہ فعل سخت مکروہ ہے کہ مخالف کی عبارت میں از خود وہ الفاظ درج کئے جائیں جن پر اپنے دعوی کی بنیاد ہو اور جن کی رو سے مخالف ہدف ملامت ہو۔

افسوس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی عادت تھی کہ مخالفین کی کتب سے ان کی تکذیب اور اپنی تائید میں عبارت نقل کرتے تھے اس میں خاص وہ الفاظ جو مثبت مدعا ہوتے وہی مرزا صاحب قادیانی کے اپنے دماغ کی ایجاد و اختراع ہوتے تھے۔ پھر اس روش مکروہ سنت کفار پر، شوراشوری اس قدر ہے کہ سخت دل آزار و مکروہ بلکہ بدبودار لہجہ میں لکھتے ہیں؛

میرے دعوی کے ساتھ اس قدر دلائل ہیں کہ کوئی انسان نرا بے حیا نہ ہو تو اس کے لئے چارہ نہیں کہ میرے دعوی کو اس طرح مان لے جیسا کہ اس نے آنحضرت ﷺ کی نبوت کو مانا۔ (ص ۳۸۔ تذکرۃ الشہادتین)

آہ! بت بھی خدائی کرتے ہیں قدرت خدا کی ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴ نومبر ۱۹۳۲ء مطابق ۴ رجب ۱۳۵۱ھ جلد ۳۰ نمبر ۱ ص ۶۔۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسالہ علم کلام مرزا پر اخبار العدل کی رائے

دفتر العدل میں ایک رسالہ علم کلام مرزا بغرض تنقید موصول ہوا ہے۔ مطالعہ سے معلوم ہوا کہ رسالہ زیر نظر اپنے موضوع میں پہلی تصنیف ہے جس کے بغور پڑھنے سے بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ متنبّی قادیان مرزا غلام احمد آنجہانی کے متعلق یہ خیال کہ وہ سلطان القلم یا رئیس المتکلمین تھے، محض عوام کو فریب دینے کے لئے تراشا گیا ہے۔ ورنہ مرزا آنجہانی کی تحریرات صرف اس بات کی شہادت دیتی ہیں کہ میرزا جی علم کلام سے واقف بھی نہ تھے۔ ان کی ہر تحریر وقتی ضرورت کیلئے ہوتی تھی کسی قاعدہ قانون سے میرزا جی کو کوئی سروکار نہ تھا۔ ہم ناظرین العدل اور دیگر مسلمانوں سے درخواست کرتے ہیں کہ رسالہ مذکور کا ضرور مطالعہ کریں اور مولانا ثناء اللہ صاحب فاتح قادیان کی اس محنت کی داد دیں جو آپ نے اس موضوع میں سبقت کرنے سے برداشت کی ہے تاکہ مسلمانوں کا شوق مولانا ممدوح کو اس بات پر آمادہ کرے کہ آپ آئندہ اس موضوع پر کوئی مفصل کتاب لکھیں۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴ نومبر ۱۹۳۲ء مطابق ۴ رجب ۱۳۵۱ھ جلد ۳۰ نمبر ۱ ص ۷)

بقیہ: قصیدہ یائیہ

مولوی عبدالعزیز صاحب قلعہ میہاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ لکھتے ہیں:

نبشت رقعہ پئے چوں ثناء اللہ
جواب رقعہ نیامد بجز زبان رانی
عجب ز دعوی پیغمبری دشنامش
کہ مدعی نبوت بہ فحش گویانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہر آنچہ گفت باعلاں ز پیشگوئی ہا
نشد وقوعہء آں بر سبیل ایقانی
ذلیل کرد را قادر علی الاطلاق
ہر آنچہ گفت بدعوی بحق نصرانی
نمرد آتھم خصمش بمدّت معلوم
ولے نہ غرق عرق گشت از پشیمانی
چرا نہ دخترِ احمد بہ عقد او آمد
کہ بود زوجہء سلطاں مرد حقانی
کنوں بخانہ حسرت عقدش بگور ہمرہِ خود
کہ نآمدہ بہ ظہور آں نکاح رحمانی
غرض ز دعوی بجز جلب زر نہ چیزے بود
مدام کار بدریوزہ چوں گدا یانی
بہ چندہ کردہ گدائی ز مردمانِ جہاں
بہا نہ کردہ پۓ نصرِ دینِ ربانی
گہے برا ئے ضیوف و مسافران و وفود
گہے برائے تصانیف چندہ خواہانی
گہے برائے مکان ہا پۓ نزول عوام
گہے برائے مدارس بہانہ جویانی
گہے برائے منارہ گہے پۓ تبلیغ
برائے مقبرہ گاہے پناہ ربانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ندانمش که چرا عمر خویش دادہ بباد
بہ بغض و کفر ونفاق و شقاق و عدوانی
بگفت نیز که ہر کو مخالف است بمن
درا جہود بداں بر سبیل اذعانی
بگفت نیز که غیر احمدی اگر بدہد
بہ عقد دختر خود را بما روا دانی
و لیک دختر ما را نکاح نیست روا
بہ غیر احمدی که چوں یہود و نصرانی
بگفتہ اند که بر عکس مے کند تہدید
بہ محتسبے سارقے بنادانی
ببیں بجانب قولش که ہست بے برہان
برو نہ ہست دلیلے ز نص قرآنی
بگفت سرورِ ما چوں حیا نمے داری
بکن ہر آنچہ تو خواہی ز راہ عدوانی
بلے چو شرم رود مرد میشود ناداں
صدورِ فعل از و مے شود بنادانی
دعائے فیصلہ چوں کرد با ثناء اللہ
قبول گشت بلا شک بامر رحمانی
برفت کاذب و کذاب مفتری ز جہاں
بماند زندہ حریفش بفضل سبحانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمود کذب و دروغش بخلق عالم غیب

که ہست پیش وے یکساں پدید و پنہانی

کجا ست فرقہء مرزائیاں که داد دہد

که بود رہبر ایشاں بہ کذب لاثانی

چو شد دروغ مسیح شما عیاں بجہاں

چرا نہ توبہ کنید از فسوق و طغیانی

ز اتباع چنیں کس چرا نہ باز آئید

مگر نہ ہست بدل شوق و حبّ ایمانی

پس از ظہور دروغش چہ حجتے دارید

بصدق مرشدِ خویش اے گروہ عصیانی

ہمہ دعاوی او باطل و اکاذیب است

نبود مرسل و مامور و مرد ربانی

نبود ملہم و الہام او ہمہ اوہام

نبود صادق و مصدوق مرد نفسانی

ہر آنچہ گفت ز آئندہ شد در و کاذب

نکاح زوجہ سلطان و مرگ نصرانی

عجب ز دانشِ مرزائیاں که ایشاں را

نماند عقل و نہ فہم و نہ درک و وجدانی

نہ قدرِ عمر بدانند ایں ہوس بازاں

تلف کنند بہ فسق و فجور و کفرانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

منم نصیح شما و نیم ز بد خواہاں
مگر ز فعل شنیعِ شما بخسرانی
چرا عزیز کنی وعظ و پند ایشاں را
کہ ایں جماعہ نگریند پند قرآنی
عزیز و رز خموشی کہ ایں قدر کافیست
برائے آنکہ وراہست نور ایمانی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴ نومبر ۱۹۳۲ء مطابق ۴ رجب ۱۳۵۱ھ جلد ۳۰ نمبر اص ۷۔۸)

مرزا صاحب کا تصرف فی القرآن

مولوی غلام مصطفیٰ بدوملہوی کیلئے ہدیہ

جناب مولوی محمد مہر الدینؒ صاحب، میاں ونڈ سے لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں کہ:

حضرت یحیؑ کے حق میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لم نجعل له من قبل سمیاً
یعنی یحی سے پہلے ہم نے کوئی اس کا مثیل دنیا میں نہیں بھیجا جس کو باعتبار ان صفات کے یحی کہا جائے گا۔

یہ آیت ہماری تصدیق کے بیان کے لئے اشارۃ النص ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس جگہ آیت موصوفہ میں قبل کی شرط لگائی بعد کی نہیں لگائی، تا معلوم ہو کہ بعد میں بنی اسرائیلی نبیوں کے آنے کا دروازہ کھلا ہے جن کا نام خدائے تعالیٰ کے نزدیک وہی ہوگا جو ان نبیوں کا نام ہوگا جن کے وہ مثیل ہیں۔ یعنی جو مثیل موسیٰ ہے اسکا نام موسیٰ ہوگا اور جو مثیل عیسیٰ ہے اس کا نام عیسیٰ ہوگا۔ اور خدا تعالیٰ نے اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آیت میں سمی کہا، مثیل نہیں کہا، تا معلوم ہو کہ اللہ کا منشاء یہ ہے کہ جو شخص کسی اسرائیلی نبی کا مثیل بن کر آئے گا وہ مثیل کے نام سے نہیں پکارا جائے گا بلکہ بوجہ انطباق کل اس نام سے پکارا جائے گا جس نبی کا وہ مثیل بن کر آئے گا۔ (ازالہ اوہام۔ص ۵۳۹)

مطلب اس کا یہ ہوا کہ قرآن شریف سے ثابت ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو کوئی مثیل عیسی نہ پکارے، بلکہ عیسی پکارے۔ کیونکہ خدا تعالی نے یحیی کی نسبت فرمایا ہے کہ ان کا کوئی ہم نام نہیں یعنی مثیل۔ پوری آیت شریفہ یہ ہے:

یا زکریا انا نبشرک بغلا م اسمه یحیی لم نجعل له من قبل سمیاً

یعنی جب زکریا نے دعا کی کہ الٰہی مجھے ایک لڑکا عنایت فرما۔ تو ارشاد ہوا کہ اے زکریا ہم تمہیں ایک لڑکے کی خوش خبری دیتے ہیں جس کا نام ہم نے یحیی رکھا۔ اس کے پہلے ہم نے کسی کا نام یحیی نہیں رکھا تھا۔

اس سے ظاہر ہے کہ اس نام کا کوئی اور شخص پہلے نہیں گذرا۔ کیونکہ اسمه کے بعد لفظ سمیا صاف کہہ رہا ہے کہ ان کا ہمنام کوئی پیشتر نہ تھا۔ اور اگر سمی کے معنی مثیل بھی لیں تو یہ مطلب ہوگا کہ ان کے پہلے ان کا مثیل نہ تھا۔

اور اگر مفہوم مخالف بھی لیا جائے تو اسی قدر معلوم ہوگا کہ ان کے بعد ان کا ہم نام یا مثیل ہوگا۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اس سے یہ نکالا کہ حضرت عیسی کا بھی مثیل ہوگا۔ لیکن یہ بات غور طلب ہے کہ مفہوم مخالف سے اگر دروازہ کھلا تو یحیی کے مثیل کا کھلا، عیسی کا مثیل اس سے کیسے نکل آیا۔ پھر اس حالت میں حضرت یحیی کی نبوت کا ذکر ہی کب ہے جس سے خیال کیا جائے کہ ان کا سا کوئی نبی ان کے بعد ہوگا، بلکہ عیسی کا بھی مثیل ہوگا۔

دیکھئے یہاں تو اس قدر توسیع ہو رہی ہے کہ سمی کے حقیقی معنی چھوڑ کر مجازی معنی لئے جائیں یعنی مثیل، اور حضرت یحیی کا مثیل پیشتر نہ ہونے سے مطلب یہ کہ آئندہ ضرور ہوگا۔ اور اس کا مطلب یہ کہ حضرت عیسی کا بھی مثیل ہوگا۔ اور مثیل ہی نہیں بلکہ سمی بھی ہوگا جس سے ثابت ہو گے کہ حضور (مرزا قادیانی) خود عیسی ہیں۔ یہ سب من قبل سمیا سے نکلا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ سلسلہ ایسا ہوا جیسا کہ ایک نقل مشہور ہے کہ ایک صاحب نے کسی سے پوچھا کہ آپ کا کیا نام ہے ۔اس نے کہا مجھے حاجی کہتے ہیں۔کہا تم کتے ہو،اس لئے کہ حاجی اور چاچی کی ایک شکل ہے اور چاچی کمان ہوتی ہے اور پھر کمان اور گمان کی ایک شکل ہے اور گمان شک کے معنوں میں مستعمل ہے اور شک اور سگ کی ایک شکل ہے،سگ کتے کو کہتے ہیں۔غرض کہ چند وسائط سے اپنا مطلب ثابت کر دیا۔

الغرض من قبل سميا میں اس قدر توسیع کی،کئی واسطوں کے بعد مطلب نکل آیا۔اور آیت شریفہ انّی متو فيك و را فعك میں اس وجہ سے کہ اپنا مقصود فوت ہوتا ہے،اس قدر تنگی اور تشدد کیا کہ گو توفی کے معنی حقیقی نیند کے ہوں جیسا کہا آیت شریفہ و هو الذی يتوفكم با لليل سے ظاہر ہے مگر مشہور معنی موت ہی لئے جائیں اور ترتیب لفظی جو وفات اور رفع میں ہے فوت نہ ہونے پائے۔گو قرآن سے ثابت ہے کہ واؤ ترتیب کے واسطے نہیں۔اہل انصاف سمجھ سکتے ہیں کہ کس قدر خود غرضی سے کام لیا جا رہا ہے۔

اب ہم امت مرزا سے پوچھتے ہیں کہ اس آیت شریفہ میں کیا فرمائیے گا:

و ما كنت تتلوا من قبله من كتا بٍ و لا تخطّه بيمينك

(اے پیغمبر قرآن سے پہلے نہ تم کوئی کتاب پڑھتے تھے اور نہ اپنے داہنے ہاتھ سے لکھتے تھے)

یہاں بھی اللہ تعالی قبل کی شرط لگائی بعد کی نہیں لگائی۔کیا یہاں بھی یہی فرمایا جائے گا کہ حضرت ﷺ نزول قرآن سے پہلے پڑھتے نہ تھے اور بعد میں پڑھنے لگے اور پہلے داہنے ہاتھ سے لکھتے نہ تھے بعد اس سے بھی لکھنے لگے۔اگر اس کا یہی مطلب سمجھا جائے تو قرآن سے ثابت ہو جائے گا کہ حضرت (نزول قرآن سے پیشتر) لکھنا ضرور جانتے تھے لیکن بائیں ہاتھ سے۔اور فرمائیں کہ اس آیت سے یہ معنی نہیں نکلتے تو من قبل سميا سے وہ معنی کیوں کر نکلیں گے:

ستم کم کن کہ فردا روز محشر
ز روئے عاشقاں شرمندہ باشی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴ نومبر ۱۹۳۲ء مطابق ۴ رجب ۱۳۵۱ھ جلد ۳۰ نمبر ۱ص ۸۔۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جدید رسول کی دعوت

گاندھی جی اور عیسائیوں کے بشپوں کو

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین کو یاد ہوگا کہ امت مرزائیہ میں سے ایک شخص مولوی فضل از چنگا بنگیال ضلع راولپنڈی نے نبوت ورسالت کا دعوی کیا ہے۔آج سے پہلے بھی ہم ناظرین کو آپ سے روشناس کرا چکے ہیں،آج ان کے ایک نئے اعلان کا ذکر کرتے ہیں۔

حال ہی میں آپ نے ایک چوورقہ ٹریکٹ شائع کیا ہے جس میں مسٹر گاندھی اور بشپ آف روما کو دعوت مقابلہ دی ہے مگر ٹریکٹ اردو میں ہے جو شاید دونوں مخاطب نہ پڑھ سکیں نہ سمجھ سکیں۔آپ نے لکھا ہے:

اس اعلان کے لئے اللہ نے مجھے دوارشاد فرمائے ہیں:

ا۔مادہ پرست کا علاج۔

۲۔مردہ پرستوں (عیسائیوں) کا علاج۔

مادہ پرست سے مراد گاندھی اور مردہ پرست سے مراد عیسی پرست عیسائی ہیں

پھر لکھا ہے:

۴۴ سال سے اس ذرہ خاک (مجھ) کو خدا تعالی سے شرف مکالمہ حاصل ہے اس عرصہ میں وہ جو کچھ مجھے بتاتا وہ پورا کرکے دکھاتا رہا۔

پھر لکھا ہے:

ہماری صداقت کا پہلا نشان یہ ہے کہ جو ہماری خواہش کے مطابق اور گاندھی اور جملہ مذاہب باطلہ کے برخلاف ہے اگر کسی میں روحانیت کا اثر اور آسمان پر دسترس میں ہے تو خدا سے منوائے اور اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فیصلہ کو اس سے ردّ کرائے جو آسمان پر لکھا جا چکا ہے..

(وہ لکھا یہ ہے) کہ بیس سال کے عرصہ میں ایسے عذاب آنا چاہتے ہیں وہ صفحہ ہستی سے مٹ جائینگی۔

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے ناظرین خوش ہوں گے کہ ہم مسلمان ہیں اسلئے اس عذاب سے بچ رہینگے۔نہیں بلکہ اصل بات یہ ہے کہ ہمارے اس جدید ملہم کی اصطلاح میں اسلام سے مراد قادیانی اسلام ہے۔چنانچہ لکھا ہے:

پھر فرمایا

خدا تعالی اس اسلام کی طرف دعوت کرتا ہے جس پر مسیح قادیانی قدم زن تھا جو اس سے باہر رہتا ہے خدا تعالی اس سے انکار کر دے گا کہ مجھے ایسے اسلام کی ضرورت نہیں۔

پھر فرمایا

میں اس اسلام پر قائم کرنا چاہتا ہوں جس پر مسیح قادیانی قائم تھا۔

اس کے علاوہ جملہ ممالک غربیہ کے عیسائیوں کو نظم میں نوٹس دیا ہے:

میں نہیں لکھتا از خود دوستو! یہ اشتہار
خود خدا نے یہ لکھایا بولا مجھ کو سات بار
اے ممالک غربیہ اک بات سن لو غور سے
آسماں کی ہے خبر یہ بات سن لو غور سے
فروری ۱۹۳۱ء کی سولہویں کو بولا مجھ سے یوں خدا
میرا یہ پیغام ہے اب کھول کر دے تو سنا
آسمان اب ٹوٹنے کو ہے تمہارے ملک پر
آ گیا غضب الہی اب تمہارے ملک پر
پھٹ جائے گی یہ زمین ہر ملک ہر جگہ میں
رہنا مشکل ہو جائے گھر باہر اور ہر جگہ میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہاڑ آ کر گریں گے بستیوں اور راہوں پر
چلنا پھرنا مشکل ہوگا عام اور سب شاہوں پر
زلزلے آئیں گے آخر ہر طرف سے بار بار
یہ کلام ہے اس خدا کا جو ہے سب کا کرد گار
اسلام میں آ جاؤ جلدی تو بچ جاؤ گے سارے
منکر رہو تو غرق ہو جاؤ گے دیکھ لینا تم سارے

اس پسندیدہ نظم کے دو اور شعر ملا لو، جو یہ ہیں:

میدان دعا میں اتر پڑا ہوں آ جاؤ کر لو کشتی
ساری دنیا مل کر کرے مجھ سے دعا میں کشتی
جو نہ آئیں میدان دعا میں اب مقابل میرے
دعوی فتوی ان کے ہیچ ہیں اب مقابل میرے

مولانا امرتسری بتاتے ہیں کہ ایام طالب علمی میں سنتے تھے کہ ایک صاحب بڑے متقی اسمی مولوی میر باز خان واعظ مسجد سہارن پور تھے۔ آپکو حقہ سے بڑی نفرت تھی۔ آپ نے ایک رسالہ حقہ کی حرمت پر لکھا۔ اس میں کچھ نظم بھی تھا۔ ایک شعر اسکا یوں تھا:

وہ جو ہیں مو لوی عبد الحی لکھنوی جو نام
لکھا رسالہ عربی میں حقہ حرام ہے

اس شعر میں جو لطف تھا آج تخمیناً چالیس سال اس جدید نبی کی نظم سے حاصل ہوا۔ امید ہے نظم کی قدر مولوی ظفر علی خان خوب کریں گے جن کو مخاطب کر کے نبی صاحب نے لکھا ہے:

مولوی ظفر علی مالک اخبار زمین دار، مولوی ثناء اللہ، سید محمد شریف گھڑیالوی کو چیلنج بموجب حوالہ انجیل شریف اور قرآن کریم وغیرہ مایوس العلاج بیماروں کو خدا کی ہدایت کے موجب دعا کے ذریعہ مقابلہ میں رکھ کر آدھے دس دن کے اندر چنگا کرنا، اور آدھے دوسرے فریق کے سپرد ہوں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ناظرین! یہ ہے خلاصہ جدید نبی کے دعوی کا۔ ہمارے دوساتھی تو خدا جانیں کیا جواب دیں ہم اپنی ذات خاص سے جواب دیتے ہیں کہ آپ امرتسر آیئے سول ہسپتال میں چل کر بیماروں پر دعا آزمائی کریں گے اس کے بعد دیکھا جائے گا کہ اپنے اثبات دعوی میں کون کامیاب ہے اور کون فیل؟

تا سیاہ روئے شود ہر کہ درو غش باشد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ نومبر ۱۹۳۲ء مطابق ۲۵ رجب ۱۳۵۱ھ جلد ۳۰ نمبر ۴ ص ۴۔۵)

قادیانی تبلیغ:

قابل توجہ جماعت اہلحدیث

مولانا پروفیسر ابومسعود خاں قمر بنارسیؒ، چندوسی سے لکھتے ہیں:

یہاں مسلمانوں میں بریلوی خیال کے مسلمان کثرت سے ہیں، قادیانی خیال کے صرف ایک۔ مرزا محمود احمد قادیانی کے حکم سے یوم تبلیغ مرزا میں قادیانی صاحب تبلیغ کے لئے اٹھے۔ عام مسلمانوں کے خوف سے جلسہ تو نہ کر سکے، اپنے ملاقاتیوں میں گھر گھر مرزائیت کی تبلیغ کرنے گئے کسی نے سنا، کسی نہ سنا۔

قریب دس بجے دن میرے غریب خانہ پر بھی تشریف لائے اور مرزائیت کی تبلیغ کی اور مجھے مشورہ دیا کہ بعد نماز عشا میں خدا سے راہ راست پانے کی دعا کروں۔ میں نے ان کو جواب دیا کہ میں تحصیل حاصل کا کام نہیں کرتا۔ مجھے پہلے ہی سے راہ راست حاصل ہے۔

میں نے ان سے صاف صاف کہدیا کہ میں مرزا صاحب قادیانی کو ان کے نبوت و مسیحیت کے دعووں میں جھوٹا یقین کرتا ہوں ۔اس پر قریب تین بجے دن تک بحث ہوتی رہی۔ بہت سے مسلمان جمع ہو گئے میں نے قرآن شریف کی آیتوں اور حدیث شریف پیش کر کے آخری فیصلہ پیش کیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان باتوں کا قادیانی کچھ جواب نہ دے سکے اور اپنا سامنہ لے کر چلے گئے تمام حاضرین اس بحث سے خوش ہو گئے۔قادیانی صاحب اس خیال سے آئے تھے کہ میں ان کے مذہب سے واقف نہ ہو کر خاموش ہو جاونگا مگر خدا کے فضل سے وہ خود لا جواب وخاموش ہو کر گئے۔

اس سے ہماری جماعت اہل حدیث کو سبق حاصل کرنا چاہیے اور ان کی مستعدی و ہمت کو دیکھنا چاہیے کہ تمام شہر میں تنہاء ہے مگر اپنے امیر کا حکم ماننے اور اپنے خیال کی تبلیغ کرنے میں بہت تیز۔کسی بات کا خوف نہیں۔

کاش ہماری جماعت مذہب حقہ اہل حدیث کی تبلیغ میں ایسی ہی ہو جاتی تو تمام تنزل و جمود جاتا رہتا۔میرا مقصود اس واقعہ کے بیان کرنے سے یہی ہے کہ جماعت اہل حدیث اس سے سبق لے اور اس کے تمام افراد اپنی کمر ہمت چست کریں اور مذہب اہل حدیث کی تبلیغ کریں۔پھر دیکھیں کہ کس قدر ترقی ہوتی ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ نومبر ۱۹۳۲ء مطابق ۲۵ رجب ۱۳۵۱ھ جلد ۳۰ نمبر ۴ ص ۵۔۶)

مباحثہ مونگ کا چیلنج

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

مولوی اللہ دتہ نے مثل دیگر علماء احمدیہ کے بطور فخر لکھا ہے کہ مرزا صاحب نے باطل شکن انکشاف کیا ہے کہ توفی کا فاعل اللہ ہو اور مفعول ذی روح۔اس وقت سوائے موت کے دوسرے معنی نہیں ہو سکتے۔دوسرے معنی دکھانے پر ایک ہزار روپیہ انعام رکھا مگر کسی مخالف نے نہ دکھایا،

(الفضل قادیان ۱۳ نومبر ۱۹۳۲ء)...

ہم مولوی اللہ دتہ کو یاد دلاتے ہیں کہ مباحثہ مونگ گجرات میں آپ،مولوی محمد یار،اور مولوی غلام رسول اور بہت سے علماء مرزائیہ موجود تھے۔کیا آپ کو یاد نہیں کہ مولوی محمد یار نے بھی ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہزاری انعام کا ذکر کر کے کہا تھا کہ علاوہ ایک ہزار مقررہ کے ایک سو روپیہ میں (محمد یار) بھی دونگا۔

جس کے جواب میں خاکسار (ثناء اللہ) نے مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی وغیرہ علماء اہل سنت کی موجود گی میں کہا تھا کہ میں اس خدمت کو حاضر ہوں۔

آپ مرزا غلام احمد صاحب کا ایک ہزار اور اپنا ایک سو، جملہ گیارہ سو روپیہ کسی امین کے پاس امانت رکھیں اور فیصلہ کیلئے منصف مقرر کریں، ہم اس کا ثبوت دیتے ہیں۔ اخیر مباحثہ تک ایسا سوئے کہ: گوئی مردہ اند آج (یعنی دسمبر ۱۹۳۲ء میں) اس واقعہ کو قریباً دوسال گذرے ہوں گے لیکن صدائے برنخواست مرزا غلام احمد قادیانی تو زندہ نہیں، جن سے تقاضا کیا جائے۔ البتہ مولوی اللہ دتہ یا کوئی اور جو اس دعوی کا حامی ہو ہمارے سامنے آئے اور فیصلہ کیلئے لاہور کے .... پروفیسر کو منصف مان لیں ہم مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے تقاضا کو پورا کر دیں گے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ دسمبر ۱۹۳۲ء جلد ۳۰ نمبر ۵ ص ..)

<u>صداقت مرزا پر مناظرہ</u>

صداقت مرزا قادیانی پر حافظ گوہر دین مبلغ کانفرنس و مولوی محمد الدین مرزائی کے درمیان ایک گھنٹہ تک مناظرہ ہوتا رہا۔ حافظ گوہر دین صاحب نے محمدی بیگم والی پیش گوئی کی بابت مدلل بیان کیا مگر مرزائی مناظر اس کی تردید نہ کر سکا۔

راقم: نتھے خان راجپوت از شکار ماچھیاں تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ دسمبر ۱۹۳۲ء جلد ۳۰ نمبر ۵ ص ۱۴)

<u>مرزا قادیانی، میاں صاحب دہلوی، مولوی ثناء اللہ</u>

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

آج ہم ایک ایسے مضمون کا ذکر ناظرین کو سناتے ہیں جس سے ہم کو بے حد مسرت ہوئی۔ ایسی کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساری عمر میں نہ ہوئی ہوگی۔ بلکہ اگر میں یہ کہوں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو آسمانی نکاح کی کامیابی پر جو خوشی ہوتی، وہ میری اس خوشی کے برابر نہ ہوتی تو بجا ہے، کیونکہ مجیب نے لکھا ہے:

مولوی ثناء اللہ، مولوی سید نذیر حسین دہلوی کا بروز ہے، اس لئے زندہ رہا۔

حدیث شریف میں آیا ہے:

آنحضرت ﷺ نے حضرت ابیؓ بن کعب کو فرمایا:

خدا نے مجھے ارشاد فرمایا کہ میں تجھ سے قرآن سنوں۔

حضرت ابیؓ مارے خوشی کے کہنے لگا

أ سما نی ر بی (کیا خدا نے میرا نام لیا ہے؟)

فرمایا : ہاں۔

مارے خوشی کے حضرت ابیؓ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

یہ خاکسار ناکارہ بھی اس وقت اس دلی مسرت کی حالت میں آبدیدہ ہو کر یہ سطور لکھ رہا ہے اور زبان پر جاری ہے

فی الجملہ نسبتے بتو کافی بود مرا
بلبل ہمیں کہ قافیہ گل شود بس است

خیر یہ تو ایک وجدانی کیفیت تھی جسے راقم مضمون نہیں سمجھ سکتا۔ اس لئے ہم اسے یہیں چھوڑ کر اس کی تفصیل بتاتے ہیں، جو سننے کے قابل ہے۔

مرزائی راقم مضمون نے ایک تمہید لکھی ہے کہ جس طرح پہلے نیک لوگوں کے بروز (مثل) پچھلوں میں بعض لوگ ہوتے ہیں، اسی طرح برے لوگوں کے بروز بھی ہوتے ہیں۔ میں عرصہ تک اس تلاش میں رہا کہ ثناء اللہ گزشتہ لوگوں میں سے کس برے آدمی کا بروز ہے، تو خدا نے مجھے بطفیل اپنے حبیب (مرزا غلام احمد قادیانی) کے بتایا کہ ثناء اللہ، نذیر حسین دہلوی کا بروز ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا امرتسری فرماتے ہیں کہ یہاں تک تو میرے لئے مقام مسرت ہے۔اس سے آگے لکھا ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے لکھا ہے۔

اس بات کو تقریباً نو برس کا عرصہ گذر گیا کہ جب میں دہلی گیا تھا اور میاں نذیر حسین غیر مقلد کو دعوت دین اسلام کی گئی تھی۔تب ان کے ہر ایک پہلو سے گریز دیکھ کر اور ان کی بدزبانی اور دشنام دہی کو مشاہدہ کر کے آخری فیصلہ یہی ٹھہرایا گیا تھا کہ وہ اپنے اعتقاد کے حق ہونے کی قسم کھالے، لیکن وہ بھاگ گیا۔اسی بھاگنے کی برکت سے اب تک اس کو عمر دی گئی۔(قادیانی اربعین نمبر۴ ص۱۲ حاشیہ)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

یہ تحریر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی ۱۵ دسمبر ۱۹۰۰ء کی ہے۔اس سے نو برس پہلے ۱۸۹۱ء ہوتا ہے جب مرزا صاحب (دعوی مسیحیت کے بعد) پہلی مرتبہ دہلی گئے ہیں اور جا کر چند اشتہار دیئے۔اس کے بعد بھی جتنے اشتہار نکلے وہ سب قادیان کی کتاب، تبلیغ رسالت، اور ہماری کتاب، تاریخ مرزا، میں جمع ہیں۔ان میں کوئی اشتہار اس مضمون کا نہیں جو مرزا غلام احمد قادیانی نے حضرت میاں نذیر حسین صاحب دہلوی کی نسبت دعوی کیا ہے۔یہ محض جھوٹ افتراء اور بہتان بعد الوقوع ہے۔

اچھا اس کے آگے وجہ مشابہت بھی سنیئے۔راقم مضمون لکھتا ہے :

اب اس مندرجہ بالا حوالہ کے مطالعہ اور ملاحظہ کے بعد کوئی ہے جو اس بات سے انکار کر سکے کہ اشتہار آخری فیصلہ کے بعد مکذب امرتسری کا زندہ رہنا بعینہ وہی وجہ نہیں رکھتا جو وجہ مکذب دہلوی کے ساتھ آخری فیصلہ ٹھہرائے جانے کے بعد اس کی زندگی کا موجب ہوئی۔کیا کوئی ہے جو ثابت کر سکے کہ مکذب امرتسری اشتہار آخری فیصلہ کے شائع ہونے پر بعینہ اسی طرح نہیں ڈرا، بعینہ اسی طرح نہیں بھاگا، بعینہ اسی طرح اس کو قبول کرنے سے اس نے انکار نہیں کیا، جس طرح دہلی والے آخری فیصلہ کے قائم ہونے پر مکذب دہلوی ڈرا بھاگا اور اس کو قبول کرنے سے اس نے انکار نہیں کیا۔ (الفضل قادیان ۶ دسمبر ۱۹۳۲ء ص ۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

کیسا سفسطہ ہے (بفرض محال) حضرت میاں نذیر حسین صاحب مرحوم نے اپنے عقائد پر قسم کھانے سے پہلوتہی کی، تو میرے معاملہ کی ان سے مشابہت کیسے ہوگئی۔ یہاں تو ایک فریق نے قسم کھالی۔ وہ فریق بھی معمولی نہیں بلکہ ملہم، مجدد، مہدی، مسیح موعود، نبی اور رسول۔ اس کی قسم کے الفاظ بھی مصدقہ الٰہی ہیں جو یہ ہیں:

یسئلو نك ا حقّ هو ۔ قل ای و ر بّی انّه لحق ۔

جانتے ہو یہ الفاظ کہاں کے ہیں؟ یہ آیت قرآن کی ہے، مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اس کو آخری فیصلہ والے اشتہار کے سر پر لکھا ہے۔ جس سے مقصود یہ ہے کہ میں نے نیچے جو مضمون لکھا ہے کہ ،

ثناء اللہ مجھ سے پہلے نہ مرے، تو میں جھوٹا ۔

یہ خدا کی بتائی ہوئی قسم کے ساتھ کہتا ہوں۔

یعنی اس حلفیہ بیان میں دو زور ہیں۔ ایک تو حلف، دوسرے خدائی تعلیم۔ بتایئے اب یہ واقعہ اس واقعہ (مکذوبہ) کے مشابہ کیونکر ہوا جس میں کسی فریق نے قسم نہ کھائی ہو۔

ہاں ایک طرح سے یہ واقعہ اس واقعہ سے مشابہ ہے کیونکہ مرزا غلام احمد صاحب کہتے ہیں کہ میں نے مولوی نذیر حسین دہلوی کو کہا تھا کہ اپنے اعتقاد کے حق ہونے کی قسم کھالے۔ اگر وہ قسم کھالیتا تو ایک سال تک میری زندگی میں مرجاتا (قادیانی اربعین نمبر۴۔ ص۱۱)۔ معلوم ہوا کہ بالمقابل قسم کھانے والا اگر جھوٹی قسم کھائے تو سچے کی زندگی میں مرجاتا ہے۔ بتاؤ پھر کیا ہوا؟

۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو کون مرا۔ اور یہ سطور اس وقت کون لکھ رہا ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ دسمبر ۱۹۳۲ء مطابق ۲۴ شعبان ۱۳۵۱ھ ص ۴۔۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

درخواست بخدمت میاں محمود اور مولوی محمد علی

(مطبوعہ اشتہار)

صاحبان! آپ کو معلوم ہے کہ اس وقت جناب مرزا صاحب متوفی کی وجہ سے مسلمانوں میں کس قدر اختلاف ہو رہا ہے۔ یہاں تک کہ فسخ نکاح کے مقدمات پیش ہیں۔

ادھر آپ دونوں صاحبان مع اپنی جماعتوں کے مرزا صاحب کی مسیحیت منوانے میں رات دن ساعی ہیں۔ اس لئے آپ دونوں صاحبوں کا مع اپنی جماعتوں کے فرض ہے کہ جو کوئی جس طرح مرزا صاحب کا دعوی سمجھنا چاہے اسے سمجھائیں۔ جیسے بھی شکوک پیش کرے ان کو رفع کریں۔

جہاں تک مجھے معلوم ہے جمہور مسلمانوں کو مرزا صاحب کے اس اعلان سے سخت روکاوٹ ہو رہی ہے جس کا نام ہے آخری فیصلہ۔

جس میں موصوف نے دعا کی تھی کہ ہم دونوں (مرزا قادیانی اور مولوی ثناء اللہ) میں سے جو اللہ کے نزدیک جھوٹا ہے، وہ سچے سے پہلے مر جائے۔ چونکہ مرزا صاحب فوت ہو گئے اس لئے جمہور مسلمان اس بددعاء مرزا صاحب کو فیصلہ الٰہی جان کر احمدیت سے مستفیض نہیں ہوتے۔

یہی ایک پتھر ہے جو احمدیت کے راستے میں گرا ہوا ہے۔ اس لئے آپ صاحبوں کا فرض ہے کہ اس پتھر کو راستے سے اٹھانے کی کوشش کریں۔ جس کی احسن صورت یہ ہے کہ اپنے دونوں جلسوں سے فارغ ہو کر امرتسر یا لاہور میں ایک خاص مجلس کریں جس میں شرفاء قوم شریک ہوں اور ہم فریقین کا بیان سن کر صحیح رائے قائم کر سکیں۔

نوٹ نمبر ا۔ بیان تحریر ہوتا جائے گا بعد دستخط فریقین وصدر مجلس شائع ہوگا بلکہ اگر آپ کسی ذی علم صاحب دیانت کو منصف تجویز کریں گے تو اس کا فیصلہ بھی ساتھ ہی شائع ہوگا۔ امید ہے آپ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صاحبان اس کام کو ضروری دینی اہم کام تصور فرما کر متوجہ ہوں گے۔

نوٹ نمبر ۲۔ میرے خیال میں اس کام کے لئے تاریخ ۲۹، ۳۰ دسمبر موزوں ہیں کیونکہ بعد ازاں رمضان المبارک شروع ہو جائے گا۔ امرتسر میں مجلس کریں گے تو جماعت اہل حدیث امرتسر انتظام میں آپ کے شریک انتظام ہوں۔ لاہور میں کریں گے تو وہاں بھی جماعت اہلحدیث شریک کار ہوگی۔

المکلف خادم دین ابوالوفاء ثناء اللہ امرت سری، کفاہ اللہ

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۲۳ دسمبر ۱۹۳۲ء مطابق ۲۴ شعبان ۱۳۵۱ھ ص ۵)

اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۹۳۳ء سے

قادیانی رجعت قہقری

چند روز قبل تک قادیانی مبلغین ہر موقع پر مباحثہ کیلئے پیش ہوتے تھے۔ چاہے مباحثہ کا انجام کتنا ہی ان کے حق میں برا کیوں نہ ہو، مگر وہ ٹلتے نہ تھے۔ لیکن چند دنوں سے وہ کچھ تھک گئے ہیں۔ جلسہ اہل حدیث بٹالہ سے یہ تھکاوٹ معلوم ہوئی ہے کہ باوجود قرب قادیان کے جلسہ میں مناظرہ کو نہ آئے اور فضول حجتیں بتاتے رہے۔ اسی طرح شہر جھنگ کے جلسہ اہل حدیث میں (۱۱-۱۲ مارچ کو) مباحثہ کے لئے نہ آئے حالانکہ تین وقت ان کو تقریرات پر سوال و جواب کرنے کو دیئے گئے، مگر نہ آئے، پر نہ آئے۔ جس کا افسوس ہے۔ ہم سے کوئی پوچھے تو ہم صاف کہتے ہیں کہ حرکت احمدیہ کا عدم ہم نہیں چاہتے، کیونکہ ان کی وجہ سے مسلمانوں میں حرکت پیدا ہو جاتی ہے۔ بغرض تفہیم ان کی مثال بالکل مچھر اور پسو کی ہے جو گہری نیند میں سوئے ہوئے نمازی کو اٹھا دیتا ہے۔ مگر آثار سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان کی حرکت جس کا انجام قریب ہیکمز ور ہو رہی ہے، شاید دل جلوں کی دعا قبول ہونے والی ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہانہ کرتا ہے ساقیا کیا نہیں ہے شیشے میں مئے کا قطرہ
خدا نے چاہا تو دیکھ لیں گے تیرا سبو بھی نہیں رہے گا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ مارچ ۱۹۳۳ء ص ۴)

(یہ مضمون کا آخری حصہ ہے جو شائد اخبار کے صفحہ ۳ یا ۴ سے شروع ہوا ہے جو موجود نہیں ہیں۔ بہاء)

توہین انبیاء کس نے کی

حافظ فضل الرحمٰنؒ صاحب راولپنڈی سے لکھتے ہیں:

ناظرین اخبار اہل حدیث کی ۳ مارچ ۱۹۳۳ء کی اشاعت میں بعنوان صدر میرا ایک مضمون شائع ہوا تھا جس میں بحوالہ قرآنی آیات میں نے ثابت کیا تھا کہ رسولوں کے مقابلہ میں کافر کبھی کامیاب نہیں ہوئے اور نہ ہی ہو سکتے ہیں۔ آخر الامر، اللہ اور اس کے رسولوں کو فتح نصیب ہوتی ہے۔ جس کے ثبوت میں قصہ لوط، موسی، عیسی، ابراہیم اور محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف اشارہ کیا گیا تھا۔

اس کے بعد لکھا تھا کہ یہودیوں کے عقیدہ کے مطابق عیسیٰؑ کو صلیب پر مارنا (بقول مرزا صاحب قادیانی لٹکایا جانا) عیسی کی نبوت کے منافی ہے بلکہ یہ عقیدہ خدا تعالی کے اعلان و مکروا و مکر اللّٰہ و اللّٰہ خیر الماکرین کو ٹھکراتا ہے۔

برادران! بات سیدھی اور صاف تھی، لیکن ہمارے لاہوری مرزائیوں کے کیمپ میں اس مضمون سے ایک ہلچل پیدا ہوگئی ہے۔ چنانچہ ان کا نمائندہ پیغام صلح لاہور کی ۱۱۔ مارچ ۱۹۳۳ء کی اشاعت میں صفحہ ۶ پر نہایت خفگی سے لکھتا ہے:

ایک اور وہابی راولپنڈی سے بولے ہیں کہ مسیح ابن مریم کو چونکہ وجیھاً فی الدنیا کہا گیا ہے، اس لئے اس کا لوگوں سے تازیانے کھانا، گالیاں سننا، طمانچے کھانا اور صلیب پر چڑھائے جانا، توہین انبیاء میں داخل ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۔قربان جایئے چودھویں صدی کے وہابی کی عقل کے، رحمۃ للعالمین نے تیرہ سال مکہ میں مخالفین سے بد سے بدتر مصائب اٹھائے، پھر وہابی عقاید کے مطابق ابوالانبیاء حضرت ابراہیمؑ کو مخالف آگ میں ڈال دیں تو یہ اہانت انبیاء میں داخل نہیں۔

قربان جائیں ایسے انوکھے منطقیانہ استدلال پر واقعی خوش عقیدت ایک لاعلاج مرض ہے جو انسان کے عقل و دماغ اور ذہنیت پر بہت برا اثر کردیتی ہے۔معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے پیغامی دوستوں نے اصل مضمون کو نہیں پڑھا۔صرف عنوان دیکھ کر آگ بگولا ہو گئے، اور اپنے ہم خیالوں سے خراج تحسین کیلئے فوراً مضمون پر حرف گیری کردی۔

اجی جناب! میرے مضمون کا لب لباب یہ تھا کہ یہودیوں کا عقیدہ یہ تھا کہ جس کو پھانسی پر لٹکایا جائے، وہ ملعون ہوتا ہے۔لیجئے ہم آپ کی تسلی کے لئے جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دستخط بھی کرائے دیتے ہیں۔مرزا غلام احمد صاحب ازالہ اوہام تقطیع کلاں صفحہ ۱۵۵ پر فرماتے ہیں:

یہودیوں کے خیال کی بنا توریت کے اس قول پر تھی جو لکھا ہے کہ جو پھانسی دیا جائے وہ ملعون ہے۔یعنی خدا تعالیٰ کی رحمت اور قرب الٰہی سے دور مہجور ہے۔اور یہودیوں کے اس قول کا مدعا یہ تھا کہ اگر عیسیٰ بن مریم سچا رسول ہوتا، تو ہم اس کو پھانسی دینے پر ہرگز قادر نہ ہوسکتے کیونکہ توریت بلند آواز سے پکار رہی ہے کہ مصلوب لعنتی ہوتا ہے۔

بنابریں مرزا صاحب قادیانی کے قول کے مطابق اگر مانا جائے کہ عیسیٰ علیہ السلام پھانسی پر لٹکائے گئے بلکہ ان کو یہودیوں نے جلدی سے دو چوروں کے ساتھ صلیب پر چڑھا دیا (حوالہ ازالہ اوہام ص ۱۵۸)، تو یہ عیسیٰ کی توہین نہیں تو اور کیا ہے؟

اجی صاحب! آپ کا مندرجہ بالا استدلال درست اور قابل تسلیم تب ہوتا اگر آپ یہ ثابت کرتے کہ یہودیوں کی طرح مشرکین مکہ اور مخالفین ابراہیم نے اپنے عقیدے کے مطابق نبوت کی پڑتال اور امتیاز کے لئے جناب محمد رسول اللہ ﷺ اور ابراہیم کی مخالفت کی ہو اور آخر میں ان کو کامیابی ہوئی ہو۔یعنی اگر یہ ثابت کریں کہ مشرکین کا یہ عقیدہ تھا کہ نبی کا اس کی پیدائشی جگہ سے ہجرت کر جانا نبوت کے منافی ہوتا ہے، تو بے شک آپ کا اعتراض

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بجا تھا۔مگر جناب نے نہ اسلامی تعلیم پر غور کیا اور نہ قرآن مجید پر تدبر کیا۔اجی مشرکین مکہ اور مخالفین ابراہیم نے تو بقول ولقد استهزی برسل من قبلك فحاق بالّذين سخروا منهم ما كانوا به يستهزؤن (الانعام:١٠) بمقتضائے بشریت مخالفت کی نہ یہودیوں کی طرح ایک اصول کے ماتحت۔

پیغامیوں کا آرگن اس کے آگے لکھتا ہے: اگر یہ وہابی صاحب، مولوی ثناء اللہ سے دریافت کر لیتے وہ انہیں سابقہ اہل حدیث کا حوالہ دیتے کہ مسیح یسوعی اور ہے اور عیسی ابن مریم اور ہے۔

سبحان اللہ کیا ہی کہنا ہے۔یہ بھلا ان بھلے مانسوں سے کوئی پوچھے کہ مرزا صاحب نے ازالہ اوہام میں عیسی بن مریم کی وفات ثابت کی ہے یا مسیح یسوعی کی؟ پیغامی دوستو! آپ اس بات سے تو انکار نہیں کر سکتے کہ قرآن مجید کی آیات و قولهم انا قتلنا المسيح عيسى بن مريم رسول الله (النساء:١٥٧)

و ان من اهل الكتاب الا ليؤمنن به قبل موته

میں عیسی بن مریم کا ذکر ہے نہ کسی اور مسیح کا، تو آپ کا کیا حق ہے کہ جب مرزا صاحب قادیانی مذکورة الصدر آیات کی تشریح کرتے ہوئے ازالہ اوہام صفحہ ١٥٤ تا ١٦١، جیسا کہ میں نے اہل حدیث کی ٣ مارچ کی اشاعت میں لکھا ہے فرمایا ہے کہ مسیح اس کے حوالے کیا گیا، اس کو تازیانے لگائے گئے وغیرہ، تو یہاں قرآن کے مفہوم کے مخالف محض اپنی بریت کے لئے تحریف سے کام لیتے ہوئے یہ لکھیں کہ مرزا صاحب قادیانی کا یہاں مطلب ہی اور مسیح سے ہے، نہ کہ عیسی بن مریم سے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ٢٤ مارچ ١٩٣٣ء مطابق ٢٦ ذی قعد ١٣٥١ھ ص ٥-٦)

<u>امرتسر میں کامیاب مناظرہ</u>

٢٥ اکتوبر ١٩٣٣ء کو بوقت شب ٨ بجے تا ١١ بجے ڈھاب تیلی بھناں کٹرہ کرم سنگھ میں اہل حدیث و مرزائی جماعت کے مابین صدق و کذب مرزا پر مناظرہ ہوا اہل حدیث کی طرف سے منشی محمد عبداللہ معمار مناظر تھے۔منشی صاحب نے قادیانی مولوی صاحب کا ایسا ناطقہ بند کیا کہ ان سے کوئی جواب بن نہ پڑا۔سامعین جو ٥٠٠ کے قریب تھے پر مرزا صاحب قادیانی کے مشن کی واضح طور پر قلعی کھل گئی۔ اور اہل حدیث کو فتح مبین حاصل ہوئی۔راقم: منظور حسین قریشی بازار ٹوکریاں امرتسر یکے از شرکاء مناظرہ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ٣ نومبر ١٩٣٣ء جلد ٣١ نمبر ١ ص ١٣)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بنارس میں تبلیغ قادیانیت

مولانا ابوالقاسم ؒ سیف محمدی بنارسی لکھتے ہیں:

اس عنوان کے تحت الفضل قادیان ۳۱ اگست ۱۹۳۳ میں مضمون نظر سے گذرا افسوس کہ مضمون نگار نے تلبیس وافتراء سے کام لیا ہے۔اس لئے میں پورے واقعہ کو نہائت سچائی سے لکھتا ہوں۔

بنارس میونسپلٹی میں دو شخص قادیانی عقیدہ کے اچھے عہدہ پر ملازم ہیں۔جب تک میونسپلٹی قومی تھی ان کا مطلق کوئی اثر نہ تھا۔جب سے میونسپلٹی سرکاری ہوگئی اور قومی کارکن علیحدہ ہوگئے فتنہ قادیانیت نے اپنا سر نکالا اور انہوں نے اپنے مبلغین قادیان سے بلائے۔مولوی عبدالمجید احمدی بنارس آئے اور لوگوں سے میرا نام سن کر سب سے پہلے میرے پاس آئے۔میں مدرسہ میں اس وقت درس دے رہا تھا۔ایک شخص نے جو قادیانی تھا غیر قادیانی بن کر مجھ سے درخواست کی کہ یہ صاحب مولوی عبدالمجید احمدی ہیں ، مجھے بھی احمدی بنانا چاہتے ہیں۔میں جاہل ہوں ان کا جواب نہیں دے سکتا ۔آپ کے پاس لایا ہوں تاکہ آپ میری طرف سے ان کو جواب دے کر میری تسلی کریں۔میں نے کہا یہ میرے درس کا وقت ہے،طلبا کا حرج ہوگا۔آپ لوگ کسی دوسرے وقت تشریف لائیں۔

احمدی۔چند منٹ کا کام ہے چند شبہات ہیں ان کو رفع کردیں ۔

محمدی۔میں نے کہا مبلغ صاحب! آپ احمدی ہیں مرزا صاحب کی نبوت ثابت کریں

احمدی ۔نہیں جناب میں حیات ووفات عیسی پر گفتگو کروں گا۔

محمدی۔ ان کی حیات یا وفات کو مرزا صاحب قادیانی کی نبوت سے کیا تعلق ہے۔

احمدی۔تعلق یہ ہے کہ اگر حضرت عیسیٰؑ کی موت ثابت ہوجائے گی تو ان احادیث کی رو سے جن میں مسیح ومہدی کی آمد کی خبر ہے وہ مسیح ومہدی مرزا صاحب کو ماننا پڑے گا۔محمدی۔تو کیا جو لوگ وفات عیسی کے قائل ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جیسے سرسید احمد خان اوران کے اتباع ،انہوں نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو مان لیا ہے؟

احمدی۔ وہ لوگ چونکہ ان احادیث کے بھی منکر ہیں جو مسیح ومہدی سے متعلق ہیں اس لئے انہوں نے نہیں مانا۔ اور آپ لوگ تو ان احادیث کے منکر نہیں، لہذا ان کا مصداق تو کسی کو ماننا ہی پڑے گا اور وہ مرزا صاحب قادیانی ہیں۔

محمدی۔ جو وفات مسیح کا قائل ہو اور ان احادیث کو بھی مانتا ہو وہ اس شخص کو مسیح ومہدی مانے گا جس میں وہ تمام اوصاف وعلامات موجود ہوں جو ان احادیث میں بیان ہوئی ہیں۔اور ظاہر ہے کہ مرزا صاحب قادیانی میں ان میں سے ایک وصف وعلامت بھی موجود نہیں۔ پھر مرزا صاحب قادیانی ان احادیث کے مصداق کیسے ہو سکتے ہیں؟

احمدی۔تو کیا آپ وفات مسیح کے قائل ہیں؟ اگر ہیں تو لکھ دیجئے۔ پھر میں تمام اوصاف حدیثیہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی میں ثابت کر دوں گا۔

محمدی۔ میں حیات مسیح کا قائل ہوں۔اور اس کو علی وجہ البصیرت کتاب وسنت کے دلائل قاطعہ سے ثابت کر سکتا ہوں۔لیکن اس کا اثر مرزا صاحب کی صداقت پر کچھ نہیں پڑتا۔اس لئے حیات ووفات مسیح پر گفتگو بالکل فضول ہے۔آپ کتاب وسنت سے معیار نبوت ثابت کریں اور اس پر مرزا صاحب قادیانی کو نبی و مسیح ثابت کریں ۔

احمدی۔آپ حیات ونزول مسیح کے قائل ہیں اور حدیث مسلم میں جس میں حضرت عیسی کی آمد مذکور ہے، چار دفعہ ان کی شان میں نبی اللہ آیا ہے۔پس ثابت ہوا کہ وہ آنے والہ مسیح نبی ہوگا۔اسی لئے حضرت عائشہؓ نے حدیث لا نبی بعدہ کا انکار کیا ہے۔جیسا کہ مجمع البحار میں ہے۔لہذا خاتم النبیین کے بعد کسی نبی کا آنا ختم نبوت کے خلاف نہیں ہے۔اور چونکہ موت عیسی بدلائل ثابت ہے لہذا وہ آنے والہ نبی اللہ اور مسیح حکم وعدل جناب مرزا صاحب علیہ السلام ہیں۔(مختصراً)۔

محمدی۔آنے والے مسیح کو نئی نبوت نہیں ملے گی بلکہ پہلے جو نبوت حضرت مسیح کو مل چکی ہے اسی وصف کے ساتھ تشریف لائیں گے۔اور شریعت محمدیہ کے تابع ہوں گے۔

حدیث مسلم میں ان کے لئے لفظ نبی اللہ کا اطلاق من باب تسمیة الشیء بوصفه السابق ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جیسے کسی پنشنر داروغہ کو ہم کہتے ہیں آیئے داروغہ صاحب۔

مرزا صاحب کو نبوت آنحضرت ﷺ سے پہلے تو نہیں ملی تھی، انہوں نے ۱۹۰۱ء میں دعوی نبوت کیا ہے جو آئت قرآنیہ خاتم النبیین اور حدیث صحیحین میں قصر نبوت کی آخری اینٹ ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ۔اور حدیث ترمذی ان الرسالة و النبوة قد انقطعت فلا رسول بعدی و لا نبی اور حدیث مسلم لا نبوة بعدی کے صریح خلاف ہے۔اور حضرت عائشہؓ کا انکار لا نبی بعده سے محض بے سند ہے۔ سچے ہو تو حضرت عائشہؓ تک اس کی سند متصل بیان کرو۔حضرت عیسیٰؑ کی موت کسی دلیل سے ثابت نہیں بلکہ فرمان رسول ان عیسی لم یمت (تفسیر ابن کثیر) کے صریح خلاف ہے۔پس وہ آنے والہ مسیح مریم بنت عمران کا بیٹا ہے نہ مرزا صاحب قادیانی جن کے الہام اور پیش گوئیاں غلط ہوا کرتی تھیں ۔

احمدی۔مولانا محمد قاسم دیو بندی اور حضرت مجدد صاحب سرہندی نے امکان نبوت تسلیم کیا ہے۔اور تفسیر ابن کثیر میں یہ حدیث بھی تو ہے لو کان موسی و عیسی حیین جس سے وفات عیسی صاف ثابت ہوتی ہے۔پس وہ آنے والہ مسیح حضرت مرزا صاحب قادیانی ہیں جن کا کوئی الہام اور پیش گوئی غلط ثابت نہیں ہوئی۔

محمدی۔مجدد صاحب اور مولانا قاسم کی کتاب اس وقت میرے سامنے نہیں۔اس لئے معلوم نہیں انہوں نے کیا لکھا ہے۔اور بالفرض انہوں نے وہی لکھا جو آپ کہتے ہیں تو ان کا قول اجماع امت کے خلاف حجت نہیں۔ خاص کر ہم اہل حدیث کے لئے۔ابن کثیر کی روایت لو کان موسی و عیسی محض بے سند ہے ۔ابن کثیر نے بھی اس کی کوئی سند بیان نہیں کی۔آپ میرے مطالبہ کو پورا کریں اور مسئلہ حیات ووفاۃ مسیح میں وقت ضائع نہ کریں۔اس مسئلہ پر کسی اور وقت میں جلسہ عام میں بحث کی جائے گی۔آپ معیار نبوت کو بیان کریں اور مرزا صاحب قادیانی کو اس کا مصداق ثابت کریں۔پھر ہم مرزا صاحب قادیانی کے الہام اور پیش گوئیوں کا غلط ہونا ثابت کریں گے۔

احمدی۔میں جانتا ہوں کہ آپ محمدی بیگم اور مولوی ثناء اللہ والا واقعہ بیان کریں گے۔لیجئے معیار نبوت قرآن سے سنئے فقد لبثت فیکم عمراً من قبله مرزا صاحب قادیانی کی عمر سابقہ، پبلک کے سامنے ہے۔جو ان کی صداقت کی دلیل ہے ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محمدی۔ جہاں پانی مرتا ہے اسے تو آپ اچھی طرح جانتے ہوں گے۔آپ گھبرائیں نہیں۔ میں محمدی بیگم اور مولانا ثناء اللہ صاحب والا آخری فیصلہ نہ پیش کرونگا۔ میں مرزا صاحب کے دوسرے الہامات اور پیش گوئیاں سناؤں گا جو جھوٹی نکلیں۔ میں نے معیار نبوت کا مطالبہ کیا تھا جس پر از آدم تا ایندم تمام انبیاء اور مدعیان نبوت پرکھے جائیں۔آپ نے عمراً من قبله والی آیت جو پیش کی ہے یہ معیار نبوت نہیں۔ بلکہ کفار کے مطالبہ (تبدیل قرآن) کے جوابات میں سے آخری جواب ہے۔کیا تمام انبیاء نے اسی طرح اپنی سابقہ عمر کو منکرین کے سامنے پیش کیا ہے؟ اگر نہیں تو یہ معیار کیوں کر بن گئی؟

احمدی۔ ہاں تمام انبیاء نے اپنی گذشتہ عمر بطور معیار پیش کی ہے۔

محمدی۔ لیجئے یہ قرآن مجید اور نکالئے۔

احمدی۔ (کامل بیس منٹ تک ورق گردانی کے بعد)۔اس وقت مجھے یاد نہیں آتی۔ اچھا آپ بتلائیں کہ پھر معیار نبوت کیا ہے؟

محمدی۔ سنئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

و ما ارسلنا قبلك الّا رجالًا نوحی الیهم فسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون ۔ و ما جعلنا هم جسداً لا یأكلون الطعام و ما كانوا خالدین۔ ثم صدقنا هم الوعد فانجیناهم و من نشاء و اهلكنا المسرفین۔

(الانبیاء:۷-۹)

ان آیات نے یہ معیار بتلایا کہ انبیاء کرام اللہ تعالیٰ سے الہام پا کر جو خبر دیتے ہیں یا پیش گوئی کرتے ہیں وہ سچی ہوتی ہے۔ایک بھی غلط اور جھوٹی نہیں ہوسکتی۔ آیئے اس معیار پر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو جانچیں۔

احمدی۔ یہ معیار صحیح نہیں کیونکہ حضرت یونسؑ نے خدا تعالیٰ سے الہام پا کر اپنی قوم پر عذاب آنے کی جو پیش گوئی کی تھی وہ صحیح ثابت نہیں ہوئی۔

محمدی۔ لیجئے یہ قرآن مجید سامنے ہے۔اس میں سے وہ آیت نکالئے جس میں حضرت یونسؑ کا وعدہ قوم پر عذاب آنے کا ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احمدی۔(۱۵ منٹ ورق گردانی کے بعد)۔ میں حافظ نہیں ہوں مجھے وہ آیت یاد نہیں۔اور اس وقت ملتی بھی نہیں۔

محمدی۔قرآن مجید میں ایسی ایک آیت بھی نہیں جس میں حضرت یونسؑ کا وعدہ عذاب آنے کا مذکور ہو۔اگر وعدہ الٰہی ہوتا تو ضرور ان کی قوم ہلاک ہوجاتی۔و اللہ لا یخلف المیعاد ۔پس میرا پیش کردہ معیار دراصل معیار نبوت ہے اور مرزا صاحب قادیانی اس معیار پر پورے نہیں اترتے لہذا وہ نبی اور مسیح موعود نہیں ہیں ۔

احمدی ۔میں جانتا ہوں آپ محمدی بیگم اور مولوی ثناء اللہ امرتسری کا قصہ پیش کریں گے۔اچھا پیش کیجئے۔میں ان دونوں امروں میں مرزا صاحب قادیانی، مسیح موعود کی صداقت ثابت کردونگا۔

محمدی ۔ الہام مرزا زوجنا کھا اور یردھا الیک کو مدنظر رکھتے ہوئے بس اتنا بتا دیجئے کہ کیا محترمہ محمدی بیگم مرزا صاحب کی زوجیت میں آ گئیں اور کیا مرزا صاحب قادیانی، مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری کی زندگی میں مر نہیں گئے؟

احمدی۔(حسب عادت ایک لمبی چوڑی فضول بکواس کے بعد) یہ ایک انذاری پیش گوئی تھی جو احمد بیگ کے مر جانے اور سلطان محمد کے ڈر جانے اور توبہ کر لینے سے پوری ہوگئی۔اور مرزا صاحب کی دعا مولوی ثناء اللہ صاحب نے تسلیم نہیں کی، بلکہ یہ لکھ دیا کہ حرام زادہ کی رسی دراز ہوتی ہے (یہ لفظ دکھاؤ تو لدھیانہ کے تین سو میں سے ایک سو انعام لو۔ ثناء اللہ) لہذا ان کی عمر دراز ہوگئی اور مرزا صاحب قادیانی نے وفات پائی۔

محمدی۔مرزا صاحب کی اس معجون مرکب پیش گوئی کا اصل مقصد کیا تھا؟ صرف احمد بیگ کا مر جانا؟ سلطان محمد کا ڈر کر توبہ کر لینا؟ یا ان تمام موانع کا دور ہو کر محمدی بیگم کا ان کی زوجیت میں آنا؟ الہامات لا تبدیل لکلمات اللہ اور یردھا الیک اور زوجنا کھا کے کیا معنی ہیں؟

احمد بیگ پہلے مانع تھا لیکن وہ مرتا ہے تو محمدی بیگم کو سلطان محمد سے بیاہ دینے کے بعد۔پہلے مر جاتا تو مانع دور ہوجاتا۔پھر سلطان محمد بوجہ محمدی بیگم کے شوہر ہونے کے بڑا مانع تھا، جواب تک موجود ہے۔جنگ عظیم میں باوجود گولی لگنے کے بھی نہیں مرا۔وہ خواہ ڈر گیا یا قادیانی بن گیا لیکن مانع تو بہرحال باقی رہا۔اور محمدی بیگم مرزا صاحب کی زوجیت میں نہ آئی جو الہام کا اصل مقصد تھا ۔بلکہ مرزا صاحب نے اسی حسرت میں جان تک دے دی۔پس ان کا الہام مذکور اور پیش گوئی صاف جھوٹی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثابت ہوئی مولانا ثناء اللہ صاحب نے ہرگز ہرگز کہیں بھی نہیں لکھا کہ حرام زدہ کی رسی دراز ہوتی ہے۔ سچے ہو تو ان کی تحریر دکھلاؤ ۔

احمدی۔(بہت سی بہکی بہکی باتیں کرنے کے بعد) آپ لوگ حیات ووفاۃ مسیح پر بحث کرنے سے کیوں بھاگتے ہیں۔

محمدی۔اس لئے تاکہ مرزا صاحب قادیانی کو ہم جھوٹا ثابت کریں۔اور مسئلہ مذکورہ پر بحث کرنے سے بھاگتے نہیں ہیں۔میں پہلے کہہ چکا ہوں کی میں اس مسئلہ پر علی وجہ البصیرت بحث کرسکتا ہوں لیکن اس وقت میرے پاس وقت نہیں ہے کوئی جلسہ مناظرہ مقرر کریں اس میں تحریری یا تقریری جس طرح چاہیں بحث کرلیں۔اب نماز ظہر کا وقت آگیا ہے

احمدی۔اچھا تو اس وقت ہم جاتے ہیں، یہاں شہر کے اور مولویوں کے نام و پتہ آپ بتلا سکتے ہیں ۔

محمدی۔ہاں فلاں فلاں مولویصاحب ہیں،آپ ان کے پاس جاسکتے ہیں ۔

احمدی ۔اچھا رخصت ۔معاف کیجئے ہم نے آپ کا بہت وقت ضائع کیا لیکن آپ سے مل کر ہم بہت خوش ہوئے۔

محمدی۔آپ کی عنائت ہے۔وقت میرا نہیں طلبا کا ضائع ہوا۔میرا تو یہی کام ہے۔

ناظرین یہ ہے الفضل کی اس تحریر کی حقیقت کہ وفات مسیح اور ختم نبوت پر گفتگو سے انکار کردیا۔آخر صداقت مرزا پر گفتگو ہوئی تو لاجواب ہوگئے۔کہنے لگے میرے پاس وقت نہیں آپ فلاں مولوی کے پاس جائیں

جھوٹ تو ان کی نبوت میں داخل ہے۔

بعد کے واقعات

مرزائیوں کو چیلنج دے دیا کہ آؤ بحث کرلو۔بحث تحریری ہوگی۔جواب آیا کہ بغیر مرکز کی اجازت کے ہم تحریری بحث نہ کریں گے۔کہا گیا کہ اجازت منگالو۔دو ہفتہ کے بعد خبر لائے کہ اجازت مل گئی۔ ہمارے علماء ۵ ستمبر تک آجائیں گے شرط لکھ کر بھیجو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شرطیں بھیجیں گئیں تو جواب ملا کہ شرطیں ہمارے علماء آ کر طے کریں گے۔ادھر سے تقاضا پر تقاضا۔ ادھر سے وہی مرغے کی ایک ٹانگ۔آخران کے مناظر ۵ ستمبر کی بجائے ۱۵ ستمبر کو آئے اور شرط یہ کی کہ ثالث غیر مسلم ایسا ہوگا جو قرآن حدیث تفاسیر و علوم عربیہ ولغت وتصنیفات مرزا پر عبور تام رکھتا ہو۔اور فیصلہ دیتے ہوئے قسم مئوکد بعذاب کھائے۔اور فریقین کے مناظر تنہا کمرے میں بیٹھ کر پرچے لکھیں۔آخری دن کو پبلک کو جمع کر کے ساری تحریریں سنادی جائیں گی۔

ادھر سے عربی میں ایک مبسوط رقعہ لکھا گیا کہ کہ ایسا غیر مسلم شیخ الاسلام آپ ہی بتائیں کون ہے۔ہمارے خط کو پولیس کے حوالے کر کے پولیس کی دست اندازی سے مناظرہ سے جان چھڑائی۔ہم برابر ان کی تردید میں ہر ہفتہ عظیم الشان جلسے مختلف محلوں میں کرتے رہے۔نیز ہر ہفتہ ایک ٹریکٹ بھی طبع کرا کے شائع کرتے رہے جن میں سے حسب ذیل شائع کر چکے ہیں۔

مرزا صاحب کے بعض دعاوی اور الہامات۔ اظہار حقیقت (حیات عیسی میں)۔نزول مسیح اور ختم نبوت۔ ثنائے رحمانی برقضائے قادیانی (آخری فیصلہ)۔غلام احمد مبلغ قادیانی کا جواب ۔دعوت ان الحق کا جواب ۔امام مہدی اور مرزا۔ظہور امام کا جواب۔شہر کے مرزائیوں پر ہمارا اضعافاً مضاعفا بڑھتا ہی جا رہا ہے اور بقول قادیانی نامہ الفضل جو ہل چل مچی ہوئی تھی اس کا محل قادیانی کیمپ بنارس چھاونی ہو گیا

نہ تم یوں چھیڑتے ہم کو نہ ہم میدان میں آتے
نہ کھلتے راز سر بستہ نہ یہ رسوائیاں ہوتیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳ نومبر ۱۹۳۳ء مطابق ۱۴ رجب ۱۳۵۲ھ جلد ۳۱ نمبر ۱ ص ۵۔۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صداء ایمان بجواب ندائے ایمان

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

لوگ کہتے ہیں کہ وکیلوں اور بیرسٹروں کے حوصلے بڑے ہوتے ہیں۔ یہ لوگ بڑے دل گردہ کے مالک ہوتے ہیں۔ ایک عدالت میں مقدمہ ہار جائیں تو دوسری میں کمر بستہ کھڑے ہو جاتے ہیں۔ بلکہ اس عدالت میں دوسرے مقدمہ کی پیروی کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

واقعات بتاتے ہیں کہ مرزائیوں کے مقابلے میں وکیلوں کا حوصلہ قابل ذکر ہی نہیں۔ یہ لوگ ایسی ہمت کے مالک ہیں اور ایسے دل گردے کے مالک ہیں کہ کیا مجال کہ آج کی ناکامی کل ان کو مایوس یا کمر شکستہ کرے۔ بلکہ ہر ناکامی پر مزید چست نظر آتے ہیں۔ مخالف پڑے کہیں فا صنع ما شئت ، مگر ہم تو ان کی ہمت کے قائل ہیں۔

۲۲۔ اکتوبر کو جہاں ایک بھی مرزائی تھا، غالباً اس نے بھی تبلیغ کی۔ مجنون وارانہ تبلیغ کی ہوگی۔ چاہے کسی نے اس کی سنی یا نہ سنی، برا بھلا سنا سنایا۔ ذلیل ہوا۔ بہر حال اس نے اپنا فرض ادا کیا۔

خلیفہ قادیان ان سب سے بڑھ کر ہیں۔ وہ تو اپنے جنون عشق آبادی میں ایسے مست ہیں کہ ان کو یہ بھی خبر نہیں کہ میری تجویز میرے مخالف ہے یا موافق۔

۲۲۔ اکتوبر کو خلیفہ کی طرف سے اشتہار رہوا جس کا نام ہے، نداء ایمان۔ خلیفہ جی نے اس میں زمانہ حال کا برا حال بتایا ہے اور اس سے نتیجہ نکالا ہے کہ ایسی بدحالی کی حالت میں مصلح کا آنا ضروری تھا، چنانچہ مرزا صاحب مصلح بن کر آ گئے۔ مگر وہ اس بے خودی میں یہ بھول گئے کہ یہ مسلمانوں کی حالت، مرزا صاحب قادیانی کے آنے کے بعد بہتر ہوگئی یا بد سے بدتر ہوگئی۔، جواب یہی ہوگا کہ واقعات کی شہادت یہی ہے کہ بدتر ہوگئی۔ پھر اس مصلح نے آ کر کیا کیا۔ خلیفہ صاحب کے اپنے الفاظ سنیئے۔ بعد ضروری تمہید کے لکھتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پس اے بھائیو! رسول کریم ﷺ کی بات یاد رکھو کہ آپ سے بڑھ کر آپ لوگوں کا خیر خواہ کوئی نہیں ہوسکتا، اوران دوست نما دشمنوں سے بچو جو تم کو بیمار دیکھ کر علاج کا مشورہ دینے کی بجائے الٹا غافل کرنا چاہتے ہیں، اور آپ سے بھی دشمنی کرتے ہیں اور رسول کریم ﷺ کی بھی تکذیب کرتے ہیں

مسلمانوں کی خراب حالت اظہر من الشّمس ہے ان کی حکومتیں جاتی رہیں۔ ان کی تجارتیں برباد ہو گئیں۔ ان کے دلوں سے علم اٹھ گیا۔ تقوی مٹ گیا۔ ان کے قلوب سے خدا تعالی کی یاد جاتی رہی ہے۔ رسول کریم ﷺ کے اتباع کا جوش سرد ہو گیا ہے۔ ہمدردی عام کا خیال جاتا رہا ہے۔ قربانی اور ایثار کی روح مردہ ہو گئی ہے۔ غرض بقول اصدق الناس صرف رسم اسلام باقی رہ گئی ہے، روح اسلام مٹ چکی ہے۔

ایسے وقت میں اللہ تعالی اگر مسلمانوں کی خبر نہ لیتا اور حسب وعدہ فارسی الاصل انسان یعنی مرزا غلام احمد صاحب بانی سلسلہ احمدیہ کو مبعوث نہ فرماتا تو یقیناً اس پر وعدہ خلافی کا الزام آتا۔ مگر اللہ تعالی سے زیادہ وعدوں کا پورا کرنے والا کون ہوسکتا ہے۔ اس نے وقت پر اپنا وعدہ پورا کر دیا۔ اور مرض کے پیدا ہوتے ہی طبیب بھی بھیج دیا۔ اب یہ آپ لوگوں کا کام ہے کہ رسول کریم ﷺ کے تجویز کردہ اور اللہ تعالی کے بھیجے ہوئے طبیب سے علاج کرائیں اور اس کی اتباع میں داخل ہو کر اسلام کی شوکت بڑھائیں یا ان لوگوں سے علاج کرائیں کہ جن کو رسول کریم ﷺ نے آسمان کے نیچے سب سے بدتر وجود قرار دیا ہے اور آپ لوگوں کے ایمان کا دشمن۔ مگر یاد رکھیں کہ دوست سے بھاگ کر دشمن کی پناہ میں جانے والا کبھی فلاح نہیں پاتا اور اللہ تعالی کے تجویز کردہ نسخہ کو رد کر کے بندوں کے ٹوٹکوں پر نگاہ رکھنے والا کبھی صحت کا منہ نہیں دیکھ سکتا۔

وقت نازک ہے اور مصیبت بہت بڑی۔ پس اللہ تعالی کی نصیحت کی قدر کرو اور اس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہ اس نے عین مرض کے وقت طبیب روحانی بھیج دیا ہے، اس کے مامور حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے دعووں پر ایمان لاتے ہوئے احمدیت کو قبول کرو تا کہ :

۱۔ یہ مصیبت کے دن ٹل جائیں، اور اسلام ایک دفعہ پھر فتح و کامرانی کے دن دیکھے۔

۲۔ محمد رسول اللہ ﷺ کا باغ خشک ہو رہا ہے۔

اگر وفادار ہو تو دیر نہ لگاؤ، اٹھو اور اپنے خونوں سے اس باغ کے درخت سیراب کرو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آسمانی باغ کنوؤں کے پانیوں سے نہیں، بلکہ مومنوں کے خون سے سینچے جاتے ہیں۔ اس دن کا انتظار نہ کرو کہ خدا تعالیٰ کے فرشتے تم کو غداروں کی فہرست میں شامل کر کے ابدی موت کے گھاٹ اتار دیں۔ بلکہ آگے بڑھ کر خود اپنے لئے قربانی کی موت قبول کرو، تاکہ ابدی زندگی پاؤ۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

(خاکسار مرزا محمود احمد امام جماعت احمدیہ قادیان)(ندائے ایمان نمبر ۴)

خلیفہ جی کی جس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کے تشریف لانے کے بعد بلکہ ساری عمر اصلاحی خدمت کرنے کے آج ۲۵ سال بعد تک بھی اسلام کا باغ خشک ہے اور روز بروز خشک ہو رہا ہے۔

ہاں تمنا کی گئی ہے کہ مصیبت کے دن جلدی کٹ جائیں گے۔ پس معلوم ہوا کہ مرزا صاحب قادیانی وہ مصلح موعود نہ تھے جو آکر دنیا میں حیرت انگیز انقلاب پیدا کریں گے، اس لئے ان کی تشریف آوری اور تشریف بری پر یہ شعر موزوں ہے:

کوئی بھی کام مسیحا تیرا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا ہے تیرا آنا جانا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ نومبر ۱۹۳۳ء مطابق ۲۱ رجب ۱۳۵۲ھ جلد ۳۱ نمبر ۲ ص ۵۔۶)

گورداسپور میں یوم تبلیغ مرزا

۲۲۔ اکتوبر ۱۹۳۳ء کو مرزائیوں کے ساتھ حیات و وفاۃ مسیح اور صداقت مرزا پر مسلمانوں کا مناظرہ ہوا۔ مرزائیوں کی طرف سے مرزا عبد الحق وکیل مناظر تھے اور اہل اسلام کی طرف سے حافظ گوہر دین مبلغ اہل حدیث کانفرنس مناظر تھے۔ حافظ صاحب نے ہر اعتراض کا مدلل جواب دیا۔ جس سے سامعین جلسہ پر بہت اچھا اثر پڑا۔ راقم: عبد الحکیم صراف از گورداسپور

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ نومبر ۱۹۳۳ء ص ۱۴)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

آریہ سماج اور جماعت احمدیہ کی کامیابی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

سوامی دیانند کی وفات کو ۵۰ سال ہو گئے۔آریوں نے ان کی وفات کی ۵۰ سالہ جوبلی (یادگار) اجمیر میں منائی۔آریہ اخبارات کا بیان ہے کہ لاکھ سے زیادہ آریہ جمع تھے۔جلوس دو تین میل تک تھا۔بڑی رونق تھی بڑی شان تھی۔بڑے جلسے ہوئے بہت سے ریزولیوشن پاس ہوئے۔غرض بہت کچھ بڑا میلہ ہوا۔یہاں تک تو ہم بھی تصدیق کرنے میں تامل نہیں کرتے لیکن جب ہم سنتے ہیں کہ آریہ سماج اپنے مقصد میں بڑے کامیاب ہوئے تو ہمیں تامل ہوتا ہے اور منہ سے نکل جاتا ہے:

آنچہ من شنوم بہ بیداری است یارب بخواب

حقیقت میں آریوں اور ان کے ہمنواؤں کو دھوکہ لگتا ہے یا دانستہ وہ پبلک کو مغالطے میں رکھتے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ آریہ سماج کی بنیاد اسلئے قائم ہوئی کہ ہندوستان میں ازسرنو ویدک دھرم کا مکمل رواج ہو جائے۔یہ ہے آریہ تحریک کا نصب العین اور یہ ہے اصل مقصود۔

ویدک دھرم کی سب سے بڑی نقیض بت پرستی ہے، مرسوں کے شرادھ ہیں، گوشت خوری اور دیگر رسومات ہندوانہ ہیں۔ہم دیکھتے ہیں کہ ہندوستان کے بت خانے سابق سے زیادہ آباد ہیں۔بلکہ بت خانوں کی حمایت پر آریہ سماجی بھی کمر بستہ ہو جاتے ہیں۔بنارس میں لنگ پوجا کی وہ کثرت ہے کہ ہندو کالج میں بھی لنگ رکھا

ہوا ہے، بازاروں میں سرعام فروخت ہوتے ہیں۔ہمارے شہر امرتسر میں جب سے سکھوں نے اپنے دربار صاحب میں ہندوؤں کو بت پرستی سے روکا ہے، انہوں نے بیرون دروازہ لوہ گڑھ۔درگیانہ تالاب پر ایک بڑا شاندار مندر بنالیا ہے جس میں اعلیٰ درجہ کی مورتی رکھی گئی ہے۔مختصر یہ کہ آریہ تحریک کا مقصد پورے طور پر تو کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حاصل ہوتا اگر یہ کہیں کہ ادھورا بھی حاصل نہیں ہوا، تو ایسا کہنا بے جا نہیں۔ ہم حیران ہیں کہ آریہ لوگ اپنے مقدس مقصد کی توہین کیوں کرتے ہیں کہ معمولی رونق کا کوئی انگریزی سکول دیکھ کر بس کامیابی کا ڈھول پیٹنا شروع کر دیتے ہیں۔ ان کی یہ مثال ہمارے نزدیک بہت صحیح ہے کہ ایک لڑکا سکول میں اس غرض سے بیٹھا ہے کہ بی اے پاس کرے۔ ابھی پرائمری ہی میں تعلیم پاتا ہے کہ اس کی شادی ہوگئی۔ شادی بڑی شان وشوکت سے ہوئی تو اس کا باپ کہے یا وہ خود کہے کہ میں اپنی تعلیم میں کامیاب ہوگیا۔ کیا خوب! اسی کو کہتے ہیں

ایں کرامت ولی ما چہ عجب
گربہ شاشید و گفت باراں شد

ہاں اگر ہم دیکھتے کہ ہندوستان سے بت پرستی مٹ گئی، اوراوہام پرستی دور ہوگئی، ہندو قوم سب یا اکثر آریہ اصول کی پابند ہوگئی، بت پرستی کو چھوڑ بیٹھی، بت خانے سنسان پڑے ہیں، وغیرہ سننے میں آتا تو ہم بھی اس مژدہ کو سن کر جی میں خوش ہوتے، مگر یہ سب کچھ ہنوز موہوم ہی موہوم ہے۔

اسی طرح تحریک احمدیہ کا حال ہے۔ مرزا صاحب آئے تھے کہ دنیا کو شرک وکفر سے پاک کر دیں۔ خدا کی توحید اور رسول کی رسالت کا سب لوگوں کو قائل کریں۔ وہ خود کہتے ہیں کہ میں اس لئے آیا ہوں کہ نہ کوئی کرشن کو پوجے، نہ مسیح کو خدا جانے، بت خانے سب فنا ہو جائیں، دین اسلام کا چارسوڈ نکا بجے۔ غرض دنیا کا نقشہ ایسا ہو جائے کہ سب لوگ اللہ کے بندے اور رسول کی امت بن جائیں۔

ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا میں کفر وشرک بدستور جاری ہے۔ بت خانے برابر موجود ہیں۔ گرجے دن بدن بڑھتے جا رہے ہیں۔ مگر قادیانی اخبار سالانہ جلسہ پر مصنوعی، پندرہ ہزار، کا شمار لکھ کر اپنی کامیابی کا ڈھنڈورہ پیٹتے اور خوشی مناتے ہیں۔ سچ ہے یعلمو ن ظا ھراً من الحیوۃ الد نیا

چنانچہ اسی پر یہ مثال صادق آتی ہے: شیر قالین دگراست وشیر نیستاں دگراست

ہاں سچی کامیابی کی مثال سنئیے جو سب دنیا نے دیکھ لی۔ عرب کی یہ حالت تھی: بتوں کا عمل سو بسو جا بجا تھا ، پھر کیا ہوا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت ہادی
عرب کی زمین جس نے ساری ہلا دی
نئی اک لگن سب کے دل میں لگا دی
اک آواز سے سوتی بستی جگا دی
پڑا غل یہ ہر طرف پیغام حق سے
کہ گونج اٹھے دشت و جبل نام حق سے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷ نومبر ۱۹۳۳ء مطابق ۲۸ رجب ۱۳۵۲ھ جلد ۳۱ نمبر ۳ ص ۳)

قرآن وحدیث اور پنجابی نبی

مولوی محمد داؤد ارشد متعلم مدرسہ مرکزیہ گوجرانوالہ لکھتے ہیں:

حضرات! اللہ عزوجل کی حمد وثنا کے بعد نبی کریم ﷺ ہزار ہزار درود ہوں جنہوں نے ہم کو حیوانیت کے دائرہ سے نکال کر انسانیت کے حصن اعلی پر پہنچایا۔ یہی وجہ ہے کہ ہم کو وہ فخر حاصل ہے جو کسی اول و آخر قوم کو نہیں۔

لیکن ہماری اپنی خانہ جنگیاں ہونے کی وجہ سے آج اسلام پر طرح طرح کے حملے ہو رہے ہیں۔ چنانچہ اگر دنیا کی طرف نظر ڈالی جائے تو ہزار ہا قسم کے فتنے برپا نظر آئیں گے۔ باقی فتنوں کو چھوڑ کر اگر وہ فتنے لئے جائیں جو نبی ﷺ کی فوتیدگی کے بعد ظہور پذیر ہوئے ہیں، تو ان کے لکھنے کے لئے قلم قاصر ہے۔ لیکن مشت نمونہ از خروارے۔

پہلا وہ حملہ ہے جو آنجناب سرور کائنات ﷺ کے بعد ابوبکر ؓ صدیق کی خلافت میں زکوۃ کے منسوخ ہونے کے متعلق رونما ہوا تھا جو محض اسلام کو ضعف پہنچانے کی سازش تھی۔

اس کے بعد دوسرا حملہ فتنہ مسیلمہ کذاب ہے جس نے اپنے آپ کو مرزا غلام احمد صاحب کی طرح امتی نبی کے نام سے شہرہ آفاق کیا تھا۔ یہ بھی اسلام کو از حد نقصان دہ ثابت ہوا۔ لیکن حضرت ابوبکر ؓ صدیق کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تدبر اور سیف اللہؓ کے بازوؤں نے دفعۃً ان کا قلع قمع کردیا۔ یہی وجہ ہے کہ آج ان کا کوئی نام لیوا دنیا میں نظر نہیں آتا۔

لیکن آج ساڑھے تیرہ سو سال کے بعد ایک فتنہ قادیانی جو کہ پہلے دونوں حملوں سے کسی پہلو میں کم نہیں اور جس نے اپنے آپ کو امتی ظلی یا بروزی نبی کہلا کر مشہور کیا ہے، برپا ہوا ہے۔ اس کے پرکھنے کا احسن طریق یہ ہے کہ اس کا قرآن یا نبی کریم ﷺ کے اسوہ حسنہ یا بزرگان دین کے ساتھ مقابلہ کیا جائے کہ مرزا غلام احمد کی کس حد تک ان کے ساتھ موافقت ہے تو ڈھول کے پول ظاہر ہوں گے۔

پہلا یہ کہ قرآن پاک میں اللہ تبارک وتعالی نے کئی جگہ بار بار ارشاد فرمایا ہے کہ ہم نے عیسی بن مریم کو بغیر باپ کے پیدا کیا ہے لیکن برعکس اسکے مرزا صاحب قادیانی کشتی نوح صفحہ ۱۶ پر لکھتے ہیں کہ: یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور بہنیں تھیں۔ یعنی سب مریم اور یوسف نجار کی اولاد تھیں۔

یہ تو مرزا صاحب کی قرآن کے ساتھ موافقت ہے۔ اس کے بعد اگر احادیث نبویہ کے ساتھ موازنہ کیا جائے تو عین حقیقت ظاہر ہوگی، چنانچہ ہمارے نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے افشوا السلام و اطعموا الطعام و صلوا الارحام صلوا باللیل و الناس نیام (مشکوۃ مجتبائی۔ص ۱۶۸) (یعنی اسلام پھیلاؤ بھائیوں کو کھانا کھلاؤ اور ہر ایک کے ساتھ صلہ رحمی کرو)۔

لیکن اس کے برعکس مرزا غلام احمد کے وہ نصائح جو انہوں نے اپنی امت کو کئے ہیں، مندرجہ ذیل ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے: جو شخص غیر احمدیوں کو رشتہ دیتا ہے وہ مسیح موعود کو نہیں سمجھتا، اور نہ یہ جانتا ہے کہ احمدیت کیا چیز ہے۔ کیا کوئی غیر احمدیوں میں سے ایسا بے دین ہے جو کسی ہندو یا عیسائی کو اپنی لڑکی دے دے؟ ان لوگوں کو تم کافر کہتے ہو مگر وہ تم سے اچھے رہے کہ کافر ہو کر کافر کو لڑکی نہیں دیتے مگر تم احمدی کہلا کر کافر کو لڑکی دیتے ہو

(ملائکۃ اللہ۔ص ۴۶)

یہ ہے مرزا کی نبی اکرم ﷺ اور قرآن کے ساتھ موافقت یا منافقت۔ یہی نہیں بلکہ بزرگان دین پر بھی ہاتھ صاف کیا ہے چنانچہ اعجاز احمدی صفحہ ۱۹ پر رقم طراز ہیں: مجھ میں اور تمہارے حسین میں بہت فرق ہے۔ کیونکہ مجھے ہر ایک وقت خدا کی تائید اور مدد ملتی رہتی ہے مگر حسین کے متعلق دشت کربلا کو یاد کرلو اب تک

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

روتے کیوں ہو۔

اور پھر حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۹ پر مرزا قادیانی لکھتے ہیں:

حضرت عیسی کنجریوں کے ساتھ میلان رکھتے تھے۔

حضرات! غور کا مقام ہے کہ جس شخص کا کلام اللہ یا نبی آخرالزمان ﷺ یا بزرگان دین کے ساتھ ایسا اعتقاد ہو، اس کو ظلی یا بروزی نبی کہنا بطالت اور کذب ہے۔ اور پھر (مرزا غلام احمد یعنی احمد کے غلام) کہتے ہیں کہ: آسمان سے کئی تخت اترے۔ میرا تخت سب سے اونچا رکھا گیا۔ (ضمیمہ انجام آتھم۔ ص ۷۸)، تو کیا یہ الفاظ نکالتے وقت مرزا غلام احمد اپنے آقائے نامدار ﷺ کو بھول گئے تھے؟

بھول نہیں گئے تھے بلکہ محض دنیا کو دھوکہ دے کر اپنا کام سیدھا کرنا تھا۔ میں کہتا ہوں کہ جس شخص کا قرآن پاک اور احادیث نبویہ یا بزرگان دین کے ساتھ ایسا اعتقاد ہو، وہ ظلی بروزی نبی تو درکنار صحیح معنوں میں مسلمان بھی نہیں کہلا سکتا۔

آخر میں تمام مرزائی حضرات کی خدمت میں گزارش ہے کہ اس دن سے ڈریں کہ جب کہ خدا تعالی کے حضور میں حاضر ہونا ہے۔ اگر اسی طرح ایک دکاندار کے پیچھے پڑے رہے تو نجات کا ملنا مشکل ہے۔

آؤ! ہماری طرف سے دعوت ہے کہ اگر نجات لے کر مستحق بالجنۃ ہونا ہے تو آغوش اسلام میں آجاؤ۔ خدا وحدہ لاشریک ہر ایک بشر کو اسلام میں داخل ہونے اور سید الکونین کے امتی بننے کی توفیق عطا فرماوے آمین ثم آمین۔ کہیں ایسا نہ کہنا پڑے:

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم
نہ ادھر کے رہے نہ اودھر کے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷ نومبر ۱۹۳۳ء مطابق ۲۸ رجب ۱۳۵۲ھ جلد ۳۱ ص ۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیان کے ایک سوال کا جواب اور ہمارا سوال

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد قادیانی کا الہام ہے کہ: بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے

آج تک تو یہ الہام معرض التواء میں رہا ہے۔ ۲۵ سال سے زیادہ گذرے کہ مرزا قادیانی کا انتقال بھی ہو گیا۔ مگر قادیانی امت نے مرزا صاحب کے کپڑے اسی امید پر ابھی محفوظ رکھے ہوئے ہیں کہ شائد کبھی کوئی بادشاہ یا راجہ، نواب ہی ایسا پیدا ہو جائے جس کی وجہ سے یہ الہام پورا ہو سکے۔ خدا معلوم کیا ضرورت پیش آئی کہ اخبار الفضل نے ایک لمبے مضمون کے ضمن میں یہ سرخی لکھی ہے: مولوی ثناءاللہ صاحب سے ایک سوال،، ہم چونک اٹھے کہ یا اللہ! ایسا مشکل مرحلہ کیا پیش آیا ہے کہ قادیانی اخبار ہم سے سوال کرتا ہے۔ آخر دیکھا تو یہ کہ: مولوی ثناءاللہ بتائیں کہ اس الہام کے متعلق انکا کیا خیال ہے کہ یہ الہام ان کے نزدیک پورا ہو سکتا ہے یا نہیں۔ کیا دنیا میں ایسے حکمران ہو سکتے ہیں جو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں یا ان کا وجود کبھی نہیں پایا گیا۔ (الفضل قادیان ۱۶ نومبر ۱۹۳۳ء ص ۴)۔

مولانا ثناءاللہ کہتے ہیں کہ اگر امکان کا سوال ہے تو جواب صاف ہے کہ ایسے بادشاہ ہونے بہت ممکن ہیں۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر بتوں پر پھول چڑھانے والے بھی ہیں۔ اس سے بھی بڑھ کر خود خدا بننے والے بھی ممکن ہیں۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ یعنی بھنگڑوں سے فلاح ملک مانگنے والے بھی ہیں اور ہوں گے ایسے ہی لوگوں کے بارے میں کہا گیا ہے هل افسد الناس الا الملوك ۔ دنیا کو بادشاہوں نے خراب کیا ۔

اپنا جواب سنکر اب ہمارا بھی ایک سوال بھی حل کر دیجئے ۔ مرزا غلام احمد نے لکھا ہے کہ: خدا نے مجھے بتایا تیرا تخت سب تختوں سے بالاتر بچھایا گیا ہے۔۔

مرزا غلام احمد کا یہ تخت کہاں بچھا تھا۔ کس کس کے تخت ان کے نیچے تھے۔ اس تخت کے ماتحت کوئی ملک بھی تھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یا بے ملک ہی تخت تھا؟ مہربانی کر کے مفصل جواب دیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث ۲۴ نومبر ۱۹۳۳ء مطابق ۵ شعبان ۱۳۵۲ھ جلد ۳۱ نمبر ۴ ص ۳۔۴)

مرزا صاحب کے قرآنی معارف

مولوی محمد مہر الدینؒ میاں ونڈ سے لکھتے ہیں: مرزا غلام احمد کو جن معارف پر ناز تھا ان میں سورہ انا انزلنا کی تفسیر بھی ہے جس کو ازالہ اوہام صفحہ ۱۰۰ میں کئی ورق لکھ کر لکھتے ہیں کہ: یہ معارف کیا کسی اور تفسیر میں مل سکتے ہیں۔

چونکہ وہ نہایت طولانی تقریر ہے جس کو پوری نقل کرنا تضیع اوقات اور تطویل بلا طائل ہے اس لئے چند عبارتیں ملخصاً تحریر کی جاتی ہیں۔ لکھتے ہیں کہ:

سورہ انا انزلنا کے معانی پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس سورت میں صاف اور صریح فرما دیا ہے کہ جس وقت کوئی آسمانی مصلح زمین پر آتا ہے تو اس کے ساتھ فرشتے آسمان سے اتر کر مستعد لوگوں کو حق کی طرف کھینچتے ہیں...

ہر نبی کے نزول کے وقت ایک لیلۃ القدر ہوتی ہے لیکن ان سب سے بڑی لیلۃ القدر وہ ہے جو ہمارے نبی ﷺ کو عطا کی گئی اس لیلۃ القدر کا دامن قیامت تک پھیلا ہوا ہے...

اس لیلۃ القدر کی شان میں فیھا یفرق کل امر حکیم ہے یعنی اس لیلۃ القدر کے زمانے میں جو قیامت تک ممتد ہے ہر ایک حکمت اور معرفت اور علوم اور صنعتیں ظاہر ہو جائیں گی لیکن یہ سب کچھ دنوں میں پر زور تحریکوں سے ہوتا رہے گا کہ جب کوئی نائب حضرت کا دنیا میں پیدا ہوگا.... جس کی تکمیل کے لئے خدا نے اس عاجز کو بھیجا اور مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ انت اشدّ منا سبۃ بعیسی

ہمارے علماء نے جو ظاہری طور پر سورہ الزلزال کی تفسیر کی ہے کہ در حقیقت زمین کو آخری دنوں میں سخت زلزلہ آئے گا جس سے زمین کے اندر کی چیزیں باہر آ جائیں گی اور انسان یعنی کافر لوگ زمین کو پوچھیں گے کہ تجھے کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوا تب اس روز زمین باتیں کریگی اور اپنا حال بتائیگی، یہ سراسر غلط تفسیر ہے کہ جو قرآن کے سیاق وسباق کے مخالف ہے

اب دیکھئے کہ مرزا صاحب قادیانی کی تقریر کو اس واقعہ کے ساتھ کچھ بھی تعلق ہے؟ اس سورۃ سے مقصود تو آنحضرت ﷺ کی تسلی تھی مگر مرزا صاحب قادیانی کو اصلی واقعات سے کیا تعلق وغرض۔ ان کو اپنی عیسویت کے دھن میں کچھ سوجھتا ہی نہیں تھا۔ کہاں ہزار مہینے سے لیلۃ القدر کا افضل ہونا، اور کہاں مرزا صاحب قادیانی کی نیابت اور کلوں کی ایجاد، کسی چیز سے دلچسپی اور تعشق بھی بری بلا ہے آدمی کو سوائے اپنی محبوبہ کے کچھ سوجھتا ہی نہیں۔

نقل مشہور کہ کسی نے مجنوں سے پوچھا کہ خلافت کس کا حق تھا۔ اس نے جواب دیا لیلی کا۔ اسی طرح مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی کہا ہے انا انزلنا کو کسی سے کچھ تعلق نہیں وہ میری عیسویت کے واسطے اتری ہے۔ یاللعجب!

مرزا صاحب قادیانی نے انا انزلناہ کی ضمیر مصلح کی طرف پھیری (بدیں غرض کہ آپ بھی اس میں داخل ہوجائیں) جس کا کہیں ذکر تک نہیں اور تمام مفسروں نے وہ ضمیر قرآن کی طرف پھیری جو بروایت صحیحہ ثابت ہے۔

مرزا صاحب قادیانی نے اپنی نیابت کی جو یہ دلیل قرار دی ہے کہ علوم اور صنعتیں اس زمانہ میں ظاہر ہو رہی ہیں، دیکھنا چاہیے کہ اگر یہ کوئی کمال کی بات ہوتی تو آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں صنعتوں کا ظہور زیادہ ہوتا، حالانکہ وہ زمانہ نہایت سادہ اور فطرتی طور پر تھا۔ البتہ دین کی ترقی اس زمانہ میں روز افزوں تھی۔

بخلاف مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے زمانہ نیابت کے، کہ دنیا کی ترقی روز افزوں ہے اور دین کا انحطاط دیکھ لیجیے۔ مرزا صاحب قادیانی کے اوائل زمانے میں کروڑ ہا مسلمان تھے جن کا مشرک اور بیدین ہونا محال تھا، جیسا کہ مرزا غلام احمد صاحب براہین احمدیہ میں لکھ چکے ہیں۔ بعد ازاں شائد دس پندرہ سال بھی نہ گذرے ہوں گے کہ ان کروڑھا مسلمانوں کو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے یہودی اور مشرک اور بیدین بنا دیا۔ اب ناظرین دیکھ لیں کہ یہ نیابت آنحضرت ﷺ کی ہوئی یا کسی اور کی۔

اور یہ جو لکھا ہے کہ حضرت ﷺ کی لیلۃ القدر کا دامن قیامت تک پھیلا ہوا ہے اس کا مطلب ظاہر ہے کہ حضرت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی لیلۃ القدر ایک تھی اور مرزا صاحب کی لیلۃ القدر دوسری۔ یہ بھی خلاف احادیث صحیحہ ہے جن سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرتﷺ کے زمانہ میں بھی لیلۃ القدر ہر سال ہوا کرتی تھی اور قیامت ہر سال ہوا کرے گی مسند احمد، سنن ترمذی اور سنن نسائی وغیرہ میں یہ روایت موجود ہے کہ: عن عائشة قالت قلت یا رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ان واقفت لیلة القدر فما اقول۔ قال قولی اللهم انك عفو تحب العفو فاعف عني (یعنی عائشہؓ نے حضرتﷺ سے پوچھا کہ اگر لیلۃ القدر پاؤں تو کیا دعا کروں۔ حضرتﷺ نے ان کو یہ دعا تعلیم کی اللهم انك عفو تحب العفو فاعف عنی..)

اس کے سوائے لیلۃ القدر کے ہر سال ہونے کی احادیث بکثرت مذکور ہیں جن کو تمام اہل علم جانتے ہیں اب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی خودغرضی دیکھئے کہ اپنی ایک لیلة القدر کے لئے صدہا لیالی قدر کا خون کیا۔

حق تعالی نے لیلۃ القدر کو ہزار مہینوں سے بہتر فرمایا۔ نہ اس میں امتداد کا ذکر ہے، نہ اس کے دامن دار ہونے کا۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اس کو دامن دار اور شاخدار بنا رہے ہیں۔ ان کے قول پر اگر الشاة خیر من فیل کہا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ہاتھی سے بکری زیادہ اونچی ہے جس کا قائل کوئی عاقل نہیں ہوسکتا

مرزا غلام احمد صاحب نے چند قادیانی بننے والوں کو دیکھا کہ اپنا مذہب اور دین چھوڑ کر دوسرے مذہب کی تفتیش کر رہے ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ اس کیلئے اندرونی تحریک کی ضرورت ہے اس پر یہ قیاس جمایا کہ روح القدس اس کا محرک ہے چنانچہ لکھتے ہیں کہ: انسانوں کے قوی میں خودبخود مذہب کی تفتیش کی طرف حرکت شروع ہو جائے تو اس بات کی علامت ہوگی کہ کوئی آسمانی مصلح پیدا ہو گیا ہے کیونکہ بغیر روح القدس کے نزول کے وہ حرکت پیدا نہیں ہوتی اور روح کا اترنا لیلۃ القدر میں ثابت ہے۔

اس سے یہ بات نکالی کہ جتنے اس قسم کے ایام ہیں سب لیلۃ القدر ہیں۔ رات کو دن بنا دینا ہر کسی کا کام نہیں، یہ بھی مرزا صاحب قادیانی کی ہمت کا خاصہ تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہاں ایک امر غور طلب ہے کہ اہل اسلام کو تفتیش مذہب کے لئے اندرونی تحریک کرنا کیا روح القدس کا کام ہوگا یا شیطان لعین کا۔ یہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ مسلمانوں سے دین اسلام ترک کرانے کے لئے روح القدس آسمان سے اترتے ہیں۔ پھر دوسرا اندھیر یہ ہے کہ حق تعالی نزول ملائکہ کے لئے طلوع فجر سے پہلے کا زمانہ معین فرماتا ہے جیسا کہ حتّی مطلع الفجر سے ظاہر ہے۔ مگر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں کہ فرشتے صبح صادق تک کام میں لگے رہتے ہیں۔ یعنی دن رات اسی کام میں رہتے ہیں کہ مسلمانوں سے ان کا مذہب وملت چھڑا دیں۔

اس کے بعد سورۃ اذا زلزلت میں یو مئذ کا لفظ دیکھ کر مرزا غلام احمد نے لیلۃ القدر کی جوڑ ملا دی اور لیلۃ القدر جس کی نسبت حق تعالی نے خیر من الف شھر فرمایا ہے، اس کو ضلالت اور ظلمت کی رات قرار دی جس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ ہزار مہینہ سے بدتر ہے۔ کیا کوئی مسلمان اس بات پر راضی ہوگا کہ جس رات کی تعریف خدا تعالی نے کی ہے اور صحیح روایتوں سے اس کی فضیلت ثابت ہے اس کو ضلالت کی رات سمجھے۔

پھر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اذا زلزلت کی تفسیر کی۔ جس کا ماحصل یہ ہے کہ خدا تعالی جو فرماتا ہے کہ زمین کو زلزلہ ہوگا، محض غلط ہے۔ صحیح یہ ہے کہ آدمی کی قوتیں حرکت کریں گی۔

اور خدا تعالی جو فرماتا ہے کہ اس کے خزانے وغیرہ اثقال جو اس میں مدفون ہیں، نکل پڑیں گے وہ کہتے ہیں کہ غلط ہے۔ صحیح یہ ہے کہ علوم وفنون ظاہر ہوں گے۔

اور خدا تعالی جو فرماتا ہے کہ زمین اس روز باتیں کرے گی، وہ کہتے ہیں یہ بھی غلط ہے، استعداد انسانی بزبان حال باتیں کرے گی ۔

مرزا صاحب قادیانی نے جو لکھا ہے کہ ہمارے علماء نے جو تفسیر کی ہے کہ زمین کو زلزلہ آئے گا اور اندر کی چیزیں باہر آجائیں گی اور زمین باتیں کرے، یہ سراسر غلط ہے، اس میں مرزا صاحب کی سراسر زیادتی ہے۔ ہمارے علماء نے سوائے قرآن پر ایمان لانے کے اور کچھ نہیں کیا۔ کوئی بات اپنی طرف سے نہیں لکھی۔ بلکہ جس طرح مرزا صاحب قادیانی اکثر کہا کرتے تھے کہ النصوص یحمل علی الظواھر ظاہر آیات کی تصدیق کی، البتہ مرزا صاحب کو ان کی عقل نے ایمان سے روک دیا۔ انہوں نے دیکھا بات دوانگل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی زبان سے ہوا کرتی ہے، اس لئے ان کی عقل نے صاف حکم دیا کہ کلام الٰہی غلط ہے (نعوذ باللہ) اگر خدا بھی چاہے کہ زمین سے بات کرائے تو وہ ممکن نہیں اس لئے کہ اس کو زبان نہیں۔ اگر مرزا صاحب قادیانی نے یہ سمجھا کہ گوشت کا لوتھڑا ضروری ہے، تو یہ لازم آئے گا کہ خدا تعالیٰ بات کرانے میں لوتھڑے کا محتاج ہے۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ گنگوں اور چرندوں پرندوں کی بھی زبان ہوتی ہے مگر بات نہیں کر سکتے اور رسول اللہ ﷺ کی فرقت میں حنانہ کا رونا، اور حضور کے ہاتھ میں کنکریوں کا بات کرنا بھی اظہر من الشمس ہے۔ آنجہانی اگر یہ سمجھتے کہ خدا تعالیٰ نے اپنی حکمت بالغہ سے جیسے اس لوتھڑے کو قوت کلام بخشی، ہر چیز کو یہ قوت بخش سکتا ہے تو پھر زمین کے بات کرنے میں کیا کلام اور اس میں خدا تعالیٰ کی تکذیب کرنے کی کیا ضرورت تھی۔

اب اہل انصاف غور کریں کہ جب مرزا صاحب قادیانی کی عقل اس درجہ کی قوت پر تھی کہ خدا تعالیٰ کے مقابلے میں کھڑی ہو جاتی تھی تو کیا کسی دوسرے کے مقابلے میں ان کا اکڑنا غیر ممکن تھا۔ اور اگر کسی نے مقابلہ بھی کیا تو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اس کو کب تسلیم کرتے تھے۔ اگر اہل اسلام کو اپنا ایمان بچانا منظور ہے تو مرزا صاحب قادیانی کے عقل کے دام سے بچیں اور یاد رکھیں کہ اگر ذرا بھر بھی ان کی طرف مائل ہو گئے تو دلوں میں کج روی کا مادہ پیدا ہو جائے گا جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے: فلما زاغوا ازاغ الله قلوبهم، و الله لا يهدى القوم الفاسقين۔ (سورہ صف:۵)۔ و ما علينا الا البلاغ۔

الحاصل مرزا صاحب قادیانی کے معارف کا یہ حال تھا کہ جو آپ نے دیکھ لیا کہ نہ قرآن سے کام تھا، نہ حدیث سے، نہ عقل سے۔ کیونکہ اگر عقل سے کام لیا جاتا تو لیلۃ القدر کی تعریف کر کے اس کی مذمت نہ کرتے، اور زمین کے بات کرنے کا انکار خدا کی قدرت پر ایمان لانے کے بعد نہ کرتے۔ الغرض بے تکی باتیں ملانے کا نام انہوں نے معارف رکھ دیا اور اسی کو اپنی عیسویت کی دلیل قرار دے دیا

تمیز بائد و تدبیر و عقل وانگہ ملک
کہ ملک و دولت ناداں سلاح جنگ خدا است
عالم اندر میانۂ جہاں
مثلے گفتہ اند صدیقاں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

شاہدے درمیاں کورانست

مصحفے در کنشت زندیقاں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ نومبر ۱۹۳۳ء مطابق ۵ شعبان ۱۳۵۲ھ جلد ۳۱ نمبر ۴ص ۴-۶)

امت مرزائیہ جدید نبی کے سامنے کیوں خاموش ہے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر میں کئی بار لکھا گیا ہے کہ امت مرزائیہ نے بتعلیم مرزا صاحب قادیانی چونکہ باب نبوت کھول دیا ہے اس لئے ان میں ایک صاحب جدید نبی ایم ایم فضل خان بمقام چنگا بنگیاں ضلع راولپنڈی مبعوث ہوئے ہیں۔ ان حضرت کے کئی ایک اعلانات کا ذکر اخبار اہل حدیث امرتسر میں ہوتا رہا ہے۔ ہمارا جواب تو ان حضرات بلکہ ایسے حضرات کے لئے وہی ہے جو بڑے حضرت کے لئے تھا۔ ہاں بڑے حضرت (مرزا غلام احمد قادیانی) نے اپنی امت کو اطلاع دی ہوئی ہے کہ آئندہ میرے اتباع میں صاحب الہام و وحی پیدا ہوں گے۔ ہم حیران ہیں کہ مولوی فضل خان صاحب للکار للکار کر اپنی نبوت کا اظہار کر رہے ہیں مگر امت مرزائیہ بہر دو صنف ایسی خاموش ہے کہ گوئی مردہ اند۔ آخر کار ان نبی صاحب نے دونوں گروہوں کو ایک علمی چیلنج دیا ہے جو درج ذیل ہے۔

قرآن کریم کی قدیمہ وجدیدہ تفاسیر کے متعلق خدا تعالی کا اعلان واجب الاذعان میں مندرجہ ذیل باتیں خدا تعالی کے امر سے محض خدا تعالی کی رضامندی کے حصول کے لئے شائع کرتا ہوں، خواہ کوئی مجھ سے راضی ہو یا ناراض، پروا ہے ندارم۔

عبد و عابد کا کام ہے کہ معبود کا حکم مانے۔ یہ باتیں میری ذات کے لئے نہیں بلکہ کہ ہر انسان کے لئے ہیں کہ وہ ان باتوں سے آگاہ ہو کر دوسرے کو آگاہ کرے خدا تعالی کے حضور میں میں نے ۶۸ تفاسیر قدیمہ وجدیدہ کے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نام لکھ کر پیش کیے تھے کہ ان میں سے جو قابل اعتبار و صحیح ہوں ان کے نام مجھے بتائیں گے ان میں ہمارے قادیانی تراجم و تفاسیر اور مولوی محمد علی ایم اے پریذیڈنٹ انجمن اشاعت اسلام لاہور کی تفسیر بیان القرآن بھی شامل ہے۔

جوابات مندرجہ ذیل ہیں جو ارشاد فرمائے گئے واللہ باللہ یہ سب خدا کی باتیں ہیں ۔

ا۔حق مت چھپاؤ ورنہ انجام اچھا نہ ہوگا۔

۲۔ قل ای و ر بی انه لحق ان السمع و البصر و الفوا د کل اولئك کا ن عنه مسئو لا۔

۳۔ان تفاسیر میں کوئی بھی قابل اعتبار نہیں۔

۴۔ان میں سے ایک بھی صحیح نہیں۔

۵۔یہ جاہلوں کے مجموعہ خیالات ہیں۔

۶۔ان کو حکم نہیں تھا کہ تفاسیر لکھیں۔

۷۔ ان کثیراً من الا حبار و الر هبا ن لیا کلو ن اموا ل الناس با لبا طل۔ہمارے قادیانی جدید انگریزی ترجمہ القرآن زیر طبع کے بارے میں خدا کا کلام:

۸۔ یہ تفسیر القرآن ہرگز نہیں ہے۔

۹۔کوئی تفسیر القرآن لکھنے کے لئے مستعد نہ ہو جائے۔

۱۰۔ وہ تیرے تئیں اپنے آپ کو سپرد کر دیں۔

۱۱۔تیرہ سو سال میں جو ترجمے لکھے گئے ان میں سے ایک بھی صحیح نہیں

نوٹ: میرے احباب جماعت احمدیہ غور کریں کیا اب بھی مصلح موعود کی ضرورت نہیں۔خدا فرماتا ہے،ضرورت ہے اور آپ کہے جاتے ہو کہ نہیں۔توبہ کرو وقت ہے۔خدا سے پوچھو حلفاً بولو۔

(رسالہ مصلح موعود فضل العمر آ گیا۔۸۔اکتوبر ۱۹۴۳ء ص ۶)

واللہ!ایسی صاف بیانی قابل داد ہے۔خاص کر صاحب الہام جب حلفیہ کہتے ہیں تو قابل توجہ ضرور ہے۔پس دونوں جماعتوں کا فرض ہے کہ حسب اصول خود بڑے حضرت متوفی یا ان جدید نبی کی زندگی میں کوئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عیب نکالیں یا ان کے دعوی کو تسلیم کریں۔ ورنہ ہم اعلان کرتے ہیں کہ جن دلائل قاہرہ سے قادیانی جماعت مسلمانوں کو کافر کہتی ہے (کہ مسلمان ایک نبی، مرزا، کے منکر ہیں) اس دلیل سے یہ جدید نبی ان کو کافر کہیں گے جس سے آپ کو معلوم ہو جائے گا: ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے

(ہفت روزہ اہل حدیث یکم دسمبر ۱۹۳۳ء مطابق ۱۲ شعبان ۱۳۵۲ھ جلد ۳۱ نمبر ۵ ص ۵)

تصانیف ثنائیہ پر ایک جلیل القدر شہادت

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

جماعت مرزائیہ (بہر دو صنف) کہا کرتی ہے کہ تصانیف ثنائیہ میں سخت کلامی، دل آزاری، بلکہ دشنام دہی ہوتی ہے۔ خدا نے ان کو جواب دینے کے لئے ایک جلیل القدر بزرگ کے دل میں ڈالا۔ یہ جلیل القدر بزرگ ایسے ہیں کہ احمدیہ اخبار ان کی تعریف اور مدح سے لبریز ہوتے ہیں اس لئے یہ بزرگ ایک مسلمہ گواہ ہیں۔ ہماری مراد اس بزرگ سے جناب نواب محمد جہانگیر صاحب والی ریاست مانگرول ہیں۔

ممدوح ایک گرامی نامہ میں لکھتے ہیں جو خاکسار نا کردہ گناہ کی طرف سے جواب کے علاوہ موجب فخر و مسرت بھی ہے۔ ہز ہائی نس فرماتے ہیں:

مکرمی جناب مولانا ثناء اللہ صاحب۔ السلام علیکم۔ مزاج شریف

آپ کا مرسلہ رسالہ: بہاء اللہ اور مرزا، پہنچا تھا۔ جسے میں نے پورا پڑھا۔

آپ کی تحریرات کے بارے میں جیسا کہ میں کئی بار لکھ چکا ہوں جو بات بھی تحریر ہوتی ہے وہ نہائت مدلل مفصل مشرع اور ثبوت کے ساتھ کچھ ایسے اچھے پیرایہ سے لکھی جاتی ہے کہ مطالعہ کرنے والے کا دل فوراً اس بات کو قبول کر لیتا ہے اور ان سب صفات سے بالاتر یہ بھی صفات ہوتی ہیں کہ ہر بات کا حوالہ معہ نام کتاب صفحہ سطر اور تاریخ وسنہ طباعت بلکہ مطبع تک کا حوالہ بھی موجود ہوتا ہے۔ دوسرے آپ کی تمام تحریروں میں سے ایک تحریر میں ایک لفظ بھی ایسا نظر نہیں آتا جو معیار شرافت سے ذرہ برابر بھی گرا ہوا ہو۔ بہ نسبت دیگر مصنفین کے کہ وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب کسی کے مخالف تحریر لکھیں گے تو ہرگز رکیک الفاظ سے اپنی تحریرات کو نہیں بچا سکتے۔
مختصر یہ کہ علم مناظرہ کے آپ حاکم ہیں اور اس بارہ میں جس قدر تعریف بھی آپ کی کی جائے وہ کم ہے ۔بہر حال آپ کی عنائت ومحبت کا شکر گذار ہوں کہ وقتاً فوقتاً اپنی نو تصنیفات مجھے بھیجتے رہتے ہیں ۔فقط والسلام

راقم خیر اندیش محمد جہانگیر از مانگرول علاقہ کاٹھیاواڑ۔۱۷ نومبر ۱۹۳۳ء

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم دسمبر ۱۹۳۳ء مطابق ۱۲ شعبان ۱۳۵۲ھ جلد ۳۱ نمبر ۵ ص ۵۔۶)

بقول مرزا داخلہ بہشت کے اسباب

جناب مولوی محمد مہر الدینؒ صاحب میاں ونڈ سے لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی، ازالہ اوہام میں فرماتے ہیں:

ایک شخص ایمان اور عمل کی ادنی حالت میں فوت ہوتا ہے، تو تھوڑی سی سوراخ بہشت کی طرف اس کے لئے نکالی جاتی ہے۔ پھر لوگوں کی دعاؤں وغیرہ سے وہ سوراخ بڑھ کر ایک وسیع دروازہ بن جاتا ہے جس سے وہ بہشت میں چلا جاتا ہے۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ بہشت میں داخل ہونے کے لئے ایسے زبردست اسباب موجود ہیں کہ قریباً تمام مومنین یوم الحساب سے پہلے اس میں پورے طور پر داخل ہو جائیں گے اور یوم الحساب ان کو بہشت سے خارج نہ کرے گا۔ ملخصاً

یہ امر پوشیدہ نہیں کہ روح ایسی لطیف شئے ہے کہ چھوٹے سے چھوٹے سوراخ سے بھی وہ نکل جاتی ہے۔ چنانچہ رحم کا منہ اگرچہ نہایت سختی سے بند ہو جاتا ہے جس کی تصریح کتب طب میں کی گئی ہے مگر روح اس سے بھی نکل کر جنین میں داخل ہو ہی جاتی ہے۔ پھر اس سوراخ سے نکل جانا جو قبر سے بہشت کی طرف اسی کے لئے نکالا جاتا ہے کیا مشکل؟ اس کے نکلنے کے لئے نہ بڑے دروازے کی ضرورت ہے، نہ اس قدر مہلت درکار ہے کہ سوم دہم چہلم سہ ماہی برسی وغیرہ میں جو دعائیں اور کار خیر ہوتے ہیں بتدریج اس سوراخ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کو بڑھا بڑھا کر وسیع کر دیں جس سے وہ نکل کر جنت میں داخل ہو سکے۔ کیونکہ بقول مرزا صاحب قادیانی روح تو مرتے ہی جنت میں داخل ہو جاتی ہے چنانچہ ازالہ اوہام صفحہ ۳۶۴ میں فرماتے ہیں: ہر ایک مومن جو فوت ہوتا ہے اس کی روح خدا تعالی کی طرف اٹھائی جاتی ہے اور بہشت میں داخل کی جاتی ہے جیسا کہ اللہ تعالی فرمایا یا ایّتھا النفس المطمئنۃ .

بظاہر مرزا صاحب کے ان دونوں کلاموں میں تعارض سا معلوم ہوتا ہے کہ روح مرتے ہی جنت میں داخل ہو جاتی ہے، اور لوگوں کی دعاؤں سے سوراخ کشادہ ہونے کے بعد ایمان دار جنت میں چلا جاتا ہے۔ مگر اس کے جواب کی طرف انہوں نے اشارہ کر دیا کہ روح تو مرتے ہی جنت میں پہنچ جاتی اور ہمیشہ رہنے کے لئے جنت میں داخل ہونا جو احیائے جسم پر موقوف ہے جیسا کہ قولہ تعالی قال من یحی العظام و ھی رمیم ۔قل یحییھا الذی انشاھا اول مرۃ۔ و ھو بکل شیء علیم ۔ (یس: ۷۸۔۷۹) سے ثابت ہے۔ سو اسکے لئے مہلت درکار ہے جس میں دروازہ اتنا وسیع ہو کہ لاش اس سے نکل جائے۔ چنانچہ مرتے ہی داخل ہونے کے بارے میں تصریح کرتے ہیں کہ، روح داخل ہوتی ہے،

اور مہلت اور وسعت باب کے بارے میں لکھتے ہیں کہ، وہ شخص ایمان دار داخل ہوتا ہے،

اس تقریر سے تعارض تو دفع ہو گیا لیکن اس پر ایک نیا شبہ پیدا ہوتا ہے کہ جب وہ شخص جنت میں داخل ہونے کو جاتا ہے اور جنت آسمان پر ہے جیسے کہ مرزا غلام احمد ازالہ اوہام صفحہ ۲۶۴ میں تحریر فرماتے ہیں: عیسی فوت ہونے کے بعد ان کی روح آسمان کی طرف اٹھائی گئی اور ہر مومن کی بھی اٹھائی جاتی ہے اور بہشت میں داخل کی جاتی ہے،

اور نیز جنتوں کا آسمان پر ہونا احادیث صحیحہ سے ثابت ہے تو ضرور تھا کہ مردے آسمانوں پر جاتے ہوئے دکھائی دیتے کیونکہ یہ دخول اس وجہ سے جسمانی ہے کہ روح تو مرتے ہی جنت میں داخل ہو جاتی ہے اور اس کے دخول کیلئے دعاؤں وغیرہ کا انتظار رہتا ہے جس سے سوراخ اس قابل ہو کہ لاش اس سے نکل جائے اس صورت میں ضروری تھا کہ مردے قبروں سے نکلتے ہوئے نظر آتے۔ شاید اسکا جواب یہ دیا جائے کہ وہ اس طرف سے نہیں جاتے بلکہ زمین کے اندر ہی اندر سوراخ کر کے دوسری طرف نکل جاتے ہیں تو اسکے ماننے میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی تامل ہے کیونکہ ایسا سوراخ جس سے مردہ جاسکے کسی قبر میں دیکھایا سنانہیں گیا اگر چہ یہ ممکن ہے کہ مردہ نکلتے ہی وہ سوراخ پاٹ دیا جاتا ہو۔لیکن اس کے ماننے کے بعد بھی ایک اور دشواری درپیش ہے کہ جغرافیہ سے ثابت ہے کہ اگر ہندوستان کی زمین میں سوراخ آر پار کر دیا جائے تو وہ امریکہ کے کسی حصہ میں نکلے گا۔پھر اگر ہندوستان کے مردے اس سوراخ کی راہ سے اس طرف زمین پر نکل کر آسمان کی طرف جائیں تو امریکہ والوں کی شکایت ضرور گورنمنٹ کے پیش ہوتی کہ ہندوستان کے صدہا بلکہ ہزارہا مردے ہر روز چلے آتے ہیں۔کوئی کفن پہنا ہوا ہوتا ہے کوئی برہنہ ہیبت ناک، کسی کے گھر میں نکلتے ہیں، کسی کی زراعت وغیرہ میں۔غرض علاوہ خوف ودہشت کے مالی نقصان بھی ہوتا ہے۔حالانکہ اب تک کوئی اس قسم کی شکایت کسی اخبار میں دیکھی یا سنی نہیں گئی۔یہ حکم اپنی طرف سے نہیں کہتے مرزا صاحب ہی کی تحقیق سے استفادہ کیا گیا ہے۔انہوں نے ازالہ اوہام صفحہ ۴۷۳ میں لکھا ہے کہ عیسی اپنے وطن گلیل میں مرگئے اور رسالہ الہدی میں لکھتے ہیں کہ ان کی قبر کشمیر میں ہے اور اس کو اپنے کشف اور گواہوں سے ثابت کیا ہے اگر سوراخ کی راہ سے مردے دوسری طرف نہ نکلتے تو عیسی گلیل میں بیت المقدس کے پاس مر کر کشمیر میں کیوں آتے۔یا للعجب۔

اگر مرزا صاحب قادیانی کو ذرا بھی خوف خدا اور قیامت کے دن کا خیال ہوتا تو قرآن اور حدیث کے معنی اپنے دل سے تراش کر لکھنے پر ان کے ہاتھ یاری نہ دیتے کیونکہ حق تعالی فرماتا ہے فویل للذین یکتبون الکتاب بایدیھم ثمّ یقولون ھذا من عند اللہ لیشتروا بہ ثمناً قلیلاً فویل لھم مما کتبت ایدیھم وویل لھم مما یکسبون۔(البقرۃ: ۷۹)

دوستو! سنو

نشائد بنی آدم خاک زاد
کہ در سر کند کبر و تندی و باد
ترا با چنیں تندی و سرکشی
نہ پندارم از خاکی از آتشی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم دسمبر ۱۹۳۳ء مطابق ۱۲ شعبان ۱۳۵۲ھ جلد ۳۱ نمبر ۵ ص ۶ و ۱۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مناظرہ کاہنووان ۱۹۳۳ء

ہمارے قصبہ میں ۱۷۔۱۸ نومبر ۱۹۳۳ء کو مرزائیوں کا جلسہ ہوا۔ بانیان جلسہ نے اہل اسلام کو مناظرہ کا چیلنج دیا جسے قبول کر لیا گیا۔ چنانچہ مرزائیوں کی طرف سے مولوی عبدالغفور اور اہل اسلام کی طرف سے مولوی محمد یعقوب بھامبڑی مناظر مقرر ہوئے۔ مناظرہ صداقت مرزا پر تھا۔ آخرالذکر نے مرزائی مناظر کے پیش کردہ دلائل کا ایسا مسکت ومدلل جواب دیا جس کی وہ تردید نہ کرسکا۔ اور اہل اسلام پر حق کی صداقت واضح ہوگئی۔ راقم : مرزا محمد حسین از قصبہ کاہنووان ضلع گورداسپور۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم دسمبر ۱۹۳۳ء ص ۱۴)

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا جلسہ امرتسر میں

پہلے جو کشمیر کمیٹی تھی وہ مرزائی اثر میں تھی، مگر اب وہ اس اثر سے آزاد ہے۔ اس آزادی کے بعد یہ دوسرا جلسہ ۲۶ نومبر کو امرتسر میں ہوا اس میں چند تجاویز پاس ہوئیں جو یہ ہیں؛

۱۔ مرحوم شاہ کابل کے لئے دعائے مغفرت۔

۲۔ فلسطین میں برٹش پالیسی پر اظہار نفرت۔

۳۔ پرنس بل کی مخالفت (پرنس بل کا خلاصہ یہ ہے انگریزی علاقہ میں والیان ریاست کی بدگوئی کرنے پر سزا ہوگی۔ چونکہ اس سے والیان ریاست مظالم کرنے میں پہلے سے زیادہ دلیر ہوجائیں گے اس لئے اس بل کی مخالفت ہورہی ہے)۔

۴۔ کشمیر میں منظور شدہ ریفارم سکیم کو جلدی اجراء کرنے پر ریاست کشمیر کو متوجہ کرنا۔

۵۔ سب سے بڑا ریزولیوشن یہ تھا کہ مرزائیوں نے جو کشمیر کمیٹی کے پردہ میں کشمیر میں اپنا دام بچھایا ہے اس پر اظہار نفرت۔

اس ریزولیوشن کے اثنا میں حاضرین نے مرزائیوں کی کاروائی پر کئی مرتبہ لعنت لعنت کے نعرے لگائے۔ خصوصاً جس وقت مولانا ثناء اللہ نے بتایا کہ ان لوگوں کو مسلمانوں سے یہاں تک علیحدگی ہے کہ فتح بغداد شریف کے موقع پر انہوں نے اظہار مسرت کرتے ہوئے ترکوں کو سور اور بندر بتایا تھا۔ اس پر حاضرین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں خاص جوش ہوا۔ آخر بڑے زور شور کے ساتھ یہ ریزو لیوشن بھی پاس ہوا۔

ڈاکٹر سر اقبال نے بھی بعض اہم امور کا انکشاف کیا جس سے مرزائیوں کی کارستانیوں کا حال خوب معلوم ہوا۔ (مینیجر اہل حدیث شریک جلسہ)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم دسمبر ۱۹۳۳ء مطابق ۱۲ شعبان ۱۳۵۲ھ جلد ۳۱ نمبر ۵ ص ۱۵)

امرتسر میں مرزائیوں کا سیرتی جلسہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒ لکھتے ہیں:

ہم یہ کہنے سے رک نہیں سکتے کہ اہل قادیان اپنے تبلیغی فن میں بڑے پرفنون ہیں۔ سال میں کسی مقررہ تاریخ میں ایک جلسہ سیرت النبی کا کیا کرتے ہیں۔ بلکہ قادیانی اخبار الفضل کا ایک نمبر خاتم النبیین بھی نکالا کرتے ہیں۔ مگر وہ خاص نمبر اور جلسہ مذکور سارا اس غرض سے ہوا کرتا ہے کہ ایک بت کی پوجا کرائی جائے۔ یعنی ایک جھوٹے مدعی کی نبوت تسلیم کرائی جائے مسلمان ان کی جلسہ سازیوں کی حقیقت جانتے ہیں اس لئے بہت کم شریک ہوتے ہیں۔

۲۶ نومبر کو ان کا جلسہ سیرت، قریب جلسہ گاہ کشمیر کمیٹی ہونا قرار پایا تھا۔ دس بجے دن کا وقت تھا۔ مگر عربی مدارس کے بعض طلبا شوقتہ پہلے چلے گئے۔ بے خبری میں خالی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

ہمارے رپورٹروں کا بیان ہے کہ امرتسر کی انجمن احمدیہ کے ایک ذمہ دار عہدہ دار نے ان طلبا اور دیگر لوگوں کو کرسیاں خالی کرنے کے لئے کہا۔ کئی ایک نے تو خالی کر دیں، ایک لڑکے نے کرسی چھوڑنے سے انکار کیا، تو اسی ذمہ دار عہدہ دار نے غصہ میں اس کو حرامزادہ کہا اور ایک طمانچہ بھی رسید کر دیا، اور اپنے والنٹیر وں کو حکم دیا، وہ حکم پاتے ہی زدوکوب کرنے لگ گئے۔

رپورٹروں کا بیان ہے کہ پھر تو معلوم نہ ہوسکا کہ کون کس کو مارتا ہے۔ بعض لوگ زخمی بھی ہوئے۔ بعض بھاگ گئے اتنے میں پولیس آگئی جس نے موجودہ اشخاص بلکہ راہ روؤں کو جس کی طرف ذمہ دار عہدہ دار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے اشارہ بھی کیا کہ، یہ بھی تھا، پکڑ لیا۔ گرفتار شدگان اکثر عربی طلباء ہیں۔

چنانچہ ملاپ کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ مسلمانوں کے ۱۶۔ اشخاص کو زیر دفعہ ۱۴۸ تعزیرات ہند گرفتار کر لیا گیا۔ اور زیر حراست رکھنے کے بعد ایک ایک ہزار روپیہ کی ضمانتوں پر رہا کیا گیا۔ پولیس مصروف تفتیش ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم دسمبر ۱۹۳۳ء مطابق ۱۲ شعبان ۱۳۵۲ھ جلد ۳۱ نمبر ۵ ص ۱۵)

انبیاء احمدیہ علیھم الاّ لام

جناب پنڈت آتمانند صاحب لکھتے ہیں:

آج کل قادیان شریف احمدی نبیوں کی آماج گاہ بنا ہوا ہے۔ چنانچہ منجملہ متعدد انبیاء کے احمد نور کابلی اور فضل احمد صاحبان بھی قادیان شریف کے ٹکسالی نبی ہیں مگر مجھے باوثوق طور پر خبر ملی ہے کہ مرزا بشیر الدین محمود احمد فی الحال ان انبیاء جدید پر ایمان لا کر مومن نہیں بنے کیونکہ بقول مرزا غلام احمد: جو توسط کا انکار کرتا ہے کہ (نبوت) کا ایسا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے۔ وہ کافر ہے۔ (اخبار الحکم قادیان ۲۴ نومبر ۱۹۰۲ء)

بلکہ ان جدید انبیاء کی مخالفت کر رہے ہیں کیونکہ دکانداری پھیکی پڑ جانے کا خوف ہے اور پیری کی بجائے مریدی کا طوق پہننا پڑتا ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب نے نبی بننے کے شوق میں نبوت کا بند دروازہ وا تو کر دیا لیکن رقیب پیدا ہو گئے تو غلطی محسوس ہوئی۔ مگر اس الہامی غلطی کا تدارک اور اصلاح کرنا مرزا صاحب قادیانی کے لئے زندگی اور موت کا سوال تھا۔

چنانچہ امت مرزائیہ میں سے ایک باغی منشی چراغ دین نامی نے بھی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے غلط دعوی کو پایہ ثبوت تک پہنچانے کے لئے نبوت کا بند دروازہ توڑ ڈالا ہے۔ نبی اولوالعزم رسول ہونے کا اعلان کر مارا۔ اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو بھی بیعت کرنے کی دعوت بھیجی۔

پہلے تو مرزا صاحب قادیانی نے اس جدید نبی کی بھی بڑی تعریف لکھی اور اس کے مضامین کو خوب شائع کروایا مگر دوسروں کو اخبار غیب سنانے والا مرزا قادیانی اپنے رقیب کی رقابت کو بذریعہ وحی نہ جان پایا۔ بالآخر اصل کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

م میں گھاٹا پڑنے کا خیال آیا، تو خواب سے ہوش میں آئے جیسا کہ دافع البلاء میں لکھتے ہیں:

اب جورات اسی شخص چراغ دین کا ایک اور مضمون پڑھا گیا تو معلوم ہوا کہ وہ مضمون بڑا خطرناک اور زہریلہ اور اسلام کیلئے مضر ہے اور سر سے پیر تک لغو اور باطل باتوں سے بھرا ہوا ہے۔ چنانچہ اس میں لکھا ہے کہ میں رسول ہوں اور رسول بھی اولوالعزم۔

چاہیے تو یہ تھا کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے فرزندار جمند کأنّ اللہ نزل من السماء ایسے نبیوں کی پیٹھ ٹھونکتے کہ انہوں نے نبوت کا دعوی کر کے مرزائی خیالات کی لاج رکھ لی، اور ثابت کر دیا کہ واقعی درِنبوت مرزا صاحب کی سعی بلیغ سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ٹوٹ گیا ہے۔ اور ختم المرسلین کے قائل مسلمانوں پر حجت قائم کردی ہے۔ الٹا بے چاروں کو پانی پانی پی کر کوسا جا رہا ہے۔ آخر یہ کیوں؟ کیا باپ بیٹے کے ایسے افعال سے خود اس احمدی عقیدہ نبوت کی تردید نہیں پائی جاتی؟ یا کیا کسی قسم کی دکانداری کا خیال تو ان کو انبیاء ماننے سے مانع نہیں؟ بالیقین یہی بات ہے کہ کہیں جدید نبیوں کی بیعت کر کے شکار جال سے نکل نہ جاویں ورنہ سمجھ میں نہیں آتا کہ چراغ دین وغیرہ احمدی انبیاء علیھم السلام کا دعوی نبوت کیونکر، بڑا خطرناک اور زہریلہ اور اسلام کے لئے مضر ہے؟

بھلا مرزا صاحب قادیانی کا اپنا دعوی نبوت کب اسلام کے لئے مفید ثابت ہوا، جو ان غریبوں کا دعوی نبوت مضر ہے؟

اسلام کے لئے تو نہیں لیکن، احمدیت، کے لئے بے شک وشبہ نہ صرف مضر بلکہ مہلک ہے، کیونکہ احمدیوں کے نزدیک احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے اور مسلمانوں کا اسلام کفر ہے۔

چنانچہ اس موضوع پر کانّ اللہ نزل من السماء، نے ایک کتاب بھی، احمدیت یعنی حقیقی اسلام، کے نام سے سیاہ فرمائی ہے۔

اگر نبوت آنحضرت ﷺ پر ختم نہیں تو مرزا صاحب پر کیوں کر ختم ہوسکتی ہے؟ جو اور کوئی نبی نہیں مانا جاتا ورنہ کوئی ایسا معیار بتلانا ہوگا جس سے کہ سچے اور جھوٹے نبیوں میں پہچان کی جائے۔

اگر کہو الہام اور پیش گوئیاں تو مرزا صاحب قادیانی کی تقریباً تمام غلط ثابت ہوئیں۔ یہ امر دیگر ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ مرزا صاحب قادیانی موت والی پیش گوئی سے مراد صحت، اور صحت سے موت بالکل برعکس مراد لے کر اپنی نبوت ثابت کریں اور کسی ایک ہی امر کے متعلق دو متضاد پیش گوئیاں شائع کر کے نبوت کے نیک نام کو بدنام کرنے کا موجب بنیں۔ شائد کوئی احمدی یہ کہہ بیٹھے کہ مرزا صاحب نے ایسا کب کیا تو میں ذیل میں مرزا صاحب کی اپنی تحریروں سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی پیش گوئیاں اور نبوت کی حقیقت دکھلاتا ہوں۔

ا۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے پادری عبداللہ آتھم صاحب کی موت پندرہ ماہ تک کے متعلق پیش گوئی کی لیکن جب پادری صاحب موصوف ۱۵ ماہ کے عرصہ تک فوت نہ ہوئے تو یہ بہانہ بنایا کہ، عبداللہ آتھم سے خدا تعالی نے اپنی جمالی صفت کو ظاہر کیا اور لیکھ رام سے جلالی صفت کو۔ وہ قادر ہے، کم بھی کر سکتا ہے زیادہ بھی (حقیقۃ الوحی۔ ص ۱۸۶)۔ کیا قادر کو بھی آگا پیچھا دیکھنا پڑتا ہے۔ قادر کی یہ قادیانی تعریف بھی عجیب ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ دسمبر ۱۹۳۳ء مطابق ۱۹ شعبان ۱۳۵۲ھ جلد ۳۱ نمبر ۶ ص ۶۔۷)

مولوی ثناء اللہ صاحب کو آریوں کا چیلنج

جناب اقتدار حسین صاحب آگرہ سے لکھتے ہیں:

۲۱ نومبر ۱۹۳۳ء کے الفضل قادیان میں مذکورہ بالا عنوان سے لکھا ہے:

آگرہ کے ایک آریہ کی طرف ایک اعلان دو تین ماہ سے شائع ہو رہا ہے جس میں مولوی ثناء اللہ امرتسری کو اس بات کے لئے کھلا چیلنج دیا گیا ہے کہ وہ میدان میں آئیں اور قرآن مجید سے روح و مادہ کو حادثات ثابت کریں تا کہ مذہب اسلام اور صداقت آریہ دھرم کا پتہ لگ جاوے...

مولوی ثناء اللہ کو خاص طور پر مخاطب کیا گیا ہے لیکن اس وقت تک مولوی صاحب نے اپنے اخبار میں اس چیلنج کے متعلق کچھ نہیں لکھا حالانکہ انہیں چاہیے تھا کہ جلد سے جلد اس طرف متوجہ ہوتے اب انہیں چاہیے کہ اس چیلنج کا ضرور جواب دیں تا کہ آریوں کو یہ کہنے کا موقعہ نہ ملے کہ ان کے مقابلہ میں اس شخص کو جو اپنے آپ کو اسلام کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سب سے بڑا نمائندہ قرار دیتا ہے بولنے کی جرأت نہیں ہوئی۔

اس کا مناسب جواب تو خود مولانا (ثناءاللہ) صاحب ہی دے سکتے ہیں (یہ چیلنج اب تک میرے پاس نہیں پہنچا۔ثناءاللہ))لیکن میں بھی اس کا مختصر سا جواب عرض کرتا ہوں۔

آگرہ سے آریہ سماج کا چیلنج کوئی نئی چیز نہیں۔مولانا (ثناءاللہ) نے آریہ سماج سے بہت سے مناظرے کئے ہیں اب اگر مناسب معلوم ہوا اور کوئی معقول مناظر بالمقابل ہوا تو غالباً مولانا (ثناءاللہ) کو مباحثہ سے کوئی عذر نہ ہوگا ۔لیکن سوال یہ ہے کہ الفضل نے جو مولانا (امرتسری) کو بالمقابل نکلنے کے لئے کہا ہے اس سے اس کی کیا غرض ہے؟

کیا وہ اپنے میاں (محمود احمد) کے مریدوں کو یہ بتانا چاہتا ہے کہ مولانا (ثناءاللہ امرتسری) صاحب آریہ سماج کے بالمقابل کس طرح کمزور ہیں۔یا پہلوتہی کرنے والے ہیں۔اگر یہی اس نوٹ کا مقصد ہے جیسا کہ بظاہر معلوم ہوتا ہے تو چاہیے کہ الفضل پہلے اپنے میاں کو مولانا (ثناءاللہ) صاحب کے بالمقابل نکالے۔کیونکہ جب خلیفہ قادیان نے تمام دنیا کے علماء کو اپنے مقابل تفسیر نویسی کا چیلنج دیا۔تو مولانا (ثناءاللہ امرتسری) صاحب نے اس چیلنج کو خلیفہ صاحب کی تمام پیش کردہ شرائط کے مطابق قبول کر کے بار بار الفضل کے میاں کو للکارا۔مگر خلیفہ صاحب کو اتنی بھی جرأت نہ ہوئی کہ پھر اس مقابلہ کا کسی طرح نام ہی لے لیں۔

آگرہ تو امرتسر سے چار سو میل کے قریب فاصلہ پر ہے۔اگر وہاں ایک معمولی مناظرہ کیلئے مولانا (ثناءاللہ) نہ جائیں،تو یہ امر کچھ قابل اعتراض نہیں ہوسکتا۔لیکن قادیان کے بالکل قریب بٹالہ میں جب خلیفہ قادیان کو قرآن دانی کے جوہر دکھانے کے لئے بلایا گیا اور ان کی حسب خواہش مولانا (ثناءاللہ) نے یہاں تک اجازت دے دی کہ خلیفہ صاحب جو جو تفسیر اور کتاب چاہیں مقابلہ کے وقت ساتھ رکھیں اور اس طرح اپنی کمی کو پورا کرلیں۔تو بھی خلیفہ صاحب کو مقابل آنا تو ایک طرف رہا اس مقابلہ کا نام لینا بھی محال ہوگیا

چنانچہ آج پورے چار سال کے قریب گذر گئے مگر الفضل کا میاں (محمود احمد) خاموش ہے۔ہاں یہ سچ ہے کہ میاں کے بعض مریدوں کو غیرت آئی اور انہوں نے میاں کو ابھارا مگر میاں نے اپنی عزت کو خاموشی کے پردہ میں چھپایا لیکن تاڑنے والے بھی قیامت کی نظر رکھتے ہیں۔کیا الفضل ہمارے اس جواب کو شائع کر کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنے ناظرین کوحق و باطل میں فیصلہ کرنے کا موقع دے گا ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ دسمبر ۱۹۳۳ء مطابق ۱۹ شعبان ۱۳۵۲ھ جلد ۳۱ نمبر ۶ ص ۷۔۸)

امرتسری جلسہ مرزائیہ میں مار پیٹ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

۲۶ نومبر ۱۹۳۳ء کو جلسہ مرزائیہ میں لڑائی ہوئی جس کا ذکر سابقہ پرچہ میں ہو چکا ہے۔ اس کے بعد دو اخباروں میں اس لڑائی کا ذکر دیکھا جو بہت ہی مختلف ہے۔

قادیانی اخبار نے جو لکھا وہ باوجود غلط ہونے کے کچھ تعجب خیز نہیں، کیونکہ قادیانی اخبارات نے ذمہ لیا ہوا ہے کہ جہاں تک ہو سکے اپنے ظالم بھائی کو بھی مظلوم ہی دکھایا جائے جس کی واضح مثالیں بٹالہ کا قتل اور قادیان میں لڑائی وغیرہ ہیں۔ مگر دوسرے اخبارات کو بھی غلط رپورٹ دی گئی اس لئے اس میں وہ معذور ہیں۔ اس لئے ہم دونوں مختلف مضامین نقل کر کے اصل حقیقت پر اطلاع دیں گے۔ قادیان کا اخبار الفضل لکھتا ہے:

امرتسر میں اس دن علماء ھم شر من تحت ادیم السماء کے مصداق لوگوں نے پہلے اس معزز ہندو کو مجبور کرنا چاہا جس نے سیرت النبی کے جلسہ کے لئے اپنا احاطہ دیا تھا کہ وہ جلسہ کیلئے جگہ نہ دے۔ لیکن جب اس میں ناکامی ہوئی تو عین اس وقت جب کہ چند ایک احمدی جلسہ گاہ کا انتظام کر رہے تھے بے خبری کی حالت میں ان پر لاٹھیوں سے حملہ کر دیا اور جب لاٹھیاں ٹوٹ گئیں تو اینٹیں مارنی شروع کر دیں اور اس وقت تک یہ نہایت ہی شرمناک مظاہرہ کرتے رہے جب تک پولیس نہ آ گئی ۔ پولیس کو دیکھ کر بہت سے لوگ تو بھاگ گئے اور بعض کو گرفتار کر لیا گیا۔ کئی ایک احمدیوں کو زخمی کیا گیا جن میں سے دو کی حالت بہت نازک ہے یہ سفاکانہ حملہ اس وقت کیا گیا جب کہ رسول کریم ﷺ کی شان مبارک کے اظہار کے لئے جلسہ منعقد ہونے والا تھا اور ان لوگوں پر حملہ کیا گیا جو اس جلسہ کے انعقاد کا انتظام کر رہے تھے۔ (الفضل قادیان ۳۰ نومبر ۱۹۳۳ء ص ۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کے مقابلہ میں لاہور کے آزاد اخبار میں اس جنگ کی رپورٹ یوں چھپی ہے:

امرتسر ۲۶ نومبر: یوم النبی منانے کے لئے مقامی مرزائیوں نے ہال دروازہ کے اندر آج صبح پبلک جلسہ شروع کیا۔ حاضری ایک سو کے قریب ہوگی۔ ان میں چند مسلمان نوجوان بھی تھے جنہوں نے اس جلسہ میں گورنمنٹ تقریروں کو برا منایا اور پروٹسٹ کیا اس پر چند احمدیوں نے ان کو برا بھلا کہا اور جلسہ میں گڑبڑ پیدا ہوگئی اور چند اشخاص میں ہاتھا پائی ہونے لگی احمدیوں نے پولیس کو بلا لیا پولیس نے آتے ہی چند مسلمانوں کو حراست میں لے لیا اور مجمع کو منتشر کر دیا۔ کنسٹیبل تعینات کر دیئے گئے اور مرزائیوں کا جلسہ پھر شروع ہو گیا۔

(اخبار آزاد۔ ۲۸ نومبر ۱۹۳۳ء)

چونکہ ہمارے شہر کا واقعہ ہے اس لئے ہم علی وجہ الیقین کہتے ہیں کہ دونوں رپورٹیں غلط ہیں۔ اصل واقعہ صرف اتنا ہے کہ جلسہ دس بجے شروع ہونے کا اعلان کیا گیا تھا، مگر بعض شائقین دس بجے سے پہلے ہی پہنچ گئے اور جلسہ گاہ میں کرسیاں بچھی تھیں۔ چونکہ تخصیص کے لئے کوئی نشان نہ تھا، اس لئے وہ لوگ ان پر بیٹھ گئے۔

اسی اثنا میں بابو معراج الدین (داروغہ صفائی) امیر جماعت احمدیہ امرتسر آن پہنچے اور آتے ہی لوگوں کو اٹھانا شروع کر دیا۔ ایک لڑکا بوجہ ناواقفی کے نہ اٹھا۔ اس پر داروغہ صاحب نے اسے حرامزادہ کہا اور اس کے منہ پر طمانچہ مارا، اور سیٹی بجا کر مرزائی والنٹیروں کو بلا لیا اور حکم دیا کہ ان حرامزادوں کو نکال دو۔

اس پر لڑائی شروع ہوگئی۔ یہ ہے اصل بنائے فساد اور یہ ہے اصل ہنگامہ آرائی کا اصل باعث۔ ورنہ اس وقت نہ ہی کوئی جلسہ تھا، نہ تقریر، نہ تقریر کا عنوان، نہ موضوع۔

ہم ایک غیر جانبدار مسیحی کی شہادت درج کرتے ہیں جس نے ہمیں لکھ کر دی ہے وہ یہ ہے:

میں ۲۶ نومبر کو بوقت ساڑھے نو بجے جلسہ سیرۃ النبی مرزائیہ گیا تھا جلسہ بجائے ۱۰ بجے کے ساڑھے دس بجے شروع ہوا جس میں چند نظمیں اور خطبہ صدارت پڑھا گیا جس میں گورنمنٹ کی تعریف یا توہین کچھ نہیں تھی۔ طفیل مسیح ماسٹر ایم بی پرائمری سکول کٹرہ کرم سنگھ امرتسر

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ دسمبر ۱۹۳۳ء مطابق ۱۹ شعبان ۱۳۵۲ھ جلد ۳۱ نمبر ۶ ص ۱۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جلسہ جمعیۃ اہل حدیث کلکتہ پر تبصرہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

یہ جلسہ بتواریخ ۱۵ تا ۱۷ دسمبر ہوتا رہا۔ اوسطاً حاضری ہزاروں تک ہوتی تھی۔ ہر طبقہ کے اصحاب شریک جلسہ ہوتے رہے۔ علمائے کرام نے اپنے اپنے مضامین اچھی طرح ادا کئے۔ کلکتہ میں چند پنجابی مرزا صاحب قادیانی سے تعلق رکھتے ہیں، اس لئے انہوں نے جلسہ کا ذکر سن کر اپنا لاؤ لشکر جمع کر لیا تھا۔ اپنے مرکز سے دو مناظر بھی طلب کر لئے تھے جو بروقت پہنچ گئے تھے۔ چھیڑ چھاڑ اشتہار بازی شروع کر رکھی تھی اسلئے جلسہ کے پروگرام میں دو مضمونوں پر ان کو ایک ایک گھنٹہ تبادلہ خیالات کے لئے دیا گیا تھا۔ ایک مضمون تھا قرآن اور مرزا قادیان۔ یہ مضمون میرے نام تھا۔ دوسرا مضمون تھا معیار نبوت تھا، یہ مولانا محمد ابوالقاسم سیف بنارسی کے نام تھا۔

میرا نام دیکھتے ہی قادیانیوں نے حق قدامت ادا کرنے کو بقول "تم چھیڑو گے"، ایک دو ورقہ اشتہار شائع کر دیا جس میں لکھا کہ مولوی ثناء اللہ ہر جگہ آخری فیصلہ کا ذکر کیا کرتے ہیں اس لئے اس کا جواب یہ ہے، لیکن جواب میں وہی طریق اختیار کیا جو لا تقربوا الصلوۃ کے قائل نے و انتم سکاری خذف کر کے کیا تھا۔

میرا ارادہ کچھ اور بیان کرنے کا تھا لیکن مرزائی اشتہار نے میری اس طرف رہنمائی کی کہ میں آخری فیصلہ ہی ذکر کروں

ناظرین کرام! آخری فیصلہ کی تمہید میں بطور تمثیل میں نے بیان کیا: برادران! کسی پڑوسی سے ایک مکان کے متعلق میرا مقدمہ تھا۔ ماتحت عدالتوں میں نیچے اوپر ہوتے ہوئے ہائی کورٹ میں پہنچے۔ پڑوسی مذکور وہاں بھی کامیاب نہ ہوا تو اس نے آخری عدالت (پریوی کونسل) میں اپیل دائر کر دی۔ چالاکی یہ کی کہ وہاں کے جج صاحب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے مل کر زبانی عرض معروض کر دی جس پر جج صاحب نے انصاف کا وعدہ فرمایا۔ میں ایک غریب آدمی، نہ میں کسی جج سے مل سکا، نہ کسی اہل کار کو نذر دے سکا۔ اس لئے میں خدا پر اور اپنی سچائی پر بھروسہ رکھ کر خاموش رہا۔ خدا کی شان جج صاحب نے جو وعدہ کیا تھا پورا کیا یعنی مقدمے کا فیصلہ از راہ انصاف میرے حق میں دیا۔ اسی اثنا میں پڑوسی مذکور مر گیا۔ اس کے وارثوں نے بھی مکان مذکور مجھے نہ دیا بلکہ یہ عذر تراشا کہ پریوی کونسل کا فیصلہ تم نے غلط سمجھا آؤ پنچائت سے فیصلہ کراؤ۔ پنچایت اگر وہی فیصلہ تمہارے حق میں دے دے کی تو ہم مان جائیں گے۔ اس فیصلہ کے تاوان میں مبلغ تین سو روپیہ دینے کا اقرار کیا۔ میں نے ہر چند کہا کہ بعد فیصلہ پریوی کونسل پنچایت کی کچھ وقعت نہیں رہی، مگر انہوں نے ایک نہ سنی۔ پنچایتی فیصلے پر ہی اصرار کرتے رہے۔ آخر میں نے یہ تجویز بھی مان لی۔ پنچایت نے فریقین کے بیانات سن کر میرے حق میں فیصلہ دیا لیکن وہ لوگ ابھی تک مکان مجھے نہیں دیتے بلکہ لڑتے ہیں۔

یہ تمثیل سنا کر میں نے آخری فیصلہ والا اشتہار پڑھا جس کا مختصر مضمون یہ ہے کہ:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے دعا کی تھی کہ ہم دونوں (مرزا اور ثناء اللہ) میں سے جو خدا کے ہاں جھوٹا ہے وہ پہلے مرے۔

چنانچہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو وفات پا گئے اور میں (یعنی ثناء اللہ امرتسری) تا دم تحریر ہذا زندہ ہوں۔

اس کے بعد اعلان کیا کہ حسب تحریر پروگرام ایک گھنٹہ تبادلہ خیالات کے لئے ہے جو احمدی چاہے اس مضمون پر ایک گھنٹہ تک بحث کر سکتا ہے۔ مگر کوئی نہ اٹھا چند منٹ انتظار کیا گیا، للکارا گیا، ہزار ہا سامعین کے سامنے پکارا گیا تاہم کوئی بولا۔

دوسری تقریر مولوی ابوالقاسم بنارسی کی معیار نبوت پر ہوئی جس کا ملخص یہ ہے کہ انبیاء کرام جن امور کے واقع ہونے کی خبر بحکم خدا دیتے ہیں وہ باتیں ضرور پوری ہوتی ہیں ثم صدقنا هم الوعد ۔ الآیہ، اس پر دلیل لائے اور مرزا صاحب کی پیش گوئیوں کو خصوصاً نکاح آسمانی کی پیش گوئی کو غلط ثابت کیا۔ بعد تقریر کے احمدیہ جماعت کو گفتگو کے لئے ایک گھنٹہ وقت دیا گیا۔ مگر کوئی نہ بولا حالانکہ صدارت کی طرف سے عام اعلان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھا کہ احمدی آئیں تو ان کو عزت سے بٹھانا اور چائے پیش کرنا ان کے ارد گرد اپنے والنٹیئر بغرض حفاظت کھڑے کر دینا۔ لیکن افسوس کہ دونوں وقتوں میں کوئی نہ آیا حالانکہ اشتہارات میں مباحثہ کا بڑا شوق ظاہر کرتے تھے۔

لطیفہ: ۱۶ دسمبر کو احمدیہ اور اہل حدیث نمائندے بغرض تصفیہ شرائط یکجا بیٹھے۔ سب سے پہلے مبحث (مضمون بحث) مقرر کرنے کی تجویز پیش ہوئی۔ وفد اہل حدیث نے کہا، ابطال مسیحیت مرزا، کے ہم مدعی ہوں گے۔ احمدیہ وفد نے کہا جب تک ہم دعویٰ مع دلیل پیش نہ کرلیں آپ اس کا ابطال کیسے کر سکتے ہیں۔

بظاہر یہ جواب خوبصورت ہے لیکن اہل حدیث کا جواب اس سے بھی خوب تر ہے۔ اہل حدیث وفد نے کہا ہم اسی طرح ابطال مسیحیت کے مدعی ہوگے جس طرح آپ کے مسیح مہدی اور رسول عیسائیوں کے ساتھ مباحثہ امرتسر میں ابطال الوہیت مسیح کے مدعی بنے تھے اور اول و آخر اپنی تقریر کا حق لیا تھا یعنی وہاں مضمون الوہیت مسیح کا تھا یہاں مسیحیت مرزا ہے۔

اس کے جواب میں بولے اصل کتاب میں پیش کرو، کیونکہ وہ جانتے تھے کہ جنگ مقدس کلکتہ کے اہل حدیثوں بلکہ کسی کے پاس بھی نہیں بلکہ آج کل قادیان سے بھی نہیں ملتی ۔

ہر چند ادھر سے کہا گیا آپ مہربانی کر کے کتاب جنگ مقدس لائیں ہم دکھائیں گے۔ مگر احمدیت اور صداقت؟ ضدا ن مفتر قا ن اےّ تفر ق ۔ نہ دکھانی تھی نہ دکھائی۔

کاش یہ گفتگو امرتسر میں ہوتی پھر دیکھتے کہ اس حوالہ سے انکار کرنا کیسے ہوتا

(ہمارے احباب مناظرین کو چاہیے کہ جنگ مقدس کے حوالے سے تکذیب مرزا کے خود مدعی بنا کریں جیسے مرزا صاحب تکذیب الوہیت مسیح کے مدعی بنے تھے مرزائی نہ مانیں تو ان سے لکھا لیا کرو کہ ہم مرزا صاحب کے فعل کا اتباع نہیں کرتے۔ ثناء اللہ امرتسری)

لطیفہ دوم: جس روز (۱۷ دسمبر) کو بوقت شب ۱۲ بجے جلسہ ختم کر کے تھکے ماندے ہم لوگ ڈیرے پر آئے، میں بمعہ اپنے ملازم کے مکان پر تھا۔ کپڑے اتار کر سونے لگے تھے چند احمدی نوجوان تشریف لائے اور کہنے لگے کہ ہمارے چنیوٹی برادر کہتے ہیں دس بیس آدمی ہمارے اور دس بیس آپ کے یک جا بیٹھ کر مباحثہ کریں تا کہ حق واضح ہوسکے۔ میں نے کہا بہت اچھا، کل صبح اسی مکان میں جمع ہو جائیں۔ ۶ بجے سے ۸ بجے تک گفتگو ہوگی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۔مضمون بحث آخری فیصلہ ہوگا۔ بولے کہ چھ بجے تک تو لوگ بستروں سے بھی نہیں اٹھتے۔ میں نے کہا اچھا حافظ محمد امین صاحب سکرٹری جمعیت اہل حدیث سے مل کر وقت کا فیصلہ کرلو۔اس وقت میں تھکا ماندہ ہوں اس سے زیادہ نہیں بول سکتا۔اس وقت تو وہ چلے گئے صبح مناظرہ کے لئے نہ آئے۔

مختصر یہ کہ کلکتہ کے جلسہ میں اس دفعہ جماعت مرزائیہ نے بذریعہ اشتہارات بہت اچھی طرح شور مچایا، مگر سامنے آنے کی جرأت کیوں کی؟ یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں (جلسے کے دیگر مقررین میں عطاء اللہ شاہ بخاری اور مولانا ابوالکلام آزاد تھے)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ دسمبر ۱۹۳۳ء مطابق ۱۱ رمضان ۱۳۵۲ھ جلد ۳۱ نمبر ۸ ص ۳۔۵)

(مولانا ابوالکلام آزاد کی تقریر پر تبصرہ کرتے ہوئے مولانا ثناء اللہ امرتسری نے لکھا ہے:

آزاد نے کہا تھا: جن علماء نے یورپ کے اعتراضات سے دب کر قرآنی مسائل میں تبدیلی کی ہے ان کی بھی غلطی ہے جیسے سرسید مرحوم نے مسئلہ تعدد ازواج اور مسئلہ طلاق میں اپنی روش اختیار کی؛

مولانا ثناء اللہ امرتسری نے لکھا ہے:

ایک گروہ وہ ہے جس نے اسلام اور ہادی اسلام (ﷺ) پر مورخانہ حیثیت سے اعتراضات کئے ہیں جیسے سرولیم میور نے سوانح محمد (ﷺ) لکھی جس کے جواب میں سرسید مرحوم نے خطبات احمدیہ اردو اور انگریزی میں لکھ کر ہادی اسلام کی سوانح کو پاک اور بے لوث ثابت کیا۔ کیا اتنے بڑے کا نا قدر شناسی کے قابل ہیں؟ نہیں بلکہ جزاھم اللہ کہنے کے مستحق ہیں۔

ہاں مولانا آزاد نے طلاق اور تعدد ازواج کے سلسلے میں سرسید کا ایسے پیرائے میں ذکر کیا جس سے سمجھا جاتا تھا کہ سرسید مرحوم مسئلہ تعدد ازواج اور طلاق میں یورپ کے حملے کی تاب نہ لا کر دوزانو ہوگئے، حالانکہ ایسا نہیں۔ سرسید احمد نے ان دونوں مسئلوں میں وہی روش اختیار کی ہے جو قرآن کی اور عام اہل اسلام کی ہے

سلسلہ کلام میں مولانا آزاد نے اپنے استاد مکرم مولانا شبلی مرحوم پر بھی چھینٹا ڈالا کیونکہ دولت کو یک جا محفوظ رکھنے والوں کی مذمت کی۔ بلکہ ان کے حق میں، برخود غلط، کا جملہ بھی کہا تھا حالانکہ اس کے محرک مولانا شبلی مرحوم تھے جنہوں نے ملک کے رؤساء کی اولاد کو دیکھا کہ ان کی حالت وہی ہورہی ہے جو مولانا حالی مرحوم نے بتائی تھی

جو کی حضرت عشق نے رہنمائی ۔تو کر دی بھرے گھر کی دم بھر میں صفائی
پھر آخر لگے مانگنے اور کھانے۔یوں ہی مٹ گئے یاں ہزاروں گھرانے

اس مشاہدہ پر مولانا شبلی مرحوم کو قلق پیدا ہوا تو آپ نے کوشش کی کہ وقف علی الاولاد کا قانون بن جائے۔ چنانچہ آپ کی مساعی جمیلہ سے قانون بن گیا جس کی رو سے موروثی جائداد محفوظ رہتی ہے، فوائد اور منافع سب کو حصہ رسدی پہنچتے ہیں۔ ہمارے خیال میں مولانا شبلی مرحوم کا یہ فعل ساری ہندی مسلم قوم پر بڑا احسان ہے۔ شکر اللہ سعیہ (اہل حدیث ۲۹ دسمبر ۱۹۳۳ء ص ۴، ۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی تبلیغ

مولانا محمد عبدالغفار الخیریؒ قرول باغ دہلی سے لکھتے ہیں:

مثل ہے ڈوبتے کو تنکے کا سہارا۔ یہ مثل قادیانی تبلیغ پر بالکل صادق آتی ہے۔ غالباً ۵۰ برس کا زمانہ گذرا کہ بارش نے کہرام مچادیا۔ دہلی والے آج تک اس بارش کو ڈھائی ڈھوئی کا مہینہ کہتے ہیں۔ کچے مکانوں کا تو کہنا ہی کیا بڑے بڑے پکے مکان پھٹ گئے اور گر گئے اور عرصہ تک یہ کیفیت جاری رہی۔ حکومت نے ایک انجنیر مقرر کیا کہ جس مکان کی حالت نہایت مخدوش ہو، اس کو فوراً گرادیا جائے تاکہ جان و مال اور متصل مکانوں کی حفاظت ہو سکے۔ یہ صاحب ڈھاؤ صاحب کے نام سے زبان زد عام ہوئے۔

معلوم نہیں کہ یہ نمونہ طوفان نوح اس زمانہ میں کس نبی و رسول کے نہ ماننے کی سزا تھا جو آج ہم یہ سمجھ لیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت و رسالت کے انکار کی وجہ سے سارے ہندوستان کے مسلمانوں کو چھوڑ، رہتک و جالندھر، سب کی طرف سے پکڑے گئے۔ درانحالیکہ امرتسر میں مولوی ثناء اللہ صاحب سیالکوٹ میں مولوی ابراہیم صاحب، لاہور میں مولوی ظفر علی خان صاحب، دہلی میں مفتی کفا یت اللہ صاحب وغیرھم نہ صرف خود منکر رسالت و نبوت قادیانی ہیں بلکہ منکران مرزائی نبوت و رسالت کی تعداد بڑھانے میں ہمیشہ کوشاں رہتے ہیں۔ ان پرانے فدا شدہ شہروں کو چھوڑ کر نزلہ برعضو ضعیف، کیوں ہوا اور رہتک و جالندھر کے قادیانی مبلغ و فدا کار اس پریشانی میں کیوں مبتلا کئے گئے۔ اگر کہا جائے کہ وہ ہلاکت سے بچ گئے تو میں کہوں گا کہ الحمدللہ بکثرت مسلمان اور ہندو بھی بچ گئے طوفان نوح میں تو سوائے ایمان داروں کے اور کوئی نہ بچا۔

عذاب سے اللہ تعالیٰ جن کو بچانا چاہتا ہے ان کو عذاب آنے سے پہلے تدابیر سے آگاہ فرمادیتا ہے ۔جس طرح حضرت نوحؑ کو کشتی کی تدبیر بتادی یا اور انبیاء

وصلحاء کو موقع عذاب سے پہلے ہی نکال دیا گیا نزول عذاب کے وقت تو کبھی کوئی بچا نہیں اور نہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ نبی یا رسول کے اس دنیا فانی سے جانے کے بعد عذاب نازل فرمائے کہ ہمارے رسول کو جب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ تم میں تھا کیوں نہیں مانا۔ عذاب نبی یا رسول کی حیات ہی میں آئے ہیں۔

جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی شان رحیمی اور بارگاہ الٰہی میں عزت وتوقیر تو ملاحظہ فرمائیے کہ فرمان ہوتا ہے و ما کا ن اللّٰہ لیعذّ بھم و انت فیھم۔ (اللہ ایسا نہیں ہے کہ ان پر عذاب کرے اور تم ان میں موجود ہو)۔

آج جناب رسول اللہ ﷺ بذات مبارک ہم میں موجود نہیں لیکن آپ کی صحیح تعلیم قرآن مجید اور احادیث صحیحہ ہم میں موجود ہیں اور جو لوگ صرف زبان سے نہیں بلکہ دل سے ان کی تعلیم کو مانتے اور اس پر عامل ہیں یقیناً اللہ تعالیٰ ان کو عذاب سے بچائے گا یہ عذاب تو ن لوگوں کی وجہ سے ہیں جنہوں نے اپنے مولویوں مشائخ اور پیروں کو بلا دلیل اقوال کو شرع بنالیا اور حضور خاتم النبیین ﷺ کے بعد نئے نئے نبی اور رسول نکال کھڑے کئے کیونکہ رہتک میں ابھی پچھلے سال سے قادیانی اشاعت کی جدو جہد شروع ہوئی ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تنبیہ تھی ان لوگوں کے لئے جو دین کی تکمیل اور لا نبی بعدی کے بعد نئے نبی و رسول کی ضرورت کو ثابت کرتے اور دامن محمدی ﷺ کو چھوڑتے ہیں۔

آنکھوں دیکھو اور اخبارات میں پڑھو جوں جوں قادیانی مذہب کی اشاعت بڑھتی جاتی ہے دنیا میں فتنہ فساد قتل و غارت الحاد بے دینی بھی پھیلتی جاتی ہے اور قہر الٰہی کے نمونے بھی دیکھے جارہے ہیں۔ یہ صفت صرف تعلیم محمدی ﷺ ہی کی ہے کہ جتنی پھیلے اتنا ہی امن ہو۔ مصائب تکالیف اور عذاب سے نجات ہو۔ پڑھو سورۃ محمد کی دوسری آیت۔ (ذلك با نّ الّذین کفروا اتّبعوا البا طل و انّ الّذین آ منوا اتّبعوا الحقّ من ر بّھم . کذ لك یضر ب اللّٰہ للنّاس امثا لھم۔ محمد : ۲)

آج بھی ہو جو براہیم کا ایمان پیدا
آگ کر سکتی ہے انداز گلستاں پیدا

قادیانی تبلیغ کا یہی خاصہ ہے کہ دنیا میں کچھ بھی ہو، اسے کھینچ تان کر اپنی طرف لے جاتے ہیں۔

سورہ منافقون میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

یحسبو ن کل صیحة علیھم ھم العدوّ فا حذر ھم قا تلھم اللّٰہ انّی یؤفکو ن

(المنا فقون :٤) سمجھتے ہیں کہ ہر بات انہی پر ہے پس ان سے بچو اللہ ان کو قتل کرے کس طرح دھکے کھاتے ہیں.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیکھو یہ کلام کس پر صادق آتا ہے کون ہے جو ہر بات کو اپنے اوپر لے جاتا ہے ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی ۔اللہ فرماتا ہے مانو یا نہ مانو تم جانو۔ رسول اللہ ﷺ کے بیٹے کے کا انتقال ہوتا ہے اسی دن سورج گرہن پڑتا ہے لوگ اس کو انتقال کی وجہ سے سمجھتے ہیں اور حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ یہ اللہ کی نشانی ہے اس کو کسی کی موت سے تعلق نہیں ۔قادیانی اصحاب ذرا ذرا سی بات کو مرزا غلام احمد صاحب کی وجہ سے بتاتے ہیں، صادق اور کاذب کے فرق کو دیکھو اور دھوکوں سے بچو۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ دسمبر ۱۹۳۳ء مطابق ۱۱ رمضان ۱۳۵۲ھ جلد ۳۱ نمبر ۸ ص ۶)

<u>الفضل قادیان غور سے سنے</u>

امرتسر میں ۲۶ نومبر کو جو جماعت مرزائیہ اور امت مسلمہ کے افراد میں لڑائی ہوئی اس کی اہل حدیث مورخہ ۸ دسمبر ۱۹۳۳ء میں صحیح روئداد لکھی گئی ۔مگر قادیان کا سرکاری اخبار الفضل (۲۴ دسمبر ۱۹۳۳ء) اہل حدیث کو بھی اپنی طرح کا غلط نویس جان کر اہل حدیث کی تردید میں ایک مبسوط مضمون لکھتا ہے ۔اس پرچے کے آنے پر اہل حدیث تیار ہو چکا تھا اس لئے ہم ایک تجویز بغرض تصفیہ پیش کرتے ہیں ۔
ایک غیر جانبدار کمیشن کے ذریعہ فیصلہ کرایا جائے کہ لڑائی کیونکر ہوئی ۔اس کمیشن سے یہ بھی ثابت ہو جائے گا کہ اہل حدیث کی رپورٹ صحیح ہے یا الفضل کی؟ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ دسمبر ۱۹۳۳ء ص ۱۵)

<u>لاہور میں مباحثہ</u>

لاہور میں بتاریخ یکم جنوری بانتظام انجمن اہل حدیث قادیانیوں سے دو مضامین پر مباحثہ ہوا ۔
۱۔توہین انبیاء ۲۔آخری فیصلہ مرزا صاحب ۔پہلے مضمون میں مناظر اہل حدیث منشی عبداللہ معمار تھے دوسرے میں فاتح قادیان خود پیش ہوئے ۔حاضری اندازاً ۱۵ ۔۱۶ ہزار تھی ۔حق کا اثر بہت نمایاں ہوا۔ مفصل آئندہ (اہلحدیث امرتسر ۵ جنوری ۱۹۳۴ء مطابق ۱۸ رمضان ۱۳۵۲ھ جلد ۳۱ نمبر ۹ ص ۲)

....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم الله الرحمن الرحیم

شہادات مرزا

مصنفہ

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری

پہلے مجھے دیکھئے

ملک پنجاب کے ضلع گورداسپور قصبہ قادیان میں ایک صاحب مرزا غلام احمد پیدا ہوئے ہیں جنہوں نے دعوی کیا ہے کہ جن احادیث میں حضرت عیسی مسیح علیہ السلام کے قبل قیامت آنے کا ذکر ہے ان سے مراد میں ہوں۔ یعنی میں عیسی موعود ہوں۔ان کے اس دعوی کی تردید میں خاکسار کی کئی ایک کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔جن میں زیادہ تر توجہ مرزا صاحب کی ان پیشگوئیوں پر ہے جو موصوف نے اپنی صداقت کے اظہار کرنے کیلئے وحی اور الہام کے نام سے کی ہیں۔اس لئے میرے بعض مخلص دوستوں مجھ سے خواہش ظاہر کی کہ ایسی بھی کوئی کتاب لکھوں جس میں دلائل حدیثیہ سے بھی گفتگو ہو۔یعنی ان احادیث کا بھی ذکر ہو جن میں حضرت عیسی موعود کا آنا مذکور ہے۔اس کے علاوہ اور بھی کچھ ہو تو مضائقہ نہیں۔اس لئے اس مختصر رسالہ میں مرزا صاحب کے دعوی کی تردید میں تین طرح کی شہادات ناظرین ملاحظہ فرمائیں گے۔

اول، احادیث صحیحہ سے۔

دوم، مرزا صاحب کی وحی اور الہام سے۔ اور

سوم، مرزا صاحب کے اپنے معیار اور اقوال سے۔

امید ہے کہ ناظرین اس رسالہ کو اس بحث میں اچھوتا پائیں گے اور مقدور بھر اس کی اشاعت کر کے خدمت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دین بجا لائیں گے۔ ربنا تقبل منا انك انت السمیع العلیم

ابوالوفا ثناءاللہ ملقب بہ فاتح قادیان۔ صفر۱۳۴۲ھ۔ اکتوبر۱۹۲۳ء

دعوے مرزا صاحب

جناب مرزا صاحب قادیانی کا دعوی خود انہی کے الفاظ میں نقل کرنا مناسب ہے۔ گو آپ کا دعوی اس قدر مشہور و معروف ہے کہ کسی کو مجال انکار نہیں۔ گو ان کے دعوی نبوت وغیرہ کے متعلق ان کی امت میں اختلاف ہے لیکن ان کے دعوی مسیحیت کی بابت اختلاف نہیں۔ تاہم ہم انہی کے الفاظ میں انکا دعوی سناتے ہیں ۔فرماتے ہیں

و کنت اظن بعد هذه التسمية ان المسيح الموعود خارج وما كنت اظن انه انا حتى ظهر السر المخفى الذى اخفاه الله على كثير من عباده ابتلاءً من عنده و سمانى ربى عيسى بن مريم فى الهام من عنده و قال يا عيسى انى متوفيك و رافعك الى و مطهرك من الذين كفروا و جاعل الذين اتبعوك فوق الذين كفروا الى يوم القيامه انا جعلناك عيسى ابن مريم و انت منى بمنزلة لا يعلمها الخلق و انت منى بمنزلة توحيدى و تفريدى و انك اليوم لدينا مكين امين ۔ فهذا هو الدعوى الذى يجادلنى قومى فيه و يحسبوننى من المرتدين ۔ [حمامة البشرى ۔ ص ۸]

[ترجمہ از مرزا صاحب] خدا نے میرا نام متوکل رکھا۔ میں بعد اس کے بھی سمجھتا رہا کہ مسیح موعود آئے گا اور میں نہیں سمجھتا تھا کہ میں ہی ہوں گا۔ یہاں تک کہ مخفی بھید کھل گیا جو بہت سے لوگوں پر نہیں کھلا ۔اور میرے پروردگار نے اپنے الہام میں میرا نام عیسی بن مریم رکھا اور فرمایا اے عیسی ہم [خدا] نے تجھے عیسی بن مریم کیا۔ اور تو مجھ سے ایسے مقام میں ہے کہ مخلوق اس کو نہیں جانتی اور تو [مرزا] میرے نزدیک میری توحید اور وحدت کے رتبے میں ہے۔ اور تو آج ہمارے نزدیک بڑی عزت والہ ہے۔ پس یہی [مسیح موعود ہونیکا] دعوی ہے۔ جس میں مسلمان قوم مجھ سے جھگڑتی ہے اور مجھ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کو مرتد جانتی ہے

یہ عبارت صاف لفظوں میں مرزا صاحب کا دعوی بتا رہی ہے کہ آپ اس بات کے مدعی تھے کہ احادیث میں جن عیسی موعود کی بابت خبر آئی ہے کہ وہ دنیا میں قریب قیامت کے ظاہر ہوں گے وہ میں ہوں۔ یہ بھی اس عبارت سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ مسلمان مرزا صاحب سے اسی دعوی میں بحث ونزاع کرتے ہیں۔ یعنی وہ آپ کو عیسی موعود وغیرہ نہیں مانتے۔ اصلی نزاع یہی ہے اور باقی کوئی ہے تو فرعی۔

یہ ہے مرزا صاحب کے دعوی کی تقریر جو انہی کے الفاظ میں نقل کی گئی۔ تاہم امت احمدیہ [مرزائیہ] مرزا صاحب کے دعوی مسیحیت موعودہ کے اثبات سے عاجز آ کر کبھی وفات عیسی پر بحث کرنے لگ جاتی ہے۔ کبھی دجال اور اس کے گدھے کی بابت ادھر ادھر کی بات شروع کر دیتی ہے جس سے اصل مقصد دور ہو جاتا ہے۔ اس لئے فریقین [محمدی اور احمدی] بالانصاف سے امید ہے کہ مرزا صاحب کے اس بیان کو غور سے پڑھ کر بس اسی [دعوے مسیحیت موعودہ] پر مدار بحث رکھا کرینگے۔

ناظرین سے درخواست ہے کہ اس کتاب کو اول سے آخر تک بغور دیکھیں گے تو بہت سی نئی معلومات پائینگے۔ اس لئے مصنف کی درخواست ہے کہ اول سے آخر تک بغور مطالعہ فرمائیں۔ [ثناء اللہ امرتسری]

باب اول: متعلق احادیث

چونکہ عیسی موعود کا منصب اور تشریف آوری حدیثوں سے ثابت ہے اس لئے ہم ذیل میں چند حدیثوں سے شہادات نقل کرتے ہیں تا کہ معلوم ہو سکے کہ ان حدیثوں کے مطابق جناب مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود ہیں؟

پہلی شہادت

سب سے پہلے بخاری مسلم کی متفق علیہ حدیث ہے جس کے الفاظ مع ترجمہ یہ ہیں

عن ابی هريرة قال قال رسول الله ﷺ و الذی نفسی بيده ليوشكن ان ينزل فيكم ابن مريم حكماً عدلاً فيكسر الصليب و يقتل الخنزير و يضع

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الجزية و يفيض المال حتی لا يقبله احد حتی تکون السجدة الواحدة خيراً من الدنيا وما فيها ثم يقول ابو هريرة فاقرئوا ان شئتم و ان من اهل الکتاب الا ليوئمنن به قبل موته الآيه متفق عليه [مشکوة شريف ص ۴۷۹ باب نزول عيسی عليه السلام] یعنی ابو ہریرہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قسم ہے اللہ پاک کی بہت جلد ابن مریم منصف حاکم ہو کر تم میں اتریں گے۔ پھر وہ عیسائیوں کی صلیب کو [جس کو وہ پوجتے ہیں] توڑ دینگے اور خنزیر [جو خلاف حکم شریعت عیسائی کھاتے ہیں اس] کو قتل کرائینگے اور کافروں سے جو جزیہ لیا جاتا ہے اسے موقوف کر دینگے اور مال بکثرت لوگوں کو دینگے یہاں تک کہ کوئی اسے قبول نہ کریگا۔ لوگ ایسے مستغنی اور عابد ہوں گے کہ ایک ایک سجدہ انکو ساری دنیا کے مال ومتاع سے اچھا معلوم ہوگا [حدیث کے یہ الفاظ سنا کر] ابو ہریرہؓ کہتے تھے کہ تم اس حدیث کی تصدیق قرآن مجید سے چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھ لو ان من اهل الکتاب آخر تک [اسکا مطلب یہ ہے کہ حضرت عیسی کے اترنے کے وقت کل اہل کتاب ان پر ایمان لے آویں گے]۔

یہ حدیث اپنا مطلب بتانے میں کسی شرح کی محتاج نہیں۔ صاف لفظوں میں حضرت عیسی موعود کو منصف حاکم یعنی بادشاہ قرار دیا ہے۔ اور مرزا صاحب کو یہ وصف حاصل نہ تھا۔ چنانچہ اس کا ذکر آگے آتا ہے۔

دوسری شہادت

اس سے بھی زیادہ صاف اور فیصلہ کن سے جو صحیح مسلم میں مروی ہے

عن النبی ﷺ و الذی نفسی بيده ليهلن ابن مريم بفج الروحاء حاجاً او معتمراً او ليثنيهما [باب جواز التمتع فی الحج و القران - مسلم]

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے مسیح فج الروحاء سے جو مکہ اور مدینہ کے درمیان جگہ ہے [نووی شرح مسلم] حج کا احرام باندھیں گے۔

یہ حدیث حضرت مسیح موعود کی تشریف آوری کے بعد ان کے حج کرنے اور ان کے احرام باندھنے کے لئے مقام کی بھی تعیین کرتی ہے۔ مرزا صاحب کی بابت تو بلا اختلاف مسلمہ ہے کہ وہ حج کو نہیں گئے۔ مقام معین سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احرام باندھنا تو کجا۔

حیرت ہے کہ مرزا صاحب اور انکی احمدی امت نے اور حدیثوں کے جوابات دینے پر تو توجہ کی چاہے کسی قسم کی ہو۔ مگر اس حدیث کا نام بھی ان کی تحریروں میں ہم نہیں دیکھا۔ حالانکہ اخبار اہل حدیث مورخہ ۱۵۔شوال [یکم جون ۱۹۲۳ء] میں یہ حدیث نقل کر کے جواب طلب کیا گیا تھا۔

تیسری شہادت

وہ ہے جسے مرزا صاحب قادیانی نے خود بھی نقل کیا ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:

قال رسول الله ﷺ ینزل عیسی ابن مریم الی الارض فیتزوج و یولد له و یمکث خمساً و اربعین سنة ثم یموت فید فن معی فی قبری فاقوم انا و عیسی ابن مریم فی قبر واحد بین ابی بکر و عمر [مشکوۃ باب نزول عیسی] ۔

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ حضرت عیسیٰ زمین کی طرف اتریں گے پھر نکاح کریں گے اور ان کے ہاں اولاد پیدا ہوگی اور آپ پینتالیس سال زمین پر رہیں گے پھر فوت ہو کر میرے مقبرہ میں میرے ساتھ دفن ہونگے۔ پھر میں [رسول اللہ] اور حضرت عیسیٰ ایک ہی مقبرہ سے قیامت کو اٹھیں گے جبکہ ہم ابوبکر اور عمر کے درمیان ہوں گے

اس حدیث سے صاف ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ موعود کا انتقال مدینہ طیبہ میں ہوگا۔ اس حدیث کو مرزا صاحب نے خود اپنے استدلال میں لیا ہوا ہے۔ اس میں جو حضرت عیسیٰ موعود کے تزوج [نکاح] کا ذکر ہے اسکی نسبت مرزا صاحب نے بہت کوشش کی ہے کہ یہ ان پر صادق آئے۔

ناظرین کو معلوم ہونا چاہیے کہ جناب موصوف نے ایک نکاح کی بابت الہامی پیش گوئی فرمائی تھی۔ جس کو اعجازی نکاح [اس کی تفصیل آگے آتی ہے] کہتے تھے۔ جناب ممدوح کہتے ہیں کہ یہ نکاح جو حضرت عیسیٰ بن مریم موعود کا مذکورہ حدیث میں آیا ہے اس سے وہی اعجازی نکاح مراد ہے جس کی بابت میں نے پیش گوئی کی ہوئی ہے۔ چنانچہ آپ کے اپنے الفاظ یہ ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انہ یتزوج و ذالك ایماء الی آیة یظھر [ھکذا فی الاصل بصیغة المذکر ۔ ثناء اللہ] عند تزوجہ من ید القدرة و ارادة حضرت الوتر و قد ذکرناھا مفصلاْ فی کتابنا التبلیغ و التحفہ و اثبتنا فیھا ان ھذہ الآیت سیظھر علی یدی [حمامة البشری ص ۲۶] یعنی حضرت عیسی موعود نکاح کریں گے۔ یہ اس نشان کی طرف اشارہ ہے جو اس کے نکاح کے موقعہ پر قادر کی قدرت سے ظاہر ہوگا۔ اور ہم نے اس نشان کو مفصل اپنی دو کتابوں تبلیغ اور تحفہ میں ذکر کیا ہوا ہے اور ثابت کر دیا ہے کہ یہ نشان میرے ہاتھ پر ظاہر ہوگا۔

یعنی یہ نکاح وہی ہے جو میرا ہوگا۔ تھوڑی سی تفصیل کے ساتھ اسکو دوسری کتاب ضمیمہ انجام آتھم میں یوں لکھتے ہیں ۔

’ اس پیشگوئی [یعنی میرے نکاح] کی تصدیق کیلئے رسول اللہ ﷺ نے بھی پہلے سے ایک پیش گوئی فرمائی ہے کہ یتزوج و یولد لہ یعنی وہ مسیح موعود بیوی کریگا اور نیز وہ صاحب اولاد ہوگا۔ اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر عام طور پر مقصود نہیں ۔ کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے۔ اس میں کچھ خوبی نہیں بلکہ تزوج سے مراد وہ خاص تزوج ہے جو بطور نشان ہوگا اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہے جس کی نسبت اس عاجز کی پیشگوئی موجود ہے ۔ گویا اس جگہ رسول اللہ ﷺ ان سیہ دل منکروں کو ان کے شبہات کا جواب دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ یہ باتیں ضرور پوری ہونگی ۔ (ص ۵۳)

یہ عبارت بآواز بلند کہہ رہی ہے کہ جناب مرزا صاحب کو اس حدیث کی تسلیم سے انکار نہیں بلکہ اسکو اپنی دلیل میں لایا کرتے تھے۔ اس لئے ہم بھی اس حدیث سے استدلال کرنے کا حق رکھتے ہیں جو یوں ہے کہ چونکہ مرزا صاحب مدینہ شریف میں فوت ہو کر روضہ مقدسہ میں دفن نہیں ہوئے اس لئے عیسی موعود نہیں ۔

الحمد للہ کہ از روئے احادیث شریفہ ہم نے ثابت کر دیا کہ مرزا صاحب کا دعوی مسیحیت موعودہ کا صحیح نہیں ۔

آنکس کہ بقرآن و خبر از ندہی
انیست جوابش کہ جوابش ندہی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

احادیث اس مضمون کی بکثرت ہیں مگر ہم نے بہ نیت اختصار بطور نمونہ انہی تین حدیثوں پر اکتفا کیا ہے۔ کیونکہ ماننے والے کیلئے یہ بھی کافی سے زیادہ ہیں۔

اگر صد باب حکمت پیش ناداں
بخوانی آیدش بازیچہ در گوش

مختصر مضمون احادیث ثلاثہ: تینوں حدیثوں کا مختصر مضمون تین فقروں میں ہے۔

ا۔حضرت عیسیٰؑ حاکمانہ صورت میں آئیں گے

۲۔حضرت عیسیٰؑ حج کریں گے انکے احرام باندھنے کی جگہ کا نام فج الروحاء ہے ۔

۳۔حضرت عیسی موعود علیہ السلام نکاح کر کے پنتالیس سال دنیا میں زندہ رہینگے ۔

ان تینوں مضامین کے لحاظ سے مرزا صاحب کے حق میں نتیجہ صاف ہے کہ' حضرت مرزا غلام احمد قادیانی عیسی موعود نہ تھے۔مختصر بات ہو مضمون مطول ہووے۔

تتمہ باب اول

شائد کسی صاحب کو خیال ہو کہ جو الفاظ حضرت عیسی موعود علیہ السلام کی بابت آئے ان سے انکی حقیقت مراد نہیں بلکہ مجاز مراد ہے۔مثلاً بقول ان کے عیسی مسیح سے خاص حضرت عیسی مرادنہیں بلکہ مثل عیسی مراد ہے۔ یا 'حکم عدل' سے ظاہری حاکم مرادنہیں بلکہ روحانی مراد ہے۔غرض یہ کہ ان جملہ اوصاف مسیحیہ میں سے جو وصف جناب مرزا صاحب میں نہیں پایا جاتا اس سے مجازی وصف مراد ہے۔اس کا جواب آسان ہے۔علماء بلاغت کا قانون ہے کہ مجاز وہاں لی جاتی ہے جہاں حقیقت محال ہو [ملاحظہ ہو مطول بحث حقیقت مجاز]۔اب ہم دکھاتے ہیں کہ ان الفاظ کی حقیقت کی بابت جو حضرت عیسی موعود علیہ السلام کے حق میں آئے ہیں مرزا صاحب کیا فرماتے ہیں۔کیا ان کی حقیقت کو محال جانتے ہیں یا ممکن۔پس مرزا صاحب کی عبارت مندرجہ ذیل کو بغور ملاحظہ کریں ۔فرماتے ہیں:

'بالکل ممکن ہے کہ کسی زمانہ میں کوئی ایسا مسیح بھی آجائے جس پر حدیثوں کے بعض ظاہری الفاظ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صادق آسکیں۔ کیونکہ یہ عاجز اس دنیا کی حکومت اور بادشاہت کے ساتھ نہیں آیا۔ درویشی اور غربت کے لباس میں آیا ہے۔اور جبکہ یہ حال ہے تو پھر علماء کیلئے اشکال ہی کیا ہے۔ممکن ہے کسی وقت انکی مراد بھی پوری ہو جائے۔" [ازالہ اوہام طبع اول۔ص ۲۰۰]

اس عبارت میں مرزا غلام احمد صاحب کو تسلیم ہے کہ حقیقت مسیحیہ محال نہیں بلکہ ممکن ہے۔ یہ بھی تسلیم ہے کہ ان کی حقیقت حکومت ظاہر یہ ہے جو مجھ میں نہیں۔ پس جب حقیقۃ ممکنہ ہے تو امکان حقیقت کے وقت مجاز کیونکر صحیح ہوسکتا ہے۔ فافہم

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا مرے حق میں
زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا

گو مرزا صاحب کے اقرار کے بعد کسی شہادت کی حاجت نہیں تاہم ایک گواہ ایسا پیش کیا جاتا ہے جسکی توثیق مرزا صاحب نے خود اعلیٰ درجہ کی، کی ہوئی ہے۔فرماتے ہیں:

'مولوی نور الدین صاحب بھیروی کے مال سے جس قدر مجھے مدد پہنچی ہے میں کوئی ایسی نظیر نہیں دیکھتا جو اس کے مقابل پر بیان کرسکوں۔ میں نے انکو طبعی طور پر اور نہائت انشراح صدر کے ساتھ اپنی خدمتوں میں جاں نثار پایا'۔[ازالہ اوہام طبع اول۔ص ۷۷۷]

یہی مولوی صاحب ہیں جو مرزا صاحب کے انتقال کے بعد خلیفہ اول ہوئے۔ وہی مولوی صاحب اصولی طور پر ہماری تائید کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ہر جگہ تاویلات وتمثیلات سے۔استعارات وکنایات سے اگر کام لیا جائے تو ہر ایک ملحد منافق بدعتی اپنی آراء ناقصہ اور خیالات باطلہ کے موافق کلمات طیبات لا سکتا ہے۔اس لئے ظاہر معانی کے علاوہ اور معانی لینے کے واسطے اسباب قویہ اور موجبات حقہ کا ہونا ضرور ہے۔

[ضمیمہ ازالہ اوہام طبع اول ص ۸]

پس ثابت ہوا کہ چونکہ عیسی موعود علیہ السلام کا اپنی اصل حقیقت کے ساتھ آنا ممکن ہے۔لہذا مرزا صاحب عیسی موعود نہیں ہیں ۔ [الحمد للہ]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسرا باب

قادیانی الہامات سے اس کے برخلاف شہادات

جناب مرزا صاحب کے الہامات تو بکثرت موجود ہیں جن میں امور غیبیہ کا دعوی کر کے انہیں اپنی صداقت کی شہادات بنایا ہے ان سب کو دیکھنا ہو تو ہمارا رسالہ الہامات مرزا، ملاحظہ کریں۔اس مختصر رسالہ میں ہم چند الہامات پیش کرتے ہیں

پہلا الہام۔مرزا صاحب قادیانی نے اپنی صداقت کے لئے ایک پیش گوئی فرمائی تھی جو دراصل دو حصوں پر منقسم ہو کر دو پیش گوئیاں تھیں۔ان دونوں پیش گوئیوں کی وجہ یہ پیش آئی تھی کہ جناب مرزا صاحب قادیانی نے اپنے قریبی رشتہ میں ایک نوعمر لڑکی سے نکاح کا پیغام دیا جسکی بابت وہ لکھتے ہیں ۔

و ھی حدیثة السن و انا متجاوز علی الخمسین

[یعنی وہ لڑکی ابھی چھوکری ہے اور میں پچاس سال سے زیادہ ہوں] [آئینہ کمالات اسلام ۔ص ۵۷۴]

اس لڑکی کے والد نے رشتہ کرنے سے انکار کر دیا تو آپ نے اعلان پر اعلان جاری کرنے شروع کر دیئے ۔کہ خدا نے مجھے بذریعہ الہام فرمایا ہے کہ اگر یہ لڑکی کسی اور جگہ بیاہی گئی تو تین سال کے عرصہ میں اسکا خاوند مر جائیگا اور وہ بیوہ ہو کر میرے ساتھ بیاہی جائیگی۔چنانچہ آپ کے اپنے الفاظ یہ ہیں:

اس خدائے قادر مطلق نے مجھے فرمایا کہ اس شخص کی دختر کلاں کے نکاح کیلئے سلسلہ جنبانی کر اور ان کو کہہ دے کہ تمام سلوک و مروت تم سے اسی شرط پر کیا جاویگا [کیا ہی عجیب موقعہ تھا۔بیل کنویں میں خصی نہ کریں گے تو کہاں کریں گے] اور نکاح تمہارے لئے موجب برکت اور ایک رحمت کا نشان ہوگا۔اور ان تمام رحمتوں اور برکتوں سے حصہ پاؤ گے جو اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں درج ہیں۔لیکن اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہائت ہی برا ہوگا۔اور [ناظرین اس فقرے کو ذہن میں رکھیں کہ] جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائے گی وہ روز نکاح سے اڑھائی سال تک اور ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال میں فوت ہو جائے گا۔اور ان کے گھر پر تفرقہ اور تنگی اور مصیبت پڑے گی۔اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

درمیانی زمانہ میں بھی اس دختر کے لئے کئی کراہیت اور غم کے امر پیش آئیں گے ۔

پھران دنوں میں جو زیادہ تصریح اور تفصیل کیلئے بار بار توجہ کی گئی ہے تو معلوم ہوا کہ خدائے تعالی نے جو مقرر کر رکھا ہے کہ وہ مکتوب الیہ کی دختر کلاں کو جسکی نسبت درخواست کی گئی تھی ہر ایک مانع دور کرنے کے بعد آخر کار اسی عاجز کے نکاح میں لاوے گا۔ اور بے دینوں کو مسلمان بنا دے گا۔ اور گمراہوں میں ہدائت پھیلا دیگا۔ چنانچہ عربی الہام اس بارے میں یہ ہے کذبوا بآیاتنا و کانوا بها یستهزئون ۔ فسیکفیکهم الله و یردها الیك لا تبدیل لکلمات الله ان ربك فعال لما یرید ۔ انت معی و انا معك عسے ان یبعثك ربك مقاماً محموداً ۔

یعنی انہوں نے ہمارے نشانوں کو جھٹلایا۔ اور وہ پہلے سے ہنسی کر رہے تھے۔ سو خدا تعالی ان سب کے تدارک کیلئے جو اس کام کو روک رہے ہیں تمہارا مددگار ہوگا۔ اور انجام کار اسکی اس لڑکی کو تمہاری طرف واپس لائے گا۔ کوئی نہیں جو خدا کی باتوں کو ٹال سکے۔ تیرا رب وہ قادر ہے کہ جو کچھ چاہے وہ ہو جاتا ہے۔ تو میرے ساتھ اور میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور عنقریب وہ مقام تجھے ملے گا جس میں تیری تعریف کی جائیگی [شائد ۶۔ ستمبر ۱۸۹۴ء کے روز کی طرف اشارہ ہے۔ ثناء اللہ] ۔ یعنی اول گو احمق اور نادان لوگ بد باطنی و بدظنی کی راہ سے بدگوئی کرتے ہیں اور نالائق باتیں منہ پر لاتے ہیں لیکن آخر کار خدا تعالی کی مدد دیکھ کر شرمندہ ہوں گے اور سچائی کے کھلنے سے چاروں طرف سے تعریف ہوگی۔

[آج تک تو جیسی ہوئی ہے نمایاں ہے۔ ثناء اللہ] ۔

خاکسار غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور ۔ ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء]

یہ عبارت مرزا غلام احمد صاحب کے اشتہار مورخہ ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء کی ہے۔ اس میں مسماۃ مذکورہ کو خطبہ نکاح کے بعد دھمکی دی ہے۔ دھمکی بھی معمولی نہیں، بیوہ ہونے کی ۔ پھر اس کے بعد اصل مقصود یعنی اپنے نکاح میں آنے کی۔

اس پیشگوئی نے مرزائی امت کو پریشان کر رکھا ہے۔ کوئی کچھ کہتا ہے کوئی کچھ فرماتا ہے۔ ان سب کا جواب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دینے سے جناب مرزا صاحب نے ہم کو سبکدوش فرما دیا ہے۔ کیونکہ آپ بذات خود اس پیش گوئی کے متعلق ایک اعلان دے چکے ہیں جس کے سامنے غیر کی نہیں چل سکتی۔ امت مرزائیہ اللہ تعالی کو حاضر و ناظر جان کر حضرت مرزا صاحب کا فرمان سنیں۔ حضرت موصوف فرماتے ہیں

"نفس پیش گوئی اس عورت [محمدی بیگم] کا اس عاجز [مرزا صاحب] کے نکاح میں آنا تقدیر مبرم [ان ٹل] ہے جو کسی طرح ٹل نہیں سکتی۔ کیونکہ اس کیلئے الہام الٰہی میں یہ فقرہ موجود ہے لا تبدیل لکلمات اللہ یعنی میری [اللہ] یہ بات نہیں ٹلے گی۔ پس اگر ٹل جائے تو خدا تعالی کا کلام باطل ہوتا ہے"۔ [اشتہار ۶۔ اکتوبر ۱۸۹۴ء مندرجہ کتاب تبلیغ رسالت ج ۳ ص ۱۱۵]

ناظرین! اس سے بڑھ کر بھی کوئی صاف گوئی ہوگی جو مرزا صاحب نے اس عبارت میں فرمائی ہے ۔بات بھی صحیح ہے کہ خدا جس امر کی بابت خبر دے پھر اس کی تاکید کیلئے لا تبدیل فرمائے پھر وہ تبدیل ہو جائے تو خدائی کلام کے جھوٹ ہونے میں کچھ شک رہتا ہے؟ خدا جزائے خیر دے مرزا صاحب کو جنہوں نے ایسی صاف گوئی کر کے ہمیں اپنی امت کی بیجا تاویلوں سے چھڑایا۔ عاملهم الله بما هم اهله

اب سوال یہ ہے کہ کیا یہ نکاح مرزا صاحب سے ہو گیا؟ آہ اس کا جواب بڑی حسرت اور افسوس کے ساتھ نفی میں دیا جاتا ہے کہ تا حیات مرزا صاحب کا نکاح نہیں ہوا۔ یہاں تک کہ ۲۶۔ مئی ۱۹۰۸ء کے دن بیچارے اس حسرت کو اپنے ساتھ قبر میں لے گئے۔ اب ان کی قبر سے گویا یہ آواز آتی ہے

جدا ہوں یار سے ہم اور نہ ہو رقیب جدا
ہے اپنا اپنا مقدر جدا نصیب جدا

اس پیشگوئی کو مفصل دیکھنا ہو تو ہمارا رسالہ الہامات مرزا، اور نکاح مرزا، ملاحظہ فرمائیں

دوسرا الہام: پانچویں شہادت

جو دراصل اسی پیش گوئی کیلئے بطور تمہید کے تھی یعنی یوں کہ اس لڑکی کا خاوند یعنی جس شخص سے وہ لڑکی باوجود پیغام حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کے بیاہی گئی تھی جس کا نام مرزا سلطان محمد ساکن پٹی ضلع لاہور ہے۔ اسکے حق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں اسی پہلی پیش گوئی میں فرما چکے ہیں کہ روز نکاح سے اڑھائی سال میں مر جائیگا۔اسکی بابت یہ امر اظہار کرنا ضروری ہے کہ نکاح کس تاریخ کو ہوا اور اسکی آخری مدت حیات کیا تھی۔اور وہ اس مدت میں مرا یا نہیں ؟

پس واضح ہو کہ نکاح مذکور حسب اطلاع خود مرزا صاحب قادیانی ۷۔اپریل ۱۸۹۲ء کو ہوا تھا [رسالہ آئینہ کمالات اسلام ص ۲۸۰۔مصنفہ مرزا صاحب قادیانی] اس حساب سے ٦۔اکتوبر ۱۸۹۴ء کا دن مرزا سلطان محمد کی زندگی کا آخری روز ہوتا ہے۔مگر وہ آج [اکتوبر ۱۹۲۳ء] تک زندہ ہے۔حالانکہ اس عرصہ میں وہ فرانس کی جنگ عظیم میں بھی شریک ہوا جس میں اس کے سر میں گولی بھی لگی مگر وہ زندہ رہا۔

جب اکتوبر ۱۸۹۴ء گذر گیا اور مرزا سلطان محمد زندہ رہا اور مخالفوں نے طعن و تشنیع کرنے شروع کئے تو حضرت مرزا صاحب نے ان کو ٹھنڈا کرنے کیلئے ایک آخری اعلان شائع فرمایا۔جس کے الفاظ یہ ہیں۔

'میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیش گوئی داماد احمد بیگ [مرزا سلطان محمد ناکح منکوحہ] کی تقدیر مبرم [ان ٹل] ہے۔اسکی انتظار کرو اور اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوگی اور میری موت آجائیگی'۔

[رسالہ انجام آتھم ص ۳۱]

بس یہ آخری فیصلہ تھا جو خدا کے فضل سے ہوا بھی آخری کہ مرزا صاحب خود تو مئی ۱۹۰۸ء میں فوت ہو گئے اور ان کا رقیب جس کی موت کی پیش گوئی تقدیر مبرم کی صورت میں کرتے تھے انکی دعا سے آج [اکتوبر ۱۹۲۳ء] تک زندہ ہے۔سچ ہے

مانگا کریں گے اب سے دعا ہجر یار کی
آخر تو دشمنی ہے دعا کو اثر کے ساتھ

تیسرا الہام: چھٹی شہادت

یوں تو مرزا صاحب کے الہامات اتنے ہیں کہ شمار بھی مشکل ہے لیکن ہم شہادت میں ان کو پیش کرتے ہیں جو بطور تحدی [دعوت] کے انہوں نے پیش کئے ہیں۔چنانچہ مرزا غلام احمد صاحب فرماتے ہیں۔

'خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ میری پیش گوئی سے صرف اس زمانہ کے لوگ ہی فائدہ نہ اٹھائیں بلکہ بعض پیش گوئیاں ایسی ہوں کہ آئندہ زمانہ کے لوگوں کے لئے ایک عظیم الشان نشان ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ براہین احمدیہ وغیرہ کتابوں میں یہ پیش گوئیاں کہ میں اسی (۸۰) برس یا چند سال زیادہ یا اس سے کچھ کم عمر دونگا۔ اور مخالفوں کے ہر ایک الزام سے تجھے بری کرونگا۔ وغیرہ'

[تریاق القلوب۔ص ۱۳ حاشیہ]

یہ عبارت مرزا صاحب کی عمر کی بابت پیش گوئی ہے کہ اسی سال کے ارد گرد ہوگی۔ اسی پیش گوئی کو دوسری کتاب میں جو اس کے بعد چھپی ہے بہت اچھے لفظوں میں آپ نے صاف کر دیا۔ فرماتے ہیں:

جو ظاہر الفاظ وحی کے متعلق ہیں وہ تو چوہتر [۷۴] اور چھیاسی [۸۶] کے اندر اندر عمر کی تعیین کرتے ہیں' [ضمیمہ براہین احمدیہ ج پنجم صفحہ ۹۷]

بہت خوب! آخری مدت تو معین ہوگئی۔ اب دیکھنا باقی ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کی پیدائش کب کی ہے۔ شکر ہے کہ اس کے متعلق بھی ہمیں دماغ سوزی کی ضرورت نہیں۔ بلکہ مرزا صاحب نے ہم کو اس تکلیف سے سبکدوش فرما دیا ہوا ہے۔ چنانچہ آپ کہتے ہیں کہ چودھویں صدی کے شروع ہوتے وقت میری عمر چالیس سال تھی ' [تریاق القلوب ص ۶۴]۔

مرزا صاحب کی یہ بات تفصیلاً کتاب ہذا میں کسی اور جگہ پر درج ہے۔ اس کے علاوہ فیصلہ کن شہادت بھی ہمارے پاس ہے جو مرزا صاحب کے خلیفہ اول مولوی حکیم نور الدین صاحب نے مرزا صاحب کی زندگی میں شائع کی تھی۔ حکیم صاحب موصوف نے مرزا صاحب کی پیدائش سے اکسٹھ سالوں تک کا نقشہ یوں دیا ہے کہ پیدائش ۱۸۴۰ء بتا کر ۱۹۰۸ء میں آپ کی عمر ۶۹ سال بتائی ہے ۔[ملاحظہ ہو رسالہ نور الدین ص ۱۷۱۔۱۷۰]

پیدائش کا معاملہ صاف ہوگیا۔ رہا انتقال کا واقعہ سو یہ تو بالکل صاف ہے کہ مرزا صاحب نے ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو انتقال فرمایا [تحفہ شاہزادہ ویلز ص ۶۲۔ مصنفہ مرزا محمود خلیفہ قادیان]

ناظرین! خود مرزا غلام احمد صاحب اور مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اول قادیان کی شہادت سے مرزا صاحب کی عمر بمشکل ۶۹ سال تک پہنچتی ہے حالانکہ آپ بوحی الٰہی فیصلہ کر چکے ہیں کہ میری عمر چوہتر سے چھیاسی سال کے درمیان ہوگی۔

احمدی دوستو! خدا کو حاضر ناظر جان کر بحکم الٰہی مثنی و فرادی ہو کر سوچو کہ یہ کیا بات ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ جس بات کو مرزا صاحب وحی الٰہی جتا کر بطور ثبوت پیش کرتے ہیں وہی غلط ثابت ہوتی ہے۔ گویا مرزا صاحب بزبان حال کہتے ہیں

جو آرزو ہے اس کا نتیجہ ہے انفعال
اب آرزو یہ ہے کہ کبھو آرزو نہ ہو

تتمہ۔ اس مذکورہ عبارت میں مرزا صاحب نے یہ بھی ایک ضمنی پیش گوئی فرمادی ہے کہ، کہ مخالفوں کے ہر الزام سے تجھے بری کرونگا'۔ اور الزام تو رہے بجائے خود۔ خود پر یہ الزام عمر کا بھی بحال رہا۔ سچ ہے

یہ عذر امتحان جذب دل کیسا نکل آیا
میں الزام ان کو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا

ساتویں شہادت: اقوال مرزائیہ سے

مرزا صاحب کے اپنے اقوال سے مرزا صاحب کا معاملہ خدا کے فضل سے ایسا آسان ہے کہ کسی بیرونی شہادت کی حاجت نہیں۔ بلکہ خود ان کے اپنے بیانات ہی ایسے ہیں کہ ان کے مخالف کو بہت کچھ مفید ہو سکتے ہیں۔ عدالتی اور شرعی طریق پر مدعا علیہ کا اپنا بیان جس قدر کار آمد ہوتا ہے دوسرے گواہوں کا نہیں۔ اس لئے عدالتی طریق ہے کہ مدعی چاہے تو اپنے مدعا علیہ سے بحیثیت گواہ کے بیان لے سکتا ہے۔ اس بیان میں مدعا علیہ اگر اقرار کر جائے تو دوسرے گواہوں کی نسبت بہت مفید ہوتا ہے

ٹھیک اسی طرح بفضلہٖ تعالیٰ مرزا صاحب کے اپنے بیانات اتنے مفید ہیں کہ بیرونی شہادت اتنی مفید نہیں۔ کیونکہ مدعا علیہ کے بیان کے متعلق یہ مثل ہے جو بہت صحیح ہے۔ قضی الرجل علی نفسہ [آدمی نے خود اپنے اوپر ڈگری کرلی]

پس اس اصول کے ماتحت ہم مرزا صاحب کے اقوال بطور شہادت پیش کرتے ہیں۔ جن سے ہمارا دعوی [تکذیب مرزا] بآسانی ثابت ہو سکے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلا بیان: مرزا صاحب لکھتے ہیں:

تیسری مشابہت حضرت عیسی علیہ السلام سے میری یہ ہے کہ وہ ظاہر نہیں ہوئے جب تک حضرت موسی کی وفات پر چودھویں صدی کا ظہور نہیں ہوا۔ ایسا ہی میں بھی آنحضرت ﷺ کی ہجرت سے چودھویں صدی کے سر پر مبعوث ہوا ہوں' ۔[رسالہ تحفہ گولڑویہ۔ص ۱۷]

اسکی تردید۔ مرزا صاحب ایک دوسری کتاب میں یوں لکھتے ہیں

اور منجملہ ان علامات کے جو اس عاجز [مرزا] کے مسیح موعود ہونے کے بارے میں پائی جاتی ہیں۔ وہ خدمات خاصہ ہیں جو اس عاجز [مرزا] کو مسیح ابن مریم کی خدمات کے رنگ میں سپرد کی گئی ہیں۔ کیونکہ مسیح اس وقت یہودیوں میں آیا تھا کہ جب توریت کا مغز اور بطن یہودیوں کے دلوں پر سے اٹھایا گیا تھا۔ اور وہ زمانہ حضرت موسی سے چوداں [سلطان القلم کی اردو ہے۔ مصنف] سو برس بعد تھا کہ جب ابن مریم یہودیوں کی اصلاح کیلئے بھیجا گیا تھا۔ پس ایسے ہی زمانہ میں یہ عاجز [مرزا] آیا۔ کہ جب قرآن کریم کا مغز اور بطن مسلمانوں کے دلوں پر سے اٹھایا گیا۔ اور یہ زمانہ حضرت مثیل موسی [یعنی آنحضرت ﷺ] کے وقت سے اسی زمانہ کے قریب قریب گذر چکا ہے جو حضرت موسی اور عیسی کے درمیان میں زمانہ تھا[ازالہ اوہام طبع اول ص ۶۹۳۔۶۹۲)

اس بیان میں جناب مرزا صاحب نے حضرت موسیؑ اور حضرت عیسیؑ کے درمیانی زمانہ کو چودہ سو برس سے کچھ زیادہ قرار دیا ہے۔ کیونکہ چودہ سو برس بعد کا لفظ چودہ سو پر زیادتی چاہتا ہے۔ عیسائیوں یہودیوں کی شہادت اس بارے میں [۱۴۵۱] ہے [دیکھو تقدیس اللغات] حالانکہ پہلے بیان میں تیرہ سو برس ختم ہو کر چودھویں صدی کے سر پر آنا لکھا ہے۔ اس دوسرے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب ایک سو سال قبل از وقت [بیفور ٹائم] تشریف لے آئے۔ کیونکہ اس بیان کے مطابق مسیح موعود کی تشریف آوری کا وقت چودہ سو سال کے بعد ہے اور آپ چودھویں صدی کے شروع میں آئے ہیں۔ پس ثابت ہوا کہ آپ ایک سو سال سے بھی کچھ پہلے تشریف لے آئے ہیں لہذا سر دست تشریف لے جائیے ہم آپ پر ایمان لانے کو تیار نہیں ہیں ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسری تردید۔ مذکورہ بالا تردیدی بیان کے سوا دوسرا ایک بیان مرزا صاحب کا ایسا صاف ہے جو ان دونوں کے مخالف ہے۔آپ ایک جگہ مسلمانوں کو سمجھاتے ہیں کہ

'پیش گوئیوں میں ہمیشہ ابہام ہوتا ہے۔ صاف اور مفصل بیان نہیں ہوتا۔ کیونکہ پیش گوئیوں میں سننے والے کا امتحان [ابتلاء] کرنا منظور ہوتا ہے۔ چنانچہ توریت میں آنحضرت ﷺ کے حق میں پیش گوئی اسی قسم کی مبہم ہے۔ جس میں وقت ملک اور نام نہیں بتایا گیا۔ اگر خدا تعالی کو ابتلاء خلق اللہ منظور نہ ہوتا اور ہر طرح سے کھلے کھلے طور پر پیش گوئی کا بیان کرنا ارادہ الٰہی ہوتا تو پھر اس طرح پر بیان ہونا چاہیے تھا کہ اے موسی میں تیرے بعد بائیسویں صدی میں ملک عرب میں بنی اسماعیل میں ایک نبی پیدا کرونگا جس کا نام محمد ﷺ ہوگا۔ ' [ازالہ اوہام طبع اول ص ۲۷۸]

اس بیان میں مرزا صاحب نے صاف تسلیم کیا ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام کے بعد سرور کائنات ﷺ پوری اکیس صدیاں گذار کر بائیسویں صدی میں پیدا ہوئے تھے۔ احمدی دوستو! عبارت مرزا کو پھر غور سے پڑھو۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ حضرت عیسی اور سرور کائنات ﷺ کا درمیانی زمانہ کتنا ہے۔ کچھ شک نہیں کہ آنحضرت ﷺ کی ولادت سنہ عیسوی کے حساب سے ۲۲۔اپریل ۵۷۱ءکو ہوئی اور بعثت [رسالت] ۱۲۔فروری ۶۱۰ ءکو ہوئی تھی۔ یہ چھ سو سال اکیس صدیوں سے نکال دیں تو حضرت موسیؑ اور حضرت عیسیؑ کا درمیانی زمانہ پندرہ سو سال رہتا ہے۔ پس نتیجہ صاف ہے کہ مرزا صاحب اپنے ہی بیان کے مطابق مقررہ وقت پر نہیں آئے بلکہ بہت پہلے [بیفور ٹائم] تشریف لے آئے۔ لہذا آپ عیسی موعود نہیں۔ غالباً اسی لئے قبل از تکمیل کار تشریف لے گئے

ایسا جانا تھا تو جانا تمہیں کیا تھا آنا

آٹھویں شہادت :

مرزا صاحب کا اقبالی بیان

جناب مرزا غلام احمد صاحب نے اپنا مسیح موعود ہونا ایک اور طریق سے بھی ثابت کیا ہے۔ آپ کا دعوے ہے کہ دنیا کی عمر سات ہزار سال ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

'بالاتفاق تمام احادیث کے رو سے عمر دنیا کل سات ہزار برس قرار پایا تھا' [تحفہ گولڑویہ۔ ص ۹۳]

اور آنحضرت ﷺ پانچویں ہزار میں پیدا ہوئے ہیں اور مسیح موعود کا چھٹے ہزار میں پیدا ہونا مقدر تھا۔ اس دعوی کو اس آیت سے ثابت کرتے ہیں جو سورۃ جمعہ میں ہے و آخرین منهم لما یلحقوا بهم پھر فرماتے ہیں کہ بس میں چونکہ چھٹے ہزار سال میں پیدا ہوا ہوں لہذا میں مسیح موعود ہوں۔ اب سنئے آپ کے اپنے الفاظ۔ جناب موصوف فرماتے ہیں:

ہمارے نبی ﷺ کے دو بعث [بعث کے معنی ہیں خلعت نبوت ملنا یعنی نبی ہونا۔ ثناء اللہ] ہیں اور اس پر نص قطعی آیت کریمہ و آخرین منهم لما یلحقوا بهم ہے۔ تمام اکابر مفسرین اس آئت کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ اس امت کا آخری گروہ یعنی مسیح موعود کی جماعت صحابہ کے رنگ میں ہونگے۔ اور صحابہ رضی اللہ عنھم کی طرح بغیر کسی فرق کے آنحضرت ﷺ سے فیض اور ہدائت پائیں گے۔ پس جبکہ یہ امر نص صریح قرآن شریف سے ثابت ہوا کہ جیسا کہ آنحضرت ﷺ کا فیض صحابہ پر جاری ہوا ایسا ہی بغیر کسی امتیاز اور تفریق کے مسیح موعود کی جماعت پر فیض ہوگا۔ تو اس صورت میں آنحضرت ﷺ کا ایک اور بعث ماننا پڑا جو آخری زمانہ میں مسیح موعود کے وقت میں ہزار ششم میں ہوگا۔ اور اس تقریر سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ گئی کہ آنحضرت ﷺ کے دو بعث ہیں۔ یا بہ تبدیل الفاظ یوں کہہ سکتے ہیں کہ ایک بروزی رنگ میں آنحضرت ﷺ کا دوبارہ آنا دنیا میں وعدہ دیا گیا تھا جو مسیح موعود اور مہدی موعود کے ظہور سے پورا ہوا۔ غرض جبکہ آنحضرت ﷺ کے دو بعث ہوئے تو جو بعض حدیثوں میں یہ ذکر ہے کہ آنحضرت ﷺ ہزار ششم کے اخیر میں مبعوث ہوئے تھے تو اس سے بعث دوم مراد ہے جو نص قطعی آیت کریمہ و آخرین منهم لما یلحقوا بهم سے سمجھا جاتا ہے۔ یہ عجیب بات ہے کہ نادان مولوی جن کے ہاتھ میں صرف پوست ہی پوست ہے حضرت مسیح کے دوبارہ آنے کی انتظار کر رہے ہیں۔ مگر قرآن شریف ہمارے نبی ﷺ کے دوبارہ آنے کی بشارت دیتا ہے کیونکہ افاضہ بغیر بعث غیر ممکن ہے اور بعث بغیر زندگی کے غیر ممکن ہے اور حاصل اس آیت کریمہ یعنی و آخرین منهم کا یہی ہے کہ دنیا میں زندہ رسول ایک ہی ہے یعنی محمد ﷺ جو ہزار ششم میں بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مبعوث ہوکر ایسا ہی افاضہ کریگا جیسا کہ وہ ہزارہ پنجم میں افاضہ کرتا تھا اور مبعوث ہونے کے اس جگہ یہی معنی ہیں کہ جب ہزار ششم آئے گا اور مہدی موعود اس کے آخر میں ظاہر ہوگا تو گو بظاہر مہدی معہود کے توسط سے دنیا کو ہدائت ہوگی لیکن دراصل آنحضرتﷺ کی قوت قدسی نئے سرے سے اصلاح عالم کی طرف ایسی سرگرمی سے توجہ کریگی کہ گویا آنحضرتﷺ دوبارہ مبعوث ہوکر دنیا میں آگئے ہیں۔ یہی معنی ہیں اس آیت کے کہ و آخرین منهم لما یلحقوا بهم۔ پس یہ خبر جو آنحضرتﷺ کی بعث دوم کے متعلق ہے جس کے ساتھ یہ شرط ہے کہ وہ بعث ہزار ششم کے اخیر پر ہوگا اسی حدیث سے اس بات کا قطعی فیصلہ ہوتا ہے کہ ضرور ہے کہ مہدی معہود اور مسیح موعود جو مظہر تجلیات محمدیہ ہے جس پر آنحضرتﷺ کا بعث دوم موقوف ہے وہ ودھویں صدی کے سر پر ظاہر ہو کیونکہ یہی صدی ہزار ششم کے آخری حصہ میں پڑتی ہے۔' [تحفہ گولڑویہ حاشیہ ص ۹۵-۹۴]

اس عبارت کا مطلب ناظرین کے فہم عالی سے قریب کرنے کو اتنی تشریح کی ضرورت ہے کہ بقول مرزا صاحب آنحضرتﷺ کا دو دفعہ نبی ہوکر ظاہر ہونا مقدر تھا۔ ایک تو اس وقت جب آپ بصورت محمد مکہ معظمہ میں ظہور پذیر ہوئے۔ دوم اس وقت جب بشکل مرزا صاحب بہ عہدہ عیسی موعود قادیان میں رونق افروز ہوئے۔ پہلی صورت میں آپ کا نام محمد تھا دوسری میں احمد۔ محمدی صورت جلالی تھی یعنی جنگی اور احمدی صورت جمالی یعنی صلح جو ہے۔ چنانچہ اس کتاب کے دوسرے مقام پر مرزا صاحب نے اس مضمون کو منجمانہ طریق میں یوں لکھا ہے۔ فرماتے ہیں:

آنحضرتﷺ کے بعث اول کا زمانہ ہزار پنجم تھا جو اسم محمد کا مظہر تجلی تھا۔ یعنی یہ بعث اول جلالی نشان ظاہر کرنے کیلئے تھا۔ مگر بعث دوم جسکی طرف آیت کریمہ و آخرین منهم لما یلحقوا بهم میں اشارہ ہے وہ مظہر تجلی اسم احمد ہے جو اسم جلالی ہے جیسا کہ آئت و مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمه احمد اسی کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔ اور اس آیت کے یہی معنی ہیں کہ مہدی معہود جس کا نام آسمان پر مجازی طور پر احمد ہے جب مبعوث ہوگا تو اس وقت وہ نبی کریم جو حقیقی طور پر اس نام کا مصداق ہے اس مجازی احمد کے پیرایہ میں ہوکر اپنی تجلی ظاہر فرمائے گا۔ یہی وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بات ہے جو اس سے پہلے میں نے اپنی کتاب ازالہ اوہام میں لکھی تھی۔ یعنی یہ کہ میں اسم احمد میں آنحضرت ﷺ کا شریک ہوں [شریک نہیں بلکہ اصل مصداق تھا۔ دیکھو ازالہ اوہام طبع اول۔ ص ۶۷۳۔ ثناء اللہ] اور اس پر نادان مولویوں نے جیسا کہ انکی ہمیشہ سے عادت ہے شور مچایا تھا۔ حالانکہ اگر اس سے انکار کیا جائے تو تمام سلسلہ اس پیش گوئی کا زیروزبر ہو جاتا ہے۔ بلکہ قرآن شریف کی تکذیب لازم آتی ہے جو نعوذ باللہ کفر تک نوبت پہنچاتی ہے۔ لہذا جیسا کہ مومن کے لئے دوسرے احکام الٰہی پر ایمان لانا فرض ہے ایسا ہی اس بات پر بھی ایمان فرض ہے کہ آنحضرت ﷺ کے دو بعث ہیں

[۱] ایک بعث محمدی جو جلالی رنگ میں ہے جو ستارہ مریخ کی تاثیر کے نیچے ہے جسکی نسبت بحوالہ توریت قرآن شریف میں یہ آئت ہے محمد رسول اللہ و الذین معه اشداء علی الکفار رحماء بینهم ۔

[۲] دوسرا بعث احمدی جو جمالی رنگ میں ہے جو ستارہ مشتری کی تاثیر کے نیچے ہے جسکی نسبت بحوالہ انجیل قرآن شریف میں یہ آیت ہے و مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمه احمد [تحفہ گولڑویہ ص ۹۶]

گو اس عبارے کا مطلب صاف ہے تاہم اس کی مزید تشریح کیلئے مرزا صاحب اس عبارت پر حاشیہ لکھتے ہیں جو یوں ہے:

یہ باریک بھید یاد رکھنے کے لائق ہے کہ آنحضرت ﷺ کی بعث دوم میں تجلی اعظم جو اکمل اور اتم ہے وہ صرف اسم احمد کی تجلی ہے۔ کیونکہ بعث دوم آخر ہزار ششم میں ہے اور ہزار ششم کا تعلق مشتری کے ساتھ ہے جو کوکب ششم منجملہ خنس کنس ہے اور اس ستارہ کی یہ تاثیر ہے کہ مامورین کو خونریزی سے منع کرتا اور عقل اور دانش اور مواد استدلال کو بڑھاتا ہے۔ اس لئے اگرچہ یہ بات حق ہے کہ اس بعث دوم میں اسم محمد کی تجلی سے جو جلالی تجلی ہے اور جمالی تجلی کے ساتھ شامل ہے مگر وہ جلالی تجلی بھی روحانی طور پر جمالی رنگ کے مشابہ ہوگئی ہے کیونکہ اس وقت جلالی تجلی کی تاثیر قہر سیفی نہیں بلکہ قہر استدلالی ہے۔ وجہ یہ کہ اس وقت مبعوث پر پرتوہ ستارہ مشتری ہے نہ پرتوہ مریخ۔ اسی وجہ سے بار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باراس کتاب میں کہا گیا ہے کہ ہزار ششم فقط اسم احمد کا مظہراتم ہے جو جمالی تجلی کو چاہتا ہے ۔ ' [تحفہ گولڑویہ حاشیہ ص ۹۶]

اب تو مضمون صاف ہو گیا کہ مرزا صاحب قادیانی کا اقرار ہے کہ عیسی موعود دنیا کی عمر سے چھٹے ہزار سال میں آئیں گے۔اب دیکھنا یہ ہے کہ چھٹا ہزار کہاں تک ہے۔ہم مرزا غلام احمد صاحب کے شکر گذار ہیں کہ انہوں نے اس عقدہ کا حل بھی خود فرما دیا۔آپ فرماتے ہیں

'آنخضرت ﷺ حضرت آدم سے قمری حساب کے رو سے چار ہزار سات سو انتالیس [۴۷۳۹] برس بعد پیدا ہوئے۔اور شمسی حساب کے رو سے چار ہزار پانچسو اٹھانوے [۴۵۹۸] برس بعد۔'

[تحفہ گولڑویہ ص ۹۲]

اب مطلع صاف ہے۔پس ہجرت سے پہلے تیرہ سال آنخضرت مکہ معظمہ میں رہے۔اس حساب سے پورے تیرہ سو ہجری ہونے کے وقت آنخضرت ﷺ کا سن نبوت ۱۳۱۳ ہوتا ہے یہ عدد قمری حساب سے ۴۷۳۹ میں ملائیں تو تیرھویں صدی کے اخیر پر دنیا کی عمر چھ ہزار باون سال ہوتی ہے۔اب دیکھنا یہ ہے کہ جناب مرزا صاحب کس سنہ میں مسیح موعود کے عہدہ پر مبعوث [فائز] ہوئے۔اس کے متعلق بھی ہمیں کسی بیرونی شہادت کی ضرورت نہیں۔بلکہ خود مدعا علیہ کا بیان ہمارے پاس ہے۔آپ لکھتے ہیں:

یہ عجیب اتفاق ہوا کہ میری عمر کے چالیس سال پورے ہونے پر صدی کا سر بھی آ پہنچا۔تب خدا تعالی نے الہام کے ذریعہ میرے پر ظاہر کیا کہ تو اس صدی کا اور صلیبی فتنوں کا چارہ گر ہے۔اور یہ اس طرف اشارہ تھا کہ تو ہی مسیح موعود ہے۔' [تریاق القلوب۔ص ۶۸]

یہ عبارت صاف بتا رہی ہے کہ مرزا صاحب چودھویں صدی کے شروع میں چالیس سال کی عمر کو پہنچ کر مسیحیت پر مامور ہوئے تھے۔اسی مضمون کو دوسری کتاب میں مزید وضاحت سے لکھتے ہیں:

مجھے کشفی طور پر اس مندرجہ ذیل نام پر توجہ دلائی گئی کہ دیکھ یہی مسیح ہے کہ جو تیرھویں صدی کے پورے ہونے پر ظاہر ہونے والا تھا۔پہلے سے یہی تاریخ ہم نے نام میں مقرر کر رکھی ہے اور وہ یہ نام ہے غلام احمد قادیانی۔اس نام کے عدد پورے تیرہ سو ہیں اور اس قصبہ قادیان میں بجز اس عاجز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے اور کسی شخص کا نام غلام احمد نہیں۔ بلکہ

[اہل علم اہل انصاف اس بلکہ کو ملاحظہ کریں۔ نام تو ہے غلام احمد۔ چنانچہ قصبہ میں ہم نام کی نفی کرتے ہوئے صرف غلام احمد ہی لکھتے ہیں۔ مگر جب ترقی کر کے دنیا بھر کی نفی کرتے ہیں تو نام کے ساتھ مقامی نسبت کو بھی داخل کر کے غلام احمد قادیانی پورا نام بتاتے ہیں۔ سچ ہے

ایں کرامت ولی ماچہ عجب گر بہ شاشید گفت باراں شد ۔ثناء اللہ]

میرے دل میں ڈالا گیا ہے کہ اس وقت بجز اس عاجز کے تمام دنیا میں غلام احمد قادیانی کسی کا نام نہیں ۔'

[ازالہ اوہام طبع اول ص ۱۸۶۔۱۸۵]

اس عبارت میں پہلی عبارت کی مزید تشریح ہے کہ کسی غبی سے غبی کو بھی شک نہیں رہتا کہ جناب مرزا صاحب کی بعثت چھٹا ہزار ختم ہو کر ساتویں ہزار میں سے باون سال گذر کر ہوئی۔ لہذا بقول آپ کے آپ مسیح موعود نہیں ۔

ایک اور طرح سے۔ ہمارے گذشتہ بیان سے [جو در حقیقت جناب مرزا غلام احمد صاحب کا ذاتی بیان ہے] ساتویں ہزار کے باون سال گذرنے پر مرزا صاحب مبعوث ہوئے ہیں جو ان کے، لیٹ، پہنچنے کی وجہ سے موجب 'فیل' کے ہے۔ اب ایک اور حساب سے بھی مرزا صاحب قادیانی کا لیٹ ہونا ثابت کرتے ہیں۔ صاحب موصوف لکھتے ہیں کہ

'میری پیدائش اس وقت ہوئی جب چھ ہزار میں سے گیارہ برس رہتے تھے [تحفہ گولڑویہ حاشیہ ص ۹۵]

بہت خوب! اس عبارت سے صاف ثابت ہے کہ چھٹا ہزار مرزا صاحب کی گیارہ سال کی عمر پوری ہونے تک ختم ہو گیا۔ مگر گیارہ سال کی عمر میں تو مبعوث نہ ہوئے ہوں گے۔ بلکہ بالغ ہو کر۔ بلکہ بحکم بلغ اربعين سنة چالیس سال کو پہنچ کر مسیحیت کے درجہ پر مبعوث [مامور] ہوئے تو بھی ساتویں ہزار میں چلے گئے جو خلاف وقت مقرر کے ہے۔

نوٹ۔ مرزا صاحب اپنی تحریرات میں خود قمری حساب پر بنا کر رہے ہیں۔ یہاں تک فرما چکے ہیں کہ میں:

'چھٹے ہزار میں سے گیارہ سال رہتے میں پیدا ہوا تھا' ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس لئے کسی ان کے حالی موالی کو یہ حق نہیں کہ وہ شمسی حساب سے چھ ہزار کا شمار کرے۔ کیونکہ ایسا کرنا ہم کو نہیں ان کو مضر ہو گا۔ اس لئے کہ شمسی حساب سے چھ ہزار سال ۲۰۱۲ء میں پورے ہوں گے۔ اس حساب سے مرزا صاحب کی پیدائش ۲۰۱۰ء میں ہونی چاہیے۔ حالانکہ وہ ۱۹۰۸ء میں انتقال بھی کر گئے [شائد بروزی طور پر دوبارہ آویں]۔

ناظرین! یہ ہیں وہ دلائل جن کی بابت مرزا غلام احمد صاحب فرماتے ہیں :

'یہ وہ ثبوت ہیں جو میرے مسیح موعود اور معہدی معہود ہونے پر کھلے کھلے دلالت کرتے ہیں۔ اور اس میں کچھ شک نہیں کہ ایک شخص بشرطیکہ متقی ہو جس وقت ان تمام دلائل میں غور کرے گا تو اس پر روز روشن کی طرح کھل جائے گا کہ میں [مرزا] خدا کی طرف سے ہوں' [تحفہ گولڑویہ ص ۱۰۲]

کچھ شک نہیں کہ ہم بھی انہی دلائل کی شہادت سے اس مرحلہ پر پہنچے ہیں کہ

ناز ہے گل کو نزاکت پہ چمن میں اے ذوق
اس نے دیکھے ہی نہیں ناز و نزاکت والے

نویں شہادت

حرمین شریفین کے درمیان ریل

سلطان عبدالحمید خان مرحوم نے اسلامی دنیا میں تحریک کی تھی کہ حاجیوں کی تکلیف دور کرنے کے لئے حجاز [مکہ مدینہ] میں ریل بنائی جائے۔ چنانچہ مسلمانان دنیا نے اس تحریک کو قومی جان کر بطیّب خاطر چندہ بھی دیا۔ چنانچہ ریل مذکور دمشق سے چل کر مدینہ طیبہ تک پہنچ گئی۔ آمدورفت بھی مدینہ منورہ تک شروع ہو گئی۔ اس وقت کے جوش کو دیکھ کر قرین قیاس بلکہ یقین تھا کہ چند ہی روز میں ریل مکہ معظّمہ سے گذر کر بندر جدہ تک آنے والی ہے۔ اتنے میں مرزا صاحب نے اعلان کر دیا کہ یہ ریل میری صداقت کی دلیل ہو گی کیونکہ قرآن مجید میں ارشاد ہے و اذا العشار عطلت یعنی اونٹ بے کار ہو جائیں گے۔ اس کے یہی معنی ہیں کہ مسیح موعود کے آنے کے وقت مکہ مدینہ میں ریل بن کر اونٹوں کی سواری بند ہو جائیگی۔ چنانچہ حدیث شریف میں بھی آیا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ لیترکن القلاص فلا یسعی علیها یعنی اونٹ چھوڑ دیئے جائیں گے ان پر سواری نہ کی جائے گی ۔یہ بھی مسیح موعود کے زمانہ کی طرف اشارہ ہے۔پس حجاز میں ریل بننے سے میرے دعوے کا ثبوت ہوتا ہے۔

اس تشریح کے بعد مرزا صاحب کے اپنے الفاظ سنئے۔آپ فرماتے ہیں:

آسمان نے بھی میرے لئے گواہی دی اور زمین نے بھی۔مگر دنیا کے اکثر لوگوں نے مجھے قبول نہ کیا ۔میں وہی ہوں جس کے وقت میں اونٹ بے کار ہو گئے اور پیش گوئی آیت کریمہ و اذا العشار عطلت پوری ہوئی۔اور پیش گوئی حدیث [و لیترکن القلاص فلا یسعی علیها] نے اپنی پوری چمک دکھلا دی۔یہاں تک کہ عرب اور عجم کے اڈیٹران اخبار اور جرائد والے بھی اپنے پرچوں میں بول اٹھے کہ مکہ اور مدینہ کے درمیان جو ریل تیار ہو رہی ہے یہی اس پیش گوئی کا ظہور ہے جو قرآن اور حدیث میں ان لفظوں سے کی گئی تھی جو مسیح موعود کے وقت کا یہ نشان ہے' [اعجاز احمدی ۔ص۲]

اس سال کے حاجی بھی شہادت دیتے ہیں کہ حرمین [مکہ مدینہ] کے درمیان اونٹوں پر سفر کر کے آئے ہیں۔ہم حیران تھے کہ تمام مسلمانان دنیا کی ضرورت کے مطابق ریل کا انتظام ہوا۔بہت سا حصہ اسکا بن بھی گیا مگر عین موقع پر ، دو چار ہاتھ جب کہ لب بام رہ گیا ، مدینہ شریف پہنچ کر ریل کی تیاری رک گئی۔نہ بانی تحریک عبدالحمید خان رہے نہ وہاں ترکی سلطنت رہی۔غرض ، آں قدح بشکست وآں ساقی نماند

آخر مسلمانوں کی اس ناکامی کی وجہ کیا ہوئی؟ ظاہری اسباب تو درحقیقت باطنی حکمت کی تکمیل کیلئے ہوا کرتے ہیں۔غور کرنے سے ہماری سمجھ میں یہی رمز آئی کہ چونکہ مرزا صاحب قادیانی نے اس ریل کو اپنے غلط دعوے کی دلیل میں پیش کیا تھا۔خدائی حکمت نے ریل کو بند کر کے دکھا دیا کہ مرزا صاحب اس بیان کی رو سے بھی غلطی پر ہیں۔اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مسلمانان دنیا کی ضروریات سفر کے مقابلہ میں مرزا صاحب کی تکذیب کرانا خدا کے نزدیک زیادہ اہم ہے۔سچ ہے و اللہ یعلم و انتم لا تعلمون

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دسویں شہادت

قطعی فیصلہ

ان فی ذالك لآیات لاولی النهی

قرآن مجید میں ارشاد ہے هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله ۔خدانے اپنا رسول ہدائت اور دین حق کیساتھ بھیجا تا کہ اس کو سارے مذاہب پر غالب کرے۔اس آیت کی تفسیر کے طور پر مرزا غلام احمد صاحب اپنی مایہ ناز کتاب براہین احمدیہ میں لکھتے ہیں:

هو الذی ارسل رسوله بالهدی ودین الحق لیظهره علی الدین کله
یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا۔اور جب حضرت مسیح دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔ '

[براہین احمدیہ حاشیہ ص ۴۹۹۔۴۹۸]

اس جگہ جناب موصوف نے مسیح موعود کیلئے آیت موصوفہ سے یہ بات بتائی کہ وہ با سیاست یعنی ظاہری حکومت کے ساتھ آئینگے [بہت خوب] مگر جب آپ نے مسیح موعود ہونے کا دعوی خود کیا تو باوجود سیاست اور حکومت حاصل نہ ہونے کے آپ نے اس آیت پر قبضہ رکھا اور اپنے ہی حق میں اسکو چسپاں کیا۔وہ بیان ایسا لطیف ہے کہ ہم ناظرین سے اسکو بغور پڑھنے کے لئے سفارش کرتے ہیں۔مرزا صاحب فرماتے ہیں:

چونکہ آنخضرت ﷺ کی نبوت کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے اور آپ خاتم الانبیاء ہیں اس لئے خدا نے یہ نہ چاہا کہ وحدت اقوامی آنخضرت ﷺ کی زندگی ہی میں کمال تک پہنچ جائے کیونکہ یہ صورت آپ کے زمانہ کے خاتمہ پر دلالت کرتی تھی۔یعنی شبہ گزرتا کہ آپ کا زمانہ ختم ہو گیا۔کیونکہ جو آخری کام آپ کا تھا وہ اسی زمانہ میں انجام تک پہنچ گیا۔اس لئے خدا نے تکمیل اس فعل کی جو تمام قومیں ایک قوم کی طرح کی بن جائیں اور ایک ہی مذہب پر ہو جائیں۔زمانہ محمدی کے آخری حصہ میں ڈالدی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو قرب قیامت کا زمانہ ہے۔ اور اس تکمیل کیلئے اسی امت میں سے ایک نائب مقرر کیا جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے اور اسی کا نام خاتم الخلفاء ہے۔ پس زمانہ محمدی کے سر پر آنحضرت ﷺ ہیں اور اس کے آخر میں مسیح موعود ہے۔ اور ضرور تھا کہ یہ سلسلہ دنیا کا منقطع نہ ہو جب تک کہ وہ پیدا نہ ہو لے کیونکہ وحدت اقوامی کی خدمت اسی نائب النبوت کے عہد سے وابستہ کی گئی ہے اور اسی کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله یعنی خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو ایک کامل ہدائت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا اسکو ہر ایک قسم کے دین پر غالب کر دے یعنی ایک عالمگیر غلبہ اس کو عطا کرے اور چونکہ وہ عالمگیر غلبہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں ظہور میں نہیں آیا اور ممکن نہیں کہ خدا کی پیش گوئی میں کچھ تخلف ہو اس لئے اس آیت کی نسبت ان سب متقدمین کا اتفاق ہے جو ہم سے پہلے گذر چکے ہیں کہ یہ عالمگیر غلبہ مسیح موعود کے وقت میں ظہور میں آئے گا۔ ' [چشمہ معرفت ص۸۳۔۸۲]

اس عبارت کی تشریح یہ ہے کہ بقول مرزا صاحب زمانہ محمدی کی ابتدا رسالت محمدیہ علی صاحبها الصلوۃ والتحیۃ سے ہوئی پھر وہی زمانہ ممتد ہو کر مسیح موعود کے زمانہ تک ایک ہی رہا۔ اس زمانہ کے ایک سرے پر آنحضرت ﷺ ہیں تو دوسرے سرے پر مسیح موعود [مرزا صاحب] ہیں۔ زمانہ محمدی سے اشاعت اسلام شروع ہو کر زمانہ مسیح موعود میں تکمیل کو پہنچ جائے گی۔ یعنی دنیا کی کل قومیں مسلمان ہو کر ایک واحد اسلامی قوم [مسلمان] بن جائے گی۔ چونکہ یہ سب کام مسیح موعود کی معرفت ہوگا اس لئے آیت هو الذی ارسل مسیح موعود [مرزا صاحب] کے حق میں چسپاں ہے۔ بہت خوب۔ اب سوال یہ ہے کیا مسیح موعود [مرزا صاحب] کے زمانے میں یہ نتیجہ پیدا ہو گیا؟ بترتیب غور کرنے کیلئے ہم مسیح موعود کے گھر سے چلتے ہیں۔

کیا قادیان کے کل ہندو مسلمان ہو گئے؟ کیا قادیان کے ضلع گورداسپور کے کل غیر مسلم اسلام میں آ گئے؟ کیا پنجاب کے کل منکرین اسلام قائل اسلام بن گئے؟ کیا ہندوستان میں اسلامی وحدت پیدا ہو گئی؟ ہندوستان سے باہر چلو۔ کیا انگلستان فرانس جرمنی وغیرہ ممالک یورپ اسلام قبول کر گئے؟ کیا افریقہ اور امریکہ کے سب لوگ مسلمان ہو گئے؟ اگر سب سوالوں کا جواب ہاں میں ہے تو ہمارا یقین ہونا چاہیے کہ حضرت مرزا صاحب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسیح موعود ہیں اور اگر ان سوالوں کا جواب نفی میں ہے تو احمدی دوستو! للہ فی اللہ غور کر کے بتاؤ کہ مرزا صاحب کون ہیں؟ ہمیں افسوس ہے کہ مرزا صاحب اپنے اس فرض کی ادائیگی میں بہت قاصر رہے اور بغیر ادا کئے فرض [اشاعت] کے جلدی چلدیئے

کیا آگ لینے آئے تھے کیا آئے کیا چلے

فتنہ ارتداد اور سنگھٹن کفر اور مخالفت کا زور جیسا اب ہے مرزا صاحب کے زمانہ میں نہ تھا۔ خود ہندوستان کو دیکھئے کہیں فتنہ ارتداد ہے تو کہیں سنگھٹن ۔ خطرہ ہے کہ کوئی مرزائی دوست گھبرا کر جلدی میں نہ کہہ دیں کہ فتنہ ارتداد میں ہم نے یہ خدمت کی وہ کی اس لئے ہم خادمان اسلام ہیں اور ہمارا پیشوا سچا ہے۔

بات کو ذرا سوچ سمجھ کر منہ سے نکالنا چاہیے۔ سنئے ۔ فتنہ ارتداد کیا ہے؟ اور اس کی تہ میں کیا ہے؟ ہم سے پوچھو تو یہ بھی مرزا صاحب کے دعوے کی قدرتی تردید ہے ۔ کیونکہ مرزا صاحب قادیانی تو کہتے تھے میرے زمانے میں کل کفری قومیں مٹ کر ایک اسلامی وحدت پر آجائیں گی ۔ مگر واقعہ یہ ہوا کہ غیر مسلموں اور اسلام کے دشمنوں نے یہاں تک غلبہ کیا ہے کہ بجائے اس کے کہ داخل ہو کر ایک اسلامی وحدت پیدا کرتے ۔ کلمہ گویوں کو داخل کفر کر کے ہندو سنگھٹن بنا رہے ہیں جس سے مرزا صاحب کے دعوے کی بہت کافی تردید ہوتی ہے کہ آئے تھے اسلامی وحدت پیدا کرنے اور ہوگئی ہندو سنگھٹن

نوش دارو نے کیا کیا اثر سم پیدا

آخری التماس

ناظرین آپ شہادت دے سکتے ہیں کہ ہم نے مرزا صاحب کے دعوے کی تکذیب پر جو شہادات عشرہ پیش کی ہیں ایسی ہیں کہ ہر ایک دانا منصف مزاج ان کو تسلیم کرے گا۔ اس لئے امید ہے کہ احمدی دوست بھی ان سے مستفید ہوں گے۔

اعلان انعام:

اور اگر وہ اس کو قبول کرنے کی بجائے جواب دینے کی کوشش کریں تو میں ان کی محنت کی قدر کرنے کو ایک ہزار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روپیہ انعام دوں گا۔ احمدی دوستو! جواب کا ارادہ کرنے سے پہلے سوچ لینا کہ مخاطب کون ہے ؟

ستعلم لیلی ای دین تداینت
و ای غریم فی التقاضی غریمها

ابو الوفا ثناء اللہ مولوی فاضل امر تسری
ربیع الاول ۱۳۴۲ھ۔ اکتوبر ۱۹۲۳ء طبع اول

مولوی ثناءاللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ

[مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے میرے مواخذات سے تنگ ہوکر زندگی میں آخری فیصلہ کا اشتہار شائع کیا تھا جو بالا اختصار درج ذیل ہے]

بخدمت مولوی ثناءاللہ صاحب السلا م علی من اتبع الھدی

مدت سے آپ کے پرچہ اہل حدیث میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے۔ ہمیشہ مجھے آپ اپنے اس پرچہ میں مردود، کذاب، دجال، مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں۔ اور دنیا میں میری نسبت شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے اور اس شخص کا دعوی مسیح موعود ہونے کا سراسر افتراء ہے۔ میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا۔ مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ میں حق کے پھیلانے کیلئے مامور ہوں اور آپ بہت سے افترا میرے پر کر کے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں۔ میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر و قدیر جو علیم و خبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے۔ اگر یہ دعوی مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افتراء ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افتراء کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک ۔ میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے
۔آمین ۔میں تیرے تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثنائاللہ
میں سچا فیصلہ فرما۔جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اسکو صادق کی زندگی میں ہی اٹھا
لے۔یا کسی اور نہائت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔اے میرے پیارے مالک تو
ایسا ہی کر۔آمین ثم آمین۔

ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق و انت خیر الفاتحین ۔ آمین ۔

الراقم عبداللہ الصمد مرزا غلام احمد مسیح موعود عافاہ اللہ واید۔

[مرقومہ ۱۵۔اپریل ۱۹۰۷ء۔یکم ربیع الاول ۱۳۲۵ھ]

الحمدللہ اس دعا کے مطابق مرزا صاحب میری [ثناءاللہ] زندگی میں انتقال کر گئے۔اس مضمون پر
ایک مستقل کتاب ہے جس کا نام ہے:

فاتح قادیان

☆☆☆☆☆

و الصلوۃ و السلام علی خیر خلقہ محمد و علی آلہ و صحبہ اجمعین۔

و الحمد للہ رب العالمین

فقیر بارگاہ صمدی ۔ محمد بہاء الدین ٤ مارچ ٢٠١٩ء

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “